دینی مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
ہزاروں مستند فتاویٰ جات کا پہلا مجموعہ

جامع الفتاویٰ

تقاریظ

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ
فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمہ اللہ
فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین مظاہری رحمہ اللہ
مورخ اسلام حضرت مولانا قاضی اطہر مبارک پوری رحمہ اللہ
ودیگر مشاہیر امت

مرتب اول
حضرۃ مولانا مفتی مہربان علی صاحب رحمہ اللہ

جدید ترتیب
اشرفیہ مجلس علم وتحقیق

مقدمہ
حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہ
(مرتب "خیر الفتاویٰ" جامعہ خیر المدارس ملتان)

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جامع الفتاویٰ

دینی مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
ہزاروں مستند فتاویٰ جات کا پہلا مجموعہ

جامع الفتاویٰ

۳

مرتب
حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحب رحمہ اللہ

پسند فرمودہ
فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ
فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمہ اللہ
فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین مظاہری رحمہ اللہ

مقدمہ
حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہ
(مرتب ''خیر الفتاویٰ'' جامعہ خیر المدارس ملتان)

جدید ترتیب و اضافہ
اشرفیہ مجلس علم و تحقیق

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

جامع الفتاویٰ

تاریخ اشاعت.................. ربیع الاوّل ۱۴۲۹ھ
ناشر.......................... ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت...................... سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ.... چوک فوارہ.... ملتان
مکتبہ رشیدیہ........ راجہ بازار........ راولپنڈی
ادارہ اسلامیات........ انارکلی........ لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی........ خیبر بازار........ پشاور
مکتبہ سید احمد شہید........ اردو بازار........ لاہور
ادارۃ الانور........ نیو ٹاؤن........ کراچی نمبر 5
مکتبہ رحمانیہ........ اردو بازار........ لاہور
مکتبۃ المنظور الاسلامیہ.... جامعہ حسینیہ.... علی پور
مکتبۃ المنظور الاسلامیہ........ بلاک زیڈ........ مدینہ ٹاؤن........ بنک موڑ........ فیصل آباد

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE
119-121- HALLIWELL ROAD
BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

فہرست عنوانات

☆......☆......☆......☆......☆

ارشاداتِ نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

اے ابوذر!
اگر تو صبح کو ایک آیت کلامِ پاک کی سیکھ لے تو نوافل کی سو رکعت سے افضل ہے۔
اور اگر علم کا ایک باب سیکھ لے تو ہزار رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے۔
اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات سنی اور اسکو یاد کیا اور اسکو محفوظ رکھا اور پھر دوسروں کو پہنچا دیا۔ (ترمذی)

نیز ارشاد فرمایا:
سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم دین کی بات سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھا دے۔ (ابن ماجہ)

کتاب
السلوک والتصوف

احکام تصوف یعنی طریقت

ولایت وغیرہ کے

آداب واحکام

www.islamiurdubook.blogspot.com

شریعت وطریقت

شریعت وطریقت، معرفت وحقیقت

سوال......ایک مختصر مضمون میں شریعت اور طریقت اور معرفت وحقیقت کی حقیقت اور ان کا باہمی تعلق لکھ کر مرحمت فرمائیں۔

جواب......شریعت نام ہے مجموعۂ احکام تکلیفیہ کا' اس میں اعمال ظاہری اور باطنی سب آ گئے اور متقدمین کی اصطلاح میں لفظ فقہ کو اس کا مترادف سمجھتے تھے جیسے امام ابوحنیفہؒ سے فقہ کی یہ تعریف منقول ہے **معرفة النفس مالها و ما عليها** پھر متاخرین کی اصطلاح میں شریعت کے جزو متعلق باعمال ظاہرہ کا نام فقہ ہو گیا اور دوسرے جزو متعلق باعمال باطنہ کا نام تصوف ہو گیا۔ ان اعمال باطنی طریقوں کو طریقت کہتے ہیں پھر ان اعمال باطنی کی درستی سے قلب میں جو جلا وصفا پیدا ہوتا ہے اس سے قلب پر بعض حقائق کونیہ متعلقہ اعیان واغراض بالخصوص اعمال حسنہ وسیئہ وحقائق الٰہیہ صفاتیہ وفعلیہ بالخصوص معاملات فیما بین اللہ و بین العبد منکشف ہوتے ہیں ان مکشوفات کو حقیقت کہتے ہیں اور انکشافات کو معرفت کہتے ہیں اور اس صاحب انکشاف کو محقق اور عارف کہتے ہیں۔ پس یہ سب امور متعلق شریعت کے ہی ہیں۔ اور عوام میں جو یہ شائع ہو گیا ہے کہ شریعت صرف جزو متعلق باحکام ظاہرہ کو کہتے ہیں یہ اصطلاح کسی اہل علم سے منقول نہیں اور عوام سے اس کا منشا بھی صحیح نہیں کہ وہ اعتقاد تنافی ہے ظاہر اور باطن میں واللہ اعلم۔

حقیقت طریقت

خلاصۂ سلوک:۔ (۱) نہ اس میں کشف و کرامات ضروری ہیں۔ (۲) نہ قیامت میں بخشوانے کی ذمہ داری ہے۔ (۳) نہ دنیا کی کاربرآری کا وعدہ ہے کہ تعویذ گنڈوں سے کام بن جائے یا مقدمات دعا سے ختم ہو جایا کریں' یا روزگار میں ترقی ہو' یا جھاڑ پھونک سے بیماری جاتی رہے' یا ہونے والی بات بتلا دی جایا کرے۔ (۴) نہ تصرفات لازم ہیں کہ پیر کی توجہ سے مرید کی از خود اصلاح ہو جائے' اس کو گناہ کا خیال بھی نہ آئے' خود بخود عبادت کے کام ہوتے رہیں مرید کو زیادہ ارادہ بھی نہ کرنا پڑے' یا علم دین وقرآن میں ذہن وحافظہ بڑھ جائے۔ (۵) نہ ایسے باطنی کیفیات پیدا ہونے کی کوئی میعاد ہے کہ ہر وقت یا عبادت کے وقت لذت سے سرشار رہے۔ عبادت میں خطرات ہی نہ آویں' خوب رونا آئے' ایسی محویت ہو جائے کہ اپنی پرائی خبر نہ رہے۔ (۶) نہ ذکر وشغل میں انوار وغیرہا کا نظر آنا یا کسی آواز کا سنائی دینا ضروری ہے۔ (۷) نہ عمدہ عمدہ خوابوں کا نظر آنا' یا الہامات کا صحیح ہونا لازمی ہے بلکہ اصل مقصود حق تعالیٰ کا راضی کرنا ہے۔ جس کا ذریعہ ہے شریعت کے حکموں پر پورے طور سے چلنا ان حکموں میں بعضے متعلق ظاہر کے ہیں جیسے نماز روزہ وحج وزکوٰۃ وغیرہا اور جیسے نکاح وطلاق وادائے حقوق زوجین وقسم وکفارہ قسم وغیرہ اور جیسے لین دین وپیروی مقدمات وشہادت ووصیت وتقسیم ترکہ وغیرہ اور جیسے کلام وسلام وطعام ومنام وقعود وقیام ومہمانی ومیزبانی وغیرہ ان مسائل کو علم فقہ کہتے ہیں اور بعضے متعلق باطن کے ہیں جیسے خدا سے محبت رکھنا' خدا سے ڈرنا' خدا کو یاد رکھنا' دنیا سے محبت کم کرنا خدا کی مشیت پر راضی رہنا۔ حرص نہ کرنا' عبادت میں دل کا حاضر رکھنا' دین کے کاموں کو اخلاص سے کرنا' کسی کو حقیر نہ سمجھنا' خود پسندی نہ ہونا' غصہ کو ضبط کرنا وغیرہ ان اخلاق کو سلوک کہتے ہیں اور مثل احکام ظاہری کے ان احکام باطنی پر عمل کرنا بھی فرض وواجب ہے۔ نیز ان باطنی خرابیوں سے اکثر ظاہری اعمال میں بھی خرابی آ جاتی ہے جیسے قلت محبت حق سے نماز میں سستی ہوگئی' یا جلدی جلدی بلا تعدیل ارکان پڑھ لی یا بخل سے زکوٰۃ اور حج کی ہمت نہ ہوئی' یا کبر وغلبہ غضب سے کسی پر ظلم ہو گیا' حقوق تلف ہو گئے و مثل ذالک' اور اگر ان ظاہری اعمال میں احتیاط کی بھی جائے تب بھی جب تک نفس کی اصلاح نہیں ہوتی وہ احتیاط چند روز سے زیادہ نہیں چلتی' پس نفس کی اصلاح ان دو سبب سے ضرور ٹھہری لیکن یہ باطنی خرابیاں ذرا سمجھ میں کم آتی ہیں اور جو سمجھ میں آتی ہیں ان کی درستی کا طریقہ کم معلوم ہوتا ہے اور جو معلوم ہوتا ہے نفس کی کشاکشی سے اس پر عمل مشکل ہوتا ہے۔ ان ضرورتوں سے پیر

کامل کو تجویز کیا جاتا ہے کہ وہ ان باتوں کو سمجھ کر آگاہ کرتا ہے اور ان کا علاج و تدبیر بھی بتلاتا ہے اور نفس کے اندر کی استعداد اور ان معاملات میں سہولت و تدبیرات میں قوت پیدا ہونے کے لئے کچھ اذکار و اشغال کی بھی تعلیم کرتا ہے اور خود ذکر اپنی ذات میں بھی عبادت ہے۔ پس سالک کو دو کام کرنے پڑتے ہیں ایک ضروری کہ احکام شرعیہ ظاہری و باطنی کی پابندی ہے دوسرا مستحب کہ کثرت ذکر ہے اس پابندی احکام سے خدائے تعالیٰ کی رضا اور کثرت ذکر سے زیادت رہنما و قرب حاصل ہوتا ہے' یہ ہے خلاصہ سلوک کے طریق اور مقصود کا۔ (تربیت السالک)

شریعت ظاہر کی اور طریقت باطن کی اصلاح کرتی ہے

سوال...... یہ کہنا کہ شریعت اور ہے' طریقت اور ہے' کہاں تک درست ہے؟

جواب...... اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ شریعت اور طریقت کے احکام الگ الگ ہیں' جیسے دو حکومتوں کے قانون الگ الگ ہوتے ہیں کہ ایک حکومت میں مثلاً بندوق رکھنا درست ہے دوسری حکومت میں جرم ہے اسی طرح شریعت میں کچھ چیزیں حرام ہیں جیسے نماز' روزہ' فرائض کو چھوڑنا' شراب پینا' قوالی سننا اور طریقت میں یہ سب جائز ہے تو یہ اعتقاد سراسر باطل' اور انتہائی بد دینی ہے اگر یہ مطلب ہے کہ شریعت میں احکام ظاہرہ نماز' روزہ' بیع و شراء' نکاح و طلاق وغیرہ کے احکام بیان کئے جاتے ہیں اور طریقت میں احکام باطنہ' صبر' شکر' رضا' توکل' اخلاص وغیرہ کے احکام بیان کئے جاتے ہیں۔ یعنی شریعت ظاہر کی اور طریقت باطن کی اصلاح کرتی ہے تو یہ صحیح ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۴۲ ج ۱)

علماء کی تصوف سے بیزاری کس لئے؟

سوال...... آج کل بہت سے علماء و طلباء تصوف اور اہل تصوف کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لہٰذا آپ تصوف کی شرعی حیثیت سے آگاہ فرمائیں اور آیات و روایات سے اس کا کیا ثبوت ہے؟

جواب...... آخرت سے بے فکر مولویوں کی تصوف سے برہمی کا سبب یہ ہے کہ تصوف کے ذریعہ اصلاح باطن اور فکر آخرت حاصل ہوتی ہے جو علم سے اصل مقصود ہے۔ چونکہ تصوف حب جاہ و مال میں مبتلا مولویوں کے نفسانی تقاضوں کے خلاف پڑتا ہے اس لئے وہ اس کی تحقیر کرتے ہیں جیسے کہ عوام الناس میں وہ لوگ جن میں دین کی فکر نہیں وہ علماء دین کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تصوف کی ضرورت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ "**وذروا ظاهر الاثم وباطنه**" اور اخلاق رذیلہ سے تخلیہ اور فضائل سے تحلیہ ہی کا نام تصوف ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۵۴۵ ج ۱)

ہر عالم صوفی، اور ہر صوفی عالم کیوں نہیں ہوتا؟

سوال...... جب کہ شریعت وطریقت ایک ہی چیز ہے تو ہر عالم صوفی اور ہر صوفی عالم کیوں نہیں ہوتا؟ مثلاً امام ابوحنیفہؒ کہ امام شریعت مانے جاتے ہیں امام طریقت نہیں اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کہ امام طریقت مانے جاتے ہیں امام شریعت کوئی نہیں کہتا، ایسا کیوں ہے؟

جواب...... ائمہ مجتہدین بھی صاحب طریقت تھے۔ مگر اس فن کی تحقیق میں مصروف نہ ہوئے کہ ظاہر شریعت فرض تھا، اس کی شرح کرنا زیادہ ضروری جانا۔ اگرچہ طریقت کے خوب ماہر تھے اور اکثر ائمہ طریقت عالم تھے مگر وہ ظاہر شریعت کی تحقیق میں مصروف نہ ہوئے کہ جماعت علماء کی اس میں تھی وہ کافی تھی انہوں نے باطنی شریعت کی تحقیقات لکھی۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۴)

اور خوب تحقیق فرمائی، غرض ہر صحیح عالم صوفی اور ہر صحیح صوفی عالم ہوتا ہے۔ م،ع

چاروں خاندان مساوی ہیں یا کوئی راجح ہے؟

سوال...... ائمہ اربعہ طریقت میں سہولت کون سے خاندان کے اذکار واشغال میں ہیں؟ اور ثمرات مقصودہ کون سے خاندان میں زیادہ حاصل ہوتے ہیں؟ اور ثمرات غیر مقصودہ مثل کشف وغیرہ کس خاندان میں زیادہ ہوتے ہیں؟

جواب...... یہ سوال ہی بے کار ہے۔ شیخ مبصر جیسی استعداد طالب کی دیکھے اس کے موافق تربیت کرے (امداد الفتاویٰ ص ۱۴۰ ج ۵) "گو بیعت چاروں طریقوں میں کرے"۔ م،ع

تصوف کے چار سلسلے اور ان کے نام

سوال...... تصوف کے چار سلسلے کون کون ہیں؟ اور یہ سلسلے کن کن بزرگوں کی طرف منسوب ہیں؟ یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ چار کے علاوہ کیا تصوف کا کوئی سلسلہ نہیں؟

جواب...... آج کل ہمارے اطراف میں یہ چار سلسلے مشہور ہیں۔

۱۔ چشتیہ: جو خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی طرف منسوب ہے۔

۲۔ قادری: جو حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف منسوب ہے۔

۳۔ نقشبندی: حضرت بہاء الدین نقشبندیؒ کی طرف منسوب ہے۔

۴۔ سہروردی: شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی طرف منسوب ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی سلسلے ہیں جو دوسرے بزرگوں کی طرف منسوب ہیں (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۳۵ ج ۱) اور صحیح ہیں گو کہ ان کی زیادہ شہرت نہیں۔ (م،ع)

سلاسل صوفیہ کی انتہا حضرت علیؓ پر کیوں ہے؟

سوال...... بعض لوگ کہتے کہ چونکہ بزرگوں کے چار سلسلے حسن بصریؒ کے واسطے سے حضرت علیؓ تک پہنچتے ہیں اس لئے ان سلاسل کی سند مشکوک معلوم ہوتی ہے کیونکہ اولاً تو حسن بصریؒ کی حضرت علیؓ سے ملاقات میں اختلاف ہے اور اگر ثابت بھی ہو تو حضرات شیخین ودیگر اکابر صحابہ کیا علم باطن میں کمال نہیں رکھتے تھے؟ اگر رکھتے تھے تو پھر یہ باطنی سلسلہ حضرت علیؓ ہی سے کیوں چلا؟

جواب...... جو نسبت احسانیہ حضرت علیؓ کو آنحضرتؐ سے حاصل ہوئی تھی اس کو انہوں نے خلیفۂ اول سے پھر خلیفۂ ثانی سے پھر خلیفۂ ثالث سے مضبوط کیا تو یوں سمجھئے کہ ان کی نسبت رسول اکرمؐ اور آپ کے خلفاء ثلاثہ کے فیضان کا مجموعہ تھی۔ ان حضرات میں ابوبکر صدیقؓ تنہا ایسے تھے جن کی تربیت میں آنحضرتؐ کے سوا کسی اور انسان کا حصہ نہ تھا۔ لہٰذا جو سلاسل حضرت علیؓ سے چلے وہ ثلاثہ کے فیضان سے خالی نہیں۔ بایں ہمہ بعض سلاسل ایسے بھی ہیں کہ جن میں حضرت علیؓ کا واسطہ نہیں جیسا کہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ کے جمع کردہ شجرے سے واضح ہے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے بھی اس کی تصریح فرمائی ہے۔ خلفاء اربعہ کو دونوں طرح کی امامت کاملہ "ظاہرہ باطنہ" حاصل تھی اور اس جامعیت میں دیگر صحابہ سے افضل تھے۔ جن کی بدولت طالب صادق بہت جلد منازل طے کر کے مقام معرفت تک پہنچتا ہے اور اس کا قدم شریعت وطریقت میں نہایت راسخ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۳۶ ج ۱)

ساز وقوالی اور راہ طریقت

سوال...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ قوالی چشتیت کا اہم ترین جز ہے۔ اس کے بغیر چشتیت نا تمام رہتی ہے کیا واقعی خواجہ اجمیریؒ نے ساز وقوالی سنی ہے؟ یا اس کی اجازت دی ہے؟

جواب...... ڈھولک ہارمونیم وغیرہ کسی قسم کے ساز کے ساتھ محفل منعقد کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ چشتیت کی آڑ بھی کارآمد نہیں۔ حضرت خواجہ اجمیریؒ کی طرف اس کی نسبت صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں۔ نیز جس چیز کو حضور اکرمؐ نے صاف صاف منع فرما دیا ہو اس کو کوئی جائز نہیں کر سکتا۔ بزرگان دین رسول مقبول کا خود بھی اتباع کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اتباع کرنے کی تلقین کرتے ہیں ہوا پرستوں نے اپنی خواہش نفسانی پورا کرنے کے لئے کچھ غلط باتیں بزرگوں کی طرف منسوب کر دی ہیں ہرگز قابل التفات نہیں (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۴۰ ج ۱) ساز وقوالی کو چشتیت کا اہم جز سمجھنا جہالت اور سراسر ظلم ہے۔ م ع۔

سلسلہ نقشبندیہ کے ایک خاص تصور کا حکم

سوال...... ایک کتاب میں "جو سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک بزرگ کی ہے؟ طریقۂ ذکر یوں لکھا ہے۔
"یہ خیال رکھے کہ جس جگہ مرشد نے انگلی رکھ کر ذکر تلقین کیا تھا' اس جگہ سوراخ ہو گیا ہے'
آسمان سے ہلکے زرد رنگ کے نور کی ایک دھار میرے پیر کے دل پر گر رہی ہے' اور ان کے دل سے
ہو کر میرے دل میں اس سوراخ کے ذریعہ سے آ رہی ہے۔

جواب...... شرعاً اس کی کوئی ممانعت نہیں۔ مجاہدات و ریاضت سلوک شرعی احکام نہیں ہوتے
بلکہ از قبیل تدابیر اور باطنی علاج کے قبیل سے ہے' مقصود یکسوئی اور اللہ کی خوشنودی ہے۔ (خیر الفتاویٰ
ص ۲۶۵ ج ۱) "ہاں جب تدابیر کو مقاصد کا درجہ دیا جانے لگے تو ممنوع قرار دیا جائے گا"۔ م'ع

سیر قدمی اور سیر نظری اور جذب سلوک کے معنی

سوال...... سیر قدمی کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ اور سیر نظری کیا ہے؟ اور یہ دونوں لفظ
حضرت مجدد کے کلام میں واقع ہیں اور بیان فرما دیں کہ طریقہ جذب کا طریق تلقین کیا ہے؟ اور
طریقہ سلوک و طریق تلقین کیا ہے؟

جواب...... سیر نظری سے مراد مشاہدہ مقامی ہے۔ اس کے انوار و آثار اپنے میں پائے بغیر
اور سیر قدمی سے مراد اس مقام میں داخل ہونا ہے اور اس کے انوار و آثار کا اپنے میں پانا ہے اور لفظ
جذب اور سلوک کے چار معنی ہیں۔ پہلا معنی صدمۂ وارد سے رشتۂ عقل کا ٹوٹنا اور اس کا نہ ٹوٹنا' اور
دوسرا معنی طالب میں مطلوبیت و محبوبیت کے آثار کا ظاہر ہونا' اور مطلوب میں آثار محبت و درد کے
طلب کا ظاہر ہونا اور یہ معنیٰ بھی بمضمون یحبهم و یحبونه کے نہیں ہوتا مگر ساتھ محبوبیت کے'
اور آثار محبوبیت سے مراد مجاہدہ کا مشاہدہ پر سبقت کرنا ہے۔

تیسرا معنی فنا اور بقا میں بطریق خرق عادت وجود کا چھپ جانا ہے اور باطن کا اخلاص صالحہ اور
اقوال صالحہ فاضلہ کے ساتھ آراستہ کرنا' اور چوتھا معنی وقوع سلوک کا یہ ہے کہ معاش کے ساتھ ایسا
مصلحتی طریق اختیار کرنا کہ یہ مصالحت فوت نہ ہو' تو یہ مراتب سمجھ کر اس شخص کو تلقین ہو سکتی ہے کہ وہ
باطن کی قوت رکھتا ہو اور اس نے فنا و بقا کے مراتب کو طے کیا ہو۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۴۰ ج ۱)
"بعض چیزیں محض سمجھنے سے سمجھ میں نہیں آتی کرنے سے آتی ہیں۔ (م۔ع)

مشیخت وخلافت

شیخ کامل کی پہچان

سوال...... شیخ کامل وہ ہے جس میں یہ علامات ہوں۔(۱) بقدر ضرورت دین رکھتا ہو۔ (۲) عقائد واعمال واخلاق میں شرع کا پابند ہو۔(۳) دنیا کی حرص نہ رکھتا ہو۔ کمال کا دعویٰ نہ کرتا ہو۔ کہ یہ بھی شعبۂ دنیا ہے۔(۴) کسی شیخ کامل کی صحبت میں چندے رہا ہو۔(۵) اس زمانے کے منصف علماء مشائخ اس کو اچھا سمجھتے ہوں۔(۶) بہ نسبت عوام کے خواص یعنی فہیم دین دار لوگ اس کی طرف زیادہ مائل ہوں۔(۷) اس سے جو لوگ بیعت ہیں ان میں اکثر کی حالت باعتبار شرع وقلت حرص دنیا کے اچھی ہو۔(۸) وہ شیخ تعلیم وتلقین میں اپنے مریدوں کے حال پر شفقت رکھتا ہو اور ان کی کوئی بری عادت سنے یا دیکھے تو ان کو روک ٹوک کرتا ہو یہ نہ ہو کہ ہر ایک کو اس کی مرضی پر چھوڑ دے۔(۹) اس کی صحبت میں چند بار بیٹھنے سے دنیا کی محبت میں کمی اور حق تعالیٰ کی محبت میں ترقی محسوس ہوتی ہو۔(۱۰) خود بھی وہ ذاکر وشاغل ہو کہ بدون عمل یا عزم عمل تعلیم میں برکت نہیں ہوتی، جس شخص میں یہ علامات ہوں پھر یہ نہ دیکھے کہ اس سے کوئی کرامت بھی صادر ہوتی ہے یا نہیں؟ یا اس کو کشف بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہ امور لوازم مشیخت وولایت سے نہیں اسی طرح یہ نہ دیکھے کہ اس کی توجہ سے لوگ مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگتے ہیں یا نہیں؟ کیوں کہ یہ بھی لوازم بزرگی سے نہیں اصل میں یہ ایک نفسانی تصرف ہے جو مشق سے بڑھ جاتا ہے غیر متقی یا غیر مسلم بھی کر سکتا ہے اور اس سے چنداں نفع بھی نہیں۔ کیونکہ اس کے اثر کو بقا نہیں ہوتا۔ تصرف مرید غبی کے لئے جو ذکر سے اصلاً متاثر نہ ہوتا ہو چند روز تک شیخ کے اس عمل کرنے سے اس میں ایک گونہ تاثر وانفعال قبول آثار ذکر کا پیدا ہو جاتا ہے یہ نہیں کہ خواہ مخواہ لوٹ پوٹ ہی ہو جائے۔(تربیت السالک)

خلافت کسے کہتے ہیں؟

سوال...... شرع شریف میں خلافت کی کیا حقیقت ہے؟

جواب...... خلافت کسی کو اپنا جانشین بنانا، مثلاً کوئی صاحب نسبت بزرگ اپنے کسی مرید کی تربیت واصلاح کر کے اس کو اپنا قائم مقام بنا دیں کہ ان سے بیعت ہو کر اپنی اصلاح کرایا کرو اور طریقہ تربیت سکھا کر فرما دیں کہ بجائے میرے تم اصلاح کیا کرو (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۱۰۳) شیخ کی صوابدید پر ہے کہ وہ ایک کو اپنا جانشین بنائے یا چند کو یا ایک کو بھی نہ بنائے۔ م ع۔

شیخ کا نافرمان کیا جانشین بننے کا مستحق ہے؟

سوال...... خلفاء اور ورثا میں ہر وہ شخص جو اپنے پیر ومرشد کا نافرمان اور حق تلفی کر کے ہر چیز

کا منتظم و مالک خود ہی بن بیٹھا ہو وہ صحیح معنوں میں سجادہ نشین کہلانے کا مستحق ہے کہ نہیں؟ اور اس سے بیعت درست ہے کہ نہیں؟

جواب...... خلافت اور بیعت کرنے کا مستحق وہ ہے جس کے اخلاق رذیلہ کی اصلاح ہوگئی ہو اور اخلاق فاضلہ وصالحہ میں رسوخ رکھتا ہو۔ متبع سنت اور احکام شرع کا پابند ہو۔ اور اس کے شیخ محقق نے اس پر اعتماد کیا ہو کہ یہ صاحب نسبت ہے۔ اس کے ساتھ تعلق کرنے سے اخلاق و اعمال کی اصلاح ہو کر کیفیت احسان حاصل ہوتی ہو۔ حب مال اور حب جاہ سے خالی ہو۔ ورنہ جیسا پیر ہوگا ویسے اثرات مرتب ہوں گے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ اص ۱۰۳) "خلافت کوئی مال و جائیداد نہیں جس میں میراث جاری ہو یہ ایسا علم نہیں جسے محض کتابوں سے حاصل کر لیا جائے یہ ایک خدمت ہے جو درحقیقت موہوب من اللہ ہوتی ہے۔ (م ع)۔

دوسرے پیر سے خلافت قبول کرنا

سوال...... اگر کسی ایک سلسلے میں خلافت عطا ہوئی۔ پھر دوسرے سلسلے کے پیر کی طرف سے بھی خلافت عطا ہو تو کیا خلافت لے سکتے ہیں؟

جواب...... اصل مقصود تو خلافت نہیں ہے اور اس کے لئے جدوجہد بھی نہیں چاہئے کہ اس میں مشیخت کی طلب ہے۔ جو راہ سلوک کے خلاف ہے۔ تاہم اگر کوئی بزرگ اجازت و خلافت دیں۔ خواہ دوسرے سلسلے کے کیوں نہ ہوں تو ان کے اخلاص و شفقت کے پیش نظر قبول کر لینا چاہئے۔ مگر ان سے نہ طلب کی جائے۔ نہ اس کی دل میں خواہش کی جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۹۴ ج ۱۵) "ورنہ اصل مقصود حاصل ہونا مشکل ہے خواہ خلافت حاصل ہو جائے"۔ م ع

اپنے مرشد کی طرف سے اجازت دینا

سوال...... اگر کوئی مرشد وقت آخر کسی خلیفہ کو ہدایت کرے کہ میرے فلاں مرید کو سلوک مکمل ہونے کے بعد میری طرف سے خلافت دے دینا۔ تو یہ شخص کس کا خلیفہ کہلائے گا؟ ہمارے سلف کا کیا طریقہ رہا ہے؟

جواب...... اس کی نظیریں بھی موجود ہیں کہ ایک طالب کی اصلاح کی۔ مگر استحکام کا انتظار رہا کہ مرشد کا وقت آ گیا۔ تو اپنے خلیفہ سے کہہ دیا کہ استحکام ہونے پر میرے بعد تم فلاں شخص کو اصل مرشد کا خلیفہ کہا جائے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۹۴ ج ۱۵)

"کہ اجازت تو اصل مرشد ہی نے دی ہے اظہار میں واسطہ بنا لیا"۔ م ع۔

غیر مرید کو خلافت دینا

سوال...... خلافت دینے کے لئے مرید کرنا ضروری ہے؟ یا خلافت دینے والے کا مرید ہونا

ضروری ہے؟ یا اپنے کسی پیر بھائی کے مرید کو بھی خلافت دی جا سکتی ہے؟

جواب...... اگر تزکیۂ باطن کر لیا۔ اور احسان وحضور کی کیفیت حاصل ہو گئی تو اس کو بھی اجازت دے سکتے ہیں۔ مرید ہونا رسمی طور پر لازم نہیں۔ البتہ مرید ہونے سے نفع لازم آتا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۹۵ ج ۱۵) نافع حقیقی ذات حق ہے مرید ہونا حقیقی نفع کے لئے موقوف علیہ نہیں نہ واجب شرعی" (م ع)

کیا رسول اللہؐ کا کسی کو خرقہ دینا ثابت ہے؟

سوال...... خرقہ حضرت علیؓ نے حسن بصریؒ کو دیا یا کمیل ابن زیاد کو' یا یہ کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ حضرت اویس کے پاس تشریف لے گئے' اور وصیت رسول اللہؐ کے موافق ان کو خرقہ عطا فرمایا' بعد ازاں یہ رسم فقراء میں وہیں سے چلی آتی ہے' کون سا قول درست ہے؟

جواب...... سلسلۂ صوفیا کی صحت کے لئے خرقے کا ثبوت ضروری نہیں۔ بلکہ لقاء طول اور صحبت کافی ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کو خرقہ پہنانا ثابت نہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بھی خرقہ پہنانا ثابت نہیں اور اگر حضرت علی' حسن بصری' یا کمیل' ابن زیاد کو خرقہ پہناتے تو اپنے صاحبزادے کو ضرور پہناتے' جن کا قطعی طور پر صاحب کمال ہونا بہ شہادت نبوی ثابت ہے واقعہ یہ ہے کہ اجازت وخلافت باطنہ کے لئے صرف لقا صحبت اور زبانی اجازت کی ضرورت ہے' فرسودہ تمام مشائخ سلسلہ میں موجود ہے۔ بعض بزرگوں نے اپنے کسی مجاز کا دل خوش کرنے کے لئے اجازت لسانی کے ساتھ خرقہ عطا فرمایا ہوگا۔ اسی وقت سے خرقہ کا رواج ہو گیا' باقی حضورؐ سے یا صحابہ سے نہ اس کا ثبوت ہے نہ ثبوت کی ضرورت (امداد الاحکام ص ۲۱۰ ج ۱)" اور یہ رواج بھی بعض مشائخ میں ہے سب میں نہیں"۔ (م ع)

بیعت میں سلاسل کا نام لینا ضروری ہے کہ نہیں؟

سوال...... بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ بیعت کے وقت ان مروجہ طریقوں چشتیہ' نقشبندیہ' سہروردیہ' قادریہ' میں سے کسی ایک کا نام لینا ضروری نہیں' "جبکہ اکثر مشائخ کا معمول نام لینے کا ہے" بس معروف طریقہ محمدیہ کافی ہے۔ اگر کسی نے ان طریقوں کے سوا توبہ کی تو وہ مقبول ہوگی یا نہیں؟

جواب...... بیعت توبہ مسنون ہے' اور چاروں طریقے جو مسنون ہیں ان میں مرید کرنا صرف مستحب ہے' پس ان طریقوں کے علاوہ بھی مرید کرنا اور توبہ کرانا جائز ہے۔ (کفایت المفتی ص ۲۷ ج ۲)

اختلاف کے باوجود چاروں سلسلوں میں بیعت واجازت کی وجہ

سوال...... چاروں سلسلوں کے طریقہ اصلاح وتربیت میں کوئی اختلاف ہے یا نہیں؟ اگر

اختلاف ہے تو بعض بزرگوں کے یہاں جو یہ دستور ہے کہ ایک ہی شخص کو چاروں سلسلوں میں بیعت کرتے اور اجازت دیتے ہیں' تو آخر اس کی کیا صورت ہوتی ہے؟

جواب...... طریقہ تربیت واصلاح میں کچھ اختلاف بھی ہے' مگر مقصود سب کا ایک ہی ہے' اس لئے یہ اختلاف کچھ مضر نہیں اور چاروں سلسلوں میں بیعت کی اجازت دینا ایسا ہی ہے' جیسے کسی شخص کو طب یونانی' ہومیو پیتھک' ایلو پیتھک' آریوویدک میں مہارت ہو جانے پر جملہ طرق معالجہ میں اس کو ڈگری دے دی جائے اور وہ مریضوں کے امراض' طبائع' مواسم کی رعایت کرتے ہوئے جو طریقہ علاج جس کے حق میں مفید سمجھے اس کو اختیار کرے' ان طرق معالجہ میں اختلاف کثیر کے باوجود مقصود سب کا ایک ہی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۳۶ ج ۱) اور وہ ہے یکسوئی پیدا کر کے خالق کی طرف متوجہ رہنا"۔ (م'ع)

بیعت کے وقت چاروں خاندانوں کا نام لینا

سوال...... ہمارے سلسلے میں ہر چہار خاندان طریقت سے اجازت ہے۔ پس اگر کوئی ہم لوگوں سے علاوہ سلسلہ چشتیہ کے بیعت ہونا چاہے' تو اس خاندان میں بیعت اور اس خاندان کے اذکار واشغال بتلائے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب...... مصلحت چاروں ہی میں ہے اور شغل جو طالب کی طبیعت کے مناسب ہو وہ تلقین کریں۔ (امداد الفتاویٰ ص ۱۴۰ ج ۵) مصلحت یہ ہے کہ دوسرے کسی طریق کی حقارت ذہن میں نہ آئے۔ (م'ع)

بغیر خلافت واجازت کے بیعت کرنا

سوال...... زید بدعات کے اندر مبتلا ہے۔ قوالی سننا' گاگر اٹھانا وغیرہ' مگر پھر بھی خود کو دیوبندی کہتا ہے اور نہ زید کو خلافت ملی۔ مگر مرید کرتا پھرتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق احادیث کی روشنی میں جواب دیں؟

جواب...... جب کہ اس کو اجازت بیعت حاصل نہیں ہے اور وہ بدعات میں مبتلا ہے۔ اس سے بیعت ہونا درست نہیں۔ شخص مذکور خود اصلاح کا محتاج ہے۔ وہ دوسروں کی کیا اصلاح کرے گا؟ (فتاویٰ محمودیہ ص ۸۱ ج ۱۳) "جو بیعت کا اصل مقصود ہے شخص مذکور حب جاہ کا مریض ہے"۔ (م'ع)

مرتکب کبائر پیر سے بیعت کرنا

سوال...... ایک شخص تصویروں سے اپنے مکان کو مزین کرتا ہے اور لوگوں کو مرید کرنے میں مذہب وملت کی قید نہیں کرتا' ریڈیو اور طوائفوں سے گانا اور غزلیں سنتا ہے' بہت سے امور بدعت کا مرتکب ہے' ایسے شخص سے بیعت جائز ہے یا نہ؟

جواب...... جو شخص امور مذکورہ فی السوال کا مرتکب ہو وہ ارشاد و تلقین کا اہل نہیں اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا جائز نہیں۔ (کفایت المفتی ص ۳۷ ج ۲) اگر ہو گئے ہوں فسخ کر دیں ایسے شخص سے دینی نفع نہیں ہوتا جبکہ تائب نہ ہو۔ (م ع)

کیا بینک ملازم رہتے ہوئے شیخ کامل بن سکتا ہے؟

سوال...... ایک شخص کسی شیخ کامل سے منسلک ہے وہ کسی بینک یا ازقسم بینک میں ملازمت کرتے ہوئے اللہ کا مقرب بندہ بن سکتا ہے؟ اور اس کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے رشد و ہدایت کی کوئی دینی خدمت سپرد کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب...... بینک کی ملازمت ناجائز ہے۔ (بینک ملازمت کی اقسام اور ان کے حکم سے متعلق فتویٰ ان شاءاللہ "کتاب الاجارۃ" میں اپنے مقام پر آئے گا۔ (محمد زبیر) دوسری ملازمت تلاش کی جائے اور جب تک دوسری ملازمت باوجود کوشش کے نہ ملے اس ملازمت کو برا سمجھتے ہوئے اس میں لگے رہیں اور جونہی ملازمت ملے چھوڑ دیں' اس دوران میں عام دینی خدمات انجام دے سکتے ہیں' مگر مرشد و مربی کا منصب اس ملازمت کو باقی رکھتے ہوئے حاصل نہیں ہوسکتا۔ (فتاویٰ عثمانی جلد ا ص ۲۵۳)

جھوٹا شخص قابل ترجیح یا بے نمازی؟

سوال...... ایک شخص مسلمان نیک خصلت ہے۔ جھوٹ سے نفرت ہے۔ معصیت وغیرہ سے احتراز کی کوشش کرتا ہے مگر اصل چیز نماز' روزہ وغیرہ سے غافل ہے۔

دوسرا شخص نماز' روزے میں چوکس ہے۔ ریش مبارک بھی ہے۔ مرید ہی نہیں بلکہ خلیفہ بھی ہے۔ مگر جھوٹ بولتا ہے وعدہ خلافی اس کا شعار ہے۔ یتیموں کا مال خوب کھاتا ہے۔ غرض یہ کہ بداخلاقی کا پتلا ہے۔ تو ان دونوں میں سے کون سا شخص قابل ترجیح ہے؟

جواب...... نماز' روزے وغیرہ عبادات کے بغیر محض خوش اخلاقی نجات کے لئے کافی نہیں۔ اس کو چاہئے کہ نماز' روزہ کی بھی پابندی کرے۔

دوسرے شخص کا جھوٹ بولنا' یتیم کا مال کھانا وغیرہ گناہ کبیرہ ہیں۔ قیامت میں ہر بات کی باز پرس ہو گی' حقوق العباد سر پر ہوتے ہوئے محض نماز روزے سے عذاب سے چھٹکارا نہ ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۵ ج ۶)

خلافت ایسی مہر نہیں کہ اس کے بعد کوئی گناہ نہ ہو سکے' شیخ اپنے حسن ظن پر خلافت دیتا ہے۔ (م ع)

عورت کا عورت کو بیعت کرنا

سوال...... عورت نیک خصلت' پابند شریعت' واقف طریقت اپنے ہاتھ پر عورتوں کو بیعت کرے' اور مردوں کو بھی' تو از روئے شرع و تصوف کیسا ہے؟

جواب...... بیعت کرنا عورت کا اہل تصوف کے نزدیک عورت کو درست نہیں' مگر ہاں کسی کو شغل و وظیفہ بتانا جائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۹)

بیعت کی تعریف اور اہمیت

سوال...... بیعت کے کیا معنی ہیں؟ کیا کسی پیر کامل کی بیعت کرنا لازمی ہے؟

ج...... بیعت کا مطلب ہے کہ کسی مرشد کامل متبع سنت کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور آئندہ اس کی رہنمائی میں دین پر چلنے کا عہد کرنا۔ یہ صحیح ہے اور صحابہ کرامؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنا ثابت ہے۔ جب تک کسی اللہ والے سے رابطہ نہ ہو' نفس کی اصلاح نہیں ہوتی اور دین پر چلنا مشکل ہوتا ہے اس لئے کسی بزرگ سے اصلاحی تعلق تو ضروری ہے' البتہ رسمی بیعت ضروری نہیں۔

پیر کی پہچان

س...... کیا اہل سنت والجماعت حنفی مذہب میں ایسے پیروں بزرگوں کو مانا جائے جس کے سر پر نہ دستار نبوی ہو' نہ سنت یعنی داڑھی مبارک؟

جواب...... پیر اور مرشد تو وہی ہو سکتا ہے جو سنت نبوی کی پیروی کرنے والا ہو' جو شخص فرائض و واجبات اور سنت نبوی کا تارک ہو وہ پیر نہیں بلکہ دین کا ڈاکو ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۷ ص ۳۵۴)

بیعت اور اس کا طریقہ

کیا بیعت طریقت ضروری ہے؟

سوال...... بعض لوگ بیعت کی اہمیت پر بہت زور دیتے ہیں۔ آپ فرمائیں کہ کیا مروجہ بیعت طریقت ضروری ہے؟

جواب...... بیعت کا مقصد نسبت احسان کو حاصل کرنا ہے۔ اکثر یہی ہوتا ہے کہ یہ نسبت کسی صاحب نسبت کے توسل سے حاصل ہوتی ہے۔ گو بعض کو اس کے بغیر بھی حاصل ہو جاتی

ہے۔ مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا اس نسبت کو حاصل کرنے کے لئے بیعت ہونا مستحب ہے۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۶۹ ج ۱) بیعت سے زیادہ اہم اور ضروری اصلاح اخلاق ہے" (م ع)

بیعت کی شرعی حیثیت' نیز تعویذات کرنا

سوال...... خاندان میں ایک خاتون ہیں' جو ایک پیر صاحب کی مرید ہیں' ان پیر صاحب کو میں نے دیکھا ہے' انتہائی شریف اور قابل اعتماد آدمی ہیں۔ بہر حال اس خاتون سے کسی بات پر بحث ہوگئی' جس میں وہ فرمانے لگیں کہ پیری مریدی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آ رہی ہے اور لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تعویذ وغیرہ لیا کرتے تھے' اس کے علاوہ جو شخص اولیاء اللہ اور پیروں فقیروں کی صحبت سے بھاگے گا وہ انتہائی گنہگار ہے اور جو نذر و نیاز کا نہ کھائیں اور درود و سلام نہ پڑھیں وہ کافروں سے بدتر ہیں۔ اور قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں کو بخشوالیں گے۔ یہ میں نے ان کی بیس پچیس منٹ کی باتوں کا نچوڑ نکالا ہے' میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کی بخشش کی دعا فرما رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات سے منع فرمایا' تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کو نہ بخشوا سکے تو ان گناہگار مسلمانوں کی سفارش کیوں کریں گے؟ میں نے خاتون سے تو کہہ دیا لیکن مجھے یاد نہیں آیا کہ یہ بات میں نے کسی حدیث میں پڑھی ہے یا کسی قرآنی آیت کا ترجمہ ہے۔ بہر حال اگر ایسا ہے تو آپ اوپر دی ہوئی تمام باتوں کی تفصیل اگر قرآن سے دیں تو سپارہ کا نمبر اور آیت کا نام لکھ دیں اور اگر حدیث میں ہو تو کتاب کا نام اور صفحہ نمبر مہربانی فرما کر لکھ دیں۔

جواب...... یہ مسائل بہت تفصیل طلب ہیں' بہتر ہوگا کہ آپ کچھ فرصت نکال کر میرے پاس تشریف لائیں' تاکہ ان مسائل کے بارے میں اسلام کا صحیح نقطہ نظر عرض کرسکوں۔ مختصراً یہ کہ:

۱:۔ شیخ کامل جو شریعت کا پابند' سنت نبوی کا پیرو اور بدعات و رسوم سے آزاد ہے' اس سے تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔

شیخ کامل کی چند علامات ذکر کرتا ہوں' جو اکابر نے بیان فرمائی ہیں۔

☆...ضروریات دین کا علم رکھتا ہو۔

☆...کسی کامل کی صحبت میں رہا ہو اور اس کے شیخ نے اس کو بیعت لینے کی اجازت دی ہو۔

☆...اس کی صحبت میں بیٹھ کر آخرت کا شوق پیدا ہو اور دنیا کی محبت سے دل سرد ہو جائے۔

☆...اسکے مریدوں کی اکثریت شریعت کی پابند ہواور رسوم و بدعات سے پرہیز کرتی ہو۔

☆...وہ نفس کی اصلاح کرسکتا ہو رذیل اخلاق کے چھوڑنے اور اخلاق حسنہ کی تلقین کی صلاحیت رکھتا ہو۔

☆...وہ مریدوں کی غیر شرعی حرکتوں پر روک ٹوک کرتا ہو۔

۲......مشائخ سے جو بیعت کرتے ہیں' یہ ''بیعت توبہ'' کہلاتی ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

۳......تعویذات جائز ہیں' مگر ان کی حیثیت صرف علاج کی ہے' صرف تعویذات کے لئے پیری مریدی کرنا دکان داری ہے' ایسے پیر سے لوگوں کو دین کا نفع نہیں پہنچتا۔

۴......اولیاء اللہ سے نفرت غلط ہے' پیر فقیر اگر شریعت کے پابند ہوں تو ان کی خدمت میں حاضری اکسیر ہے ورنہ زہر قاتل۔

۵......نذر و نیاز کا کھانا غریبوں کو کھانا چاہئے مال دار لوگوں کو نہیں اور نذر صرف اللہ تعالیٰ کی جائز ہے' غیر اللہ کی جائز نہیں' بلکہ شرک ہے۔

۶......درود وسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عمر میں ایک بار پڑھنا فرض ہے' جس مجلس میں آپ کا نام نامی آئے اس میں ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے درود شریف پڑھنا مستحب ہے' درود شریف کا کثرت سے ورد کرنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے اور درود وسلام کی لاؤڈ سپیکروں پر اذان دینا بدعت ہے' جو لوگ درود وسلام نہیں پڑھتے ان کو ثواب سے محروم کہنا درست ہے مگر کافروں سے بدتر کہنا سراسر جہالت ہے۔

۷......آپ کا یہ فقرہ کہ ''جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کو نہ بخشوا سکے تو گناہگار مسلمانوں کی سفارش کیوں کریں گے'' نہایت گستاخی کے الفاظ ہیں' ان سے توبہ کیجئے۔

۸......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین شریفین کے بارے میں زبان بند رکھنا ضروری ہے۔

۹......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قیامت کے دن گناہگار مسلمانوں کے لئے برحق ہے اور اس کا انکار گمراہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

شفاعتی لاھل الکبائر من امتی ترجمہ۔ میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کیلئے ہے'' (رواہ الترمذی وابوداؤد عن انسؓ ورواہ ورواہ ابن ماجہ عن جابر مشکوٰۃ ص ۴۹۴) (آپ کے مسائل اور انکا حل جلد ۷ ص ۳۵۴)

کیا توبہ شیخ کے ہاتھوں پر ہی ضروری ہے؟

سوال......کیا کسی شیخ صالح کے ہاتھ پر توبہ کرنا شرعاً ضروری ہے؟ اگر شیخ صالح نظر نہ آتا ہو

تو پھر کیا کیا جائے؟ کسی جعفری، رضوی، صدیقی، وغیرہ کی شرط ہے یا نہیں؟ بہت سے لوگ بغیر توبہ کے مرجاتے ہیں ان کا کیا حشر ہوگا؟ کیا یہ جاہلیت کی موت ہوگی؟

جواب...... توبہ قبول ہونے کے لئے تو یہ ضروری نہیں کہ کسی شیخ کے ہاتھوں پر ہی توبہ کی جائے ہر ایک کا معاملہ براہ راست اپنے خدا سے ہے لیکن شیخ صالح کی برکت سے توبہ پر اکثر استقامت نصیب ہوتی ہے۔ بغیر توبہ کے دنیا سے جانا بڑی محرومی کی بات ہے۔ توبہ ہمیشہ ہی کرتے رہنا چاہئے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۲۱ ج ۱۳) ''خلاصہ یہ کہ حقیقی توبہ ہر شخص کے لئے ضروری ہے'' (م ع)

شیخ کی اطاعت حق تعالیٰ کی اطاعت ہے

سوال...... حضرت امیر خسرو دہلویؒ کے شعر خلق می گوید کہ خسرو بت پرستی می کند، آرے آرے می کند با خلق عالم کار نیست۔ کا کیا مطلب ہے؟ کیونکہ اولیاء اللہ کا بت پرستی سے کیا علاقہ؟ غالباً کوئی اصطلاح ہوگی؟ جواب...... حسب اصطلاحات شعراء مطلب صحیح ہے۔ بت پرستی سے ان کی مراد تابعداری محبوب کی ہوتی ہے تو محبوب ان کے سیدی شیخ نظام الدین قدس سرہٗ تھے اور ان ''شیخ'' کی اطاعت حق تعالیٰ کی اطاعت تھی۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۵)

فنافی الشیخ والرسول کا مطلب

سوال...... فنافی الشیخ والرسول کیا ہوتا ہے اور کہاں سے ثابت ہے؟ اور اس کی نسبت صوفیا کیا فرماتے ہیں؟

جواب...... یہ دونوں اصطلاح مشائخ کے ہیں اتباع کرنا اور محبت کا غلبہ لوجہ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے، اس کی اصل شرع سے ثابت ہے۔ فاتبعونی یحببکم اللہ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۵)

جس سے حسن ظن ہو اسی سے مرید ہونا چاہئے

سوال...... زید، عمرو سے مرید ہے اور عمرو بکر سے مرید ہے اور بکر خالد سے مرید ہے اب ولید زید سے مرید ہونا چاہتا ہے اور خالد کو جو کہ زید کے دادا پیروں میں ہے خوش عقیدہ اور بزرگ نہیں جانتا۔ اس صورت میں ولید زید سے مرید ہو کر فیض یاب ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب...... اگر زید کو کامل جانتا ہے اور فی الواقع زید میں کمال ہے۔ تو یہ شخص زید سے فیض یاب ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۷) ''کوئی مانع موجود نہیں''۔ (م ع)

جو آدمی بیعت نہ ہو تو کیا اس کے سوئے خاتمہ کا خطرہ ہے؟

سوال...... اگر کوئی شخص کسی مرشد سے بیعت نہ ہو تو کیا اس کے سوئے خاتمہ کا خطرہ ہے؟

جواب...... جو شخص بیعت نہ کرے مگر کتاب و سنت اور آداب سلف صالحین کے مطابق صراط مستقیم پر گامزن رہے اس کے سوئے خاتمہ کا خطرہ نہیں ہے۔ میری رائے تو یہی ہے اور اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔ (کفایت المفتی ص ۶۷ ج ۲) ''حضرات محققین کی بھی یہی رائے ہے'' م' ع۔

مرید کرنے کے معنی اور اس کے متعلق چند سوالات

سوال...... ا۔ مرید کرنے یا ہونے کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ مرید ہونے کے متعلق شریعت میں کوئی تاکید ہے یا نہیں؟

۳۔ اگر مرید ہونا لازمی ہے تو مرید کرنے کا حق کس کو ہے؟

جواب...... کسی بزرگ کے ہاتھ پر معاہدہ کرنا کہ میں آئندہ معصیت نہ کروں گا اور تصفیۂ قلب کے لئے آپ کی ہدایات پر عمل کروں گا' اس کا نام بیعت کرنا یا مرید ہونا ہے۔

۲۔ کوئی تاکید نہیں صرف اولیت اور استحباب کا درجہ ہے۔ لازمی تو نہیں مگر جائز ہے' اور مرید کرنے والا شخص واقف شریعت اور متبع سنت ہونا چاہئے۔

۳۔ ''مرتکب کبائر اور مصر علی الصغائر نہ ہو'' (م' ع)

ایک کے بعد دوسرے سے بیعت کرنا

سوال...... خادم نے ایک بزرگ سے کچھ درود وظیفہ خط کے ذریعہ دریافت کیا تھا۔ ہاتھ پر بیعت نہیں ہوا تھا۔ اب میں اگر کسی دوسرے بزرگ کے ہاتھ پر بیعت ہو جاؤں تو شرعاً درست ہے یا نہیں؟

جواب...... صورت مسئولہ میں کسی دوسرے بزرگ کے ہاتھ پر بیعت ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کسی دوسری جگہ بیعت ہونا اس وقت مناسب نہیں۔ جب کہ پہلے سے بیعت ہو جاؤ اور باوجود اس سے فائدہ پہنچنے کے دوسرے سے بیعت کی جائے۔ (کفایت المفتی ص ۶۷ ج ۲) کہ اس طرح نفع ہونا مشکل ہوگا' محبت سب بزرگوں سے ہو لیکن عقیدت بس ایک سے ہو۔ م' ع۔

بیک وقت دو بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کرنا

سوال...... کیا ایک وقت میں دو بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کیا جا سکتا ہے؟

جواب...... اصلاحی تعلق تو ایک ہی شیخ سے ہونا چاہئے' البتہ اگر شیخ دور ہوں تو ان کی اجازت سے کسی مقامی بزرگ کی خدمت میں حاضری اور اس سے استفادے کا مضائقہ نہیں۔

مثال ہے کہ جس شخص کے لئے سزائے موت کا حکم ہو چکا ہو جیل میں اس کی ہر مراد پوری کی جاتی ہے۔

دنیادار پیر

سوال...... ہمارے محلے میں ایک پیر صاحب گاؤں سے ہر سال آتے ہیں' اور کچھ عرصہ یہاں قیام پذیر ہوتے ہیں' لوگ ان کو بہت مانتے ہیں لیکن میرا دل نہیں مانتا کہ میں ان کے پاس جاؤں یا مرید ہوں' وجہ یہ ہے کہ وہ مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا نہیں کرتے' بلکہ گھر پر ہی پڑھتے ہیں۔ رمضان المبارک میں بھی مسجد میں نہیں جاتے' نماز اکیلے ہی ادا کرتے ہیں' جبکہ مسجد سے گھر کا فاصلہ چند ہی قدم ہے۔ کیا پیر صاحب مسجد سے بلند درجہ رکھتے ہیں؟ مجھے دوستوں سے اختلاف ہے' آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ حل فرمائیں۔

جواب...... جو شخص بغیر عذر شرعی کے جماعت کا تارک ہو وہ فاسق ہے اس سے بیعت ہونا جائز نہیں' اگر بیمار یا معذور ہے تو اس کا حکم دوسرا ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۷ ص ۳۵۸)

بیعت ثانیہ کا حکم

سوال...... زید نے اپنے دوستوں کے کہنے کی وجہ سے کسی سے بیعت کر لی' مگر مرشد سے ملاقات کے بعد بہت سی بات خلاف شرع معلوم ہوئی' نیز فائدہ بھی کوئی محسوس نہیں ہوا اور اب اس کو اعتقاد بھی نہیں رہا تو ایسی صورت میں کسی دوسرے بزرگ سے بیعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب...... صورت مذکورہ میں بیعت ثانیہ جائز ہے' اور بیعت اولیٰ اس کے لئے مانع نہیں۔ (مجموعہ فتاویٰ ص ۱۶۸) ''بلکہ مرید کی عقیدت ختم ہونے سے بیعت خود ہی فسخ ہوگئی'' م'ع۔

اگر غلطی سے ایک کے بعد دوسرے سے بیعت ہو جائے

سوال...... اگر کوئی شخص ایک بزرگ سے بیعت ہو گیا' اور پھر کچھ دنوں بعد کم فہمی کی بنا پر دوسرے بزرگ سے بیعت ہو گیا' اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب...... ایسا شخص استخارہ کرے کہ یا اللہ مجھ سے غلطی ہوگئی' اب جس سے نفع پہنچنا میرے لئے مقدر ہے میرے دل میں اس کو ڈال دے اور اس سے نفع پہنچا اور دوسرے کی طرف سے میرے دل کو اس مقصد سے خالی کر دے' پھر دل کا رجحان جس کی طرف ہو اس کی خدمت میں جاتا رہے اور ہدایات پر عمل کرتا رہے دوسرے سے بھی بدظنی نہ ہو نہ بدگوئی کرے۔ (کفایت المفتی ص ۲۷ ج ۲)
''اور اگر اتنا کم فہم ہو کہ ایک شق متعین نہ کر سکے تو ایسا شخص کسی فہیم سے مشورہ کر لے۔ م'ع

وفات پیر کے بعد دوسرے پیر کی طرف رجوع کرنا

سوال...... سلوک کے منازل طے کرنے کے بعد یعنی تعلیمات مکمل ہونے اور خلافت بھی ملنے کے بعد اگر پیر وفات پا جائے تو کسی دوسرے بزرگ کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے ہمارے بزرگوں کا کیا طریقہ رہا ہے؟

جواب...... اصل مقصود تزکیہ باطن ہے، جس کی بدولت احسان وحضور کی کیفیت پیدا ہو جائے، خواہ اجازت وخلافت عطا ہو یا نہ ہو، اگر ایک شیخ کی نگرانی میں احسان وحضور کی کیفیت مضبوط نہ ہو اور اجازت وخلافت بھی عطا ہو جائے تب بھی کام میں لگے رہنا چاہئے اور شیخ کا انتقال ہو جائے تو دوسرے شیخ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اگر اسی سلسلہ کے شیخ ہوں تو بہتر ہے اگر کوئی اپنے شیخ کی عطا کردہ تعلیمات نیز اجازت وخلافت پر قناعت کر کے بیٹھ جائے اور آگے کو ترقی کرنا منظور نہ ہو تب بھی وہ گنہ گار نہیں، اکابرین میں بھی دونوں قسم کے ذوق کے حضرات گزرے ہیں، اور موجود بھی ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۲۰ ج۱۳)

غیر صالح شخص سے اصلاحی تعلق رکھنا

سوال...... کسی ایسے شخص سے اصلاحی تعلق رکھنا جو فن میں تو بصیرت رکھتا ہو، مگر صالح نہ ہو درست ہے یا نہیں؟ اس بارے میں حضرت تھانوی قدس سرہ نے دو جگہ مختلف تحقیق تحریر فرمائی ہے۔

جواب...... شیخ اگر ماہر فن ہو اور مرید کی تدبیر صحیح کر سکے، مگر خود عامل نہ ہو، تو مرید اس کے اتباع کی وجہ سے درجہ کمال کو پہنچ سکتا ہے، نہ عقلاً کوئی چیز مانع ہے نہ شرعاً "ان اللہ یوید ھذا الدین بالرجل الفاجر "اس کے لئے کافی ہے لیکن محض امکان عقلی سے بھی دنیا میں کہیں کام نہیں چلتا، جب تک اسباب مناسب اختیار نہ کرلے، فاسق شخص اگرچہ ماہر فن ہو اس پر یہ اعتماد ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اس کی تدبیر صحیح کرے گا، جب اعتماد نہیں تو علاج بے کار ہے یہ جواب احسن الفتاویٰ میں درج حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی عبارت سے لیا ہے۔ ناصر (احسن الفتاویٰ ص۵۴۲ ج۱)

"مطلب یہ کہ یہ غیر صالح کو مصلح نہ بنانا چاہئے۔" م ع

مریدوں کی داڑھی منڈانے والے پیر کی بیعت

سوال...... ایک پیر اپنے مریدوں کی داڑھی منڈا دیتا ہے، یہ کہہ کر کہ "ہمارے سلسلے میں

داڑھی نہیں ہے' ایسے پیر کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟

جواب...... وہ گمراہ ہے اس سے بیعت حرام ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۷ ص ۳۶۴)

مرید و شاگرد میں کیا فرق ہے؟

سوال...... مرید اور شاگرد میں کیا فرق ہے؟ کیا شاگرد مرید کے زمرے میں ہوتا ہے؟

جواب...... شاگرد عرفاً وہ کہلاتا ہے جو استاد سے علم پڑھتا ہے۔ مرید وہ ہے جو پیر کے ہاتھ پر توبہ کرے اور گناہوں سے بچنے کا عہد کرے اور احکام خداوندی پر عمل کا وعدہ کرے اور اپنے نفس کی اصلاح پیر کے بتائے ہوئے طریقہ پر کرتا ہو' ہر شاگرد مرید نہیں ہوتا' ہر مرید شاگرد ہوتا ہے۔ بعض میں دونوں باتیں ہوتی ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۰۰ ج ۱۵) ''شاگرد اور مرید میں عام خاص کی نسبت ہے''۔ م'ع

عورت کے ہاتھ پر بیعت کرنا

سوال...... عورتوں کے ہاتھ پر بیعت ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے ہاتھ پر کسی نے بیعت نہیں کی' خلفاء راشدین اور بعد کے اکابر اہل اللہ کے یہاں بھی یہ دستور نہیں ملتا' اس لئے عورت کو پیر بنا کر اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۹۷ ج ۱۵) ''ورنہ فتنہ وفساد پیدا ہوسکتا ہے عورت کے لئے امامت وقیادت نہیں ہے۔ م'ع

بیعت کے بعد ارتکاب معاصی سے بیعت کا حکم

سوال...... زید ہندوستانی' سنگاپور جا کر شراب نوشی' زنا کاری وغیرہ برائیوں میں پڑ گیا' پھر ہندوستان آنے کے بعد اس نے ایک بزرگ سے بیعت کی' مگر سنگاپور جانے کے بعد پھر اسی طرح غلط کاریاں کرنے لگا' مگر پھر ہوش آنے کے بعد نماز وغیرہ پابندی سے ادا کر رہا ہے' اب اس شخص زید کو تجدید بیعت کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ یا پہلی بیعت ہی کافی ہو جائے گی؟

جواب...... خدائے پاک کے سامنے توبہ کرتا رہے' اور ان عالم بزرگ کو اگر وہ حیات ہوں' ورنہ ان کے جانشین کو خط لکھ کر دریافت کرے کہ جن چیزوں سے توبہ کی تھی پھر وہ چیزیں سرزد ہو گئی ہیں' فی الحال خط کے ذریعہ سے بیعت دوبارہ قبول کر لیں' موقعہ ملنے پر حاضر ہو کر تجدید بیعت کر لوں گا' اللہ تعالیٰ پختہ توبہ نصیب فرمائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۹۷ ج ۱۵) لیکن معصیت کے صدور سے بیعت فسخ نہیں ہوئی۔ م'ع۔

کیا محض عقیدت کی بنا پر کسی کو مرید کہا جا سکتا ہے؟

سوال...... مرید کس کو کہتے ہیں؟ ۲۔ کیا ارادت مندی کی بنا پر کسی کو کسی بزرگ کا مرید کہہ سکتے ہیں؟

جواب...... جو کسی سے تعلق اصلاحی وعقیدت رکھتا ہوٗ اور اس کے ہاتھ پر بیعت کئے ہوئے ہو۔

۲۔ جب تک تعلق اصلاح و بیعت نہ ہو محض ارادت کی بنا پر اصلاحاً اس کو مرید نہیں کہہ سکتے۔

(فتاویٰ محمودیہ ص ۱۵۲ ج ۱۶) ہاں حقیقتاً ہر مومن مرید للآخرۃ ہے ومن اراد الآخرۃ الآیۃ م ٗ ع۔

پانی میں ہاتھ ڈال کر عورتوں سے بیعت کرانا

سوال...... بعضے مشائخ اس طرح کرتے ہیں کہ ہاتھ اپنا پانی میں ڈالتے ہیں اور عورت بھی پانی میں ہاتھ ڈالتی ہے' اور بعضے ایک آنچل پکڑتے ہیں اور عورت بھی آنچل پکڑتی ہے' حاجت اس تکلف کی نہیں اکتفا سنت پر افضل ہے۔ اس کے متعلق جناب والا کی کیا رائے ہے؟ یہ جواب رائج ہے صرف مشائخ کا معمول ہے یا دوسری کوئی دلیل بھی ہے اور ہاتھ پانی میں ڈالنے کی کیا اصل ہے؟

جواب...... محض ایک مزید تسلی کہ اس سے ایک قسم کا صوری علاقہ قوی ہو جاتا ہے جیسا کہ مردوں کی بیعت میں مصافحہ کا یہی درجہ ہے' اسی پر اس کو قیاس کر لیا گیا ورنہ اصل مقصود میں مصافحہ بھی شرط نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ص ۲۲۵ ج ۵) یعنی مردوں کی بیعت میں پیر اور مرید کا ہاتھ میں ہاتھ دینا اصل مقصود کے لئے شرط نہیں' بغیر بیعت بھی مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ (م ٗ ع)

بیعت کے وقت اپنا صافہ مریدوں کے ہاتھ میں دینا

سوال...... یہاں ایک پیر لوگوں کو دور تک بیٹھا کر اپنی دستار ان کے ہاتھ میں پکڑا کر ایک سرا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر یہ سب دستار کو مثل مصافحہ کے پکڑتے ہیں پھر مرید کرتا ہے' جائز ہے یا نہیں؟

جواب...... یہ طریقہ مرید کرنے کا موافق شریعت ہے اور تفصیل اس کی ''القول الجمیل'' مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ میں ہے۔ (امداد المفتیین ص ۲۳۵)

خط کے ذریعہ سے بیعت ہونا

سوال...... بیعت کے لئے طالب کی موجودگی شیخ کی خدمت میں ضروری ہے یا بیعت بذریعہ خط کے بھی ہو سکتی ہے؟

جواب...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر اور بیعت رضوان کے موقعہ پر حضرت عثمانؓ کو بیعت فرمایا اور وہ بیعت کے وقت حاضر نہ تھے اور یہ تائید روایات سے محض تبرع ہے ورنہ قواعد

سے اس بیعت غائبانہ کی صحت بلاتردد ظاہر ہے کیونکہ بیعت کی حقیقت التزام ہے طالب کی طرف سے اتباع کا اور شیخ کی طرف سے تعلیم و مشورہ کا اور ظاہر ہے کہ اس التزام کا معاہدہ جیسے بالمشافہہ ہو سکتا ہے اسی طرح غیبت میں بھی بواسطہ خط یا سفیر کے۔ پس اس کی صحت میں دلیل کلی و جزئی سے کوئی شبہ نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ص ۲۳۴ ج ۵)

لفظ اللہ کی ایک مخصوص صورت اور اس کا حکم

سوال...... لفظ اللہ کو اس [illegible] صورت سے لکھنا کرشن جی کو نبی بتلانا' اور مسلمانوں کا ان پر ایمان ہے لکھنا جائز ہے یا نہیں؟ ایسے شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دینا جائز ہے یا نہیں؟

نوٹ:۔ واضح رہے کہ یہ باتیں ایک صاحب نے تفسیر میں لکھی ہیں۔

جواب...... ا۔ لفظ اللہ کو اس صورت [illegible] سے لکھنا ناجائز ہے۔

۲۔ جس طرح کسی ثابت النبوت کی نبوت کا انکار جائز نہیں' اسی طرح کسی غیر ثابت النبوت کی نبوت کا اقرار بھی جائز نہیں' بلکہ مجمل ایمان کا حکم ہے کہ جس قدر انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے ان تمام پر ہمارا ایمان ہے۔

۳۔ بیعت سے مقصود رشد و ہدایت ہے' نہ کہ گمراہی و ضلالت' جو نمونہ تفسیر کا آپ نے پیش کیا ہے وہ نہایت موحش اور پر مفاسد ہے' خدا جانے تمام ترجمے میں کیا کیا غضب ڈھایا ہوگا' اس کی بندش کے لئے مسلمانوں پر کوشش کرنا لازم ہے۔ اور اس کی اعانت معصیت ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۴۳ ۔ ۴۷ ج ۱)

اذکار اور وظائف

ذکر جلی جائز ہے یا نہیں؟

سوال...... زید کہتا ہے کہ ذکر جلی حرام ہے' اور عمر کہتا ہے کہ ذکر جلی جائز ہے۔

جواب...... ذکر جلی جائز ہے اور مشائخ صوفیا کا معمول و متوارث ہے احادیث کثیرہ سے اس کا اثبات ہے' جیسے اذان' تکبیر' تلبیہ' حج' تکبیر تشریق وغیرہ کہ یہ سب اذکار ہیں اور جہر ہی سے ثابت ہیں' ہاں جن جگہوں میں شریعت سے ثبوت نہیں وہاں اگر کوئی وجہ عارضی مانع موجود نہ ہو تو نفس حکم جواز کا ہے اور اگر کوئی وجہ عارضی مانع موجود ہو تو ناجائز ہو جائے گا جیسے ذاکر کے جہر سے سونے والے کو تکلیف ہو' یا نماز میں خلل یا ذاکر جہر کو لازم اور ضروری سمجھے وغیرہ اور جہاں یہ موانع موجود نہ ہوں وہاں ذکر جلی جائز' مگر ذکر خفی اولی ہے۔ (کفایت المفتی ص ۴۸ ج ۲) "ادعوا

ربکم تضرعا و خفیۃ کے پیش نظر'' م'ع۔

ذکرسری افضل ہے یا جہری؟

سوال...... ذکر سراً افضل ہے یا جہراً؟ اور حالت ذکر میں بعض مرتبہ وجد میں آ کر زانو پر ہاتھ مارنا' تالی بجانا' کودنا' چلانا وغیرہ امور کا کیا حکم ہے؟

جواب...... ذکر الٰہی خواہ آہستہ سے ہو یا آواز سے عبادت ہے اور اگرچہ ذکر خفی میں ریا کا گمان نہ ہونے کی وجہ سے ذکر جہری سے افضل ہے

لیکن اگر ذکر جہر ریا سے اور دیگر خرابیوں سے خالی ہو'' جیسے نمازیوں اور سونے والوں' اور پڑھنے والوں کی ایذاء'' تو بوجہ مشقت ذکر خفی سے افضل ہوتا ہے اور بحالت ذکر اگر وجد یعنی شور وغل ریا اور سمعہ کے طور پر ہو تو مذموم وحرام ہے' اور جو بلا اختیار ریا وسمعہ سے خالی ہو تو مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ مظاہر علوم ص ۲۵۳ ج ۱) ہاں ثواب نہیں بس وہ غیر اختیاری کے سبب معذور ہوگا۔'' (م'ع)

کھڑے ہو کر ذکر کرنا افضل ہے' یا بیٹھ کر؟

سوال...... نماز سے باہر کھڑے ہو کر ذکر کرنا افضل ہے یا بیٹھ کر؟

جواب...... دعا اور ذکر میں افضل جلوس ہی ہے ہاں جس جگہ قیام کے لئے کوئی داعی شرعی موجود ہو تو وہاں قیام افضل ہے' جیسا کہ زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مواجہ شریف میں کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام پڑھنا مشروع ہے۔ (امداد الاحکام ص ۲۱۴ ج ۱)

نماز کے بعد امام کا اللھم انت السلام اور مقتدی کا سمعنا و اطعنا بالجہر کہنا

سوال...... پنجگانہ فرض کے بعد مناجات میں امام بالجہر اللھم انت السلام کہتا ہے اور مقتدی لوگ سمعنا و اطعنا الیک المصیر کہہ کر مناجات ختم کر دیتے ہیں اس میں کیا قباحت ہے؟

جواب...... بدعت ہے بلکہ سب آہستہ کہیں۔ اور اس پر مداومت بالجہر کرنا بھی بدعت ہے۔ (امداد الاحکام ص ۲۲۴ ج ۱)

ذکر اسم ذات میں اگر ''ہ'' رہ جائے؟

سوال...... ذکر اسم ذات میں اگر ''ہ'' رہ جائے تو کوئی حرج ہے یا نہیں؟

جواب...... کوئی حرج نہیں کیونکہ تجربہ ہے کہ کثرت ذکر اس رعایت کے ساتھ دشوار ہے کہ بااداہوتی ہے یانہیں؟ پس ذاکر کو ابتدا میں تو یہی نیت کرنا چاہئے کہ میں سب حروف ادا کروں گا۔ پھر اس کی طرف التفات کی زیادہ ضرورت نہیں۔ (امدادالاحکام جلد ا ص ۲۳۴) ''توجہ الی الذکر سے زیادہ توجہ الی المذکور کی ضرورت ہے۔ (مؒ ع)

ذاکرین کی خواہ مخواہ مخالفت کرنا

سوال...... ایک بزرگ عالم باعمل سنی ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ سنت پر بہ جان و دل قربان اور بدعات سے نہایت متنفر ہیں ایک جماعت ان کے وعظ و تلقین سے نماز پنجگانہ اور دیگر نوافل و اذکار میں مشغول ہے۔ اگر کوئی جماعت ان کی مخالفت کرے تو عندالشرع ان کا کیا حکم ہوگا؟

جواب...... جو لوگ احکام شرع کے پابند اور سنت کے موافق عمل کرتے ہوں ان کی تذلیل کرنا یا استخفاف سے پیش آنا اگر ان کے عمل اور اتباع شریعت کی وجہ سے ہو تو بے شک وشبہ کفر ہے کیونکہ وہ درحقیقت شریعت کا استخفاف اور توہین ہے۔ (کفایت المفتی ص ۸۱ ج ۲)

''اور اگر ایسا نہیں تو مطلقاً برا کہنے والا بھی فاسق ہے۔ (مؒ ع)

پیر کا بلند جگہ بیٹھ کر ذکر کرنا

سوال...... پیر بلند جگہ تخت پر بیٹھے اور دوسروں کو نیچے بیٹھا کر بغیر ضرورت کے ذکر کراوے' اس طرح درست ہے یا نہیں؟ اور اس طرح کا فعل حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا نہیں؟ کرامت خدا کی طرف سے ہے یا پیر کی طرف سے؟

جواب...... پیر کا یہ فعل درست نہیں۔ کیونکہ یہ حضورؐ اور اسلاف کرام کی عادت نہ تھی اور کرامت خداتعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ (کفایت المفتی ص ۷۳ ج ۲) ''پیر کی اختیاری نہیں ہوتی۔ اگر واقعی کرامت ہو۔ (مؒ ع)

پاس انفاس افضل ہے یا ذکر زبانی؟

سوال...... سانس کی آمدورفت میں جو ذکر کرتے ہیں اس میں ثواب بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ اور اگر ہوتا ہے تو فقط زبان کی برابر ہے یا اس سے کم زیادہ؟

جواب...... سانس کی آمدورفت کا اور ذکر لسانی کا ثواب جو دریافت کیا ہے تو بعض وجوہ سے تو ذکر لسانی افضل ہے اور بعض سے پاس انفاس۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۰) تفصیل اس کی کسی

اللہ والے کی خدمت میں رہنے اور پاس انفاس سیکھنے سے معلوم ہوگی۔ (م'ع)

تلاوت قرآن کے آداب

سوال..... تلاوت قرآن شریف کے آداب کیا ہیں؟

جواب..... باتہذیب قبلہ رو بیٹھنا' اور حروف بخوبی ادا کرنا اور مد وشد کا لحاظ رکھنا کہ وہ نہ چھوٹے' اور وقف کی جگہ وقف کرنا یہ سب آداب ظاہری ہیں اور آداب باطنی یہ ہیں کہ مبتدی کو چاہئے کہ تصور کرے گویا رب العزت کے حضور میں تلاوت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ گویا استاد کی جگہ بیٹھ کر سنتا ہے اور منتہی کو چاہئے کہ تصور کرے کہ یہ کلام بلاواسطہ خاص رب العزت سے سنتا ہوں اور فرق دونوں صورتوں میں یہ ہے کہ اول میں اپنی زبان سے پڑھنا ہوتا ہے اور اللہ جل شانہ کا سننا ہوتا ہے اور دوسری صورت میں حضرت رب العزت سے ارشاد ہوتا ہے اور اپنے کانوں سے سننا ہوتا ہے اور یہ حضرت امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ شیخ الشیوخ نے عوارف میں حضرت امام جعفر سے نقل کیا ہے کہ میں آیت پڑھتا ہوں اور بار بار اس کا تکرار کیا کرتا ہوں اس وقت تک کہ وہ آیت اس کے قائل سے سن لیتا ہوں اور شیخ الشیوخ نے یہ کلام نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ حضرت امام جعفر اس وقت بمنزلہ شجرۂ موسیٰ کے ہوتے تھے اور انی انا اللہ رب العلمین کہتے تھے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۸۴ ج ۱)

ذکر کا ثواب زیادہ ہے یا طول قرأت کا

سوال..... ذکر نفی واثبات اور پاس انفاس سے طول قرأت کا ثواب زیادہ ہے' یا ذکر کا؟

جواب..... ذکر نفی واثبات و پاس انفاس سے طول قرأت کا ثواب زیادہ ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۰) گھی' دودھ اور مغزیات میں قوت وروغن زیادہ ہونے کے باوجود گندم وجو کا استعمال بھی ساتھ مفید رہتا ہے۔ (م'ع)

صرف زبان سے استغفار کرنا

سوال..... زبان سے کہے استغفر اللہ ربی' اور توبہ وغیرہ کا دل میں کوئی اثر نہ ہو تو یہ استغفار ہے کچھ کفارہ گناہ کا ہوگا یا نہیں؟

جواب..... استغفار زبانی میں ذکر زبان کا تو ہر حال میں حاصل ہے' خالی ثواب سے نہیں' یہ

بھی ایک قسم کا کفارہ ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۰)

ذکر کرتے وقت پان کی گلوری منہ میں رکھنا

سوال...... ذکر کرتے وقت اگر پان کی گلوری منہ میں ہو تو حرج تو نہیں؟

جواب...... منہ میں گلوری رکھ کر اگر اس میں تمبا کو نہ ہو ذکر وغیرہ میں کوئی حرج نہیں ہے ہاں اگر تمبا کو ہو تو کلی کرنا اور بد بو کو دور کر لینا چاہئے۔ (مکتوبات ۱/۱۹۰) (فتاویٰ شیخ الاسلام ص ۷۰)

ذکر کی محفلیں قائم کرنا

سوال...... ہمارے یہاں کچھ لوگ ذکر کی محفلیں قائم کرتے ہیں، بعض ہفتے میں ایک مرتبہ، بعض مہینے میں ایک مرتبہ، ان محفلوں میں جمع ہو کر ذکر، تسبیح و تہلیل وغیرہ پڑھتے ہیں، بعض ٹولیاں روشنی اور جھنڈیاں لے کر نکلتی ہیں اور بلند آواز سے نعت وغیرہ پڑھتے ہیں تا کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو کیا یہ جائز ہے؟

جواب...... خدا تم پر رحم فرمائے، بھلائی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے، اور جس آدمی نے دین میں کوئی نئی بات نکالی تو وہ مردود و نامقبول ہے اور ہر بدعت کا موجد یہی سمجھتا ہے کہ اس نے بہت عمدہ اور مفید کام جاری کیا ہے اس غلط فہمی میں وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے ان لوگوں کو منع کیا جو نماز چاشت کے لئے فرائض کی طرح کا اہتمام کرتے تھے، پس حلقہائے ذکر جن کے متعلق دریافت کیا گیا ہے اسی قسم کی بدعات میں سے ہیں اور اسی طرح جھنڈیاں اور روشنی لے کر گزرگاہوں میں نظمیں پڑھنا کوئی تبلیغ نہیں ہے یہ تو محض رنگین طبائع کے لئے حظ نفس کا ذریعہ اور تفریح کا سامان ہے۔ (کفایت المفتی ص ۶۹ ج ۲) "ذکر الٰہی صفائے قلب کے لئے ہے نہ کہ تماشہ کے لئے"۔ (م ع)

رمضان میں تراویح کے بعد وعظ کرنے اور چالیس مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم

سوال...... چند سالوں سے ہمارے شہر گلوسٹر برطانیہ میں رمضان شریف میں یہ دستور چلا آرہا ہے کہ روزانہ تراویح کی نماز کے بعد تھوڑی دیر کے لئے کچھ وعظ و بیان ہوتا ہے، جس کے بعد امام صاحب چالیس صلوٰۃ وسلام کو جہراً پڑھتے ہیں اور باقی حضرات سنتے ہیں اس کے بعد دعا ہوتی ہے، سوال یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کا یہ طریقہ شرعاً جائز ہے؟

جواب...... یہ طریقہ فی نفسہ جائز ہے البتہ چالیس صلوۃ وسلام جہراً پڑھنے کا ایسا التزام و اہتمام جائز نہیں جس سے ایسا کرنے کے مسنون یا ضروری ہونے کا شبہ ہو لہٰذا مناسب یہ ہے کہ اس کی پابندی نہ کی جائے کبھی کرلیں' کبھی چھوڑ دیں' نیز بہتر یہ ہے کہ درود شریف آہستہ پڑھا جائے۔ واللہ سبحانہ اعلم (فتاویٰ عثمانی جلد ا ص ۲۸۰)

نقشبندیہ کے بعض اذکار اوران کے طریقوں کی تحقیق

سوال...... دونوں ہونٹ بند کر کے ناک کے ذریعہ سانس نکالتے ہوئے اللہ کا ذکر کرنا' سانس اندر لیتے ہوئے اللہ باہر نکالتے ہوئے ہو کہنا' اس کے ساتھ سر کو بھی کافی زور سے حرکت دینا' زور زور سے سانس نکالنا' کیا طریقہ نقشبندیہ میں یہ لازمی ہے؟ اوراس طریقے کا نام نقشبندیہ اصطلاح میں کیا ہے؟ اوراس طریقہ ذکر کا ثبوت ہے یا نہیں؟

جواب...... ان اشغال ومراقبات کی بابت فی نفسہ کلام نہیں۔ البتہ ان سب کو ضروری یا واجب بالاصل نہیں کہہ سکتے۔ یہ چیزیں معالجات وتربیت کے باب سے متعلق ہیں۔ بعض مریض کے اعتبار سے واجب لغیرہ' بعض مریض کے اعتبار سے ناجائز بھی ہوسکتی ہیں' اور مباح شرعی کو جب واجب شرعی واصل قرار دیا جانے لگے یا اس کے ساتھ واجب شرعی جیسا معاملہ کیا جانے لگے تو اس مباح کا ترک یا اس کی اصلاح کرنا واجب ہوتا ہے بس وہاں کے جیسے حالات ہوں گے ویسا ہی حکم ہوگا۔

سوال...... اوراسی کیفیت پر مسجد یا کسی مکان میں بہ ہیئت اجتماعی بجلی بند کر کے اور آنکھیں بھی بند کر کے ذکر کرنا از روئے شرع بدعت ہے یا نہیں؟

جواب...... اس کا حکم بھی وہی ہے جو نمبر ا میں مذکور ہے۔

سوال...... اسی ہیئت اجتماعی' اوراسی کیفیت یعنی ناک کے ذریعہ زور زور سے ذکر کرنے پر اصرار کرنا بدعت ہے یا نہیں؟

جواب...... کسی خاص طالب ومریض کے بارے میں اگر کوئی شیخ محقق ومتبع سنت ہونے کے ساتھ ساتھ عالم ربانی بھی ہو اور وہ اس علاج میں اس مریض کی صحت منحصر سمجھ کر ضروری قرار دیتا ہے تو تا حصول صحت وعدم مضرت درمیان معالجہ یہ اصرار کرنا بھی درست ہوسکتا ہے اور در صورت دیگر ناجائز وممنوع بھی ہوسکتا ہے۔

سوال...... ذکر کے بعد اسی ہیئت اجتماعی کے ساتھ بیٹھے ہوئے ذکر کرنے والا آدمی المراقب پکارتا ہے' مقام احدیت کچھ وقفے کے بعد پکارتا ہے مقام معیت' اور کچھ وقفے کے بعد مقام اقربیت پکارتا

ہے۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان مقامات تک پہنچو دعویٰ یہ ہے کہ سینئر ساتھی ان مقامات تک پہنچتے ہیں۔
اس کے بعد سیر کعبہ ہوتا ہے' ذاکر کہتا ہے طواف کرو' اس کے بعد ذاکر کہتا ہے کہ روضۂ اقدس کے پاس چلو' روزانہ بعد نماز مغرب بہ ہیئت اجتماعی لزوماً کیا جاتا ہے' بعد نماز تہجد اکابر موجود ہوں تو بہ ہیئت اجتماعی یہ معمول مذکور ہوتا ہے' اکابر اگر موجود نہ ہو تو انفرادی طور پر کیا جاتا ہے۔

جواب...... (۴) (۵) اس کا بھی وہی حکم ہے جو (۱) اور (۳) میں مذکور ہے۔ باقی ان اشغال میں فساد زمانہ کی وجہ سے منافع کے اعتبار سے خطرات ونقصان زیادہ ہیں' اس لئے اس سب کا حکم عام دینا خلاف تحقیق ہوگا' بخلاف اس کے طریق سنت چونکہ زیادہ محفوظ ومضبوط ہوتا ہے اس لئے وہ انسب واحوط ہوگا۔ **کما اشار الیه قوله علیه السلام ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بهما کتاب الله و سنة رسوله.**
نیز طریق سنت حسب ارشاد رسالت **ما انا و علیه و اصحابی** کا ہے لہٰذا اس کو مضبوط پکڑنا مقدم ہے۔

سوال...... اور ان ذاکرین کا دعویٰ ہے کہ مردوں کے احوال مشاہدہ کر سکتے ہیں اور مردوں سے بات چیت بھی کرتے ہیں' ان کیفیات کے ساتھ ذکر کرنا از روئے شرع بدعت ہے یا نہیں۔

جواب...... عارفین کاملین کے نزدیک ان احوال ومشاہدات میں استغراق کبھی کشود کار کے لئے حاجب بنتا ہے اور کبھی وصول الی المطلوب میں حائل' لہٰذا مصلح کی نظر اس پر بھی رہنا ضروری ہے' حاصل یہ نکلا کہ سب کو ایک ہی لکڑی سے ہانکنا مفید نہ ہوگا' بلکہ طرق الوصول الی اللہ بعدد انفاس الخلائق بھی پیش نظر رہنا ضروری ہوگا۔

سوال...... کیفیت مذکورہ سے ہیئت اجتماع کے ساتھ منہ بند کر کے ناک کے ذریعہ زور زور سے اللہ کا ذکر کرنا ان ذاکرین کے نزدیک بھی پاس انفاس ہے' کیا واقعی پاس انفاس اسی کا نام ہے؟ یا پاس انفاس منہ کے ذریعہ بھی کیا جا سکتا ہے؟ اگر کیا جا سکتا ہے تو اس کا طریقہ کیا ہوگا؟

جواب...... یہ مقصود نہیں' بلکہ صرف ذریعہ مقصود ہے' اس لئے اس میں بھی غلو مثل اور مراقب میں غلو کے مضر فی المقصود ہوگا۔

سوال...... کیفیت مذکورہ کے علاوہ مطلق ذکر واذکار بہ ہیئت اجتماع بعد از نماز یا کسی بھی وقت مسجد میں یا مسجد کے علاوہ کسی اور مقام پر کرنا بدعت ہے یا مستحب ہے؟

جواب...... ہیئت اجتماع سے کیا مراد ہے؟ اگر یہ مراد ہے کہ سب اپنا اپنا ذکر اپنے اپنے طور پر کر رہے

ہیں، مگر مکان واحد ہونے کی وجہ سے ہیئت اجتماعی معلوم ہوتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر اس سے حلقہ بنا کر مروجہ اجتماعی طریقہ مراد ہے تو اس کا حکم (۱) میں گزر چکا ہے۔ (کفایت المفتی جلد ۱۰ ص ۹۸)

سوال...... ذاکرین میں سے ایک فرد کا کہنا ہے کہ ہمارا مرشد چھ مہینے کے بعد پیغمبر خدا کے دست مبارک پر بیعت کرا سکتا ہے یہ از روئے شریعت کہاں تک درست ہے؟

جواب...... یہ بیعت اس عالم کی بیعت نہ ہوگی اور نہ اس کی اجازت اس عالم کی اجازت ہوگی اور نہ اس پر وہ اثرات مرتب ہوں گے جو اس عالم پر مرتب ہوتے ہیں۔

سوال...... ان ذاکرین میں سے اگر کوئی یہ کہے کہ ہم ترقی کرنے کے بعد یہاں ان مساجد میں نماز نہیں پڑھیں گے، بلکہ نماز حرم شریف میں پڑھیں گے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب...... مساجد میں سے کسی مسجد میں جماعت کے وقت موجود رہے گا اور پھر اس مسجد میں نماز نہ پڑھے گا۔ اور مذکورہ دعویٰ کرے گا تو یہ قول شریعت کے نزدیک زندقہ کا مورث شمار ہوگا اور اگر باز نہ آئے گا تو درجہ ضال و مضل میں داخل و شمار ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۹۸ ج ۱۵)

ذکر میں لفظ ''اللہ'' کہنے کا طریقہ

سوال...... ایک پیر اسم ''ہا'' کو لمبا کر کے پڑھنے کو کہتا ہے، یعنی اللہ الٹی پیش کے ساتھ استعمال کراتا ہے، جس سے ''ہو'' نکلتا ہے، لیکن ایک دوسرا عالم کہتا ہے کہ یہ طریقہ غلط ہے، بلکہ صحیح ''اللہ'' ہے۔

جواب...... اس میں دونوں قول ہیں، قول ثانی اقرب ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۴۹ ج ۱)

''یعنی قول اول اللہ، بھی علاجاً جائز ہے اس کی ایک خاص تاثیر ہے''۔ (م'ع)

حرکت کے بغیر ذکر اللہ کرنا، اور نماز پڑھنا

سوال...... اگر ہونٹ اور زبان نہ ہلے اسی طرح اللہ اللہ، یا درود شریف وغیرہ پڑھے تو جائز ہے یا نہیں؟ اور نماز بھی اسی طرح پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب...... اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں، مگر اس طرح پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوگی، (فتاویٰ محمودیہ ص ۹۳ ج ۱۵) چونکہ صحت صلوۃ کے لئے ادائے کلمات ضروری ہے''۔ (م'ع)

ذکر کے وقت روشنی ختم کرنے کا حکم

سوال...... ایک بزرگ ہماری مسجد میں ذکر کی مجلس منعقد کرتے ہیں، ذکر کے لئے بتی گل کر دی جاتی ہے ذکر کے برکات بتائے جاتے ہیں'' کیا بتی گل کرنا درست ہے''؟

جواب...... اگر ایسے وقت میں بتی بجھائی کہ لوگ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہوں' یا آ جا رہے ہوں' کسی نے سامان لینا ہے کسی کو جوتا اٹھانا ہے' بتی بجھانے سے نقصان ہونے لگا تو یہ بتی بجھانا گناہ ہوگا۔ لوگوں کی تکلیف کی وجہ سے (خیر الفتاویٰ ص ۳۶۳ ج ۱) ''ورنہ نہیں۔ (اور اجتماعی یا جہری ذکر میں کچھ قیود و شرائط بھی ہیں''۔ (م'ع)

اعینونی عباداللہ کے وظیفے کا حکم

سوال...... جو شخص غائب سے امداد چاہے وہ یہ پڑھے **اعینونی عباداللہ رحمکم اللہ یا عباداللہ اعینونی** یہ ایک کتاب میں لکھا ہے لیکن ایک شخص اعتراض کرتا ہے کہ جب غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز نہیں ہے تو مذکورہ وظیفہ کیسے جائز ہے؟

جواب...... ان عبارات کو ہر شخص غائب سے استمداد کے لئے پڑھنا جائز نہیں اور نہ ہی بطور وظیفہ پڑھنا جائز ہے بلکہ یہ تو صرف اس شخص کے لئے ہے جو جنگل میں کوئی چیز گم کر دے اور جن سے مدد چاہی جا رہی ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ فرشتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک ابدال ہوتے ہیں اگر بعض فرشتوں کو یا ابدال وغیرہ کو حق تعالیٰ نے اسی خدمت پر مامور فرما دیا ہے تو کچھ عجب نہیں لیکن اس سے ''غیر اللہ سے مدد چاہنے کا جواز'' ہرگز نہیں نکل سکتا۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۴۷ ج ۱)

یا بدوح کا وظیفہ

سوال...... یا بدوح کے معنی کیا ہیں؟ اور اس کا ورد کیسا ہے؟

جواب...... بدوح یہ لفظ عام طور پر با کے پیش اور دال کی تشدید کے ساتھ مشہور ہے' مگر صحیح با کے زبر اور دال کی تخفیف کے ساتھ ہے۔ تحقیق یہ ہے کہ یہ عربی زبان کا لفظ نہیں' بلکہ عبرانی لفظ ہے جو اللہ کا نام ہے اور اگر عربی قرار دیا جائے تو اس کے معنی عاجز کرنے والے کے ہیں بہر حال جب خدا کا نام ہونا ثابت ہے تو اس کے وظیفے کے جواز میں کوئی تامل نہیں۔ (امداد المفتیین ص ۲۳۸) اتنا ضرور غور کر لیا جائے کہ اسم ذات لفظ اللہ سے جو شخص واقف ہو وہ اگر انگلش میں گوڈ کا وظیفہ اور ورد کرے تو بہتر کونسا ہے؟ م'ع

گناہ سے نفرت اور طاعت کی رغبت کیسے پیدا ہو؟

سوال...... کس چیز کی برکت سے گناہوں سے نفرت ہوتی ہے اور طاعت کی رغبت ہوتی ہے؟

جواب...... اس مقصد کے لئے یہ مفید ہے **لاحول ولاقوۃ الا باللہ** بہت پڑھنا اور نفی

اور اثبات کلمہ توحید کی اور اس کی ضرب شد و مد کے ساتھ قلب پر لگانا اور سورہ فلق اور سورہ ناس صبح وشام پڑھنا' یعنی ان امور سے گناہوں سے نفرت ہوتی ہے اور طاعت کی رغبت ہوتی ہے۔ (امداد المفتیین ص ۲۳۸) اور صحبت صادقین بحبت اس امر میں اکسیر اعظم ہے۔ (م ع)

عفو گناہ اور خاتمہ بالخیر کا طریق

سوال...... عفو گناہ اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب...... عفو گناہ کے لئے استغفار بہت مناسب ہے اور خاتمہ بالخیر کے لئے کلمہ طیبہ کا ذکر زیادہ کرنا اور آیت الکرسی نماز میں پڑھنا نہایت مفید ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۴۱۵ ج ۱) مخاطب کی رعایت سے یہ جواب ہے حقوق العباد کی معافی کے لئے یہ کافی نہیں وہاں ادائے حق یا صاحب حق سے طلب عفو ضروری ہے۔ (م ع)

وظائف ماثورہ وغیر ماثورہ پڑھنے کی ترکیب

سوال...... وظائف ماثورہ وغیر ماثورہ جس طرح وارد ہیں اسی طرح پڑھنا چاہئے یا اس میں تبدیلی بھی کر سکتے ہیں؟

جواب...... جو وظائف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان کو اسی ثابت شدہ طریقہ سے پڑھنا چاہئے اسی میں برکت اور امید قبولیت ہے اور جو وظائف غیر ماثورہ ہیں ان میں اختیار ہے جس طرح چاہے پڑھے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۴۱۷ ج ۱)

آبرو محفوظ رہنے کی ترکیب

سوال...... آبرو حرمت محفوظ رہنے کے لئے ترکیب ارشاد فرمائیں۔

جواب...... **یاعزیز** اکتالیس مرتبہ بوقت صبح پڑھے اور اپنے منہ پر دم کرے' منہ پر دم کرنا اس طرح ہوتا ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ ملا کر منہ کے برابر نزدیک کرے اور دونوں ہاتھوں پر دم کرے (اور پورے منہ پر پھیر لے) اور جب دربار میں صاحبان حکومت کے جانا منظور ہو تو اس وقت بھی یہ ترکیب مفید ہوتی ہے اور یہ ترکیب بھی مجرب ہے کہ چاندی کی انگوٹھی ہو اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا ہو اس نگینہ پر یہ اسم یعنی عزیز بوقت شرف قمر کندہ کرے اور شرف قمر کا وقت ہر مہینے میں ہوتا ہے اور اہل نجوم سے اس کی تحقیق ہو سکتی ہے' اور اس انگوٹھی میں عطر لگا کر احتیاط سے رکھ دے اور جب دربار میں حکام کے سامنے جانا منظور ہو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن کر جائے

اور ایسا ہی جب عدالت میں جانا منظور ہو تو اس وقت کے لئے بھی یہ مفید ہے اور شکل مربع یہ ہے یعنی اس انگوٹھی کے نگینہ پر یہی نقش کندہ کرانا چاہیے۔ (فتاویٰ عزیزی)

ز	ی	ز	ع
ع	ز	ی	ز
ز	ع	ز	ی
ی	ز	ع	ز

ایک پیر صاحب کے وظیفے

سوال..... یہاں چند لوگ ایک فقیر کے مرید ہیں، جن کا وظیفہ ہدایت یہ ہے کہ بعد نماز عشا سراً و جہراً یہ کہتے ہیں انت الهادی انت الحق لیس الهادی الاهو (۲) حسبی ربی صلی الله ما فی قلبی غیر الله. نور محمد صلی الله لا اله الا الله ' (۳) حسبی ربی کل نور یا محمد یا الله لا اله الا الله .

ان کے مریدین جن کو خلیفہ کہتے ہیں فاسق و فاجر ہیں، پیر صاحب عورتوں کو نماز باجماعت پڑھاتے ہیں روبرو حلقہ کراتے ہیں اور مستورات بلند آواز سے چیخ و پکار کرتی ہیں۔

جواب..... ایسے حلقوں اور پیروں سے جدا رہنا چاہیے۔ عورتوں کو ذکر جہری کرانا کہ جس سے ان کی آواز نامحرموں تک جائے درست نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۹ ج ۱۳) "اور یہ وظیفہ بھی خود ساختہ ہے"۔ م ع

وہی وظائف زیادہ مفید ہیں جو مرشد تعلیم کرے

سوال..... زید ایام بیض کے روزے ماہانہ، اور وظیفہ درود دلائل الخیرات روزانہ کرتا ہے، مگر مرشدان دونوں سے اس کو منع کرتا ہے، اور درود شریف و استغفار کے وظائف بتلاتا ہے۔

جواب..... وظائف وہی زیادہ مناسب اور مفید ہیں جو کہ مرشد متبع سنت تعلیم کرے، ایام بیض کے روزے مستحب ہیں اگر کسی وجہ سے مرشد کامل کسی مرید کو اس کی حالت خاصہ کے اعتبار سے منع کر دے، تو مرشد کی تجویز کو اپنی رائے پر مقدم کرے، بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ بعض فعل مستحب کسی خاص شخص کے لئے کسی وجہ سے مضر ہوتا ہے۔ (امداد الاحکام ص ۲۰۹ ج ۱) "جس کو مرشد کامل سمجھ سکتا ہے نہ کہ مسترشد۔ (م ع)

پیر کا نام بطور وظیفہ پڑھنا اور مرید سے نذرانہ لینا

سوال...... پیر صاحب کا نام بطور وظیفے پڑھنا کیسا ہے؟ اور پیر صاحب کا مریدین سے نذرانہ لینا کیسا ہے؟ جواب...... وظیفے کے طور پر پیر صاحب کا نام لینا جائز نہیں۔ مرید اگر خوشی سے ہدیہ پیش کرے اور وہ حلال مال کا ہو تو اس کا دل خوش کرنے کے لئے قبول کرنا درست ہے، اس کی مرضی کے خلاف بطور ٹیکس کے اس سے نذرانہ وصول کرنا جائز نہیں، حرام ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۸۹ ج ۱۵)

وظائف کا کام افضل ہے یا تبلیغ کا؟

سوال...... جاہل اہل اسلام کو تبلیغی کام کرنا، یعنی اوامر ونواہی کی تعلیم دینے دلانے کی کوشش کرنا بہتر ہے یا وظیفہ اوراذکار شغل رکھنا؟

جواب...... اس میں ہر شخص کا حکم یکساں نہیں، بلکہ جو جاہل اہل علم کی صحبت سے دور تبلیغ اور مسائل ضروریہ سے واقف ہو گیا ہو اس کو تبلیغ کرنا جائز ہے اور باعث ثواب ہے، ورنہ تبلیغ کا کام جاہل کو ممنوع ہے۔ (امداد الاحکام ص ۲۴۴ ج ۱) ''جب علم نہیں ہوگا جہل کی تبلیغ ہوگی'' م ع

درود واستغفار برائے وظیفہ

کوئی درود شریف اور استغفار ہمیشہ وظیفہ کرنے کے لئے ارشاد ہو؟

جواب...... اگر ہو سکے تو ہر شب ورنہ ہر شب جمعہ میں ہمیشہ سو مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ **اللهم صلی علی سیدنا محمد النبی الامی و آله و بارک وسلم** اور بہترین استغفار سید الاستغفار ہے، سونے کے وقت معنی کا لحاظ کر کے پڑھنا چاہئے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۲۱۸ ج ۱)

الفاظ درود شریف میں واہل بیتہ کا مصداق کون ہیں؟

سوال...... ابوداؤد شریف میں درود ماثور ان الفاظ میں وارد ہے۔ **من سره ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صلی علینا اهل البیت فلیقل اللهم صلی علی النبی الامی و ازواجه امهات المومنین و ذریته و اهل بیته کما صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید** (ابوداؤد شریف ۱/۱۴۱) سوال یہ ہے کہ اس میں ازواج مطہراتؓ اور ذریت طیبہؓ کے ذکر کے بعد اہل بیتہ سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب...... درود ماثور ابوداؤد میں لفظ اہل بیت ذکر ازواج اور ذریت کے بعد حرف واو کے

ساتھ شرح مشکوٰۃ میں طیبی سے نقل کرتے ہوئے ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ یہ عطف عام علی الخاص ہے جیسا کے آیت ولقد آتینک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم میں واقع ہوا ہے۔ (مرقاۃ ۱۰/۲) اور شرح ابوداؤد جلد ثانی ص ۱۲۴ میں ہے وھذا بیان لما قبلہ من الازواج والذریۃ یعنی اس کو عطف تفسیری قرار دیا ہے اور ممکن ہے کہ حضرت علیؓ کے داخل فرمانے کے بعد یہ لفظ زیادہ کر لیا گیا ہو جیسا کہ حدیث عباس میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت نزول آیت انما یریداللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت الآیہ میں حضرت علی حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ و حسینؓ کو جمع کر کے فرمایا تھا۔ اللھم ھولآء اھل بیتی الحدیث (ترمذی شریف میں روایت تفصیلاً اس طرح مروی ہے عن عمر بن ابی سلمۃ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت ھذہ الایۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً فی بیت ام سلمۃؓ فدعا فاطمۃ و حسنا و حسیناً فجللھم بکساء و علی خلف ظھرہ فجللہ بکساء ثم قال ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس و طھرھم تطھیرا الخ (ترمذی شریف العرف الشذی ۱۵۵/۲۔۱۵۶۰) یہ روایت مسند احمد ابن حنبل حدیث ۲۶۴۷۶ پر بھی بروایت ام سلمہؓ موجود ہے نیز تفسیر ابن کثیر ۴۸۳/۳ وغیرہ میں بھی مذکور ہے۔ فتاویٰ شیخ الاسلام ص ۷۹)

وعظ سنتے وقت وظیفے میں مشغولی

سوال...... کسی عالم کی تقریر کے وقت یا درس حدیث یا کیسی دینی کتاب کے پڑھنے کے وقت اپنے وظیفے میں مصروف رہنا خلاف اولیٰ تو نہیں؟

جواب...... اس طرح نہ تو تقریر کا پورا فائدہ حاصل کر سکتا ہے نہ وظیفے کی طرف پوری توجہ ہو سکتی ہے بلکہ دونوں کام ادھورے رہتے ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۵۳ ج ۱) اس لئے تقریر کے وقت وظیفہ بند رکھنا چاہئے اس وقت کا وہی وظیفہ ہے۔ (م ع)

اپنے وظیفے کو پوشیدہ رکھنا

جواب...... بندہ گرمی میں پہلے کوٹھی پر رہتا تھا وہیں ذکر بھی کرتا تھا بعض لوگ میری آواز سن کر اٹھتے تھے اب نیچے مکان میں سوتا ہوں تو آواز دور نہیں جاتی اب مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تم

ذکر نہیں کرتے ہوئے طبیعت نہیں چاہتی کہ ان سے ایسا کہا جائے' نہ انکار کیا جائے' تاکہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اقرار بھی نہ ہو' بلکہ یہ کہتا ہوں کہ اب اوپر نہیں سوتا' انکار کو طبیعت نہیں چاہتی اور اظہار میں ریا وغیرہ کو دخل ہے' ایسی صورت میں کیا کروں؟

جواب......اپنے ذکر کے اخفا و اظہار میں آپ خود مختار ہیں' اگر نیت اچھی ہو تو مضائقہ نہیں' مگر اپنے عمل کا اخفا بہرحال مناسب ہے' کیونکہ مآل کار ریا کا اندیشہ ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۹)

استغفار اور توبہ کی حقیقت

سوال......مراد استغفار سے کیا ہے؟ اور استغفار و توبہ ایک ہی چیز ہیں یا غیر؟ اور استغفار کس نیت سے کرنا چاہئے؟ جواب......توبہ استغفار ایک ہی چیز ہے۔ **اللھم اغفرلی** کہیں' یا استغفر اللہ کہیں الٰہی میری سب گناہوں سے توبہ ہے' یا جس عبارت سے چاہیں کہیں فقط دل میں نادم ہونا استغفار ہے' اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۳)

اسماء الٰہی کا ورد کرنا' اور ان کی زکوٰۃ دینا

سوال......اسماء الٰہی کی زکوٰۃ دینا جیسا کہ عاملین بحسب شرائط دیا کرتے ہیں اور ان کے توسط سے آسیب' خارجی امراض اور جسم انسانی کا علاج کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب......خدائے تعالیٰ کے اسماء کو بطور ورد و ذکر کے پڑھنا' اور اس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کو اپنی دعا میں پکارنا شریعت مقدسہ میں ثابت اور مستحسن ہے باقی رہا بطور عمل "زکوٰۃ" کے پڑھنا اور موکل کو تابع و حاضر کرنا تو اگر اس طریقہ عمل اور قواعد دعوت میں کوئی بات قوانین شرعیہ کے خلاف نہ ہو تو حد جواز و اباحت میں داخل ہے اور اگر اس میں کوئی بات شریعت کے خلاف ہو یا اس سے غرض کوئی دوسری بات ہو تو قطعاً ناجائز ہوگا۔ (کفایت المفتی ص ۵۲ ج ۲) "یہ موکل کون ہیں ظاہر ہے جنات سے ہیں تو جیسے کسی آزاد انسان کو غلام بنانا ناجائز ہے اسی طرح آزاد جن کو تابع بنانا بھی جائز نہیں"۔ (م'ع)

نسبت تلقین کی حقیقت و کیفیت

سوال......نسبت تلقین کی حقیقت صوفیاء کی اصطلاح میں کیا ہے؟ اور یہ بھی امور شرعیہ میں سے ہے یا نہیں؟

جواب......نسبت تلقین کی حقیقت معروفہ یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اللہ تک پہنچنے کا نزدیک تر راستہ بتلا دیجئے' جو بندوں پر بھی

آسان ہو اور اللہ کے نزدیک بھی افضل ہو' حضورؐ نے فرمایا کہ سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ ہے' اس پر حضرت علی نے عرض کیا کہ میں کس طرح کروں؟ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو اور تین دفعہ مجھ سے سنو' پھر تین دفعہ تم بھی ذکر کرو اور میں سنوں چنانچہ اس کے بعد حضورؐ نے اپنی مبارک آنکھیں بند کر کے بلند آواز سے تین دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہا اور حضرت علیؓ سنتے رہے پھر حضرت علیؓ نے تین دفعہ آنکھیں بند کر کے لا الٰہ الا اللہ کہا اور حضور سنتے رہے' مگر محدثین کے طریق پر اس کا ثبوت نہیں' سند صوفیا کے مطابق صحیح ہے۔ (امداد الاحکام ص ۲۱۲ ج ۱)

صوفیائے کرام کے اشغال ثابت بالسنہ ہیں

سوال...... صوفیائے کرام کے یہاں جو اشغال واذکار مثل رگ کیماس کا پکڑنا' ذکر ارہ اور حلقہ بر قبور' حبس دم وغیرہ جو قرون ثلثہ سے ثابت نہیں بدعت ہیں یا نہیں؟

جواب...... اشغال صوفیا کے بطور معالجہ کے ہیں سب کی اصل نصوص سے ثابت ہے' جیسا اصل علاج نص سے ثابت ہے' مگر شربت بنفشہ حدیث صریح سے ثابت نہیں' ایسا ہی سب اذکار کی اصل ہیئت ثابت ہے' جیسا توپ بندوق کی اصل ثابت ہے کہ اس زمانے میں نہ تھی' سو یہ بدعت نہیں' ہاں ان ہیئات کو ضروری جاننا یا سنت ضروری جاننا بدعت ہے اور اس کو علماء نے بھی بدعت لکھا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۰)

شغل میں لذت ہونے اور قرآن ونماز میں نہ ہونے کی وجہ

سوال...... شغل میں بعض وقت زیادہ مزا آتا ہے اور جی نہیں چاہتا ہے کہ جلسہ برخاست کیا جائے' مگر کیا کروں؟ مبتلائے عیال وحظوظ نفس ہو رہا ہوں' حق تعالیٰ نے اپنا کر نہیں لیا ہے' مگر اندیشہ اور بدگمانی اپنے پر اس لئے ہے کہ نماز اور قرآن خوانی میں جس طرح چاہئے ویسا مزا کیوں نہیں آتا ہے؟

جواب...... طبعی امر ہے کہ بسیط میں بہ نسبت مرکب کے یکسوئی زیادہ ہوتی ہے اور لذت یکسوئی سے ہوتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بتدریج مناسب استعداد میں وہ بھی ہوگا اور اگر نہ ہو تو کچھ غم نہیں' امور طبیعہ پر اختیار نہیں پس وہ مدار مدح وذم بھی نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ص ۱۴۵ ج ۵) اور لذت مقصود بھی نہیں۔ (م'ع)

تصرفات کا شغل سالک کے لئے مضر ہے

سوال...... ضیاء القلوب میں کشف وقائع' وکشف قبور کے قواعد تحریر ہیں' اور طلب کشف از

جانب خود بے ادبی ہے پھر کتاب موصوف کا کیا مطلب ہے؟

جواب......قاعدہ لکھ دینے سے اس کا پسندیدہ ہونا لازم نہیں۔ بلکہ مجھ کو خیال ہوتا ہے کہ ان تصرفات میں مشغول نہ ہونے کا بھی مشورہ دیا ہے یعنی اسی رسالے میں باقی زبانی تو اس کی مضرت حضرتؒ نے مجھ سے خود بیان فرمائی۔(امداد الفتاویٰ ص ۱۴۱ ج ۵)

چند آدمیوں کا مل کر مراقبہ کرنا

سوال...... چند آدمیوں کا اندھیرے میں بیٹھ کر مسجد کے ایک پہلو میں کچھ پڑھنا' یا امام صاحب کا ان پر توجہ ڈالنا یا منہ پر کپڑا ڈال کر کسی کا تصور باندھ کر کچھ وظائف پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب......مراقبہ یا اس قسم کے اور افعال جو مشائخ کے یہاں تزکیہ نفس اور ریاضت کے سلسلے میں معمول بہا ہیں جائز ہیں بشرطیکہ ان میں کوئی ناجائز چیز شامل نہ ہو وہ فی ذاتہ مقاصد میں داخل نہیں بلکہ مقصود تزکیہ قلب تخلیہ رذائل تحلیہ فضائل کے ذرائع میں سے ہیں۔(کفایت المفتی ص ۹۷ ج ۲)

بوقت خطبہ سورہ کہف بلند آواز سے پڑھنا

سوال......بوقت خطبہ جمعہ سورہ کہف بلند آواز سے پڑھتے ہیں تو وارد نمازیوں کی نماز میں خلل آتا ہے۔

۲۔جماعت کے ختم ہوتے ہی فوراً کلمہ طیبہ کا ذکر بالجہر کیا کرتے ہیں" تین مرتبہ"

جواب......سورہ کہف بلند آواز سے پڑھنا' جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل پڑے ناجائز ہے۔

۲۔اسی طرح نماز کے بعد کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنے کی رسم بھی درست نہیں۔ سلام کے بعد کلمات ماثورہ اتنی آواز سے پڑھنے چاہئیں کہ نمازیوں کی نماز میں خلل نہ آئے۔(کفایت المفتی ص ۴۸ ج ۲) لیکن اس کی وجہ سے لڑائی جھگڑا کرنا جائز نہیں۔(م ع)

بغیر وسیلے کے دعا مقبول ہے یا نہیں؟

سوال......عمر کہتا ہے کہ جس طرح دنیا میں کوئی شخص بغیر وسیلہ امیر و وزیر کے بادشاہ تک رسائی ممکن نہیں' اسی طرح بزرگان دین کا وسیلہ پکڑے بغیر ہماری دعا مقبول نہیں۔ یعنی یوں دعا مانگنی چاہئے کہ اے معبود حقیقی اپنے محبوب پاکؐ کے صدقہ اور طفیل سے میری دعا قبول فرمالے۔

بکر جواب دیتا ہے کہ یہ صریح شرک ہے کیونکہ مشرکین بھی اپنے معبودوں کو خدا نہیں سمجھتے تھے بلکہ خدا کا مقرب بننے کے لئے وسیلہ لیتے تھے اور شریعت نے اس فاسد عقیدے کو مٹایا ہے البتہ یہ دعا جائز ہے"اے معبود حقیقی اپنے محبوب پاک کی برکت سے یہ دعا قبول فرما کس کا قول صحیح ہے؟

جواب...... بکر کا جواب صحیح ہے‘ حضرت حق کی جناب مقدس میں کسی واسطے اور وسیلے کی ضرورت نہیں‘ دعا میں وہی الفاظ جو بکر نے بیان کئے ہیں‘ کہے جائیں‘ یا لفظ وسیلہ کہا جائے اور معنی وہی مراد ہوں‘ تو جائز ہے۔ (کفایت المفتی ص ۵٦ ج ۲)

شجرہ خاندان صبح وشام پڑھنا

سوال...... اکثر آدمی شجرہ خاندان کا صبح وشام پڑھتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب...... شجرہ پڑھنا درست ہے کیونکہ اس میں اولیا کے توسل سے حق تعالیٰ سے دعا مانگی جاتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۷) وسیلے کا مطلب اس سے قبل معلوم ہو چکا ہے۔ (م‘ع)

فراخی رزق کا طریقہ

سوال...... فراغت رزق کے لئے کوئی ترکیب ارشاد فرمائیں۔

جواب...... بوقت چاشت چار رکعت نماز پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کریں اور سجدے میں ایک سو چار مرتبہ یا وھاب پڑھیں اور اگر فرصت نہ ہو تو صرف پچاس مرتبہ پڑھیں اور یہ بھی مجرب ہے کہ کسی رات میں سورۂ واقعہ دو مرتبہ پڑھیں ایک مرتبہ بعد مغرب اور ایک مرتبہ بعد عشاء اور نماز صبح کے بعد سو مرتبہ یا مغنی پڑھیں اور اگر فرصت ہو تو ایک ہزار ایک سو مرتبہ پڑھیں اور سورۂ مزمل نماز عشا کے بعد اکیس مرتبہ پڑھیں اور اگر فرصت نہ ہو تو سات مرتبہ پڑھیں اور اگر اس قدر بھی فرصت نہ ہو تو ایک مرتبہ پڑھیں لیکن جب آیت **رب المشرق** پر پہنچے تو **حسبنا اللہ ونعم الوکیل** پچیس مرتبہ پڑھیں پھر اس کے بعد سورت کو تمام کر دیں۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۴۲۹ ج ۱)

وسعت رزق کا دوسرا عمل

سوال...... احقر کا ذریعہ معاش کاشتکاری ہے اور کچھ مقروض بھی ہے اس لئے دعا کریں اور وسعت رزق کا عمل بتلادیں؟

جواب...... فجر کی سنت وفرض کے درمیان سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ سو بار اول اور آخر درود شریف گیارہ بار روزانہ پڑھا کریں۔ اللہ پاک حلال روزی فراغت کی عطا فرمائے اور قرض سے نجات دے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۸۴ ج ۱۴)

ادائے قرض کا وظیفہ

سوال...... ادائے قرض کے لئے ارشاد فرمائیں۔

جواب......ادائے قرض کے لئے جو مشہور دعا ہے اس کو نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھنا محبوب ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ **اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن واعوذبک من العجز والکسل و اعوذبک من الجبن والبخل و اعوذبک من غلبة الدین و قھر الرجال اللھم کفنی بحلالک عن حرامک و اغننی بفضلک عمن سواک.** (فتاوی عزیزی ص ۴۲۹ ج ۱)

آسیب زدہ کیلئے ایک مفید عمل

سوال......آسیب اور جادو دفع ہونے کے لئے ترکیب عنایت ہو؟

جواب......آسیب زدہ کے لئے یہ عمل نہایت مفید ہے کہ کڑوا تیل یعنی سرسوں کا تیل تانبے کے برتن میں رکھے اور چودہ مرتبہ آیت قطب پڑھے، اور ہر مرتبہ اس تیل پر دم کرے اور آیت قطب یہ ہے **ثم انزل علیکم تابذات الصدور** یہ آیت پارہ چار میں ہے پھر وہ تیل آسیب زدہ کے تمام بدن میں اس طرح مالش کیا جائے کہ ایک بال کی جگہ بھی باقی نہ رہے اور یہ خیال رکھا جائے کہ وہ تیل زمین پر نہ رکھا جائے اور اس تیل میں ہاتھ نہ ڈالا جائے، بلکہ چمچہ وغیرہ سے تیل نکالے یا برتن سے ہاتھ پر گرالیا جائے اور جو شخص پہلے دن تیل لگائے وہی ہر روز مالش کرے اور کوئی ایک وقت مقرر کرلیا جائے اسی وقت ہر روز مالش کرے، انشاء اللہ تعالیٰ آسیب دفع ہو جائے گا۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ دریا کا پانی یا کوئی دوسرا جاری پانی گھڑے میں منگایا جائے اور سورہ فلق، والناس، اور جادو دفع کرنے کی آیتیں لکھ کر اس گھڑے میں ڈال دی جائیں۔ آیتیں یہ ہیں **فوقع الحق و بطل رب موسیٰ و ھارون** تک اور **فلما القواقال موسیٰ** سے **حیث اتی** تک پھر جس پر جادو کا اثر ہو اس پانی میں سے کچھ اس کو پلایا جائے اور اس پانی سے اس کے ہاتھ پاؤں دھلوائے جائیں اور یہ بہتر ہے کہ اس سے غسل کرایا جائے یہ عمل اتوار کے دن کرے ایسا ہی چند مرتبہ اتوار کے دن یہ عمل کیا جائے۔ انشاء اللہ جادو کا اثر دفع ہو جائے گا۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۲۶ ج ۱) "جادو کی مختلف شکلیں ہیں، بعض کے لئے یہ عمل مفید ہونے سے لازم نہیں آئے گا کہ جملہ اقسام کے لئے مفید و موثر ہو"۔ (م ع)

ختم خواجگان کا حکم

سوال......ختم خواجگان روزانہ خاندان نقشبندیہ میں پڑھا جاتا ہے ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ جو کام قرآن و حدیث اور فقہ میں نہ ہو وہ خلاف شریعت ہے۔

جواب...... ختم خواجگان وظائف کے قبیل سے ہے' یہ کوئی خلاف شریعت کام پر مشتمل نہیں' پس اس کے پڑھنے میں کوئی نقصان وحرج نہیں البتہ اسے حکم شرعی کی حیثیت نہ دی جائے کہ اس کے تارک پر نکیر کی جائے۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۳۹ ج ۱) یا تلاوت کلام پاک پر ارجح اور اہم سمجھا جانے لگے تو ترک کا حکم دیا جائے۔ (م'ع)

حزب البحر اور قصیدہ بردہ پڑھنے کی اجازت

سوال...... قصیدہ بردہ اور حزب البحر کے عمل کی ضرورت ہے' اگر اجازت اور طریق زکوٰۃ ارشاد ہو تو اس کو کرلوں؟

جواب...... بجائے قصیدہ بردہ' اور حزب البحر کے حزب الاعظم پڑھ لیا کرو۔ (فتاویٰ مظاہر علوم ص ۲۵۵ ج ۱) اور ادعیہ ماثورہ پڑھنے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں"۔ (م'ع)

مناجات مقبول' اور حزب اعظم میں فرق

سوال...... حزب اعظم بہتر ہے یا مناجات مقبول؟

جواب...... دونوں بہتر ہیں ان میں تضاد نہیں' طویل ومختصر کا فرق ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۰۵ ج ۱۵) اپنے لئے تجویز اپنے پیر یا مشیر سے کرالیں"۔ (م'ع)

بخشش کے لئے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھنا

سوال...... ۱۔ زید اپنی زندگی میں ۷۵ ہزار مرتبہ کلمہ شریف پڑھ کر ذخیرہ کرتا ہے کہ بعد موت کے میری بخشش ہو جائے۔

۲۔ یا اسی طرح کسی کی موت کے بعد اسے پڑھ کر بخشتا ہے کیا ان دونوں کی بخشش ہو جائے گی؟

۳۔ یہ تعداد کتنی ہے۔ ۴۔ پورا کلمہ پڑھے یا صرف پہلا حصہ؟

جواب...... بعض روایات میں وارد ہے کہ جس نے کلمہ طیبہ ستر ہزار دفعہ پڑھا یہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ ہو جائے گا۔

۲۔ اور امام قرطبی سے یہ بھی نقل کیا گیا کہ دوسروں کے لئے بھی پڑھا جا سکتا ہے' دونوں کے لئے امید مغفرت ہے۔

۳۔ تعداد ستر ہزار "۷۰۰۰۰" (پچھتر ہزار نہیں) ہے۔

۴۔ صرف لاالٰہ الا اللہ کبھی کبھی آخری جز بھی کہہ لینا چاہئے۔ (خیر الفتاویٰ جلد ا ص ۳۳۸)

لیکن اس تعداد پر ایسا بھروسا کر لینا کہ میری بخشش تو ہو ہی جائے گی۔ اب نہ نماز کی ضرورت سمجھے نہ دیگر ارکان اسلام کی سراسر نادانی اور محض دھوکا ہے۔ (م'ع)

نماز عشا کے بعد درود کو لازم کر لینا

سوال..... نماز عشاء کے بعد التزاماً اور اجتماعاً درود شریف پڑھنا' اور نہ پڑھنے والوں پر بدگمانی کرنا اور درود شریف کا پڑھا ہوا پانی پینا اور نہ پینے والوں کو برا کہنا کیسا ہے؟ نیز وظیفے کے شمار کے لئے کنکریاں ہوں یا بادام؟

جواب..... نماز عشا کے بعد روزانہ درود شریف پڑھنے کو لازم کر لینا بھی درست نہیں۔ جو لوگ فارغ ہوں وہ خوشی اور اخلاص کے ساتھ پڑھیں اور جو نہ پڑھیں ان پر کوئی دباؤ اور جبر نہ کیا جائے درود شریف کا دم کیا ہوا پانی پینا ہر شخص پر لازم نہ کریں' جو پینا چاہے پئے نہ پینا چاہے نہ پئے' اس کو برا بھی نہ کہا جائے نہ بدگمانی کی جائے۔

وظیفہ کے شمار کے لئے پتھر کی کنکریاں ہوں یا بادام دونوں برابر ہیں۔ (کفایت المفتی ص ۸۶ ج ۲) "مقصود شمار ہے خواہ انگلیوں سے ہو یا کنکریوں سے یا کسی دوسری چیز سے" (م'ع)

فجر و عصر کے بعد تسبیحات کا حکم

سوال..... بعد نماز عصر و فجر' قبل دعا امام جو تسبیح پڑھتے ہیں مستحب ہے یا سنت؟ اگر سنت ہے تو مؤکد ہے یا غیر مؤکد؟

بعد سلام اور قبل دعا امام و موذن و مقتدی کا باہم گفتگو کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب..... سنت ہے' مگر غیر مؤکدہ' کیوں کہ مؤکدہ ہونے کی وجہ اس میں موجود نہیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ دعا سے فارغ ہونے کے بعد کلام شروع کیا جائے' تاکہ دوسروں کی تسبیح میں خلل نہ پڑے اور اپنے لئے بھی یہی مناسب ہے کیونکہ فرض نمازوں کے بعد جو دعا کی جاتی ہے اس کی غرض یہی ہے کہ جو دعا متصل ہوگی اس کے قبول ہونے کی توقع زیادہ ہے اور جب درمیان میں کلام آ گیا تو اتصال تام باقی نہ رہا۔

لیکن اگر کوئی ضروری کلام کر بھی لیا جائے تو کوئی گناہ نہیں' کیونکہ خود دعا مانگنا اور تسبیح و تہلیل کرنا ہی سنت مؤکدہ نہیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ عملی طور سے بھی کبھی کبھی تسبیح و دعا کا غیر مؤکد ہونا ظاہر کر دے۔ (امداد المفتیین ص ۲۳۹)

استعاذہ وماثورہ میں ''اضل'' ض سے ہے یا ذ یا ز سے؟

سوال...... حدیث میں جو استعاذہ آیا ہے اللھم انی اعوذبک ان اضل او اضل او ازل او اذل اخیر کے دولفظوں میں کسی روایت کے اندر ذال سے آیا ہے یا دونوں جگہ سب روایتوں میں زا سے وارد ہے اور برتقدیر اور دوسرا صیغہ باب افعال سے ہے جو معروف یا مجہول؟

جواب...... کتاب الاذکار للنووی میں دونوں جگہ صرف ذال سے لکھا ہے لیکن ابوداؤد ترمذی نسائی کو احقر نے دیکھا تو ان میں ذال نہیں زا ہے مگر بذل المجہود میں ہے وقال فی فتح الودود بالذای فی اکثر النسخ و قیل بالزال العجمة ضبط اعراب کے بارے میں بذل المجہود میں ہے و قیل بصیغة المتکلم من الضلالة او بصیغة المتکلم من الاضلال او اضل بصیغة لمجہول المتکلم من الاضلال او المعلوم اذاکان الاول من الضلالة انتھی اور ظاہر ہے کہ اعراب کے سب احتمالات اذل اور ازل میں بھی صحیح ہیں۔ البتہ ابوداؤد میں ایک دوسری حدیث میں بالذال کی تصریح ہے۔ (امداد المفتیین ص ۲۵۴)

آفات سے بچنے کے لئے ۳۳ آیات کا عمل

سوال...... سب آفات وبلیات اور مکروہات دنیوی سے بچنے محفوظ رہنے کے لئے ترکیب ارشاد فرمائیں۔

جواب...... ۳۳ آیات شام کے بعد پڑھنا چاہئے اور اگر فرصت نہ ہو تو صرف آیت الکرسی دس مرتبہ صبح کو پڑھنا چاہئے اور یا حفیظ دو ہزار مرتبہ پڑھنا چاہئے اور حزب البحر اس بارے میں مجرب ہے۔ اور ۳۳ آیات یہ ہیں چار آیت شروع سورہ بقرہ سے مفلحون تک اور تین آیت آیت الکرسی سے خالدون تک اور تین آیت آخر سورہ بقرہ کی اور تین آیت سورہ اعراف کی ان ربکم اللہ سے المحسنین تک اور دو آیت سورہ بنی اسرائیل کی قل ادعوا اللہ سے آخر سورت تک اور دس آیت شروع سورہ والصافات لازب تک اور تین سورہ رحمان کی یا معشر الجن سے تنتصران تک اور تین آیت سورہ حشر کی لو انزلنا سے آخر سورت تک اور دو آیت شروع سورہ جن کی شططاً تک۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۳۰۴ ج ۱)

نفس اور ابلیس سے بچنے کا طریقہ

سوال...... نفس اور ابلیس لعین کے فریب سے بچنے کے لئے کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب...... لا حول ولا قوة الا بالله زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے اور ہمیشہ سورہ فلق اور ناس نماز صبح اور مغرب کے بعد گیارہ بار پڑھنا چاہئے۔ (فتاوی عزیزی ص ۱۴۷ ج ۱)

اور بعض کو بعض اوقات دوسرے معالجوں کی بھی ضرورت واقع ہوتی ہے۔ (م ع)

سکرات الموت آسان ہونے کا طریقہ

سوال...... عذاب موت دفع ہونے کے لئے جو کچھ ارشاد ہو عمل میں حقیر کے آئے۔

جواب...... روایت سے ثابت ہے سکرات موت آسان ہونے کے لئے ہمیشہ آیت الکرسی اور سورہ اخلاص پڑھنا چاہئے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ عذاب قبر دفع ہونے کے لئے ہمیشہ سورہ ملک نماز عشا کے بعد سونے کے قبل پڑھنا چاہئے اور ایسا ہی سورہ دخان کے بارے میں بھی روایت ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۴۷ ج ۱) اور اللہ تعالیٰ سے آسانی کا سوال بھی کرتے رہنا چاہئے۔ (م ع)

عذاب قبر سے بچنے کا عمل

سوال...... عذاب قبر سے بچنے کے لئے کیا پڑھنا چاہئے۔

جواب...... ہمیشہ سورہ ملک نماز عشا کے بعد سونے کے قبل پڑھنا چاہئے اور سورہ حم سجدہ کی بھی یہی فضیلت ہے۔ یعنی عذاب قبر سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ سورہ حم سجدہ بھی نماز عشا کے بعد سونے سے پہلے پڑھے۔ (فتاوی عزیزی ص ۱۴۹ ج ۱) ''غیبت اور پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کا اہتمام رکھے۔ (م ع)

حل مشکلات کا طریقہ

سوال...... دنیا کی مشکلات اور سختی دفع ہونے کے لئے ترکیب ارشاد ہو۔

جواب...... دعاء الکرب باطہارت' اور باوضو' بلا قید عدد کے پڑھنا اس بارے میں مجرب ہے اور وہ دعا یہ ہے۔

لا اله الا الله الحكيم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظيم اللهم انى اسئلک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم لاتدع لى ذنبا الاغفرته ولاهما الا فرجته ولاحاجة لى من حوائج الدنيا والآخرة الاقضيتها يا ارحم الراحمين.

اور اعمال مشائخ میں ختم خواجگان بھی مجرب ہے اور اس کی ترکیب معروف ہے اور یہ ختم بھی مفید ہے کہ یابدیع العجائب بالخیر یا بدیع بارہ سومرتبہ پڑھے اور اول و آخر درود شریف دوسومرتبہ پڑھے خواہ تنہا پڑھے یا اور دوسرے لوگ شریک ہو کر سب لوگ مل کر یہ ختم پڑھیں۔ (فتاوی عزیزی ص ۳۲۸ ج ۱)

احوال و کیفیات

حال کی تفصیل اور اس کا ثبوت

سوال...... یہ جو بعض لوگوں کو حال آتا ہے یہ کیا بات ہے؟ حال کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہے یا یہ مکروہ ہے؟

جواب...... صلحا کا حال صالح ہے اور فساق کا حال خراب ہے۔ صحابہ کو بھی حال آتا تھا مگر قرآن و حدیث اور ذکر و وعظ پر نہ کہ ڈھول سارنگی پر کسی کو دنیا کے غم میں رونا آتا ہے۔ کسی کو آخرت کے غم میں' اس میں کیا شبہ ہوتا ہے کہ جو حدیث سے دلیل طلب ہے' جہاں معاصی ہوں اس مجلس میں شریک ہونا حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۷) اور حال مخصوص اختیاری نہیں جو مامور بہ ہوتا۔ م' ع

حال اور مقام کی تشریح

سوال...... بعض بزرگوں سے سنا ہے کہ فلاں صاحب حال ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب...... درحقیقت حال اور مقام دو متقابل اصطلاحیں ہیں' مقام وملکہ راسخہ ہے جو کسب و ریاضت سے حاصل ہوا ہو۔ اسے عموماً دوام ہوتا ہے جیسے توکل' صبر وغیرہ اور حال بلا اختیار پیدا ہونے والے وارد قلبی کو کہا جاتا ہے جو اکثر زائل ہو جاتا ہے جیسے شوق' وجد' استغراق' مقام کا معاملہ صرف اللہ سے ہوتا ہے' عوام سے اس کے آثار مخفی رہتے ہیں' اور حال اکثر خلق پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ (احسن الفتاویٰ جلد ۱ ص ۵۵۱) اس لئے حال کی تحصیل مامور بہ نہیں اور صبر توکل' شکر وغیرہ اختیاری اعمال میں سے ہیں ان کی تحصیل مامور بہ ہے۔ م' ع

فنا و بقا کی تعریف کیا ہے

سوال...... مقام بقا و فنا کے کیا معنی ہیں؟

جواب...... اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے غلبہ شہود کی وجہ سے اپنی ذات وصفات سے بے

خبری کو فنا کہتے ہیں' فنائے صفات کو قرب نوافل اور فنائے ذات کو قرب فرائض کہا جاتا ہے پھر اس فنا کا علم نہ رہے تو یہ فناء الفنا ہے۔ جیسے نائم اپنی نوم سے بھی بے خبر رہتا ہے فنا اور بقا ایک اور معنی میں بھی مستعمل ہے زوال رذائل کو فنا' اور حدوث فضائل کو بقا کہا جاتا ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۵۵۴ ج ۱) تفصیل کے لئے کتب تصوف دیکھی جاسکتی ہیں۔ (م'ع)

وجد وتواجد کا مسئلہ

سوال...... مسئلہ وجد وتواجد شرعاً مذموم ہے' یا مباح ومستحب؟ کہ جو بے اختیار ذوق وشوق ہو' کیونکہ فقہا اس کو برا کہتے ہیں؟

جواب...... وجد جو بے اختیار ہو وہ مستحسن ہے باقی اس پر واجب ومستحب کا اطلاق نہیں ہو سکتا' وجوب واستحباب خاص مکلف واختیاری کی صفت ہے البتہ یہ وجد جو بے اختیار ہے' اگرچہ مستحسن ہے کہ ثمرہ ذکر ہے مگر جو بہ تکلف ہو فقہا کرام نے اس کو منع لکھا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۷) کہ بعض نادان اس کو مقصود سمجھنے لگے ہیں حالانکہ وہ مطلوب بھی نہیں۔ م'ع

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب وجد ورقص کی نسبت کرنا

سوال...... ایک صاحب رقص پر جواز کا ثبوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت صحن مسجد میں تشریف فرما تھیں کہ ایک مرد اور دو عورتیں حبشی تشریف لائیں آپ نے فرمایا یہ شعر ترنم سے پڑھو' انہوں نے پڑھا' حضورؐ اٹھے اور ان کا طواف کیا' اور پھر رقص کیا' ابوبکر نزدیک آئے تو ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر وجد کیا' اور زمین پر پاؤں مارتے رہے۔ عمر آیا تو اس کا چہرا متغیر ہوا اور اس نے چاہا کہ دف والوں کو نکالوں' مگر حضورؐ نے فرمایا کہ نزول رحمت کا وقت ہے ان کو نہ نکال' چنانچہ حضورؐ نے اپنی چادر کے چار ٹکڑے کر کے ان کو دیے۔

ہمارے گاؤں کے نزدیک ایک چک ہے اس چک کی مسجد میں ایک سید صاحب امام مسجد ہیں' جمعہ کی نماز بھی یہاں پڑھایا کرتے ہیں دوران خطبہ انہوں نے کہا کہ بے شک تماشا دیکھو' قوالی سنو' نقلیں دیکھو' کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی نے بمعیت حضرت عائشہؓ کے خود دیکھا ہے' تم بھی ان چیزوں کے دیکھنے کو سنت محمدی سمجھو جو شخص اس کے عدم جواز کا فتویٰ دے وہ کافر ہے' سنت کا منکر ہے۔ خود بھی دیکھو' اپنی عورتوں کو بھی دکھاؤ۔

جواب...... یہ واقعہ مذکور' اور اس قسم کے دوسرے واقعات سب بناوٹی ہیں۔ ان کا کوئی

ثبوت نہیں' ایسی غلط باتیں حضور اقدسؐ کی جانب منسوب کرنے سے ایمان کو سخت خطرہ پہنچنے کا اندیشہ ہے کیونکہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور توہین ہے۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۶۲ ج ۱) ہما شما کو اجتہاد کی کہاں اجازت ہے؟ م' ع

اصل رونا دل کا رونا ہے

سوال...... یہ خاکسار جب سے حج بیت اللہ سے ہندوستان واپس آیا ہے رونا بہت کم آتا ہے' بیت اللہ جانے سے بیشتر روزمرہ رقت طاری ہو جایا کرتی تھی' اب اگر زبردستی خیال باندھ کر بھی رونا چاہتا ہوں تو رونا نہیں آتا۔

جواب...... رونے کے متعلق جو لکھا ہے سو جس رونے کی فضیلت ہے وہ آنکھوں کے ساتھ مخصوص نہیں اصل رونا دل کا رونا ہے' سو وہ بحمد اللہ حاصل ہے چنانچہ رونے کو دل چاہتا ہے اس کی ایک علامت ہے بے فکر رہیے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۱۴۶ ج ۵) رونا آئے تب نہ آئے تب اپنے لئے خیر سمجھے کل من عنداللہ کا تصور لائے اور بندہ اعمال خیر میں لگا رہے۔ م' ع

مصیبت میں صبر اور راحت میں شکر کرنا

سوال...... زید کہتا ہے کہ مصائب میں صبر اور راحت وخوشی میں شکر کرنا چاہئے' عمر کہتا ہے کہ نہیں بلکہ مصائب میں شکر کرنا چاہئے یہ حصہ انبیاء علیہم السلام کا ہے اور راحت میں صبر کرنا چاہئے کہ یہ دنیا کا عیش کفار کا حصہ ہے لہٰذا قول کس کا صحیح ہے؟

جواب...... تکالیف میں صبر کرنا' اور نعمت پر شکر کرنا چاہئے اور تکالیف پر راضی ہونا اعلیٰ درجہ کے اولیاء کی شان ہے' جو اپنے ارادہ سے فنا ہوئے ہیں' اس میں دونوں قول بجائے خود صحیح ہیں اور علی الاطلاق سب افراد میں دونوں بے جا ہیں۔ (فتاویٰ رشیدی ص ۲۲۹)

حالت بیداری میں نور نظر آنا

سوال...... ایک عورت مریدہ کو حالت بیداری میں کچھ روشنی سبزی مائل نظر آتی ہے جو بڑھتے بڑھتے تمام مکان کو محیط ہو جاتی ہے' یہ مضر ہے یا غیر مضر؟

جواب...... اس میں متعدد احتمالات ہیں کوئی دماغی مرض ہو' یہ جسماً مضر ہے جس کے ازالہ کے لئے طبیب سے رجوع کیا جائے کسی شیطان کا تسلط ہو' یہ نفساً اور بواسطہ نفس کے جسماً بھی مضر ہے اس کے ازالے کی ضرورت ہے کسی روح طیبہ کا تصرف ہو' یہ صورت اصلاً مضر نہیں' صرف اس

حالت میں مضر ہے کہ اس سے عجب پیدا ہو اس کا علاج ازالہ عجب ہے۔ ان احتمالات میں سے ایک کی تعیین قرائن مقامیہ سے ہو سکتی ہے' احوط یہ ہے کہ سب تدابیر کر لی جائیں۔ (امداد الفتاویٰ ص ۵۵۸ ج ۲) بعض لوگ ایسی چیزوں کو کمال سمجھنے لگتے ہیں یہ غلط ہے۔ (م'ع)

''ہمہ اوست'' کا کیا مطلب ہے؟

سوال...... بعض جاہل صوفی ہمہ اوست کہتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب...... ہمہ اوست مسئلہ وحدۃ الوجود کا ایک عنوان ہے' جیسے کہ اصطلاح صوفیا میں توحید عینیت اور مظہریت وغیرہ بھی اسی مسئلے کے مختلف عنوان ہیں' حاصل کلام اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود کامل ہے اور اس کے مقابلے میں تمام ممکنات کا وجود اتنا ناقص ہے کہ کالعدم ہے جیسے کہ علامہ کے مقابلے میں معمولی تعلیم یافتہ کو یا کسی مشہور پہلوان کے مقابلے میں معمولی شخص کو کہا جاتا ہے کہ یہ تو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ ہمہ اوست کا بھی یہی مفہوم ہے کہ وجود کامل صرف واحد ہے۔ بقیہ موجودات کالعدم ہیں۔ اب جاہل صوفیا کے فتنے سے بچنے کے لئے اہل ارشاد نے وحدۃ الوجود کو وحدۃ الشہود سے بدل دیا۔ اس میں فتنے کا خطرہ نہیں کیونکہ اس میں غیر کے وجود کی نفی نہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جملہ موجودات میں التفات صرف ایک ذات ''اللہ تعالیٰ'' کی طرف ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۵۵۳)

وحدت وجود اور وحدت شہود کے متعلق صوفیاء کے دو گروہ

سوال...... حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ نے کسی صاحب کے استفسار پر توحید وجودی اور شہودی پر یہ تحقیق رقم فرمائی۔

جواب...... یہ صوفیائے کرام کا قدیم مسئلہ ہے۔ وہ حضرات اس مسئلے کی جانب اس طرح اشارہ فرماتے تھے کہ اس میں تاویل حکایت کی بھی کر سکتے تھے اور سکر کی بھی' لیکن ہجرت نبویہ سے پانچ سو برس گزر گئے تو حضرات صوفیا کے دو فرقے ہو گئے ان میں سے ایک جماعت نے سلف کے اشارات کو حقیقت پر محمول کیا اور یہ کہا کہ وجود واحد مراتب وجوب امکان وقدیم وحادث مجرد و جسمانی ومومن وکافر' نجس وطاہر میں ظاہر ہے لیکن اس کے باوجود ہر مظہر کا حکم جداگانہ ہے کہ مومن کے بارے میں حکم رہائی کا ہے۔ اور کافر کے بارے میں قتل وقید کا وعلیٰ ہذا القیاس اس مسلک میں زیادہ معتبر یہ اصحاب ہوئے قادریہ میں محی الدین ابن عربی شیخ صدر الدین قونوی عبدالکریم جیلی'

شیخ عبدالرزاق جھنجھانوی وغیرہ صوفیا کی دوسری جماعت نے ان اشارات کو تاویل حکایت یا سکر پر محمول کیا اور انکار وحدت وجود کیا ہے اور یہ کہا کہ وحدت وجود بعض اوقات سالک کو نظر آتی ہے اگرچہ وہ حقیقت میں نہیں چنانچہ آفتاب کی روشنی میں سب ستارے بے نور ہو جاتے ہیں اور نظر نہیں آتے۔ حالانکہ حقیقت میں موجود ہوتے ہیں لیکن آفتاب کی روشنی کے سبب مدہم پڑ جاتے ہیں یہی مذہب شیخ علاؤالدین سمنانی اور امام ربانیؒ اور ان کے تابعین کا ہے ہم لوگ کسی ایک جانب میں یقین نہیں کر سکتے۔ ہم لوگوں کو مناسب یہ ہے کہ جس طرح مذاہب اربعہ میں حق دائر کہتے ہیں ایسا ہی حضرات صوفیاء کا یہ مذہب بھی ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۳۴ ج ۱)

وحدت وجود صوفیا کرام کا مسلک ہے

سوال..... وحدت وجود صوفیائے کرام کا مسلک ہے۔ اور علمائے متکلمین کو اس سے انکار ہے تو اگر ہم صوفیائے کرام کی تقلید کریں تو کیسا ہے؟

جواب...... مسئلہ وحدت وجود حق ہے اور دلائل نقلیہ سے ثابت ہے۔ علمائے متکلمین کے اس سے انکار کی دو وجہ ہیں۔ ایک یہ کہ مسئلہ نہایت دقیق ہے، شبہات عقلیہ ونقلیہ اس پر وارد ہوتے ہیں۔ متکلمین ان کے حل کرنے پر قادر نہ ہوئے تو مجبور ہو کر اس کا انکار کیا، یہ حال ان متکلمین کا ہے جو اس بارے میں ظاہر شرع کے خلاف کہتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ''دین کے'' اسرار ہے شریعت اور دین اس کے جاننے پر موقوف نہیں۔ بلکہ عوام کو اس کی تلقین کرنا گویا بے دینی کا دروازہ کھولنا ہے۔ تاہم محققین متکلمین امام غزالی اور امام رازی وغیرہ نے اپنی تصانیف میں اس کا ذکر اجمالی کیا ہے اور انکشاف اس کا دلائل سے نہیں بلکہ موہبت ومعرفت کے ذریعہ ہے اور کتابوں کے مطالعہ سے نہیں بلکہ ورود حالت سے اس کا انکشاف ہوتا ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۳۰ ج ۱)

وحدت وجود کے بارے میں طالب مبتدی کا مسلک

سوال..... جو طالب کہ ابھی صوفیا کے مرتبے پر نہ پہنچا ہو تو اس بارے میں کس کی تحقیق کو حق جانے؟

جواب...... ایسے طالب کو لازم ہے کہ اجمالی طور پر جانے کہ صوفیا صافیہ نے جو کچھ کہا ہے وہ حق ہے اور میرا فہم وہاں تک نہیں پہنچتا۔ جیسا کہ ایمان متشابہات قرآن شریف پر ہے۔ اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ متکلمین نے اس کا صریح انکار نہیں کیا بلکہ سکوت اختیار کیا ہے البتہ مقلدین علمائے متکلمین نے اس کو انکار گمان کیا ہے، مثلاً علامہ تفتازانی، اور قاضی عضدالدین اور دیگر متاخرین کو

ایسا ہی خیال ہوا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ مقتدا اس بارے میں امام غزالی' اور امام رازی ہیں' علماء متاخرین نہیں۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۲۳۰ ج ۱)

ارتکاب کبائر کے باوجود باطنی امور سلب نہ ہونا

سوال...... زید ایک عمر رسیدہ کامل و مکمل بزرگ ہے۔ مگر ایک خاتون نامحرم کے ساتھ تنہائی کرتا ہے۔ حتیٰ کہ زید خاتون کے منہ میں لقمہ بھی دیتا ہے اور خاندان کے لوگ موجود ہوتے ہیں زید کہتا ہے کہ میں جو کچھ کرتا ہوں خاتون کی تکمیل نسبت باطنی کے لئے کرتا ہوں اور شہوت کا مجھ پر کوئی اثر نہیں' نیز خاتون کی استقامت شریعت بھی ترقی پذیر ہے۔ سلوک قریب الختم ہے۔ اور ہر چیز مطابق شریعت ہے اگر یہ امور ناجائز ہیں تو ان دونوں کی نسبت باطنی کا نور سلب کیوں نہیں ہوتا؟

جواب...... زید کا خاتون نامحرم کے ساتھ اس طرح کا معاملہ قانون شریعت کے خلاف ہے۔ رہی یہ بات کہ اگر یہ امور خلاف شرع ہیں تو ان دونوں کا باطنی امور سلب ہونے چاہئیں تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ طریقے کا عدم جواز قانون شریعت پر مبنی ہے اور سلب نہ ہونا معاملہ خداوندی پر موقوف ہے نیز ہمارے پاس علم باطن کا کوئی ذریعہ نہیں کہ جس سے ہم سلب یا عدم سلب کا حکم لگائیں۔ (کفایت المفتی ص ۸۴ ج ۲)

کشف و کرامات

کشف کمال ہے یا نہیں؟

سوال...... فقراء کے یہاں کشف کوئی بڑی بات ہے یا نہیں؟

جواب...... کوئی کمال معتبر نہیں اگرچہ کمال ہو۔ کیونکہ یہ امر مشترک ہے مومن و کافر میں' تو کمال تو ہوا' مگر خیر سے خیر ہے اور شر سے شر۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۰)

"کمال کی نفی بھی نہیں اور کمال پر نظر بھی نہیں۔ م' ع

کرامت کی پہچان کیا ہے؟

سوال...... کرامت کی تعریف کیا ہے؟ کیا ہر اعجوبہ کرامت ہو سکتی ہے؟

جواب...... کرامت ایسے کام کو کہتے ہیں جو کسی پابند شریعت اور مکمل متبع سنت ولی اللہ سے بطور خرق عادت صادر ہو۔ جو شخص مکمل طور پر شریعت کا پابند نہ ہو وہ اگر کوئی اعجوبہ دکھائے تو وہ

کرامت نہیں بلکہ استدراج، سحر یا مسمریزم ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۵۴۹ ج ۱) ''جس کو جاہل لوگ کرامت سمجھنے لگتے ہیں''۔ م ع

انتقال کے بعد کرامت کا ظہور

سوال...... کیا مرنے کے بعد کسی ولی کی کرامت کا اظہار ہوسکتا ہے؟

جواب...... ولی کی کرامت بعد موت بھی ممکن ہے۔ (کفایت المفتی ۸۳ ج ۲) واقعات اس کے شاہد ہیں اور مانع کچھ ہے نہیں جیسا کہ اگلے مسئلہ میں آتا ہے۔ م ع

مرنے کے بعد کرامت کا ثبوت

سوال...... میں مرنے کے بعد اولیائے کرام کی کرامت کا قائل اس لئے نہیں کہ زندگی میں اولیاء سے جو کرامتیں منقول ہیں ان سے مخالفین راہ مستقیم پر آتے ہیں اور انتقال کے بعد منشا فوت ہے، اور منکر کرامت گنہ گار ہوگا یا نہیں؟

جواب...... حدیث میں حضرت نجاشیؓ کی قبر پر نور کا نمایاں ہونا وارد ہے۔ یہ کھلی کرامت ہے اور جو دلیل نفی کی ہے وہ خود نفی کے قابل ہے۔ اس لئے کہ اول تو اس حکمت میں انحصار کی کوئی دلیل نہیں، دوسرے اس کرامت میں بھی یہ حکمت حاصل ہے کہ اس سے ہدایات پا کر زندوں سے طریق مستقیم تلاش کریں گے۔ اور منکر کرامت مبتدع ہے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۶۲ ج ۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب ایک کرامت کی نسبت

سوال...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ گھوڑے کی رکاب میں پاؤں رکھتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے قرآن شریف مکمل کر لیتے تھے۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب...... اس سوال کے لئے متعدد کتابیں دیکھی گئیں مگر کسی معتمد کتاب میں اس کا حوالہ نہیں ملا۔ جہاں تک اس کرامت کے ممکن ہونے کا تعلق ہے تو ایسی بعید بات نہیں جو ناممکن ہو۔ حضرت داؤدؑ گھوڑے پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور زبور کی تلاوت شروع فرماتے، اور زین کسے جانے سے پہلے ختم فرما لیتے۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۲۶ ج ۱) ''لیکن چونکہ ایسے امور سے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہوتا سوائے تشویش یا رد و انکار کے تو تشہیر کی بھی ضرورت نہیں''۔ (م ع)

اضافہ:۔ اولیائے کاملین وصادقین کشف وکرامت کے ظہور واظہار سے گھبراتے ہیں۔ ان کے یہاں استقامت علی الشریعت المطہرہ واتباع سنن نبویہ بڑی کرامت ہے چونکہ نفس، کشف و

کرامت کے ظہور سے خوش ہوتا ہے اور رب استقامت علی الدین سے راضی ہوتا ہے'' فاستقم'' صاف ارشاد ربانی ہے۔ م'ع

دعاء

بحق فلاں کہہ کر دعا مانگنا

سوال...... دعا مانگنے میں لفظ بحق نبی آخر الزماں وغیرہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اس مسئلے کے جواب میں بعض حضرات نے یہ استدلال بیان فرمایا ہے'' خدایا بحق بنی فاطمہ'' اور اس کے عدم جواز کے بارے میں مختصر خزانہ میں لکھا ہے کہ بحق فلاں اور اسی طرح بحق محمد کہنا مکروہ ہے۔

جواب...... بحق کہنا باعتبار معنی حقیقی کے ناجائز ہے اور باعتبار معنی مجازی یعنی توسل کے جائز ہے اب دلائل میں تعارض نہیں رہا۔ (امداد الفتاویٰ ص ۳۶ ج ۴) ''عموماً معنی مجازی کی طرف ذہن نہیں جاتا' اس لئے منع کرنا بہتر ہے۔ م'ع

صرف دعائے ماثورہ پڑھنا

سوال...... زید پابند شریعت ہے اور اکثر باوضو تمام ماثورہ دعائیں پڑھتا رہتا ہے تو کیا اس کے لئے صرف یہی کافی ہے یا مناجات مقبول بھی پڑھا کرے؟

جواب...... جو شخص شریعت کی بتائی ہوئی دعائیں ان کے اوقات میں پڑھنے کا اہتمام رکھتا ہے اس کے لئے وہی کافی ہے جو شخص اہتمام نہیں رکھتا وہ مناجات مقبول' یا الحزب الاعظم پڑھ لیا کرے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۲۱۵ ج ۲) مقصود استحضار ہے اپنی عبدیت کا اور اللہ تعالیٰ کے کارساز ہونے کا۔ م'ع

استغفار کے مختلف صیغے

سوال...... کیا صیغہ استغفار ''استغفر اللہ'' حدیث مرفوع میں ہے؟ اور اس کا اپنے معمول کے مطابق پڑھنا صحیح ہے؟ اور کیا یہ استغفار کے تمام صیغوں کا خلاصہ ہے؟ اور کیا طلب مغفرت میں سب برابر ہیں؟

جواب...... جی ہاں! حدیث مرفوع میں موجود ہے صیغے مختلف آئے ہیں ہر ایک اپنی ایک شان رکھتا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۲۱۶ ج ۱۲)

فاسق کے لئے دعائے مغفرت کرنا

سوال...... مسلمان فاجر و فاسق کے لئے دعائے مغفرت کرنا بہتر ہے یا نہیں؟' زید کہتا ہے

کہ فاسق کے لئے دعا مغفرت ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ خالد کہتا ہے کہ فاجر کے لئے بھی دعاء مغفرت کرنا چاہئے' کس کا قول صحیح ہے؟

جواب...... خالد کا قول صحیح ہے' جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ہر نیک و بد پر ''جنازہ'' پڑھو۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۸۳ ج ۹) اور نماز جنازہ دعائے مغفرت ہی ہے۔ م'ع

ننگا ہونے کی حالت میں دعا و درود

سوال...... ننگا ہونے کی حالت میں درود شریف یا اس وقت کی ماثورہ دعائیں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب...... ننگا ہونے کی حالت میں درود شریف وغیرہ پڑھنا خلاف ادب اور مکروہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۴۱۵ ج ۱۲) ''خود ننگا ہونا بلا ضرورت مکروہ ہے''۔ م'ع

فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھی جانے والی دعا کا حکم

سوال...... فرضوں کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر جو ''بسم اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم ' اللھم اذھب عنی الھم والحزن'' پڑھتے ہیں کیا یہ کسی حدیث میں ہے یا مستحب ہے یا بزرگ پڑھتے آئے ہیں؟ اس پر بعض لوگ اعتراض بھی کرتے ہیں' اس کا کیا حکم ہے؟

جواب...... ابن السنی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تھے تو اپنے داہنے ہاتھ سے اپنی پیشانی پر مسح فرماتے اور یہ الفاظ پڑھتے تھے۔ ''اشھد ان لا الٰہ الا اللہ ھو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن'' (کتاب الاذکار للنووی ص ۳۵) (ص ۹۲ (مطبع مصطفیٰ محمد' مصر) و فی مسند البزار والاوسط للطبرانی کان صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی و فرغ من صلوتہ مسح بیمینہ علی راسہ وقال : بسم اللہ الذی لآ الٰہ الا ھوالرحمٰن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن بحوالہ حصن حصین مع اردو ترجمہ ص ۲۲۳ (طبع دارالاشاعت) و فی مجمع الزوائد ج :۱۰ ص :۱۱۰ (طبع دار الکتاب بیروت) و فیہ زید العمی و قد و ثقہ غیر واحد و ضعفہ الجمھور و بقیۃ رجال احد اسنادی الطبرانی ثقات و فی بعضھم خلاف و راجع ایضاً کشف الاستار عن زوائد البزار ج :۴ ص :۲۲ (طبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت) و کذافی مجمع البحرین ج :۸ ص :۳۴ رقم الحدیث ۶۳، ۴۶ و ۴۶۶۴ (طبع مکتبۃ الرشید' ریاض) (محمد زبیر حق نواز) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (فتویٰ نمبر ۵۸۹/۱۹ الف) (فتاویٰ عثمانی جلد ۱ ص ۲۶۳)

درازی عمر کی دعا کرنا

سوال...... کسی بزرگ نے مجھے دعا دی کہ اللہ پاک تیری عمر دراز کرے تو کیا اللہ پاک میری عمر بڑھادیگا؟

جواب...... حقیقتاً اگرچہ عمر میں درازی نہ ہو لیکن عمر میں دین کا کام زیادہ کر لینا یہ بھی برکت ہے جو کہ ایک قسم کی درازی عمر ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۸۹)

''یہی مطلب مال، وقت اور علم میں برکت ہونے کا ہے''۔ م،ع

دعا کا قبول نہ ہونا مردودیت کی دلیل نہیں

سوال...... بعض امراض میں مبتلا ہوں، دعا کرتا ہوں مگر افسوس کہ شامت اعمال سے دعا کا اثر نہیں ہوتا۔ اس سے بہت مایوسی ہے۔ حالانکہ حدیث میں اپنے لئے دعا کرنے پر قبولیت کا وعدہ ہے۔ اور قبول نہ ہونے کو ''سخط حق'' قرار دیا ہے۔

جواب...... سائل نے یہ خیال کر لیا ہے کہ دعا کا قبول نہ ہونا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں منحصر ہے۔ حالانکہ دعا قبول نہ ہونے کے اسباب متعدد ہیں منجملہ ان کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی ہے، منجملہ ان کے استجابت دعا کا خلاف حکمت ہونا ہے یعنی حکمت الٰہی کا تقاضہ ہوتا ہے کہ آدمی بیمار ہی رہے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۴۹۸ ج ۴) ''اگرچہ بیمار شفا کی دعا کرتا ہے، لہذا مایوس نہ ہونا چاہئے اور دعاء کرتے رہنا چاہئے''۔ م،ع

قبولیت کی تاخیر کی وجہ سے دعا کو چھوڑنا

سوال...... زید مدت سے ایک دعا کرتا ہے لیکن تاہنوز ناکام ہے۔ اس کو خیال ہوتا ہے کہ شاید خدا تعالیٰ کو اس کام کی تکمیل منظور نہیں۔ جیسا کہ اس شعر میں ہے۔

آرزو بگزار تا رحم آیدش   آزمودم بارها کیں بایدش

لیکن جب ارشاد خداادعونی استجب لکم کا خیال آتا ہے تو دعا ہی کو بہتر خیال کرتا ہے اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب...... آرزو ترجمہ تمنا کا ہے۔ پس اس شعر کا مضمون آیت و لاتتمنوا ما فضل الله به کے مرادف ہے۔ اور ادعونی کے خلاف نہیں چنانچہ نھی عن التمنا ز کے بعد بھی و اسالو الله کا حکم ہے۔ اور اگر آرزو کو مجازاً بمعنی دعا ہی لے لیا جائے تو وہ دعا مراد ہو گی جس میں تسلیم و تفویض نہ ہو۔ تب بھی مناجات نہ ہوئی اور جب اس خیال کی بنا ہی منعدم ہے تو دعا کو جاری رکھنا چاہئے بشرطیکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ (امداد الفتاویٰ ص ۴۹۹ ج ۴)

ظالم کے لئے بددعا کرنا

سوال...... ایک شخص بے نمازی ہے۔ نمازیوں کو برا کہتا ہے شراب پیتا ہے' جوا کھیلتا ہے' علماء کی توہین کرتا ہے ہر معزز آدمی کو ناحق مقدمات میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے' لہٰذا ایسے آدمی کے واسطے بددعا کرنا کیسا ہے؟

جواب...... اگر اپنی بددعا میں اتنی قوت کا یقین ہے کہ وہ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے حق میں دعائے خیر کے ذریعہ اس کی اصلاح کا یقین کیوں نہیں؟ اس سے اس کو بھی نفع ہو گا اور دوسروں کو بھی۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۶۷ ج ۱۴) یعنی بددعاء کے بجائے دعا کرنا چاہئے۔ م' ع

کھانے کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا

سوال...... کھانے کے بعد دعا پڑھی جاتی ہے' اس میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے یا نہیں؟

جواب...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد دعا پڑھتے تھے۔ لیکن اس میں ہاتھ اٹھانا منقول نہیں اور بہت سے ایسے مواقع ہیں کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں ہے جیسے مسجد میں داخل ہوتے وقت' نکلتے وقت' بیت الخلا جاتے وقت اور نکلتے وقت۔ زوجین کے ملنے اور جدا ہونے کے وقت' سونے اور بیدار ہونے کے وقت۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۳۳۵ ج ۶)

نماز کے بعد سجدے میں دعا کرنا

سوال...... بعض نمازیوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ نماز کے بعد سجدے میں ہاتھ پھیلا کر دعا کرتے ہیں' اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب...... دعا کا عام مسنون طریقہ ہی افضل ہے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ سجدے میں مناجات اکثر فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۳۲۰ ج ۶) اس لئے نماز کے بعد سجدہ کی عادت نہیں بنانا چاہئے شوق ہو دو رکعت پڑھ لے۔ م' ع

فرض نمازوں سے فراغت پر دعاء کا ثبوت

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ بعد از صلوٰۃ مفروضہ دعا مانگنا اجتماعی صورت میں ہاتھ اٹھا کر جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو اس کا ثبوت احادیث صحیحہ اور اقوال محدثین وعلماء سے دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

جواب...... فرضوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور بعد دعا کے منہ پر ہاتھ پھیرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اس کا منکر سنت سے بے خبر ہے۔ ترمذی شریف میں مروی ہے عن ابی امامة قال قیل یا رسول اللہ ای الدعا اسمع قال جوف اللیل الاخر و دبر الصلوٰة المکتوبات اور حصن حصین میں بروایت ترمذی وحاکم نقل کیا ہے۔ و بسط الیدین اور صحاح ستہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔ ورفعھما پس ان احادیث صحیحہ سے ہر ایک نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور اس کا سنت ہونا ثابت ہوا اور حصن حصین میں التزام احادیث صحیحہ کا کیا گیا ہے۔ کذا فی الفتاوی دار العلوم دیوبند عزیز الفتاویٰ ص ۱۴۸ لیکن بعد سنن ونوافل کے خاص التزام کے ساتھ دعا مانگنا ثابت نہیں بدعت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود جلد ۲ ص ۲۸۲)

جملہ ''اللہ تعالیٰ غیب سے مشکل حل فرمائے'' کے معنی

سوال...... یہ جملہ جو دعا میں بولا جاتا ہے ''اللہ تعالیٰ غیب سے مشکل حل فرمائے'' یا ضرورت پوری فرمائے' اس غیب سے کیا مراد ہے؟

جواب...... موقعہ مذکورہ میں غیب سے مراد یہ ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ وہ اسباب خیر مہیا فرمادے جو ہمارے علم میں نہیں۔ (فتاویٰ مفتاح العلوم غیر مطبوعہ)

تسخیر حکام کی ایک دعاء

سوال...... تسخیر حکام کے لئے کونسی ترکیب ہے کہ ہمیشہ حکام زمانہ شفیق ومہربان رہیں اور کسی طرح کی اذیت نہ دیں۔

جواب...... جب ان کے سامنے جائے تو یارحمٰن کل شئی و راحمہ یا رحمٰن ستر مرتبہ پڑھ کر اپنے منہ پر دم کرے اور اپنے گھر میں حاکم کے گھر کی طرف متوجہ ہو کر یامقلب القلوب دوسو مرتبہ پڑھے اور دعا کرے کہ حق تعالیٰ اس کا دل مسخر فرمادے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۴۳۱ ج ۱)

دعا میں آیت کریمہ ان اللہ و ملئکتہ کو ضروری سمجھنا

سوال...... ایک عالم کہتے ہیں کہ دعا میں آیت کریمہ ان اللہ و ملئکتہ کو پڑھنا ضروری ہے اس کے بارے میں وضاحت فرمائیں؟

جواب...... پڑھنے کو کوئی منع نہیں کرتا' مگر دعا میں اس کے پڑھنے کو ضروری سمجھنا اور اسے خاص فرقے کا شعار بنالینا درست نہیں۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۵۹ ج ۱) کہ التزام مالا یلزم ہے۔ فی

نفسہ نہ منع ہے نہ واجب۔ م ع

دعا میں ہاتھوں کی ہتھیلیاں کس طرح ہوں؟

سوال...... دعا کے وقت دونوں ہتھیلیوں کے کنارے آپس میں ملے ہوئے ہوں یا دونوں میں فاصلہ ہو۔

جواب...... بہتر یہی ہے کہ دونوں ہتھیلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔ اور دونوں کے درمیان قدرے فاصلہ ہو۔ ہکذا فی فتاوی ہندیہ۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۵۹ ج ۱)

سنن ونوافل کے بعد اجتماعی دعا بدعت ہے

سوال...... آج کل جو طریقہ دیہاتوں میں رائج ہے کہ سنت ونوافل کے بعد لوگ دعا کے لئے بیٹھے رہتے ہیں اور امام صاحب دعا منگواتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب...... سنن ونوافل کے بعد مذکورہ طریقے سے دعا مانگنا بدعت ہے اور خلاف سنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام سے ایسا کرنا ثابت نہیں بلکہ اس کے برعکس صحابہ کرامؓ بالخصوص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ گھر جا کر سنن ونوافل ادا کرتے تھے لہٰذا اجتماعی دعا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (خیر الفتاویٰ ص ۱۷۵ ج ۱)

"اس لئے اجتماعی دعائے ثانی کا سلسلہ موقوف ہونا چاہئے۔ م ع

مقتدی امام کی دعا پر آمین کہے یا خود بھی دعا مانگے

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ نماز ختم کرنے کے بعد جب امام دعا مانگتا ہے تو امام کی آواز پر مقتدی کے لئے دو چار بار آمین کہہ دینا مسنون طریقہ ہے یا مقتدی کو کوئی مسنون دعا مانگنی چاہئے۔

جواب...... چونکہ امام کو ہدایت ہے کہ جمع کے صیغوں کے ساتھ دعا مانگے۔ یعنی دعا صرف اپنے لئے نہ مانگے بلکہ مقتدیوں اور تمام مسلمانوں کے لئے مانگے۔ اس لئے اس کی دعا پر آمین کہنا بھی سنت ہے اور اپنی مسنون دعا مانگنا بھی سنت ہے۔

بعد از فرائض دعاء کی شرعی حیثیت

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ہر نماز فرض کے ادا کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا سنت ہے یا کہ بدعت ہے اگر دعا مانگنا درست ہے تو سنت یا مستحب یا مباح اگر سنت

ہے تو قولی ہے یا فعلی تفصیل کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں۔اس مسئلہ پر کافی فساد برپا ہے۔

جواب...... نماز فرض کے بعد دعا مانگنا (مستحب ہے قبول دعا کا وقت ہے ہاتھ اٹھا کر عاجزی سے ہر قسم کی حاجات کے لئے دعا کرنا چاہئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے البتہ یہ ضروری نہیں کہ فوراً متصلاً مانگی جاوے بلکہ متصلاً اور بعد سنت دونوں طرح درست ہے۔البتہ بعد از سنت ہیئت اجتماعیہ کے ساتھ دعا کرنے کو زیادہ ثواب کا باعث سمجھنا بدعت ہے لیکن اس کے باوجود ایسی باتوں سے فساد کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ مفتی محمود)

نماز پنجگانہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنے کا ثبوت حدیث شریف سے

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ ہمارے علاقہ میں دو گروہ موجود ہیں ایک یہ کہتا ہے کہ نماز ہائے پنجگانہ وجمعہ کے بعد مجتمعاً یا منفرداً علی سبیل الالتزام ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی احادیث صحیحہ اور از منہ مشہود لہا بالخیر میں ثابت نہیں۔(لیکن یہ گروہ بغیر ہاتھ اٹھائے مطلق دعا کا منکر نہیں ہے) اور ایک گروہ کا دعویٰ ہے کہ نماز ہائے پنجگانہ وجمعہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی سنت اور امر لازمی ہے اور یہ خلفشار اس علاقہ میں مدت سے چل رہا ہے جس سے عوام الناس انتہائی پریشانی میں مبتلا ہیں۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا فرقہ اولیٰ کی بات صحیح ہے اور فرقہ ثانیہ کو اہل بدعت میں شمار کیا جائے یا کہ فرقہ ثانیہ کی بات صحیح ہے اور فرقہ اولیٰ کو تارکین سنت میں شمار کیا جائے جناب عالی سے تمنا ہے کہ جس فرقہ کی بات صحیح ہو۔اسے دلائل قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے تحریر فرماویں ورنہ رفع اختلاف مشکل ہے۔

جواب...... فرائض کے بعد دعا کا ثبوت احادیث میں مصرح ہے۔کثرت سے احادیث اس بارہ میں موجود ہیں حتیٰ کہ خود فریق اول بھی اس سے انکار نہیں کرتا اور جب دعاء کا ثبوت ہو گیا تو رفع یدین بھی مسنون ہوگا۔ **كما ورد عن ابن عباس رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المسئلة ان ترفع يديك حذومنكبيك اونحوهما** (رواہ ابوداؤد) علامہ ابن جزریؒ حصن حصین میں لکھتے ہیں **ان من آداب الدعاء رفع اليدين** سعایہ میں حضرت مولانا عبدالحیؒ فرماتے ہیں **الا انه لماندب الرفع (اى رفع اليدين) فى مطلق الدعاء استحبه العلماء فى خصوص هذه الدعاء (الدعاء بعد الفرائض)** اور خصوص موضع میں بھی ایک روایت موجود ہے مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔ **عن الاسود العامرى عن ابيه قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر فلما سلم انحرف و**

رفع یدیه و دعا (الحدیث) ورواه ایضاً ابن السنی فی کتابه عمل الیوم واللیلة اس لئے فریق ثانی حق پر ہے البتہ ایسا التزام کرنا کہ اگر کسی وقت کوئی چھوڑ دے تو اس پر تشنیع کرے اچھا نہیں ہے لیکن ایسے تارکین کو ملامت کیا جا سکتا ہے جو ہمیشہ کے لئے ترک کریں۔ یا اس کے ثبوت سے انکار کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ مفتی محمود)

حدیث شریف میں وارد دعاء اللھم انت السلام الخ میں اضافہ کا حکم

سوال...... حدیث شریف کے الفاظ تو یہ ہیں۔ اللھم انت السلام و منک السلام تبارک یا ذاالجلال والاکرام لیکن ائمہ مساجد عام طور پر سلام پھیر کر دعا کے طور پر یوں پڑھتے ہیں اللھم انت السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و ادخلنا دارالسلام تبارکت یا ذاالجلال والاکرام. کیا ان الفاظ کا پڑھنا جائز ہے کیا ان الفاظ کا کوئی ثبوت ہے اگر کوئی امام مسجد یہ دعا پڑھے کیا اس کو روکنا چاہئے قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کے مطابق تفصیل سے جواب دیں۔ بینوا وتوجروا۔

جواب...... خط کشیدہ الفاظ کا ثبوت کسی حدیث میں نہیں ہے۔ (مراقی الفلاح کی عبارت میں اللھم انت السلام کو اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ اس میں والیک یعود السلام بھی شامل ہے۔ بعض کتابوں میں یعود کی جگہ یرجع ہے۔ اس پر علامہ طحطاوی تحریر فرماتے ہیں قال فی شرح المشکوٰۃ ص ۴۰ ج ۳ عن الجزری و اماما یزاد بعد قوله و منک السلام من نحو والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام و ادخلنا دارک دارالسلام فلا اصل له بل مختلف بعض القصاص انتهی. (حاشیہ طحطاوی بر مراقی الفلاح) یعنی مشکوٰۃ میں جزری سے منقول ہے کہ اس ذکر میں جملہ ومنک السلام کے بعد جو اس قسم کے جملے بڑھائے ہیں و الیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام و ادخلنا دارالسلام تو ان جملوں کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بعض واعظوں کے گھڑے ہوئے مطلب یہ ہے کہ یہ ذکر صحیح روایات سے اس قدر ثابت ہے۔ اللھم انت السلام و منک السلام تبارک یاذاالجلال والاکرام. فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور ان کا پڑھنا اگرچہ ناجائز تو نہیں لیکن اس سے احتراز کرنا چاہئے اور ادعیہ ماثورہ میں صرف انہی الفاظ کو پڑھنا چاہئے جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے منقول ہیں۔ اس لئے کہ جو دعائیں اور اذکار قرآن عظیم میں مذکور ہیں وہ تو اللہ جل شانہ کا مقدس کلام ہیں لیکن جو دعائیں اور اذکار احادیث میں وارد ہیں وہ بظاہر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات ہیں

لیکن در حقیقت وہ بھی اللہ تعالیٰ کی (وحی) کے ذریعہ ہی آپ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے متعلق قرآن کریم کی شہادت یہ ہے۔ **وما ینطق عن الھوی ان ھوالاوحی یوحی** آپ اپنی خواہشات سے کچھ نہیں بولتے وہ (جو بھی زبان سے کہتے ہیں وہ) وحی ہے۔ جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے۔ لہٰذا اللہ جل وعلیٰ کے مقدس کلام میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے نکلی ہوئی دعاؤں اور اذکار میں جو تاثیر و برکت ہو سکتی ہے وہ کسی بھی دوسرے شخص کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی۔ بہرحال آیات اور ادعیہ واذکار مسنونہ کے بارے میں تمام علماء متفق ہیں کہ ان کو انہی عربی الفاظ میں پڑھنا چاہئے جو قرآن وحدیث میں آتے ہیں۔ ذرہ برابر تغیر و تبدل یا کمی بیشی نہ کرنی چاہئے۔ نماز کے بعد جو دعائیں اور اذکار ماثورہ ہیں وہ حصن حصین میں مذکور ہیں۔ (فتاویٰ عثمانی جلد۲ص ۲۸۲)

ادعیہ ماثورہ میں زیادتی خلاف اولیٰ ہے۔

سوال.....فرض نماز کے بعد جو دعا مانگی جاتی ہے۔ **اللھم انت السلام** اس میں بعض لوگوں نے کچھ الفاظ زائد بڑھا دیئے ہیں مثلاً **و منک السلام تبارکت** کے بعد **وتعالیت** اور **والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و ادخلنا برحمتک دارالسلام** اور **تبارکت** کے بعد **وتعالیت** بھی پڑھتے ہیں ان کا ثبوت احادیث میں ملتا ہے کہ نہیں؟ اور نہیں ملتا تو ان کا پڑھنا موجب ثواب ہے یا موجب عذاب؟

جواب.....ان دعاؤں میں بعض کلمات بعد میں زائد ہو کر شہرت پذیر ہو گئے ہیں' احادیث میں ان کا ثبوت نہیں ملتا' اس لئے ان کا پڑھنا خلاف اولیٰ کے درجہ میں جائز ہوا۔ (خیر الفتاویٰ) اصل دعا یہ ہے۔ **اللھم انت السلام و منک السلام تبارک یا ذاالجلال والاکرام.** (مسلم شریف)(م ع)

بارش حاصل کرنے کا مسنون طریقہ

سوال.....ایک جگہ ایک بزرگ علی شاہ کا مزار ہے اس کے متعلق لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ جب بارش بند ہو جائے تو دو قوم میں "حاجیانی عالیانی" میرے مزار کو اس صورت میں غسل دیں کہ ایک نو عمر نابالغ لڑکی کسی قریب کے کنوئیں سے پانی بھر لاوے' اور پانی کے ساتھ چوب صندل' گانجنی' تیل سرسوں' دہی' یہ چیزیں شامل ہوں۔ غسال غسل دے بند بارانی ٹوٹ کر پھر آبادی ہو

جائے گی۔ کیا اس طرح کا عمل درست ہے؟

جواب...... بارش حاصل کرنے کا مسنون طریقہ استغفار' دعا اور نماز استسقاء ہے جو لوگ مسنون طریقہ کو ترک کرتے ہیں وہ ایسی رسوم اور بدعات بے اصل میں مبتلا ہو جاتے ہیں ایسا فعل بالکل بے سند ہے چھوڑ دینا لازم ہے جو لوگ ایسا کام کرتے ہیں وہ راہ سنت سے ہٹے ہوئے ہیں۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۵۵ ج ۱) ''ان کو سمجھایا جائے اور راہ راست پر لانے کی کوشش کی جائے۔ م'ع

فرضوں کی جماعت کے بعد دعا کا ثبوت

سوال...... دعاء بعد از ادائیگی جماعت نماز فجر' ظہر' عصر وغیرہ مانگنے کے لئے بمطابق حدیث یا سنت کس طرح ثابت کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب...... فرضوں کے بعد دعا مانگنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ احادیث میں صراحتاً موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرضوں کے سلام کے بعد ذکر و دعا میں مشغول رہتے تھے۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۵۲ ج ۱) (مسلم شریف وغیرہ میں موجود ہے) م'ع

دعا میں یا واجب الوجود کہنا

سوال...... اللھم یا واجب الوجود سے خدا کو مخاطب کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب...... ناجائز ہے (کفایت المفتی ص ۴۲ ج ۹) ''یا اللہ مختصر صحیح لفظ چھوڑ کر طویل اور جدید لفظ اختیار کرنا ویسے بھی خلاف عقل معلوم ہوتا ہے۔ م'ع

لفظ ''یا اللہ'' کے ساتھ دعا مانگنا

سوال...... ایک شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارتے وقت صفاتی نام لینا چاہئے ذاتی نام نہیں کیوں کہ اپنے سے بڑوں کا (مثلاً استاد وغیرہ) کا نام لینا بے ادبی ہے۔

۲۔ کسی نبی نے اللہ تعالیٰ کو ذاتی نام سے نہیں پکارا۔ (دعویٰ بلا دلیل بلکہ بہتان محض ہے م'ع)

۳۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگ ذاتی نام سے پکارنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔

۴۔ جب انسانوں میں احترام کا حکم ہے تو اللہ تعالیٰ کے متعلق احترام کی پرواہ کیوں نہیں؟

جواب...... اسم ذات کے ساتھ دعا کرنا درست ہے۔ جلالین شریف میں ہے وکان یقول یا اللہ. یا رحمن ص ۲۳۹ جب نقل مل جائے تو عقل کا کام صرف تسلیم کرنا ہے نہ کہ قیاس

لڑانا'' (۳) اور وہ بھی مخلوق پر خالق کا قیاس العیاذ باللہ م ع

پریشان خواب کے بعد کی دعاء

سوال...... اکثر خواب میں عجیب حالات دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے کہ بیداری میں اس کے دیکھنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوتا اور وہ باعث کدورت ہوتا ہے اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟

جواب...... سونے کے وقت سورہ فلق والناس اور آیت الکرسی ایک ایک بار پڑھنا چاہئے اور اپنے سینے اور منہ پر دم کرنا چاہئے اور اگر اس سے دفع نہ ہو تو یا شدید تین مرتبہ پڑھ کر اوپر کے اپنے بدن پر دم کرنا چاہئے اور سونے کے وقت یہ دعا پڑھنا چاہئے۔ **باسمک اللھم وضعت جنبی و بک ارفعہ ان شاء اللہ تعالیٰ احفظنی من نومی جنبی بما تحفظ بہ عبادک الصالحین و اعوذبک من ھمزات الشیطان و ان یحضرون.** (فتاویٰ عزیزی ص ۲۳۱ ج ۱)

دشمنوں کی شرارت دفع کرنے کی دعا

سوال...... دنیوی دشمنوں کی شرارت دفع کرنے کے لئے جو ترکیب ارشاد ہو خاکسار عمل میں لائے۔

جواب...... یہ دعا مجرب ہے اس کو گاہ بگاہ پڑھا کرے اس میں طہارت اور عدد اور دیگر شرائط کی قید نہیں اور اس کو ہمیشہ پڑھے۔ **اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم** یعنی اے پروردگار! تحقیق کہ گردانتے ہیں ہم تجھ کو ان کے نحور میں یعنی ان کی شرارت دفع ہونے کے لئے تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور پناہ چاہتے ہیں تیری درگاہ میں ان کی شرارتوں سے' اور سورۂ لہب اور سورہ فیل پڑھنا بھی دفع اعدا کے لئے مجرب ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۲۳۴ ج ۱)

متفرقات

سلوک میں اصل مدار شیخ کی رائے پر ہے

سوال...... ضیاء القلوب میں آداب قرآن کے بارے میں لکھا ہے کہ قاری قرآن یہ خیال کرے کہ حق تعالیٰ میری زبان سے پڑھتا ہے اور میں سنتا ہوں اور بعد اس کے کہ سالک پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سالک کے کان سے سنتا ہے' بعد اس کے کہ حق تعالیٰ خود ہی پڑھتا ہے اور خود ہی سنتا ہے یہ تینوں صورتیں کتنی مدت کے بعد تبدیل کی جائیں؟

جواب...... یہ ترتیب شیخ کی رائے پر ہے اور یہ بھی اسی کی رائے ہے کہ کوئی اور صورت تجویز کرے۔

(امداد الفتاویٰ ص ۱۴۲) چونکہ کسی کے لئے یہ صورت مفید ہوتی ہے اور کسی کے لئے دوسری صورت"۔ م ع

حضرت علیؓ سے حسن بصریؒ کی ملاقات

سوال...... بعض حضرات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ کی ملاقات حضرت علیؓ سے نہیں ہوئی کیا یہ درست ہے؟ اور اس کی وجہ تحریر فرمائیں کہ صرف نقشبندیہ سلسلے کے سوا باقی تمام سلسلے حضرت علیؓ سے شروع ہوئے؟

جواب...... حضرت حسن بصریؒ کی ملاقات حضرت علیؓ سے ثابت ہے "تہذیب التہذیب" کسی صحابی کی جزئی فضیلت دوسرے صحابی کی مطلق فضیلت کے منافی نہیں' چنانچہ صدیق اکبرؓ کو مطلق فضیلت حاصل ہونے کے باوجود فتوحات کی فضیلت حضرت عمرؓ کو' کثرت روایت حدیث کی فضیلت حضرت ابوہریرہؓ کو اور حضرت انسؓ و حضرت عائشہؓ کو ہے۔ اسی طرح اشاعت علم باطن کی فضیلت حضرت علیؓ کو حاصل ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۵۴۶ ج ۱) "اس میں کیا اشکال ہے"۔ م ع

اس قول کے معنی کہ العلم الحجاب الاکبر

سوال...... العلم الحجاب الاکبر کے کیا معنی ہیں؟

جواب...... اس فقرے کے معنی یہ ہیں کہ اپنا جاننا بھی حجاب ہے جب تک اپنی خودی' تکبر' اور عجب کو فنا نہ کردے محجوب ہے مثل شیطان کے اور جب اپنے کو لاشی جان لے اور اپنے کمالات کو محض عطائے حق تعالیٰ جان لے اور تہ دل میں اپنی حقیقت کھل جائے حجاب رفع ہو گیا مراد علم سے اپنی خودی ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۴) "نہ کہ محض کتابی علم" م ع۔

کیا بے نمازی کو بھی علم باطن ہے؟

سوال...... علم باطن کیا ہے؟ اور علم باطن کیا بے نمازی کو بھی ہو سکتا ہے؟

جواب...... علم باطن جب ہی نافع ہے' جبکہ ظاہر شریعت پر بھی عمل ہو جو شخص فرض نماز کو ترک کرتا ہے اس کو علم باطن سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۲۲ ج ۱۳) "مطلق علم خواہ ظاہر کا ہو یا باطن کا مقصود نہیں" م ع

پیر پر جھوٹا مقدمہ چلانا

سوال...... ایک شخص اپنے بڑے بھائی سے مرید ہے اور ان کے خلاف مقدمہ چلاتا ہے' اور

پیر کے خلاف جھوٹی گواہی دیتا ہے کہنے پر جواب دیتا ہے کہ ہم نے بھائی پر مقدمہ چلایا ہے پیر پر نہیں' یہ قول کہاں تک درست ہے؟

جواب...... ہر مسلمان جانتا ہے کہ جھوٹا الزام' جھوٹا مقدمہ نہایت برافعل اور گناہ کبیرہ ہے' پھر مرید کی یہ تاویل کہ بھائی پر مقدمہ چلایا ہے' پیر پر نہیں' بالکل لغو ہے' کسی غیر شخص بلکہ غیر مسلم کے ساتھ بھی یہ معاملہ جائز نہیں بلکہ حرام ہے' اگر اس نے پیر کے لحاظ سے نہیں بلکہ بھائی پر جھوٹا مقدمہ قائم کیا ہے تو کیا یہ جائز ہے؟ حدیث پاک میں بڑے بھائی کو باپ کے درجے میں قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۴۴ ج ۱۱) ''ایسے مرید ہونے سے کیا نفع کہ افعال مردودیت کے کرتا ہے''۔م'ع

کلام مشائخ میں خلاف شرع بات کا حکم

سوال...... مولانا روم' ابن عربی' حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور بہت سے دوسرے اہل حق بزرگوں کے کلام میں ایسے اقوال بھی ملتے ہیں جو بظاہر خلاف شرع معلوم ہوتے ہیں ان کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟

جواب...... ان اکابر کے جس کلام کا صحیح محمل سمجھ میں نہ آوے اور الفاظ ظاہرہ سے خلاف شرع مطلب نکلتا ہو تو نہ اس مطلب پر عمل کیا جائے کیونکہ وہ خلاف شریعت ہے اور نہ اس مطلب کو ان حضرات کی طرف منسوب کیا جائے بلکہ ظاہری مطلب کو غلط تصور کرتے ہوئے یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کا کوئی اور مطلب ہے جس کو ہم نہیں سمجھ سکے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۳۸ ج ۱) ''اکابر کے ایسے کلام میں بعض دوسرے اکابر نے تاویلات بھی کی ہیں ان کو دیکھ لیا جائے''۔م'ع

حضور اقدسؐ سے دعا مانگنا

سوال...... کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی مقصد کے لئے دعا مانگنا جائز ہے؟

جواب...... حضور اکرمؐ سے کسی مقصد کی دعا مانگنا جائز نہیں' دعا اور سوال سب اللہ سے ہونا چاہئے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم فرمائی ہے کہ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر اور جب مدد چاہے تو اللہ سے مدد مانگ اس پر عمل کرنا ہر امتی کو لازم ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۹۰ ج ۱۵) پھر کسی بڑے چھوٹے پیر سے مانگنا کیوں کر جائز ہوگا۔م'ع

اولیاء اللہ کو وسیلہ بنانا

سوال...... آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ زید کہتا ہے کہ اس آیت میں وسیلے کے لفظ سے

اولیاء اللہ مراد ہیں، بعض جاہل لوگوں نے لفظ وسیلہ کو پیری مریدی پر اتارا ہے صحیح قول کیا ہے؟

جواب...... آیت کریمہ میں وسیلہ سے مراد اعمال صالحہ یا قرآن پاک پر عمل کرنا ہے اور اگر نبی یا ولی بھی مراد ہوں تو ان کی اطاعت کرنا واجب صرف امور شرعیہ میں ہے ان کی ذات اور شخصیت میں نہیں۔ (کفایت المفتی ص ۸۴ ج ۲)

پیر صاحب کا دعویٰ الوہیت کرنا

سوال...... کوئی پیر یہ کہے کہ مرید اگر مجھے خدا سمجھ کر مان رہا ہے تو اس کے نزدیک خدا ہوں تو ایسے مرید اور پیر کا کیا حکم ہے؟ جواب...... یہ شرک ہے نہ مرید کا پیر کو خدا سمجھنا درست ہے نہ پیر کا مرید کو اس کی تعلیم دینا یا اس سے راضی ہونا درست ہے۔ ایسی حالت میں دونوں مشرک ہوں گے۔ ایسے پیر سے بے تعلق ہونا لازم ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۹۰ ج ۱۵)

پیر صاحب کا قول کہ میں مدینہ منورہ میں ہوں

سوال...... ایک روز پیر صاحب سوئے ہوئے تھے لوگوں کو ضرورت محسوس ہوئی تو ہاتھ پیر دبانے لگے۔ اتنے میں پیر صاحب بیدار ہوئے اور کہنے لگے کہ میں مدینہ منورہ میں ہوں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر رہا تھا۔ اس کا کیا حکم ہے؟

جواب...... یہ بات ممکن ہے کہ آدمی خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو جائے اور بیدار ہونے پر وہ حالت باقی نہ رہے۔ حدیث پاک میں اس شخص کے لئے بہت سخت سزا بتلائی گئی ہے جو جھوٹا خواب بتائے اس خواب کو سننے اور سنانے والے سب کو بہت احتیاط لازم ہے۔ (فتاوی محمودیہ ص ۹۰ ج ۱۵)

شجرے کو قبر میں دفن کرنا

سوال...... جو شخص کسی پیر کا مرید ہو اور اس کا شجرہ کسی دوسرے گاؤں میں رہ گیا ہو اور اس مرید کا کسی دوسری جگہ انتقال ہو گیا ہو تو اس شجرے کو کیا کرنا چاہئے؟ بعض کہتے ہیں کہ بعد میں اس قبر میں تھوڑا کھود کر رکھ دینا چاہئے؟

جواب...... شجرے کو قبر میں دفن کرنا جائز نہیں۔ انتقال کے بعد شجرہ کسی دوسرے شخص کے کام آجائے گا۔ (کفایت المفتی ص ۸۴ ج ۲) دفن کر کے کیوں ضائع کیا جائے۔ م ع

غوث پاک کی گردن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کے نیچے

سوال...... اکثر مولود خواں بیان کرتے ہیں کہ جب رسول خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں تشریف لے گئے اور براق پر سوار ہونے لگے تو براق نے شوخی کرنا شروع کر دی اس وقت غوث پاک جیلانی نے اپنی گردن مبارک حضورؐ کے قدم کے نیچے رکھ دی' اس وقت آپ براق پر سوار ہو گئے' اور آپؐ نے فرمایا کہ جیسا میرا قدم تیری گردن پر ہے ویسا ہی تیرا قدم کل اولیاء کی گردن پر ہوگا۔ کیا یہ روایت صحیح ہے؟

جواب...... یہ قصہ بے اصل ہے' اس کی کوئی معتبر سند اور ثبوت نہیں۔ (کفایت المفتی ص ۱۱۲ ج ۲) غوث پاک پیدا ہوئے نہیں مدد کے لئے خدمت رسولؐ میں حاضر ہو گئے' کیا واہیات بات ہے۔ م'ع

کیا پیران پیر کا قدم سب اولیاء کی گردن پر ہے؟

سوال...... بعض کہتے ہیں کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

۲۔ اور پیران پیر کا قدم سب پیروں کی گردن پر ہے اور جب تک بندے کا بندہ نہ ہو جائے تب تک خدا نہیں ملتا' یہ باتیں کیسی ہیں؟

جواب...... ا۔ اس قول کے معنی یہ ہیں کہ جس کا کوئی راہ بتانے والا نہیں وہ شیطان کی کمند میں ہے۔

۲۔ اس میں کیا حرج ہے کہ جو ان سے بڑے ہیں' ان کا قدم ان کی گردن پر ہے۔

۳۔ بندہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ کسی مقبول خدا کا مطیع ہو کر عمل کرے' مگر بظاہر ایسا لفظ بولنا اچھا نہیں کہ موہم برے معنی کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۴۴)

بزرگوں کے اس عمل کا اتباع جو کتاب وسنت کے خلاف ہے

سوال...... دینی امور میں صرف بزرگوں کے عمل کو اہمیت دینی چاہیے؟ یا قرآن وسنت کو معیار حق تصور کیا جائے؟ کیونکہ مطالعہ میں ہمارے بعض بزرگوں کے عمل ایسے بھی آ جاتے ہیں کہ وہ باتیں سراسر سنت سے متصادم نظر آتی ہیں؟

جواب...... اصل سرچشمہ ہدایت قرآن کریم ہے' اسی کی تشریح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال وافعال سے فرمائی ہے جو بزرگ دیدہ ودانستہ اپنی زندگی کو خلاف سنت بنائے' اس کو اپنی بزرگی کی اصلاح لازم ہے' ایسا شخص قابل اتباع نہیں۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے اس کا کوئی عمل خلاف سنت نظر آئے' مثلاً گھٹنوں کے عذر سے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے' یا خلاف سنت طریقے پر پڑھتا ہے تو وہ

اپنے عمل میں معذور ہوگا اور ترک سنت کے وبال سے محفوظ رہے گا اور دوسروں کو اس کا اتباع درست نہ ہوگا' اور نہ اس پر اعتراض درست ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۱۰ ج ۸) "چونکہ وہ معذور ہیں" م'ع

کیا انتقال کے بعد غوث اپنے مرتبے پر قائم رہتا ہے

سوال......کیا ولی اور غوث بعد وفات غوثیت پر ایسا ہی ہوتا ہے' جیسا کہ دنیا میں رہتا ہے؟

جواب......جس شخص کا جس بزرگی پر انتقال ہوا ہے' انتقال کے بعد وہ بزرگی اس سے سلب نہیں ہوتی بلکہ باقی رہتی ہے' لیکن جس طرح دنیا میں ان کے سپرد کام ہوتے ہیں' انتقال کے بعد وہ بات نہیں ہوتی (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۶ ج ۱۱) "الا ماشاء اللہ" ۔م'ع

کیا بزرگوں سے رہبانیت ثابت ہے؟

سوال......اسلام میں رہبانیت نہیں ہے' تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے جنگل میں پچیس سال کیوں گزارے' کیا وہ حضرات اس سے مستثنا ہیں؟

جواب......حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ ہوں یا کوئی اور بزرگ' ان پر کوئی کیفیت طاری ہوئی' جس کی وجہ سے وہ بے اختیار ہو گئے' انہوں نے شرعی حکم قرار دے کر ایسا نہیں کیا' اور حکم شرع سے کوئی مستثنا نہیں' حظوظ نفسانیہ سے اگر کوئی پرہیز کرتا ہے اس اندیشے کی بنا پر کہ معصیت کا ارتکاب نہ ہو جائے تو یہ رہبانیت نہیں بلکہ تحصیل تقویٰ میں معین ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۰۹ ج ۸) "حاصل یہ کہ قانون یا حکم کے درجہ میں رہبانیت اسلام میں نہیں" م'ع

نقشہ نعلین شریفین سے برکت حاصل کرنا

سوال......ایک امام صاحب نے محراب پر ایک چھپا ہوا نقشہ نعلین لگا رکھا ہے' ہر نماز کے بعد اس پر ہاتھ پھیر کر آنکھوں سے لگا کر بوسہ دیتے ہیں اور تمام مقتدیوں کو ترغیب دیتے ہیں۔ یہ فعل شریعت میں درست ہے یا نہیں؟

جواب......آنحضرت کے نعل مبارک کا نقشہ کسی کے پاس ہو' اور وہ براہ راست اس کو بوسہ دے کچھ مضائقہ نہیں' لیکن کسی جگہ اس کو لگا کر لوگوں کو ہدایت کرنا یہ جائز نہیں' کہ اس میں رسم پڑ جانے اور تعظیم میں غلو پیدا ہو جانے سے ایک بدعت قائم ہو جائے گی۔ (کفایت المفتی ص ۵۷ ج ۲) جس کا قبیح ہونا ظاہر ہے۔م'ع

ترک معصیت کی خاطر مکتب کی ملازمت ترک کرنا

سوال...... زید بغرض اطاعت والدین ایک مکتب میں ملازمت کرتا ہے مگر وہاں پر معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پھر توبہ کر لیتا ہے پھر وہی عمل سرزد ہو جاتا ہے۔ اب سوچتا ہے کہ ملازمت ترک کر دینا چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ والدین کی اطاعت کی خاطر ملازمت ضروری ہے یا ترک معصیت کی خاطر ملازمت ترک کرنا' اور اپنے مرشد کے یہاں رہنا کیسا ہے؟

جواب...... غالباً والدین کا مقصود یہ مخصوص ملازمت نہیں۔ بلکہ مقصود تحصیل آمدنی ہے' اگر اس کو ظن غالب ہے کہ دوسرے کسی کام کی ملازمت کے بعد اس معصیت سے بچ جائے تو وہ ملازمت ترک کر دے تاکہ معصیت سے حفاظت اور آمدنی دونوں فائدے حاصل ہوں یا پھر مرشد کی خدمت میں جلدی جلدی جاتا رہے اور پختہ ہو کر اپنے مرشد کے نسخے پر عمل کرے کہ اصل علاج یہی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۴۴ ج ۱۴)

توبہ کی تکمیل کے لئے صدقہ کرنا

سوال...... ایک زانی یا زانیہ نے توبہ کی' بستی والوں نے جرمانہ لگایا کہ تم گزشتہ گناہوں کی پاداش میں صدقہ نکالو تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے چنانچہ اس نے برائے اخلاق کچھ روپے نکالے' یہ فعل کیسا ہے؟

جواب...... لوگوں کے مجبور کرنے کی صورت میں تصدق ناجائز ہے۔ اپنی خوشی کی صورت میں جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۹۴ ج ۱۴) توبہ کے لئے صدقہ لازم نہیں۔ م ع

جیسا گناہ ویسی توبہ

سوال...... اتنے گناہ ہو گئے کہ اس کو عذاب کا ڈر ہے۔ ایسی صورت میں اگر کچھ روپیہ خیرات کر دے تو یہ درست ہے یا نہیں؟

جواب...... روپیہ خیرات کرنا تو خیر ہی خیر ہے' لیکن گناہوں سے توبہ ضروری ہے' اور ہر قسم کے گناہوں سے توبہ اسی کے موافق ہو گی' مثلاً نماز' زکوٰۃ' روزہ اگر ذمہ میں ہوں تو قضا لازم ہے۔ کسی کا مالی حق ہو تو اس کا ادا کرنا یا معاف کرانا ضروری ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۴۰۳ ج ۱۲) "محض لفظی توبہ کرنا کافی نہیں"۔ م ع

کبیرہ گناہ کی معافی بغیر توبہ کے

سوال...... اگر کوئی شخص گناہ کبیرہ کر لے' کیا وہ بغیر توبہ کے کسی عمل سے معاف ہو سکتا ہے؟

جواب...... شریعت نے ہر گناہ سے توبہ کا حکم دیا ہے' اور اس کا طریقہ بتایا ہے جب تک اس طریقہ سے توبہ نہ کی جائے وہ گناہ معاف نہیں ہوتا' تاہم مالک الملک اپنے فضل وکرم سے جس کے گناہ بغیر توبہ ہی کسی عمل سے معاف فرمادے' تو وہ فضل ہے وہ کسی ضابطے کا پابند نہیں' انسان پابند ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۹۸ ج ۱۳)

گناہ معاف ہونے کی ایک روایت

سوال...... ایک شخص نے بعد نماز عصر کے بیان کیا' بھائیو! کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوسکتا' مگر جو شخص یہ عمل کرے کہ باب جنت میں لکھا ہے۔ **انی انا اللہ لا الٰہ الا انا محمد رسول اللہ** اس کلمہ کے پڑھنے سے ایک لاکھ چوبیس ہزار گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بیان کیا کہ جو شخص جنازے کے پیچھے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں' کیا یہ صحیح ہے؟

جواب...... میں نے اس مضمون کی روایت نہیں دیکھی۔ جنازے کے متعلق جو روایت بیان کی گئی ہے وہ مراقی الفلاح میں موجود ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۹۸ ج ۱۲) قانون یہی ہے کہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا۔ م'ع

پیر بزرگ کی سواری کا آنا

سوال...... بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ بڑے پیر غازی میاں ٹھیلے بابا کی سواری آ گئی ہے اس کی کوئی اصل ہے کہ نہیں؟

جواب...... بزرگ حضرات انتقال کے بعد کسی پر سوار ہو کر اس کو نہیں ستاتے۔ سواری آنے کے متعلق جو خیالات پھیلے ہوئے ہیں' وہ شرعاً بے اصل ہیں البتہ جنات وشیاطین آ سکتے ہیں اور اس کا نام چاہیں بتلا دیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۷۹ ج ۱۴) جس سے لوگوں کو دھوکا ہو جاتا ہے۔ م'ع

کیا صابر صاحبؒ نے بیوی کو جلا دیا تھا

سوال...... صابر میاں بلاشک بزرگ تھے مگر روایت ملتی ہے کہ انہوں نے بیوی کو جلا دیا تھا' جب کہ شب وصال تھی ایسا کیوں؟

جواب...... میں نے کسی کتاب میں ایسا نہیں پڑھا کہ حضرت مخدوم صابرؒ نے بیوی کو جلا دیا' بیوی یا کسی انسان کو جلا دینا شرعاً درست نہیں' بزرگوں کی طرف کچھ معتقدین' کچھ مخالفین غلط باتیں منسوب کر دیتے ہیں' جن کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۸۰ ج ۱۴) اور اگر کسی بزرگ

سے کسی خاص حالت میں کوئی بات صادر ہو جائے وہ معذور ہیں۔ م'ع

مجاہدے کی خاطر ترک جماعت کرنا

سوال...... کسی ذی ہوش تندرست' بزرگ ولی کا رمضان المبارک میں مسجد میں نماز باجماعت نہ پڑھنا' اور قرآن پاک تراویح میں نہ پڑھنا' بلکہ گوشہ نشینی جنگل میں اختیار کرنا' یعنی چلہ کرنا کیسا ہے؟

جواب...... جماعت کی احادیث میں بہت تاکید آئی ہے۔ بلاعذر شرعی ترک جماعت کا عادی شخص فاسق اور مردود ہے' حتیٰ کہ ایسا شخص منافقین کے مشابہ ہے خدائے پاک کی بارگاہ میں موجب قرب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے اس کے علاوہ جو مجاہدات ہیں وہ موجب قرب نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۹۸ ج ۱۵) چلہ ایسی جگہ بھی کیا جا سکتا ہے جہاں ترک جماعت نہ ہو۔ م'ع

ذات حق کا تصور اور اس کا طریقہ

سوال...... اس بات کا اعتقاد کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے یہ تو مسلم ہے لیکن اگر یہ تصور کیا جائے تو لازم آتا ہے کہ اس کی کوئی صورت ہو' اور یہ محال ہے تو تصور ذات حق کا کیسے کیا جائے؟ اس کی کیا کیفیت ہے؟

جواب...... شریعت نے بے کیف و بے مکان تصور کی تعلیم کی ہے۔ پس اس کے خلاف کسی کا قول و فعل حجت نہ ہوگا۔ اگر کسی مقبول صوفی محقق سے منقول ہوگا تو اس میں تاویل مناسب کریں گے۔ البتہ اگر بلا قصد و اختیار کسی خاص طور سے تصور ہو جایا کرے اس میں معذوری ہے۔ لقوله عليه السلام للجارية اين الله قالت فى السماء قال عليه السلام انها مومنة (امدادالفتاویٰ ص ۲۲۰ ج ۵)

زہد بارد کی برائی' اور اس کے معنی؟

سوال...... بعض فقہاء کی عبارت میں جو زہد بارد کی مذمت' اور زاہد بارد کو مردود الشہادۃ قرار دیا ہے' اس کے کیا معنی؟

جواب...... جس کی شریعت میں کسی درجہ کی مطلوبیت وارد نہ ہو جیسے تعریف ایک دانہ گیہوں کی (امدادالفتاویٰ ص ۲۲۰ ج ۵) ''یا اس کے مثل کوئی بھی معمولی شئی'' م'ع

محققانہ معرفت قوی ہے مقلدانہ سے

سوال...... اس شعر کا کیا مطلب ہے؟

گر شیخ تا خدا برساند مرا چہ کار ای من فدائے آں کہ رساند بمن مرا

یعنی اگر شیخ کے واسطہ مجھے خدا کی معرفت عطا ہو جائے تو مجھے اس سے کیا حاصل؟ میں تو اس شخص کے قربان ہوں' جو مجھے معرفت نفس کے ساتھ خدا تک پہنچائے۔

جواب...... مصرع اول میں تا خدا برساند سے مراد معرفت الٰہیہ بلاواسطہ معرفت نفس کے ہے۔اور مصرع ثانی میں رساند بمن سے مقصود معرفت نفس کا واسطہ ہونا ہے' معرفت الٰہیہ کے لئے ثانی محققانہ ہے جو قوی ہے اور اول مقلدانہ ہے جو ضعیف ہے اور ظاہر ہے کہ قوی کو ترجیح ہے ضعیف پر۔(امداد الفتاویٰ ص ۱۴۵ ج ۵)

وجودیہ اور شہودیہ کا مصداق

سوال......ایک شاعر نے اپنے شعر میں فرقہ وجودیہ اور شہودیہ کی برائی بیان کی اس پر ایک مفتی نے کفر کا فتویٰ لگایا لیکن دوسرے مفتی نے پہلے مفتی کے فتوے کو غلط بتا کر دوسرا فتویٰ دیا' اب آپ وضاحت فرمائیں' کس کا قول درست ہے؟

جواب......امت محمدیہ کے اکابر کی دو جماعتیں ہیں' بعض تو توحید وجودی کے قائل ہیں ان میں شیخ محب اللہ آبادی ہیں اور انہوں نے اس سلسلہ میں ایک رسالہ "تسویہ" بھی لکھا اور بعض دوسرے لوگوں نے توحید شہودی کے قائل ہو کر اکابرین کے اقوال کو صحیح محمل پر محمول کیا' پس مفتی حضرات کا فتویٰ بھی ناواقفیت پر مبنی ہے' اور دونوں فرقوں کی مذمت کرنے والا شاعر بھی قابل ملامت ہے۔(مجموعہ فتاوی ص ۱۶۶)

تسبیح کا ثبوت خیر القرون سے ہے

سوال......اگر کوئی شخص ہمیشہ سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ' وغیرہ تسبیح کے دانوں پر پڑھتا ہے' یا نوافل کی پابندی کرتا ہے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب بدعت ہے اور اسی طرح فرض نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بھی بدعت ہے' یہ قول کہاں تک درست ہے؟

جواب...... تسبیح و وظیفہ پڑھنا فی نفسہ جائز ہے' بشرطیکہ ریا' اور کسی وجہ مانع سے خالی ہو اور مروجہ تسبیح کا ثبوت آنحضرتؐ سے نہیں' البتہ صحابہؓ کے زمانہ سے ثبوت ملتا ہے۔ لہٰذا اس کو بدعت کہنا صحیح نہیں۔اور نوافل کے بارے میں خود شریعت میں ترغیب موجود ہے ہر شخص کو اپنے اوقات ایسی عبادت میں صرف کرنے چاہئیں' اور دعا میں رفع یدین مستحب (مجموعہ فتاویٰ ص ۱۶۸) "فرض نماز کے بعد قبولیت کا وقت ہے" م'ع

نفس اور روح ایک ہی شے کے دونام ہیں

سوال...... کہتے ہیں کہ نفس اور روح ایک ہی شے کے دو نام ہیں اور اہل تصوف اسی کو دل کہتے ہیں اگر یہ صحیح ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں انسان کا نفس زندہ اور دل مردہ یا اس کے برعکس اور جب کہ نفس سے مراد روح ہے تو اس کے مرنے کے بعد سوائے جسم خاکی کے اور کیا رہ جاتا ہے؟ پس جب کہ نفس افعال قبیحہ کے ساتھ اور روح خصائل حمیدہ کے ساتھ متصف ہے تو پھر یہ جدا جدا کیسے ہو سکتے ہیں؟

جواب...... نفس اور روح ایک ہی چیز ہے اور اوصاف کا اختلاف ہمیشہ احوال کے اعتبار سے ہوتا ہے اور صوفیا جو نفس کی مذمت کرتے ہیں تو اس نفس سے دوسرا نفس مراد لیتے ہیں جس کی تفصیل احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت کتب تصوف و سلوک میں موجود ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ ص ۱۶۱) ''روح کی تین قسمیں ہیں'' م ع

جہاد اکبر کیا جہاد نفس ہے؟

سوال...... مشہور ہے کہ مجاہدہ نفس جہاد اکبر ہے؟ کیا اس کا قرآن و حدیث سے کوئی ثبوت ہے؟

جواب...... کفار کے ساتھ جہاد سے اصل مقصود حفاظت دین ہے اور وہ مخالفت ہوا' اور مجاہدہ نفس پر موقوف ہے' (احسن الفتاویٰ ص ۵۵۰ ج ۱) اس کے علاوہ نصوص سے بھی ظاہر ہے جیسا کہ رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر . م ع

مرشد کا خیال پیش نظر رہنا

سوال...... پیرو مرشد مرید کرنے کے بعد پہلے وظائف بتلاتے ہیں پھر اپنی صورت کا تصور اور وسیلہ قرار دینے کی تلقین کرتے ہیں اس طرح کے تصور کا کیا حکم ہے؟

جواب...... تصور کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ مرشد کا خیال پیش نظر رہے' تاکہ منہیات کے ارتکاب سے احتراز کرنا آسان ہو' اس سے زیادہ اس کی وقعت نہیں اور عبادت مثلاً نماز کے اندر یہ تصور اور خیال رہے کہ میں گویا اللہ تعالیٰ کی حضور میں' اور اس کے سامنے ہوں اور گویا اس کو دیکھ رہا ہوں' (کفایت المفتی ص ۹۷ ج ۲) اور یہ تصور نہ ہو سکے تو کم از کم یہ ہو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ م ع

مرشد کو کعبہ اور پیغمبر کہنا

سوال...... ایک شخص اپنے مرشد کے متعلق کہتا ہے کہ میرا مرشد میرے لئے کعبہ و پیغمبر ہے۔

اس شخص کے ان الفاظ کا حکم کیا ہے؟

جواب...... مندرجہ بالا الفاظ شریعت مقدسہ سے متصادم ہیں لہذا جو طریقت اور اس کے الفاظ شریعت سے متصادم ہوں وہ مردود اور نا قابل قبول ہیں۔

لما قال مجدد الف ثانیؒ: کل حقیقة ردته الشریعة فهو زندقة.
(مکتوبات جلد ا ص ۱۱۴ دفتر اول مکتوب نمبر ۴۳)
(قال شاہ غلام علی دھلویؒ: آنکہ کمالات الٰہیہ در ہر خاندان برنگ دیگر ظہور نمودہ اند لیکن معیار اینہا شریعت است۔ (مکتوبات شاہ غلام علیؒ ص ۹۳ مکتوب ہفتاد و پنجم)
ومثلہ فی قطب الارشاد ص ۱۳ مقدمہ۔ (فتاویٰ حقانیہ جلد ۲ ص ۲۵۹)

نماز میں پیر صاحب کا تصور

سوال...... پیر صاحب نے کہا ہے کہ سورۂ لہب میں ابولہب کا تذکرہ ہے اس کی تو نماز میں یاد آتی ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی اسی طرح اگر میرا بھی نماز میں دھیان آ جائے تو اس سے نہ نماز میں خلل ہوگا اور نہ نماز فاسد ہوگی۔

جواب...... حالت نماز میں یہ تصور کیا جائے کہ اللہ پاک کے سامنے حاضری ہے۔ اس وقت قصداً پیر صاحب کا دھیان کرنا کہ ان کے سامنے حاضر ہے ہرگز نہیں چاہئے۔ ویسے جو کچھ بھی نماز میں پڑھا جائے گا اس کے معنی کا دھیان آئے گا مگر یہ حاضری کا تصور نہیں پیر کے تصور کو ابولہب کے تصور پر قیاس کرنا پیر صاحب کی بے ادبی ہے ابولہب خدا کا دشمن ہے جس نے گمراہی پھیلائی ہدایت سے روکا پیر صاحب کا مقام کچھ اور ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۸۹ ج ۱۵) ایسا پیر جو اپنا تصور نماز میں کرنے کی تلقین کرے گمراہی پھیلاتا ہے۔ م ع

سیاست میں اپنے پیر کے خلاف حصہ لینا

سوال...... ایک شخص مولانا تھانویؒ سے بیعت ہے۔ ان کی رحلت کے بعد اس نے ان کے خلیفہ مجاز سے تجدید بیعت کر رکھی ہے۔ اب وہ اپنے پیر کے سیاسی عقیدے کے خلاف کانگریس میں شرکت اور ووٹ دینا چاہتے ہیں۔

جواب...... سیاسی معاملہ بیعت سے جدا ہے البتہ اگر مرشد ناراض ہو اور منع کرے تو پھر اس کے خلاف کرنا مضر ہوگا اور اگر مرشد ناراض نہ ہو تو اس سے بیعت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ (کفایت

المفتی ص ۵۷ ج ۲) ہاں اس طرح اپنی رائے مستقل کرنے سے نفع بھی نہیں ہوتا۔ م ع

پیر صاحب کا مریدین کی غیبت کرنا

سوال...... ایک پیر صاحب اپنے مرید کی لوگوں کے سامنے برائی کیا کرتے ہیں' یہ غیبت ہوئی یا نہیں؟

جواب...... کسی بھی مسلمان کی غیبت کرنا جب کہ مصلحت دین اس سے متعلق نہ ہو ممنوع ہے۔ اگر پیر صاحب کا مقصد غیبت سے مرید کی اصلاح کرنا ہے' اور مرید کے سامنے ظاہر کرنا خلاف مصلحت ہو اور لوگوں کے سامنے مرید کی برائی اس واسطے کرتے ہیں تا کہ ان کے ذریعہ مرید کو اپنی برائی کا علم ہو جائے تو ایک یا دو آدمیوں کے ذریعہ اس کو اطلاع کرا دیں' مجمع میں لوگوں کے سامنے بیان نہ کریں۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۹۵ ج ۱۲) کہ اس میں مرید کا نفع نہیں اور خود پیر صاحب کا ضرر ہے۔ م ع

حب فی اللہ کی حقیقت اور اس کی علامت؟

سوال...... اللہ کے لئے دوستی رکھنا دل سے ہے یا فقط زبان سے؟ دینی دوستی رکھنے والوں کی صفت کیا ہے؟

جواب...... حب فی اللہ دل سے ہوتی ہے اور زبان سے ظاہر کرنا بھی مستحب ہے' باقی فقط زبان سے حب فی اللہ نہیں ہوتی۔

۱۔ حب فی اللہ کی صفت یہ ہے کہ اس کا منشا محض اسلام' اور اتباع شریعت ہو یعنی جب تک محبوب شریعت پر قائم رہے اس وقت تک اس سے محبت رکھے' اور جب شریعت کے خلاف باصرار کرنے لگے تو محبت زائل ہو جائے۔

حب فی اللہ کے چند حقوق یہ ہیں۔ (۱) گاہے گاہے اس سے ملتے رہنا۔ (۲) اس کی راحت سے خوش ہونا' کلفت سے رنجیدہ ہونا۔ (۳) بقدر وسعت ہدیہ دینا۔ (۴) خط و کتابت رکھنا (۵) اس کے لئے دعا کرتے رہنا' (۶) اس کے ساتھ ہمیشہ خیر خواہی کرنا (۷) اس کے مخالفوں کی باتیں نہ سننا اور جو سنے اس کو رد کرنا۔ (امداد الفتاویٰ ص ۲۰۷ ج ۱)

پیر کے ہاتھ کو دست رسول تصور کرنا

سوال...... عشاء کی نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو ان کے ہاتھوں کے درمیان میں گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ان کا ہاتھ رکھا ہے' ایک عالم مریدوں کو تعلیم کرتا ہے' کیا یہ تصور درست ہے؟

جواب...... شیخ صادق کو نائب رسول تو تصور کرنا چاہئے مگر یہ خیال کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ شیخ کے ہاتھ رسول کے دست مبارک ہیں' اس میں تو گویا شیخ کو رسول تصور کر لیا' کیا کوئی

مسلمان ایسا تصور کر سکتا ہے جس میں شیخ کو رسول تصور کرنا پڑے؟ اور شیخ صادق تو کبھی یہ بھی نہ کہے گا کہ مجھ کو نائب رسول سمجھو چہ جائے کہ اپنے ہاتھ کو دست رسول تصور کرائے جو شخص اس کی تعلیم کرتا ہے اس سے اجتناب لازم ہے کہیں وہ کل کو دعوی نبوت کا نہ کر بیٹھے۔ (امداد الاحکام ص ۲۰۹ ج ۱) اور اس کے بعد الوہیت کی بھی سوچے۔ م‘ ع

صاحب قبر سے طلب مدد کا طریقہ‘
اور یہ معلوم کرنا کہ صاحب قبر کامل ہے یا نہیں؟

سوال...... یہ دریافت کرنے کی ترکیب ارشاد ہو کہ صاحب قبر کامل ہے یا نہیں؟ اور جب صاحب قبر کامل ہو تو اس سے طلب مدد کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب...... اہل قبور سے بعضے بزرگ کمال میں مشہور ہیں‘ اور ان کا کمال متواتر طریقے پر ثابت ہوا ہے تو ان سے استمداد کا طریقہ یہ ہے کہ اس بزرگ کی قبر کے سرہانے کی جانب قبر پر انگلی رکھے اور شروع سورہ بقرہ مفلحون تک پڑھے‘ پھر قبر کے پائے تانے کی طرف جائے اور آمن الرسول آخر سورت تک پڑھے اور زبان سے کہے کہ اے میرے حضرت! فلاں کام کے لئے درگاہ الٰہی میں دعا اور التجا کرتا ہوں‘ آپ بھی دعا کریں اور سفارش کے ذریعہ سے میری مدد کریں پھر قبلہ کی طرف منہ کرے اور اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے التجا کرے اور وہ صاحبان قبر کہ ان کا کمال معلوم نہیں تو ان کا کمال معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اوپر ترکیب زیارت قبور کے بیان میں جو اولیاء اور صالحین کی قبر کی زیارت کا طریقہ لکھا ہے وہ عمل میں لائے اور بعد فاتحہ اور درود اور ذکر سبوح کے جب اپنا دل صاحب قبر کے سینہ کے سامنے کرے تو اگر اپنے دل میں راحت اور تسکین اور نور معلوم ہو تو جاننا چاہئے کہ یہ قبر کسی بزرگ صاحب کمال کی ہے لیکن استمداد اولیاء مشہورین سے کرنا چاہئے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۲۱۶ ج ۱) عوام کے لئے اس کی اجازت نہیں۔ م‘ ع

حافظ شیرازی کے ایک شعر کے معنی

سوال...... حافظ شیرازیؒ کے اس شعر کے کیا معنی ہیں؟

جنگ ہفتاد و دوملت ہمہ را عذر بنہ چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

جواب...... اس شعر سے اس کی شرح واضح ہے۔

ہفتاد ودو فرقہ رہت می پویند اے بے مانند! گم کردہ ترا بہر طرفی می جویند سر گردانند
سر رشتہ حق بدست یک طائفہ ایست درویشانند باقی بہ تکلف سخنے می گویند ایشانند

یعنی بہتر فرقے تیری راہ میں دوڑتے ہیں اے بے مثل! تجھ کو بھولے ہوئے ہر طرف ڈھونڈتے ہیں۔ پریشان ہیں' حق پر ایک گروہ ہے۔ وہ عارفین ہیں اور باقی سب لوگ تکلف سے بات کہتے ہیں یہ بھولے ہوئے ہیں۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۸ ج ۱)

زیارت قبور کی ترکیب

سوال...... زیارت قبور کی ترکیب ارشاد فرمائیں کہ کیا ہے؟

جواب...... جب عوام مومنین کی قبر کی زیارت کے لئے جائے تو پہلے قبلے کی طرف پشت کر کے' اور میت کے سینے کے سامنے منہ کرے اور سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورہ احد تین مرتبہ پڑھے' اور جب مقبرے میں جائے تو یہ کہے السلام علیکم اهل الديار من المومنين و المسلمين يغفر الله لنا ولكم و انا ان شاء الله بكم لاحقون اور اگر اولیاء و صلحاء کی قبر کی زیارت کے لئے جائے تو چاہئے کہ اس بزرگ کے سینے کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور اکیس مرتبہ چار ضرب سے یہ پڑھے۔ سبوح قدوس ربنا و رب الملئكة والروح اور دل کو اس بزرگ کے سینے کے سامنے رکھے' تو اس بزرگ کی روح کی برکات زیارت کرنے والے کے دل میں پہنچیں گی۔ (فتاویٰ عزیزی) "یہ سالک منتہی کے لئے ہے عوام کے لئے نہیں" م'ع

اولیاء اللہ کا بچشم ظاہری دیدار الٰہی کرنا

سوال...... یہ قول کہ حضرات اولیاء اللہ بچشم ظاہری بیداری کی حالت میں اللہ کا دیدار کرتے ہیں' غلط ہے یا صحیح؟

جواب...... یہ قول ان کا صحیح نہیں' بلکہ ماؤل ہے اگر کسی کامل سے منقول ہے اور مردود ہے اگر کسی جاہل سے مروی ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۹) (غلبہ استحضار کو دیدار کہہ دیا جائے گا ورنہ فی الواقع دیدار نہیں ہوتا"۔ م'ع

اپنے یا کسی کے شیخ پر اعتراض کرنا

سوال...... کوئی مرید اپنے شیخ پر یا کوئی غیر شخص کسی غیر پیر پر اعتراض کرے' تو وہ شیخ اپنے معترض کو جواب بہ نرمی تمام دے' یا بجائے خود ناخوش ہو جائے' اور بالفرض اگر یہ شخص اپنے معترض

کو جواب کافی نہ دے گا جس سے معترض کی تسکین ہو جائے تو گنہگار رہو گا یا نہیں؟

جواب...... جواب نرمی کے ساتھ بھی درست ہے بعض مواقع میں۔ اور غصہ سے بھی درست ہے بعض مواقع میں' اور بعض مضمون فہمائش کے قابل ہوتے ہیں بعض نہیں' لہذا ہر شخص' ہر محل کا جدا معاملہ ہے' اس کا جواب کلی نہیں ہو سکتا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۰)

اس کا تعلق تربیت سے ہے' اور اس باب کو مربی خوب سمجھ سکتا ہے۔ م'ع

وسوسے پر مواخذہ ہو گا یا نہیں؟

سوال...... دل کے خیال فاسدہ سے جو گناہ کبیرہ ہوتے ہیں دل سے دور نہ ہوں' اگرچہ ان کو برا جانتا ہے تو گناہ ہو گا یا نہیں۔ جواب...... صرف دل میں خطرہ آئے اور اس پر عمل نہ کرے اور اس کو رفع کرتا رہے تو گناہ نہیں اور اگر اس کا ارتکاب دل میں ٹھان لے گا تو بے شک گناہ گار رہو گا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۸) اور توبہ نصوح لازم ہوگی۔ م'ع

باپ کے کہنے سے مرشد کو چھوڑ دینا

سوال...... ایک شخص نے ایک مرشد کامل سے بیعت کی' اب اس کا حال یہ ہے کہ کل مذموم باتوں سے متنفر ہے اور متقی بن گیا ہے' مگر اس کا باپ جہالت اور بے عملی کی وجہ سے اپنے بیٹے کو مرشد کے پاس جانے سے روکتا ہے' زید کو اپنے مرشد کے پاس جا کر فیض باطنی حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب...... فضائل کی تحصیل' اور رزائل کی تطہیر واجب ہے اور تجربہ سے اس کا طریق حضرات کاملین کی صحبت ہے اس لئے حکم مقدمۃ الواجب واجب ہے یہ بھی ضروری ہے اور ترک واجب میں والدین کی اطاعت نہیں البتہ اگر مرشد میں خدانخواستہ کوئی شرعی فساد ہے' جو باپ کے بیان کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے' تو ایسی حالت میں اس کی صحبت سے بچنا واجب ہے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۱۳۹ ج ۵)

اہل اللہ کی نسبت معلوم کرنا

سوال...... ضیاء القلوب میں اہل اللہ کی نسبت دریافت کرنے کا قاعدہ مذکور ہے' اس کی ضرورت کیا ہے؟

جواب...... قاعدہ لکھنے سے ضرورت لازم نہیں آتی' (امداد الفتاویٰ ص ۱۴۳ ج ۵) اس لئے اشکال بھی نہیں ہوتا۔ م'ع

تبلیغی چلہ کی اصل حقیقت

سوال...... تبلیغ والے چلے میں نکلنے پر بہت زور دیتے ہیں' کیا چلے کی کوئی اصلیت ہے؟

جواب...... چالیس دن تک لگا تار عمل کی بہت برکت وتاثیر ہے' چالیس دن تک عمل کرنے سے روح اور باطن پر اچھا اثر مرتب ہوتا ہے' جس شخص نے صرف خدا کی رضا مندی کے لئے چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے لئے دو پروانے لکھ دیے جاتے ہیں ایک پروانہ جہنم سے برأت کا دوسرا انفاق سے برأت کا' فاروق اعظمؓ کے زمانے میں ایک شخص ایک عورت پر عاشق ہو گیا وہ عورت پاک دامن اور سمجھ دار تھی' اس نے کہا کہ چالیس دن تک حضرت عمر کے پیچھے تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھو اس کے بعد فیصلہ ہوگا' اس نے چالیس دن تک اسی طرح نماز پڑھی تو اس کی کایا پلٹ گئی' ابھی تک وہ اس عورت کا عاشق تھا' اب اللہ کا عاشق ہو گیا' حضرت عمرؓ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ اللہ کا قول سچا ہے کہ یقیناً نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۳۸۳ ج ۶)

چالیس دن کے چلہ کا حکم

سوال...... بعض صوفیاء کرام چالیس دن کے چلہ کا اہتمام کرتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اس کو وضاحت سے بیان فرمائیں؟

جواب...... اگر تو اس چلہ سے مقصود عبادت الٰہی ہو اور یہ چلہ طیبات کی تحریم سے بھی خالی ہو تو اس کے جواز میں کوئی شک نہیں اور چالیس دن کا تعین اس لئے کرتے ہیں کہ جو عبادت چالیس دن تک خلوص نیت سے کی جائے وہ راسخ ہو جاتی ہے۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ و اذوٰعدنا موسیٰ اربعین لیلة ثم اتخذ تم العجل من بعدہ و انتم ظٰلمون○ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۵۱)

علامہ ابو عبداللہ القرطبیؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ وبھٰذا استدل الصوفیة علی الوصال و ان افضلہ اربعون یوماً (تفسیر قرطبیؒ ج ۱ ص ۳۹۶ سورۃ البقرۃ)

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اللہ اربعین یوماً فی جماعة یدرک التکبیر الاولیٰ کتب لہ براتان براۃ من النار و براۃ من النفاق. (الجامع الترمذی ج ۱ ص ۳۳، ابواب الصلوٰۃ) اس میں بھی چالیس دن کو خصوصیت حاصل ہے۔

مشائخ کرام سے اس کے جواز کی تصریحات اور شرائط بھی منقول ہیں جیسے روزہ رکھنا' شب بیداری' کم بولنا اور کم کھانا وغیرہ

لما قال شاہ ولی اللہؒ: قال المشائخ من اراد الدخول فی الاربعینیة

يلزمه مراعات امور دوام الصيام ودوام القيام و تقليل الكلام والطعام والمنام والصحبة مع الانام والمواظبة في الوضو فی حالات اليقظة و عند المنام وربط القلب مع الشيخ علی الدوام و ترک الغفلة رأساً (شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل ص ۸۳ شرائط چلہ نشینی) (فتاویٰ حقانیہ جلد ۲ ص ۲۵۴)

قوالی سننے کی شرطیں

سوال...... قوالی سننے کی کیا کیا شرطیں ہیں؟ جواب...... قوالی میں ڈھول' تاشے وغیرہ ہوں تو کسی شرط سے سننا جائز نہیں' محض اشعار بلامزامیر کے کسی ایسے شخص سے کبھی کبھی سننا' جس میں کسی قسم کا فتنہ اور کوئی امر خلاف شرع نہ ہو تو درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۵۲ ج ۱)

خواجہ اجمیریؒ کی شان میں مسیح وخضر کا لفظ کہنا

سوال...... ذیل کا شعر جو حضرت معین الدین چشتی کی شان اقدس میں ہے۔

ترے لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا

اس شعر کی نسبت کہاں تک صحیح ہے؟

جواب...... یہاں مسیح سے حضرت عیسیٰؑ مراد نہیں بلکہ ان کا وصف مشتہر مراد ہے' یعنی طبیب حاذق' جیسے حاتم سے سخی اور رستم سے پہلوان اسی طرح خضر سے راستہ بتانے والا مراد ہے' مقصد یہ ہے کہ امراض جسمانی میں مبتلا شخص کو اگر طبیب حاذق مل جائے تو بہت بڑی نعمت ہے' جس سے اس کو بڑی مسرت ہوتی ہے اگر گم کردہ راہ مسافر کو رہنما مل جائے تو بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن آپ کی لحد کی زیارت سے آپ کی متقیانہ زندگی یاد کر کے دل زندہ ہوتا ہے' جس سے انسان کی دینوی واخروی زندگی درست ہو کر حیاۃ طیبہ نصیب ہوتی ہے لہذا نتائج وفوائد کے اعتبار سے ان دونوں نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۵۴ ج ۱) ایسا شعر نہ ہی پڑھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ م'ع

روشن ضمیر کا مطلب

سوال...... اللہ کے بندے روشن ضمیر ہوتے ہیں تو کیا ان کو چودہ طبق کے معاملات نظر آتے ہیں اور وہ سب کچھ جانتے ہیں؟

جواب...... روشن ضمیر کا مطلب یہ نہیں کہ چودہ طبق نظر آئیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ان کے دل میں ایسا نور پیدا کر دیا ہے کہ وہ سنت و بدعت' صدق و کذب' حق و باطل' طاعت و

معصیت میں ایسا فرق کر لیتے ہیں کہ ہرگز بدعت ومعصیت کے لئے آمادہ نہیں ہوتے کہ ان کا یہ نور سلب ہو جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۰۴ ج ۱۲)

بزرگوں کا لذائذ وطیبات کا ترک کرنا

سوال...... بعض بزرگان دین اپنے نفس پر تکالیف اٹھاتے تھے مثلاً خصی کر ڈالنا' جنگلوں میں نکل جانا' ترک نکاح' لباس وطیبات کرنا' اسلام کی درویشی تو اتباع شریعت پر موقوف ہے پھر یہ طیبات کی تحریم کیوں؟

جواب...... بزرگان دین نے جو مجاہدات کئے ہیں' کوئی ایسا نہیں کیا جس سے کوئی بروئے شرع ان پر طعن کر سکے اور نفس وشیطان کی مخالفت کرنا خود جہاد اکبر ہے' پس تہذیب نفس کے واسطے لذائذ ومباحات ولباس وراحت وغیرہ کو انہوں نے ترک کیا' تا کہ نفس ان کا تقاضائے معصیت سے باز رہے اور نفس امارہ ان کا مطمئنہ ہو جائے خود فخر عالم علیہ السلام نے بعض اوقات مرغوب شے کو ترک کر دیا اور خود زینت مکان کرنے سے حضرت فاطمہؓ پر رنج ظاہر کیا تو اشارتاً ثابت فرما دیا کہ اگر مباحات کو تہذیب نفس کے واسطے چھوڑ دیں تو درست ہے۔ اور بزرگوں نے جائز لذائذ چیزوں کو صرف ترک فرمایا نہ کہ حرام کر لیا۔ مریض اگر بسبب مرض کے کوئی شئی ترک کرے اور تمام عمر بیماری کی وجہ سے نہ کھائے تو کچھ ملامت شرع کی نہیں' ایسا ہی بزرگوں نے طیبات کو ترک فرمایا اور خصی ہونا اور دریا میں پڑا رہنا نماز کو چھوڑ کر یہ بزرگوں سے صادر نہیں ہوا' کسی احمق نے بزرگوں پر تہمت لگائی ہے' ہاں اگر چاہ میں لٹکے اور دریا میں کسی وقت سزائے نفس کے واسطے گرے تو نماز فرائض واوراد کو بوجہ احسن ادا کر کے یہ کام کیا ہوگا' ورنہ تمام مشائق صلاح وتکمیل صلوۃ وصوم کے واسطے کرتے تھے اس کو کیسے ترک کرتے یہ غلط تہمت ہے اور ترک نکاح اکثر بزرگوں سے ہوا اپنی شہوت پر اعتماد کر کے کہ معصیت سرزد نہ ہوگی اور فراغ خاطر کی وجہ سے عبادت میں اور مال حرام سے بچنے کو نفقہ حلال کا پیدا کرنے میں زوجہ کے واسطے دشواری جانتے تھے اور اپنے نفس پر گھاس حلال پر قانع ہوتے تھے تو ان وجوہ سے ترک نکاح معیوب نہیں۔
(خیر الفتاویٰ ص ۳۴۶ ج ۱)

تعویذات کے لئے مستند کتب

سوال...... تعویذات کے لکھنے یا پہننے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد یا عمل ہے یا نہیں؟

لوگ ہمیں تعویذ لکھنے پر مجبور کرتے ہیں ان کو کیا لکھ کر دیا جائے تا کہ وہ شرکیہ تعویذات سے بچیں؟

جواب۔۔۔۔۔۔ حصن حصین ص ۴۶ پر ایک حدیث آئی ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو آدمی ان کلمات کو پڑھ نہ سکے تو تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے نیز تعامل سلف بھی ایک اہم دلیل ہے تائید کے لئے۔

۲۔ اعمال قرآنی، مجربات عزیزی، شفاء العلیل، مفید اور معتمد ہیں۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۴۶ ج ۱)

دم کرنے کی ایک مروج صورت کا حکم

سوال۔۔۔۔۔۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسجد کے باہر بچے اور بڑے برتن لئے کھڑے رہتے ہیں کہ نماز ختم ہو اور وہ اپنے برتن میں دم کرائیں اس میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔۔۔۔ اس میں کوئی خلاف شرع امر نہیں، ہاں شور و شغف ہوتا ہو تو شور سے روکنا چاہئے (خیر الفتاویٰ ص ۳۴۳ ج ۱) "نہ کہ برکت حاصل کرنے سے" م، ع

عملیات کے ذریعے کمائے ہوئے پیسے کا حکم

سوال۔۔۔۔۔۔ عملیات کے ذریعہ مال حلال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔۔۔۔۔۔ حضرت تھانویؒ لکھتے ہیں کہ یہ بواسطہ جنات چوری ہے لہذا حرام ہے۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۴۵ ج ۱) "اس کو لوگ دست غیب جانتے ہیں حالانکہ یہ دست عیب ہے۔ م، ع

دوسرے کے لئے استخارہ کیسے کرے؟

سوال۔۔۔۔۔۔ استخارہ دوسرے کے کام کے لئے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے تو الفاظ استخارہ کیسے پڑھا جائے؟

جواب۔۔۔۔۔۔ دوسرے شخص کے لئے بھی استخارہ جائز ہے اور انی استخیرک کے بعد لفلان اس کا نام لے کر پڑھے اور ان ھذا الامر خیرلی کے بجائے لہ کہہ دیا جائے (خیر الفتاویٰ ص ۳۴۳ ج ۱) استخارہ کے لئے کچھ ہدایات بھی ہیں جن کو کسی عالم سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ م، ع

دم کرنے پر مال لینا جائز ہے

سوال۔۔۔۔۔۔ ایک شخص نے بیمار سے کہا کہ جب آپ کو شفا ہو جائے گی تو اتنا مال لوں گا اگر شفا نہ ہو تو کچھ نہیں لوں گا اللہ تعالیٰ نے اس بیمار کو شفا عطا فرما دی تو کیا اس معالج کے لئے مال لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔۔۔۔۔۔ تعویذ پر یا کوئی آیت پڑھ کر دم کرنے پر اجرت لینا جائز ہے لیکن صورت مسئولہ میں

شخص مذکورہ نے یہ کہہ کر "اگر شفاء نہ ہو تو کچھ نہ لوں گا" اجارہ فاسد کر دیا' اب وہ شخص اس اجرت کے پانے کا مستحق نہیں جس پر دونوں کا فیصلہ ہوا تھا البتہ اجر مثل کا حق دار ہے۔ (خیر الفتاویٰ ۳۴۰ ج ۱)

عملیات کے ذریعہ ملائکہ یا جنات کو مسخر کرنا

سوال...... جنات یا فرشتوں کو عمل کے ذریعہ مسخر کرنا درست ہے یا نہیں؟

۲۔ بعض بزرگان دین کے جنات تابع تھے' ان کی کیا حقیقت ہے؟

۳۔ مؤکل کاف کے فتحہ سے یا کسرہ ہے؟

۴۔ مؤکل جنات ہوتے ہیں یا فرشتے یا دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے؟

۵۔ کسی عمل کے ذریعہ فرشتوں کی تسخیر ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب...... نفع حاصل کرنے کے لئے مسخر کرنا جائز نہیں کیونکہ اس میں آزاد کو غلام بنانا ہے اور ان سے بیگار لینا ہے جو حرام ہے۔

۲۔ ظاہر ہے کہ وہ ممنوع شرعی کا ارتکاب نہ کرتے ہوں گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ بطور کرامت ان کے تابع کر دیتے ہیں اس میں کسی عمل کا دخل نہیں "عمل خالص رضائے الٰہی کے لئے اور تابعیت بطور کرامت" م'ع

۳۔ قاعدہ کی رو سے تو کاف کے فتحہ کے ساتھ ہونا چاہئے" اور الغلط العام فصیح کی رو سے بالکسر بھی صحیح ہے" م'ع

۴۔۵ دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے" اور فرشتے بھی مسخر ہو سکتے ہیں (خیر الفتاویٰ ۳۶۰ ج ۱) "باذن اللہ" م'ع

من ليس له شيخ فشيخه ابليس کسی بزرگ کا مقولہ ہے

سوال...... آیا یہ حدیث ہے یا کسی بزرگ کا مقولہ ہے من ليس له شيخ فشيخه ابليس

جواب...... یہ کسی بزرگ کا مقولہ ہے' حدیث شریف نہیں' البتہ اس کا مطلب صحیح ہے کہ جو شخص اپنے استاذ' ماں باپ یا کسی متبع سنت کو اپنا رہنما نہیں بناتا وہ شیطان کے پھندے میں پھنس جاتا ہے۔ (خیر الفتاویٰ جلد ۱ ص ۳۶۱) "گو ضروری نہیں" ۔م'ع

چنگ ورباب وساز کا مسئلہ

سوال...... مزامیر معازف کی حرمت عام وخاص تمام کے حق میں ہے' یا لاهله حلال اور

لغیرہ حرام، قول مشہور درست ہے، اگر کسی شخص کو بجز محبوب حقیقی کے اور کسی شئے سے محبت نہ ہو اور اس کو مزامیر و معازف سے ترقی حاصل کرنا مقصود ہو قضاءً تو جائز نہیں ہوسکتا مگر دیانۃً بھی جائز ہے یا نہیں؟ اور بزرگوں سے جو سننا منقول ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب...... سب خاص و عام کو حرام ہے، کسی کو حلال نہیں، ایسی حالت میں بھی ہرگز جائز نہیں اور نہ بزرگوں نے سنا، مگر بشریت سے، اگر سنا تو تو وہ معصوم نہ تھے، نہ ان کا قول و فعل حجت ہے، شریعت اور طریقت میں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۰)

شمائم امدادیہ پر اعتراضات کے جوابات

سوال...... لفظ غوث حضرت جیلانیؒ کے نام کے ساتھ استعمال کیا گیا جس کی تفسیر اور عدم جواز آپ سے بھی مخفی نہیں اس جگہ کیوں استعمال کیا گیا؟ اہل بدعت کہیں تو ان پر کفر کا فتویٰ لگتا ہے۔

۲۔ ایک بیمار کو لفظ اللہ کہنے سے روک کر لفظ آہ کے کہنے کا حکم دیا گیا، اور لفظ اللہ کے استعمال سے اضافہ علالت کا ذکر، اور لفظ آہ سے شفا کا بیان ہے، تو گویا لفظ آہ اسم ''اللہ'' سے افضل ہوا۔

جواب...... ''غوث'' ایک مرتبہ ولایت کا نام ہے، جیسے قطب ابدال وغیرہ۔ ''لہٰذا اس کا استعمال محل اشکال نہیں'' نیز غوث کے قائل پر کفر کا فتویٰ تو نظر سے نہیں گزرا۔'' اور مذکورہ معنی میں اس کا استعمال سبب تکفیر ہو بھی نہیں ہوسکتا۔

۲۔ کسی دوائی یا لفظ سے اگر شفا ہو جائے تو اس سے دوائی یا لفظ کی افضلیت تو ثابت نہیں ہوتی ورنہ سقمونیا اور سونپ کا افضل ہونا لازم آئے گا حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔ نیز آہ آہ کرنے میں بیچارگی اور عبدیت کا اظہار ہے بخلاف اللہ اللہ کہنے کے کیونکہ یہ ذکر اللہ تو ہے مگر اس میں اپنی بیچارگی کا اظہار نہیں۔ (خیر الفتاویٰ ص ۳۶۷ ج ۱)

تحفہ دعا

دعاء انس رضی اللہ عنہ

سوال...... آج کل جیسا کہ آپ جانتے ہیں ملکی حالات خراب ہیں' جلاؤ گھراؤ کی فضا ہے کسی کی جان و مال اور عزت محفوظ نہیں اس کے لئے کوئی دعا بتلادیں ہم نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کوئی دعا حضرت انسؓ کو سکھلائی تھی۔ اگر اس کی نشاندہی ہو جائے تو عنایت ہوگی؟

جواب...... آپ کی خواہش پر وہ دعا تحریر کی جاتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم خاص حضرت انسؓ کو سکھلائی تھی۔ اس کی برکت سے وہ ہر قسم کے مظالم اور فتنوں سے محفوظ رہے۔ اس دعا کو علامہ سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں نقل فرمایا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اس کی شرح فارسی زبان میں تحریر فرمائی ہے اور اس کا نام "استیناس انوار القبس فی شرح دعاء انس" تجویز فرمایا ہے' ذیل میں ہم دعا انس اور اس کی فارسی شرح کا اردو ترجمہ پیش کرتے ہیں' آنجناب' حضرات علماء وطلباء و مبلغین اسلام اور تمام اہل اسلام صبح وشام اس دعا کو پڑھا کریں' انشاء اللہ انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی وہ دعا یہ ہے۔

بسم اللہ علی نفسی ودینی بسم اللہ علی اھلی ومالی وولدی بسم اللہ علی ما اعطانی اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا اللہ اکبر. اللہ اکبر. اللہ اکبر واعزواجل واعظم مما اخاف واحذرعزجارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک اللّٰھم انی اعوذبک من شرنفسی ومن شر کل شیطان مرید ومن شر کل جبار عنید فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین. (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۸ ص ۲۳۲)

سالکین کے خواب اوران کی تعبیر

خواب کی حقیقت کیا ہے؟

سوال...... خواب کیا چیز ہے؟ روح بدستور جسم میں رہتی ہے تو بندہ مثلاً کیوں کر پہنچ جاتا ہے اور ولایت کی سیر کیوں کر کرآتا ہے۔ دن رات دیکھتا ہے جینا دیکھتا ہے' کن آنکھوں سے دیکھتا ہے؟ بعض واقعات آئندہ یا موجودہ یا گزشتہ صحیح بھی نکلتے ہیں۔ کیا مجرد روح سب کچھ کرسکتی ہے؟ ایک آریہ کے جواب میں مجھے ضرورت ہوتی ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ خدا بے آنکھ دیکھتا ہے۔ بے کان سنتا ہے تو بلا مادہ اس نے دنیا بھی بنادی ہو اس کے جواب میں وہ کہتا ہے کہ یہ کام تو روح بھی کرسکتی ہے۔

جواب...... جو امر حواس کے ذریعے معلوم نہ ہوسکتے ہوں اور عقلاً بھی چند وجوہ کو محتمل ہو اس کی حقیقت کی تحقیق کے لئے دلیل نقلی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خواب اسی قبیل سے ہے اور نقل یعنی شرع نے ان امور سے بحث کی ہے جن کو نجات آخرت میں علماً عملاً دخل ہو۔ اور خواب ان امور سے نہیں لہذا کسی دلیل قطعی سے اس کی حقیقت کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اور جس مسئلے سے سوال میں بحث خواب کو متعلق کردیا گیا ہے اس سے اس کو کوئی علاقہ نہیں۔ کیونکہ مادے کے قدیم کہنے والے خود مدعی ہیں۔ ہم کو ان کے مقابلے میں بلا جارحہ دیکھنے سننے اور بلا مادہ پیدا کرنے میں اثبات استلزام کی حاجت نہیں۔ بلکہ خود ان سے اس مدعا کے اثبات پر دلیل کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے اور جب وہ دلیل بیان کریں اسی کے مقدمات پر مواخذہ کرنے کا منصب (ہمیں حاصل) ہے اور ان سب کا جواب ان کے ذمے ہے پس روح خواہ بلا جارحہ دیکھے یا مع الجارحہ کسی حالت میں ہم کو نہ کوئی ضرر ہے نہ ان کو کوئی نفع ہے۔ جیسا کہ ہم حدوث مادہ کا دعویٰ کریں گے تو اس کی دلیل اور اس دلیل پر جو باضابطہ اعتراض ہوگا۔ اس کا جواب یہ سب ہمارے ذمے ہوگا اس لئے مسئلہ خواب کی تحقیق اس مبحث سے محض خارج ہے۔ بلکہ ان سے دلیل کا مطالبہ کرنا چاہئے اگر وہ دلیل عقلی پیش کریں گے تو ہم اس کے مقدمات پر کلام کریں گے اور اگر دلیل نقلی پیش کریں گے تو اس کے صحیح و معتبر ہونے پر اسی دلیل کا قائم کرنا جس کا منتہیٰ مقدمات عقلیہ ہوں ضروری ہوگا۔ پس قدر ضروری تو صرف یہی امر ہے لیکن قطع نظر اس مسئلے کے تعلق سے مستقل طور پر آپ کے پوچھنے کی وجہ سے خواب کی حقیقت جو کہ ظناً سمجھا ہوں عرض کرتا ہوں۔

تصریحات مکاشفین وتلویحات نصوص سے ثابت ہوا ہے کہ علاوہ عالم دنیا اور عالم آخرت کے

ایک عالم مسمّیٰ بہ عالم مثال ہے اور اس کے خواص عجیبہ میں سے ہے معانی کا بہ شکل صور متمثل ہو جانا اور صور مقدار یہ غیر مادیہ بھی اسی میں موجود ہیں۔ اور مرنے کے بعد اسی عالم میں روح کا قرار اور تنعم و تالم ہوتا ہے اور خواب میں بھی یہی عالم گاہے منکشف ہو جاتا ہے اور نیز ثابت ہوا ہے کہ ہر انسان کے لئے جسد عنصری کے علاوہ ایک اور جسد بھی ہے جو کہ اس عالم مذکور میں موجود ہے۔ اس لئے اس کو جسم مثالی کہتے ہیں اور روح کا تعلق اس کے ساتھ بھی ہے پس جو خواب کہ قوت متخیلہ کا تصرف ہو وہ تو اس بحث سے خارج اور منجملہ اضغاث احلام وخیالات دماغیہ ہیں۔ لیکن جو خواب قوت متخیلہ کا تصرف نہ ہو اس کی حقیقت اسی عالم کا منکشف ہو جانا ہے اور اس میں جو دیکھنا' سننا' چلنا' پھرنا وغیرہ دیکھتا ہے یہ سب افعال اسی جسم مثالی کے ہیں۔ اور اس جسم میں اس کے مناسب چشم و گوش وغیرہ ہیں اور یہ جسم منجملہ صور موجودہ اس عالم کے ہے اور جو واقعات بعینہ بیداری میں واقع ہوتے ہیں اس کے صور و معانی کے امثال تبدیل نہیں ہوتے اور جن میں حاجت تعبیر کی ہوتی ہے وہ صور اور معانی دوسرے اشکال جوہر یہ یا عرضیہ میں متبدل ہو کر متمثل ہو جاتے ہیں جو شخص اصلی اور مثالی اشیاء میں مناسبت سمجھتا ہے وہ معبر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (امداد الفتاویٰ ص ۲۴۲ ج ۵)

حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کے معنی

سوال: حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات وھی الرویاء الصالحۃ کے متعلق سوال وارد ہوتا ہے کہ خصائل نبوت تو اور بھی باقی ہیں پھر اس حصے سے اوروں کی نفی کیسے ہوئی؟

جواب...... یہ حصر حقیقی نہیں۔ جس کے دوسرے خصائل کے بقا کی نفی لازم آئے۔ بلکہ حصہ اضافی باعتبار وحی کے ہے۔ مقصود بقاء وحی کی نفی کرنا ہے۔ یعنی اب وحی نبوت کا سلسلہ باقی نہیں منقطع ہو چکا۔ باقی یہ کہ دلالت تو دوسرے خصائل میں حصر کرنے سے بھی مستفاد ہو سکتی تھی۔ مثلاً یوں فرمایا جاتا لم یبق من النبوۃ الا الاخلاق اور مقصود اس سے بھی وحی کی نفی ہوتی ہے۔ پس اس دلالت کے لئے مبشرات کو کیوں خاص کیا گیا؟ اگرچہ ذکراً ہی سہی۔ جواب یہ ہے کہ ان خصائل میں مبشرات وحی کے زیادہ مشابہ ہیں۔ غیب کے انکشاف میں مشترک ہونے کی وجہ سے۔ دوسرے خصائل اس قدر مشابہ نہیں۔ پس قوت مشابہت کے سبب مبشرات کے بقا سے وہم ہو سکتا تھا بقائے وحی کا اس لئے اس عنوان سے وحی کی نفی کرنا اغلب تھا کہ جو چیز سب سے زیادہ وحی کے مشابہ ہے اس کا بقا بھی مستلزم نہیں بقائے نبوت کو۔ چہ جائے کہ دوسرے خصائل۔

باقی یہ کہ ایسا اشتراک فی انکشاف الغیب کشف والہام میں بھی ہے ان کو مبشرات کے ضمن

میں کیوں ذکر نہیں فرمایا وجہ یہ ہے کہ وہ بھی حکماً مبشرات کے ساتھ ملحق ہیں کیونکہ ان میں بھی مثل رویا کے اس عالم سے ایک گونا غیبت ہوتی ہے۔ پس وہ بھی بحکم رویا ہیں رویا کے مفہوم میں حکماً وہ بھی داخل ہیں۔ پس گویا معنیٰ کلام کے یہ ہیں **لم یبق الرویا والکشف والالهام** یا اگر وہ رویا میں داخل نہیں مگر وصف جامع مذکور کے سبب وہ رویا پر مقیس ہیں بہرحال سب کا اتحاد حکم میں ثابت ہو گیا۔ پس سب اشکال دفع ہو گئے اور حدیث کا مضمون منقح ہو گیا۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۸۴)

تعبیر کا معبر کے موافق ہونا

سوال...... تعبیر کے باب میں ایک حدیث ہے **الرویا علی رجل طائر مالم تعبر فاذا عبرت وقعت** رواہ ابوداؤد ای **وقعت کما عبرت کما هو الظاهر۔**

اور دوسری حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کا ارشاد ہے۔ **اصبت بعضا واخطات بعضا** رواہ الشیخان **ای عبرت البعض کما یقع و لم تعبر البعض کما یقع کما هو المتبادر** پس دونوں متعارض ہیں۔ وجہ تطبیق کیا ہے؟

جواب...... اصابت وخطا کی جو تفسیر کی گئی ہے اس پر کوئی دلیل نہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ اصابت کی تفسیر اصول تعبیر کے موافق ہونے سے کی جائے اور خطا کی تفسیر عدم موافقت اصول التعبیر (یعنی تعبیر کے اصول کے موافق نہ ہونے) سے کی جائے اور اس احتمال کی نفی کی کوئی دلیل نہیں۔ اور وقوع حال خطا میں بھی حسب تعبیر ہی ہو۔ جیسے تیر پھینکنے میں اگر خطا بھی ہو جائے جب بھی وقوع ایسے ہی ہوگا جیسا کہ کمان سے نکلا ہے۔

جیسے مشہور ہے کہ کسی نے اپنی ایک ٹانگ مشرق میں ایک ٹانگ مغرب میں دیکھی تھی اور کسی معبر سے پوچھا تھا اور ایک غیر ماہر کی تعبیر ٹانگیں چرنے کی بھی نقل کر دی تھی اس نے کہا تھا کہ اب تو یوں ہی ہوگا۔ ورنہ تیرا مشرق ومغرب میں تسلط ہوتا۔

اور اگر تعبیر صدیقی میں خطا کا محل اجزاء غیر مستقبلہ ہوں۔ مثلاً اسلام یا قرون کی تشبیہ تو پھر اصل سے سوال ہی متوجہ نہیں ہوتا۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۸۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر

سوال...... میں نے آج خواب دیکھا کہ میں مدینہ شریف پہنچا اور سب لوگوں کو دیکھا کہ چاروں طرف سے آپ کے مزار شریف کو روشن دان سے دیکھ رہے ہیں۔ دروازے کی طرف پہنچا

تو آپ قبر شریف پر سوئے ہوئے ہیں۔ مگر چہرۂ مبارک آپ کا کھلا ہوا تھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جاگ رہے ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا۔ آپ نے جواب دیا۔ پھر آپ منبر شریف سے باہر نکل آئے۔ تمام لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ میرے لئے خدا آخرت میں کیا کرے گا؟ اور مجھ سے راضی ہے یا نہیں؟ میں نے بھی پوچھا۔ جواب ملا کہ خدا تمہارے لئے فرماتا ہے۔ **قربناھم نجیا ولکن کفر تم**۔ پھر میں نے اپنے دل میں اسی وقت خیال کیا کہ کیا ہم مسلمان ہیں؟ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں؟ اور اللہ نے ہم کو کافر کہا ہے؟ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ مومن و کافر دونوں کو پیدا کرتا ہے جو مسلمان ہیں مگر ازل میں کافر ہیں کام مسلمان کا برابر کرتے ہیں اور پھر کافر ہیں مجھ کو اپنی حالت پر سخت صدمہ ہوتا ہے کہ میں کافر ہوں اور یہی تشویش ہے کہ نعوذ باللہ میں تو ازل میں کافر ہوں پھر کہا قرآن لاؤ ہم تمہارا امتحان لیتے ہیں۔ میں نے بہت خوف کیا۔ امتحان نہ ہوا۔ یکا یک جہان خواب کا بدلا کہ کانپور میں جامع مسجد میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں۔ پھر لوگوں نے سوال کیا میں نے بھی سوال کیا کہ آپ میرے بارے میں صاف طور سے فرمایئے کہ مجھ کو خدا تعالیٰ کیسے کرے گا؟ حضورؐ نے فرمایا پھر قرآن شریف میں غور کر کے جواب دوں گا۔ مجھ کو اپنے لئے غم تھا کہ یکا یک آنکھ کھل گئی۔ جناب والا اس کا مطلب صاف طور سے بیان فرمائیں تاکہ طبیعت کو اطمینان ہو۔

مجھ کو اور وظائف پڑھنے کی نوبت نہیں آتی۔ صرف قرآن مجید کے دو تین سپارے روزمرہ ختم کرتا ہوں اور ہاں جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غم ظاہر کیا تھا تو آپ نے کہا غم نہ کرو۔ کافر و مومن پیدا کرنا خدا کی قدرت ہے اور وہی خالق ہر شے کا ہے۔ اس کی خلق میں خوش ہونا چاہئے۔ جو پیدا کرے وہی اچھا ہے اور تم نے اپنے پڑھنے کو برباد کیا۔

جواب...... یہ **کفر تم** کفر سے نہیں۔ بلکہ کفران سے ہے۔ **قربنا** میں علم دین کے دیئے جانے کی جانب اشارہ ہے جو کہ وسیلہ قرب ہے اور **کفر تم** اس مشغلے کو ترک کرنے کی طرف کہ نعمت کی بے قدری ہے۔ باقی اجزائے خواب کو اسی پر منطبق کر لیجئے۔

اور یہ ارشاد کہ "اس کے خلق سے خوش ہونا چاہئے" مطلب یہ ہے کہ شغل علم کو ترک کرنا گو مرتبہ کسب میں قبیح ہے مگر مرتبہ کسب میں چونکہ متضمن ہے ہزاروں حکمتوں کو اس لئے اس ہیئت خاص سے اس پر راضی رہنا چاہئے اس رضا کا اثر عمل میں یہ ہے کہ قبیح سے توبہ کر کے اور اس کو ترک کر کے اس کے تدارک میں تو مشغول ہونا ضروری ہے لیکن شب و روز تاسف میں رہنا بسا اوقات تعطل کا سبب بن جاتا

ہے اس لئے شدت تاسف کے وقت یہ سمجھئے کہ اس میں بھی میرے لئے کوئی حکمت ہوگی۔ مثلاً یہی حکمت ہو کہ مجھ کو اس قبیح کے آثار کا مشاہدہ ہو گیا اب فعل حسن سے موازنہ بصیرت کے ساتھ کر سکتا ہوں۔ جس سے اس قبیح سے نفرت ہوتی ہے اس لئے بزرگوں نے گناہ کے زیادہ سوچنے سے روکا ہے۔

مولانا کا قول ہے۔ ''ماضی و مستقبلت پردۂ خداست''۔ اور فرمایا ہے۔

اے کہ از حال گذشتہ توبہ جو   کے کنی توبہ ازیں توبہ بگو

اس مضمون کو لکھنے سے پورا سمجھنا مشکل ہے زبانی سمجھنا ممکن ہے۔

لطیفہ: بشارت قربنا هم نجیا میں ایک نکتہ بھی ہے وہ یہ کہ یہ عنوان حضرت موسیٰ کی شان میں وارد ہوا ہے۔ چونکہ آپ کا نام بھی موسیٰ ہے۔ اس لئے اس عبارت میں لفظی رعایت بھی اعلیٰ درجے کی ہے اور معنوی رعایت مقتضی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو تشبہ کمالات میں ان کے ساتھ ہو گا۔ جس کو بزرگوں نے قدم موسیٰ پر ہونا لکھا ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۳۹)

حضور علیہ السلام کی سی صورت شیطان ہر گز نہیں بن سکتا

سوال...... جناب فیض مآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اگر خواب میں دیکھے تو اس میں شیطان کے مکر کا شبہ ہے یا نہیں؟ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکتوبات جلد اول میں ہے کہ فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل صورت مدینہ منورہ میں مدفون ہے اس صورت میں شیطان ہر گز نہیں بن سکتا۔ باقی اگر کسی دوسری صورت میں بن کر وہ دل میں ڈالے اور بتائے کہ یہ فلاں ہیں تو کر سکتا ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ اس کو اس کی بھی طاقت نہیں کہ کسی کے ساتھ ایسا مکر کر سکے۔ اس سے وہ عاجز ہے بلکہ جس طرح اور جس صورت کو دیکھے اور اسے معلوم ہو کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو وہ بھی حق ہوگا۔ یہاں باطل کا گزر نہیں ہے۔

اب مجھے یہ پوچھنا ہے کہ میں دونوں میں سے کس کو حق سمجھوں؟ جب سے یہ دیکھا گیا دل میں بڑا شبہ پیدا ہو گیا۔ کیونکہ ہم نے اصلی صورت مبارک کبھی دیکھی نہیں۔ اب اگر ہم خواب میں دیکھیں تو کیوں کر جانیں گے کہ یہ آپ کی صورت مبارک ہے؟ یا نہیں؟

جواب...... اکابر کے دونوں قول ہیں۔ مگر میرے نزدیک دوسرے قول کو ترجیح ہے۔ لیکن یہ ترجیح ظنی ہے۔ اعتقاد جازم کے لئے کافی نہیں۔ باقی یہ کیوں کر جانیں گے اس کے لئے شہادت قلب جو بطور علم ضروری غیر استدلالی کے حاصل ہو جاتی ہے کافی ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۴۳) ''خواب میں جب کسی اللہ کے بندہ کو یہ شرف ملتا ہے زمانہ نبی کا محسوس ہوتا ہے خود بخود ادراک ہو جاتا ہے'' م ع

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں یہ فرمانا کہ اب کون سا کمال حاصل کرنے آئے ہو؟

سوال..... خواب میں دیکھا روضہ اقدس علی صاحبہا الصلوۃ والسلام پر جارہا ہوں جب وہاں پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قاصد میرے پاس تشریف لائے ان کے ذریعے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا (یہ الفاظ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے سنے) کہ ان سے کہہ دو اب کون سا کمال حاصل کرنے آئے ہو؟

جواب..... معنی یہ ہیں کہ اس وقت کی استعداد کے موافق تو یہی کمالات ہیں البتہ ممکن ہے کہ مجاہدہ کی برکت سے استعداد بڑھے اور اس سے دوسرا کمال پیدا ہو۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۴۵)

شیطان انبیاء و اولیاء کی صورت بنا سکتا ہے یا نہیں؟

سوال..... جو شخص حالت بیداری یا خواب میں انبیاء علیہم السلام' خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ سید الشہداء' حضرت حسینؓ وصوفیائے کرام کی زیارت سے مشرف ہو تو ایسے موقع پر شیطان کی نسبت بدگمانی ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب..... جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں تو احتمال شیطان کا نہیں ہو سکتا ہے اور غیر انبیاء کی صورت بن سکتا ہے۔ چنانچہ بستان المحدثین میں شیخ ابوالعباس سے چند قصے اس قسم کے نقل کئے ہیں۔ البتہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اور انبیاء ہیں ان کے بارے میں تردد ہے مجھ کو تحقیق نہیں۔

البتہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ "علماء اس کو خصوصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شمار کرتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام کے لئے شمار کرنا جائز نہیں"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی شکل بھی بن سکتا ہے اور نیز اس سے پہلے لکھتے ہیں "کیونکہ آنحضرت مظہر ہدایت ہیں اور شیطان مظہر ضلالت ہے اور ہدایت و ضلالت کے درمیان تقابل تضاد ہے"۔

اس دلیل کا مقتضا یہ ہے کہ اور انبیاء کی شکل بھی نہیں بن سکتا۔ اور قواعد شرعیہ سے اسی کو ترجیح معلوم ہوتی ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۴۴)

ام المومنین کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر

سوال......ایک رضا خانی مولوی نے اشتہار چھپوایا کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر عورت ملنے کی فرمائی ہے۔ لہٰذا حضرت عائشہ کی سخت توہین ہوئی ہے اور لکھتے ہیں کہ کوئی کمینے سے کمینہ بھی ماں (ام المومنین) کو خواب میں دیکھ کر جورو سے تعبیر نہیں کرے گا۔ یہ حضرت صدیقہ کی سخت توہین ہے بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے۔ اس سے زیادہ کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہوسکتی ہے کہ ماں (ام المومنین) کو جورو سے تعبیر کیا جائے؟

جواب......خواب کی تعبیر ایک مقدس علم ہے ایک خاص فن ہے۔ اس کے اصول وضوابط ہیں اس کو سمجھنے کے لئے خداداد عقل وفہم کی ضرورت ہے۔ فن تعبیر کے اصول وضوابط معلوم کئے بغیر صرف اپنی ناقص عقل سے اس میں دخل دینا اور تعبیر دینے والوں پر اعتراض کرنا جہالت اور بے وقوفی کی دلیل ہے۔

امہات المومنین کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر نیک بیوی نصیب ہونے کی درست ہے۔ اس میں بے حرمتی یا توہین کا شائبہ نہیں۔ اس کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو نور نبوت سے کچھ حصہ نصیب ہوا ہو۔ جو لوگ بدعات وظلمت کی ناپاکی میں غرق ہورہے ہوں خداوند عالم ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت میں گرفتار ہوں وہ لوگ اس نعمت سے کہاں بہرہ اندوز ہوسکتے ہیں؟ **من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین** یعنی جس نے کوئی بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو پناہ دی تو اس پر خدا کی لعنت اور ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

علامہ شیخ عبدالغنی نابلسی (جن کو مولوی احمد رضا خاں صاحب بھی اپنا مذہبی پیشوا مانتے تھے) اپنی مشہور کتاب "**تعطیر الانام فی تعبیر المنام**" میں ازواج مطہرات میں سے کسی کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر واضح الفاظ میں نیک بیوی ملنا لکھتے ہیں عربی عبارت یہ ہے۔

من رای من الرجال احداً من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اعجب تزوج امراۃ صالحۃ (ج۱ص۱۷)

کیا علامہ نابلسی نے نعوذ باللہ امہات المومنین کی توہین کی ہے؟ معاذ اللہ آپ کمینہ تھے؟ آپ بے ایمان و بے غیرت تھے؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر حضرت تھانویؒ کی ذات مقدس پر تعبیر مذکور سے کسی قسم کی تہمت لگانا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ (فتاویٰ رحیمیہ ج۲ص۲۴۸)

هذا من فضل ربی لکھ کر لگانے کی تعبیر

سوال...... میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک رشتے دار کے گھر گیا۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ لکھ کر لگا دو۔ اور الفاظ یاد نہیں رہے۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں۔ "هذا من فضل ربی" مکان دو منزلہ ہے۔ اس پر لگانے کو کہا۔ اس کے بعد میں گھر آیا۔ دیکھا والدہ لیٹی ہوئی ہیں وہ مجھے قریب بلا کر کہنے لگیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا کیسے پسند آ گئی تھی۔ میں نے جواب دیا جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے۔ پھر انہوں نے کہا اگر میں مر جاؤں تو میری قبر پر تختے جلد لگانا اگر میں نہ مانوں پھر بھی جلد لگانا۔ یہ خواب میں نے چار بجے دیکھا ہے۔

جواب...... اس خواب میں دو باتوں کی طرف اشارہ ہے۔ ایک یہ کہ اس دنیا میں جو چیز بھی ہے اس کو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ محض خدائے پاک کے فضل سے ہے۔ میری حیثیت ایسی نہیں تھی کہ میں اس کا مستحق ہوتا۔ نہ میری محنت کو اس میں دخل ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ یہاں عمر دی گئی ہے اس کا مقصد آخرت کی فکر اور تیاری ہے۔ اس مقصد کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے کبھی ذہن اس سے خالی نہ رہے اللہ پاک مجھے بھی توفیق دے اور آپ کو بھی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۵ ص ۲۳۹)

خواب میں جوتی گم ہونے کی تعبیر

سوال...... میں خواب دیکھتا ہوں کبھی ایک جوتی گم ہو جاتی ہے کبھی دونوں پھر میں پریشان ہو کر اس کو تلاش کرتا ہوں اور کبھی پھٹ جاتی ہے اس کی کیا تعبیر ہے؟

جواب...... بظاہر اسباب سفر کی تعبیر ہے کہ سفر کی ضرورت ہے مگر اس پر رکاوٹ ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ ج۵ ص ۴۳۷)

خواب میں مردے کے غسل کرنے اور بچہ پانے کی تعبیر

سوال...... والدہ کا انتقال ہوا۔ انتقال سے تین روز بعد والد صاحب نے خواب دیکھا کہ بندے کی والدہ غسل کر کے بھیگا کپڑا اور بھیگے بال اور ایک بڑے لڑکے کو ساتھ لے کر والد کے پاس کھڑی ہیں اور کہتی ہیں کہ میں اپنے لڑکے کو پاتی ہوں۔

اول تو یہ بات کہ تین روز کے بعد غسل کرنا' اس کی کیا وجہ ہے؟ اول شب ہی میں کیوں غسل سے مشرف نہ ہوئیں۔

دوسرے یہ کہ اس وقت لڑکا پانا بھی دشوار' کیونکہ جتنے نابالغ بچے ہیں سب حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ یا اور کسی کے پاس ہوں گے۔ مگر ماں باپ کو ہرگز نہیں مل سکتے۔

جواب...... غسل کرنا اشارہ ہے گناہوں سے پاک ہونے کی طرف۔ سو ممکن ہے کہ تین روز کے بعد معافی ہوئی ہو اور ممکن ہے کہ اس کے قبل ہوئی ہو اور خواب تین روز بعد نظر آیا ہو۔ کیونکہ واقعہ اور خواب کا متصل ہونا ضروری نہیں۔ تقدم و تاخر دونوں کا احتمال ہے۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچنا والدین کو ملنے کے منافی نہیں۔ جیسا دنیا میں مشاہدہ ہے کہ خدمت ماں کے سپرد ہوتی ہے اور ولایت باپ کو ہوتی ہے اسی طرح ممکن ہے کہ بچے سرپرستی میں تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی ہوں اور ان کی اجازت سے ماں باپ کے پاس بھی رہتے ہوں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۳۹)

خود کو مردہ دیکھنے کی ایک صورت کی تعبیر

سوال...... میں نے خواب دیکھا کہ میں مر گیا ہوں۔ کفن وغیرہ پہنا کر جنازہ تیار ہے میرا منہ کھلا ہوا ہے اور میں موجود لوگوں سے کہہ رہا ہوں کہ میرا منہ ڈھانک دو اور مجھے لے چلو۔ لوگوں نے کہا اگر منہ ڈھک دیں گے تو نہ تم سن سکو گے نہ کچھ بول سکو گے اور پہنچتے ہی عذاب شروع ہو جائے گا۔ یہ باتیں سن کر میں گھبرا گیا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

جواب...... خواب میں تنبیہ ہے کہ موت کی تیاری کی جائے جن امور کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے ان سے پرہیز کیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۴۳۸)

اونٹ کی رفتار سے موت کی تعبیر

سوال...... میں رات کو سونے سے پہلے یہ کہہ رہا تھا اے اللہ! اب تو تو میری مٹی سمیٹ لے۔ رات کو دیکھتا ہوں کہ میں زمین وغیرہ کے بارے میں کسی حاکم کے پاس درخواست دی کہ اس پر حاکم نشانی کردے لیکن اس نے کئی بار انکار کیا۔ پیچھا نہ چھوڑنے پر اس نے نشانی کردی۔ تو میں وہاں سے چل دیتا ہوں۔ راستے میں چار اونٹ بندھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک اونٹ میں نے کھول لیا اور گھر کے ارادے سے لے کر چل دیا۔ لیکن راستے ہی میں تھا آنکھ کھل گئی۔ کیا تعبیر ہے؟

جواب...... موت اپنے قبضے میں نہیں۔ نہ اس کی خبر دی جائے گی کہ موت کب کو آئے گی اس کے لئے جلدی مچانا بے کار ہے۔ اونٹ اپنی رفتار پر چلتا ہے اس کو کھول کر ساتھ چلانے سے

بھی اس کی رفتار میں تغیر نہیں آئے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۴۳۶)

خواب میں چرن سنگھ کو اسلام کی دعوت

سوال...... میں نے خواب میں اندرا گاندھی اور چرن سنگھ کو دیکھا۔ کہا کہ تم اسلام لے آؤ تو ہندوستان کے اندر اسلامی حدود قائم ہو جائیں۔ آج کل ہندوستان میں بہت چور ہیں۔ یہ سب اللہ کے حکم سے کم ہو جائیں گے۔ اس پر اندرا گاندھی نے تائید کی۔

جواب...... آپ کا جذبہ مبارک ہو۔ مقصد یہ ہے کہ کوئی مضبوط قسم کا آدمی برسر اقتدار آنا چاہیے جو کہ لالچ اور ڈر سے بے پرواہو کر حق کی خدمت اور اشاعت کرے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۴۳۷)

''خواب دیکھنے والے نے اپنے جذبات کا مشاہدہ کیا'' م ع

روح کے خواب میں نصیحت کرنے کا مطلب

سوال...... کیا اجازت روح کو ملتی ہے کہ وہ خواب میں آئے اور نصائح وغیرہ کر سکے؟

جواب...... یہ امر ممکن ہے۔ لیکن خواب کی دو قسمیں ہیں۔ قسم اول محتاج تعبیر نہیں۔ دوسری قسم محتاج تعبیر ہے۔ پس اگر پہلی قسم ہو تو اس میں وہی روح ہوگی اور کلام وغیرہ اس کا ہوگا اور اذن الٰہی سے اس کے یہ افعال سمجھے جائیں گے اور اگر دوسری قسم ہو تو معنی مقصود کچھ اور ہوں گے جو اس صورت میں متمثل ہو گئے۔ لیکن اس کی شناخت کہ یہ خواب کون سی قسم کا ہے کوئی قابل یقین و اطمینان نہیں۔ اس لئے ہر خواب میں میرے نزدیک دونوں احتمال برابر درجے کے ہوں گے۔ خلاصہ یہ کہ امکان یقین ہے اور وقوع یقینی نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۴۴)

خواب میں میت کا یہ کہنا کہ تم تو ہر قسم کی چیزیں کھاتے ہو اور مجھے نہیں دیتے

سوال...... ایک شخص نے ایک میت کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا کہ تجھے ہر قسم کی مختلف نعمتیں کھانے پینے کو خدا تعالیٰ کے یہاں سے ملتی ہیں میت نے جواب دیا کوئی نہیں۔ صرف ایک چیز ملتی ہے تم تو سب چیزیں ہر قسم کی کھاتے ہو اور مجھے ایک ہی چیز ملتی ہے۔ اس کا منشا معلوم ہوتا تھا کہ تم تو سب چیزیں کھاتے ہو اور مجھے نہیں دیتے۔ کیا ایصال ثواب میں اختلاف الوان کو کچھ دخل ہے؟ اگر ہے تو کیا ہے؟ اور اگر نہیں تو خواب کے کیا معنی؟

جواب.....رنگوں اور کھانوں کے اختلاف کو اختلاف ثواب میں دخل ہونا مخصوص نہیں دیکھا اور قیاس ان امور میں کافی نہیں۔ بہرحال اگر واقع میں دخل نہیں ہے تب تو یہ خواب قوت متخیلہ کا تصرف ہے اور اگر دخل ہے تو اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ حسب آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ثواب کامل کا مدار منفق (جو چیز خرچ کی جارہی ہے اس) کی احبیت پر ہے اور طبعاً اختلاف اطعمہ کو اختلاف احبیت میں دخل ہے۔ کیونکہ ہر نوع کی طرف رغبت جداگانہ ہوتی ہے اس طور پر اگر ثواب میں کسی نوع کا اختلاف ہو ممکن ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۴۱)

خواب میں کسی بزرگ محدث سے حدیث پڑھنا

سوال.....ایک روز دیکھا کہ حضرت مولانا شیخ الآفاق شاہ محمد اسحاق صاحبؒ سے میں حدیث پڑھ رہا ہوں۔ حضرت کو ضرورت پانی کی ہوئی۔ میں پانی لینے گیا۔ تو ایک آسان کتاب کا جس میں میں بھی شریک تھا سبق جاری رہا۔ مجھے کچھ افسوس نہ ہوا اس لئے کہ کتاب آسان تھی لیکن اندیشہ دوسری کتاب کا سبق شروع ہونے کا تھا کہ میری عدم موجودگی میں شروع نہ ہو جائے مجھے دیر ہوئی مولانا صاحب نے آواز دی کہ جلدی آؤ۔ میں لایا اور مشکل سبق میری عدم موجودگی میں شروع نہ ہوا تھا۔ مجھے خواب میں بڑی خوشی ہوئی کہ جن کے شاگردوں سے میں پڑھنا چاہتا تھا وہ خود ہی میرے کرم فرما ہوئے۔ شاید شاہ صاحب سے حدیث میں روحانی فیض ہو؟ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۳۶)

جواب.....کیا عجب!

خواب میں درخت کو گرتے دیکھنا

سوال.....میرے سامنے کا درخت گر گیا؟

جواب.....اس کا حاصل یہ ہے کہ جماعت کا اہتمام کریں۔ آپ کے کاموں میں کوئی رکاوٹ ہو اس کے دور ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۴۳۳)

خواب میں مردوں کو دیکھنا

سوال.....احقر خوابوں میں اکثر و بیشتر مردے دیکھتا ہے۔ ایک روز خود اپنے کو دیکھا کہ میں مر گیا ہوں اور رو رہا ہوں ایک دفعہ اور دیکھا کہ اپنی قبر خود کھود رہا ہوں اور بعض سادھوؤں کو دیکھتا ہوں۔ جو شکلیں نظر آتی ہیں وہ بہت ڈراؤنی ہوتی ہیں اس کی تعبیر سے مطلع فرمائیں۔

جواب.....آدمی کو اپنی موت سے غافل نہیں رہنا چاہئے بلکہ کثرت سے یاد کرتے رہنا

چاہئے۔ حدیث پاک میں اس کی تاکید آئی ہے اور فضیلت بھی۔

مردے خواب میں دیکھنا بھی یاددہانی ہے کہ یہاں کی ہر چیز ناپائیدار ہے۔ جو بھی یہاں آیا ہے اس کا جانا ضروری ہے یہاں کے قیام کا وقت مقرر اور محدود ہے۔ جس کی تعیین کا علم قطعی کسی کو حاصل نہیں۔ خدا جانے کب وقت آ جائے یہاں کی زندگی عیش و عشرت کے لئے نہیں۔ بلکہ آخرت کی درستی کا سامان مہیا کرنے کے لئے ہے۔ مسلمانوں کو بھی مرنا ہے غیر مسلم کو بھی عالم کو بھی مرنا ہے سادھوؤں کو بھی۔ اللہ پاک انجام بخیر کرے۔ آپ کا بھی اور میرا بھی اور وہاں فضل و کرم کا معاملہ فرمائے۔ ہم لوگوں کے اعمال کے موافق معاملہ نہ فرمائے۔ آمین۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۴۳۲)

خواب میں دودھ یا گوشت دیکھنا

سوال...... میرے گھر میں انتقال ہوئے تقریباً دو سال کا عرصہ گزر گیا۔ میں نے دو خواب دیکھے ہیں۔ ان کی تعبیر کیا ہے؟

۱۔ دودھ ابل رہا ہے۔ ڈھکنا ڈھکا ہوا ہے اس کو اٹھا دیا مگر دودھ پھر بھی نکل گیا۔

۲۔ میرے گھر میں سے کہہ رہی ہیں کہ گوشت زیادہ آ گیا ہے تھوڑا چچا کو دے کر آ جاؤ۔ جب میں گیا تو چچا کے مکان کی چھت گر پڑی ہے۔ میں گوشت دے کر جلد آ گیا۔

جواب...... ۱۔ آپ دوسری شادی کر لیں۔

۲۔ زبان کی حفاظت کیا کریں۔ کسی کا تذکرہ کبھی بھی برائی کے ساتھ نہ کیا کریں۔ اللہ پاک آپ کو بھی توفیق دے اور مجھے بھی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۴۳۵)

خواب میں انگور دیکھنا

سوال...... ایک درخت ہے جس پر سے میں ایک خوشہ انگور کا توڑ کر چکھ رہا ہوں۔ ایک دوسرا شخص بھی مانگ رہا ہے۔

جواب...... اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو نعمتیں دی ہیں ان کو تنہا استعمال نہ کریں بلکہ دوسروں کو بھی شریک کر لیا کریں۔ اس سے برکت ہوگی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۴۳۴)

خواب میں خلاف شریعت حکم دیکھنا

سوال...... اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے خلاف شریعت کام کا حکم فرما رہے ہیں تو اس پر عمل کیا جائے گا یا نہیں؟

جواب...... صورت مذکورہ میں اگر ارشاد مبارک شریعت کے صریح مخالف ہو تو اس پر عمل نہیں کیا جائے گا اور اگر شریعت کے مخالف نہ ہو تو اس پر عمل کرنا چاہئے۔

لماقال مجددالف ثانیؒ از یں قبیل است کہ بعضی درمنامات حضرت پیغمبر علیہ السلام رامی بیندو بعضی احکام را اخذی کنند کہ فی الحقیقۃ خلاف ان احکام متحقق است دریں صورت القائے شیطانی متصور نیست کہ مختار علماء عدم تمثل شیطانی است بصورت خیر البشر علیہ الصلوۃ والسلام بہر صورتیکہ باشد پس دریں صورت نیست الاالتصرف متخیلہ کہ غیر واقع دانا پسندہ است۔ (مکتوبات امام ربانی جلد اص ۲۱۵ مکتوب نمبر ۱۰۷)

(قال العلامۃ ملاعلی القاری رحمہ اللہ' ولذالم یعتبر احدمن الفقہاء جواز العمل فی الفروع الفقہیۃ بمایظہر للصوفیۃ من الامور الکشفیہ او حالات المنامیۃ. (مرقاۃ ج۹ص ۳۵۸ کتاب الفتن) (فتاویٰ عثمانی جلد ۲ص ۲۷۲)

بزرگان طریقت کو خواب میں دیکھنا

سوال...... ایک روز سیدی حاجی صاحب نے کچھ کلمات مفید احقر کو ارشاد فرمائے اور حضرت معین الدین چشتیؒ نے تہجد و ذکر کے لئے جگایا۔

جواب...... الحمدللہ! یہ اکابر سے روحانی مناسبت کی علامت ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ص ۲۴۶)

خواب میں مردے کو برہنہ دیکھنا

سوال...... میں نے خواب دیکھا کہ قبرستان ہے۔ اس میں ایک مردے کے جسم پر کالے بال ہیں کوئی مردہ آدھا ننگا' کسی کا پاؤں ننگا ہے ایک مردے کا منہ پورب کی جانب پھرا ہوا ہے کوئی خون آلود ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ یہ کیا راز ہیں؟

جواب...... تقویٰ کو شریعت نے لباس قرار دیا ہے۔ جسکے پاس جیسا تقویٰ ہے ویسا ہی اس کا لباس دکھایا گیا ہے۔ جس قدر جو شخص تقویٰ سے خالی ہے اسی قدر وہ لباس سے برہنہ ہے جو آدمی زندگی خلاف سنت گزارتا ہے اس کا منہ قبلے کی طرف نہیں رہتا۔ جو شخص غیبت کرتا ہے وہ مردار کا گوشت کھاتا ہے۔

غرض یہاں کے اعمال کے مطابق قبر کے حالات ہوتے ہیں۔ آپ سب کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ حق تعالیٰ آپ کی بھی حفاظت فرمائے اور میری بھی۔ اور سب مسلمانوں کی بھی۔

(فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ص ۴۳۷)

خواب میں چاند دیکھنا

سوال...... میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے چاروں طرف چاند ہیں اور ایک چاند بیچ میں ہے۔

جواب...... یہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں خدائے پاک ان سے ملنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(فتاویٰ محمودیہ ج۱۵ص۴۳۳)

اپنے مرنے کی جگہ دیکھنا

سوال...... میں نے خواب دیکھا کہ ایک دین دار شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تمہاری موت اکتوبر میں دیوبند میں ہوگی۔ اس کی تعبیر بتلادیں۔ کیا وہاں جانا پڑے گا؟

جواب...... اس خواب کی آپ پر کیا ذمے داری ہے۔ جہاں موت مقدر ہے وہاں آپ کی تقدیر پہنچا کر رہے گی۔ اس لئے آپ شرعاً مکلف نہیں کہ وہاں تشریف لائیں۔

مہینہ تو اکتوبر کا بتلادیا مگر یہ نہ بتلایا کہ اسی سال یا کب؟ ضروری ہے کہ آدمی موت سے غافل نہ رہے۔ اس طرح زندگی گزارے کہ جب بھی بلاوا آجائے فوراً لبیک کہہ کر حاضر ہوجائے۔ یہ فکر نہ کرے کہ اوہو فلاں فلاں کے تیرے ذمے قرض باقی ہیں۔ جن کو ادا نہیں کرسکا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۵ص۴۳۵)

خود کو وضو کرتے ہوئے دیکھنا

سوال...... مسجد میں بہت سے آدمی ہیں مگر میں وضو کر رہا ہوں۔

جواب...... تکبیر اولیٰ سے نماز کا اہتمام کریں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۵ص۴۳۲)

خواب میں وضو کرتے کرتے امام نے سلام پھیر دیا

سوال...... عید کی نماز ہورہی ہے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہوں۔ میں وضو کے لئے پاؤں دھو رہا تھا اور میرے پہنچتے پہنچتے امام نے سلام پھیر دیا۔

جواب...... باوضو رہنے کی عادت ڈالیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۵ص۴۳۵)

اور امور خیر میں سبقت کیا کریں۔ م‘ع

والد مرحوم کا زندہ ہو کر واپس آنا

سوال...... زید نے دیکھا کہ اس کے والد فوت ہوگئے۔ زید غم کی وجہ سے مثل بے ہوش ہوگیا ہے۔ نہ والد کے غسل میں شریک ہوا نہ کفن و دفن میں۔ وفات کے تیسرے روز والد صاحب زندہ ہو کر واپس آئے۔ زید نے پوچھا تو کہنے لگے چند ایام کی رخصت لے کر آیا ہوں۔ زید نے معلوم کیا قبر میں

کیسی گزری؟ تو جواب دیا ٹھیک مگر پاس والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اس کی تعبیر سے ممنون فرمائیں۔

جواب...... اس قسم کے خواب سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ آدمی موت اور قبر سے غافل نہ رہے۔ بلکہ فکر اور تیاری میں لگا رہے نیز جو جا چکے ہیں ان کے لئے ایصال ثواب بھی کرتا رہے۔

(فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۴۳۸)

خواب میں کسی بزرگ کا یہ کہنا کہ تم نصف عبادت کرتے ہو اور ثواب پورا ملتا ہے

سوال...... احقر کو تلاوت قرآن میں خیال ہوا کہ کاش میرے پاس کتب تفاسیر بقدر ضرورت موجود ہوتیں اور تدریس کا عمدہ موقع ملتا تو میں بھی تلاوت میں یتلونہ حق تلاوتہ کا مستحق ہوتا لیکن نہ ضروری کتابیں ہیں اور نہ تدریس کے اطمینان کا موقع ہے۔ خواب میں روضۂ نبوی پر حاضر ہوا وہاں دو بزرگ نقشبندیہ خاندان کے احقر سے ملے اور فرمایا کہ تم نصف عبادت کرتے ہوے اور ثواب پورا ملتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ چونکہ میں معذور ہوں اور قصداً کوتاہی نہیں کرتا اس لئے اللہ پاک نیت کی وجہ سے کرم فرماتے ہیں۔

جواب...... ظاہراً ٹھیک ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۲۵)

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کا ایک خواب

سوال...... ایک رضا خاں مولوی نے تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۸۹ کے حوالے سے مولانا گنگوہی رحمہ اللہ کا خواب نقل کیا ہے۔

میں نے ایک بار خواب دیکھا کہ مولوی قاسم نانوتوی دلہن کی صورت میں ہیں۔ اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے۔ جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اس طرح انہیں مجھ سے اور مجھے ان سے فائدہ پہنچتا ہے حکیم محمد صدیق کاندھلوی نے کہا الرجال قوامون علی النساء آپ (حضرت گنگوہی) نے فرمایا آخر ان کے بچوں کی تربیت تو کرتا ہی ہوں۔

پھر لایعنی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ارے او بے ایمانو! جو ایسے گندے غلیظ خواب دیکھتا ہو اور اپنی کتاب میں لکھتے ہوئے نہیں شرماتے؟

پھر لکھتا ہے مسلمانو! مذکورہ بالا خواب کے معنی برابر سمجھ لو۔ اس خواب کی عبارت ایسی ہے کہ مولانا رشید احمد گنگوہی نے خواب میں مولانا قاسم نانوتوی سے نکاح کیا۔ مولانا قاسم نانوتوی جیسے دلہن

بنے۔اور بات تو آگے کی ہے کہ وہ اقرار بھی کرتے ہیں کہ نکاح کے بعد جس طرح زن وشوہر ایک دوسرے سے نفع اندوز ہوتے ہیں ایسا ہی نفع ان دونوں نے ایک دوسرے سے اٹھایا۔ مسلمانو! زن و شوہر ایک دوسرے سے کون سا اور کیسا نفع اٹھاتے ہیں وہ تم سمجھ سکتے ہو۔

جواب...... مذکورہ خواب اور اس کی عبارت نقل کرنے میں اور اس کا مطلب بیان کرنے میں زبردست خیانت سے کام لیا ہے۔تذکرۃ الرشید میں خواب اور اس کی عبارت حسب ذیل ہے۔

میں ایک بار خواب میں دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروسی کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے۔خواب میں صرف اتنا ہی ہے آگے اس کی تعبیر بیان کی گئی ہے۔

سو جس طرح زن وشوہر میں ایک دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اس طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچتا ہے انہوں نے حضرت رحمہ اللہ کی تعریف کر کے ہمیں مرید کرایا اور ہم نے حضرت سے سفارش کر کے انہیں مرید کرادیا۔حکیم محمد صدیق کاندھلوی نے کہا الرجال قوامون علی النساء آپ نے فرمایا ہاں! آخر ان کے بچوں کی تربیت کرتا ہی ہوں۔

ناقل نے ایک غلطی تو یہ کی کہ تعبیر والی غلطی کو خواب سمجھ لیا اور اگلی سطر والی عبارت بالکل اڑا دی۔اور آگے پھر اس پر فقرہ بڑھا کر جہالت کا ثبوت دے دیا۔

رہا خواب میں آدمی کا آدمی سے نکاح کرنا تو اس میں کوئی خرابی نہیں۔"تعبیر الرؤیا" میں ہے کہ اگر کسی نے خواب دیکھا وہ کسی مرد سے نکاح کرتا ہے اگر وہ مرد جس سے نکاح کرنا دیکھا ہے معروف و معلوم ہے اور درمیان ان دونوں کے کوئی دشمن بھی نہیں ہے۔تو وہ مفعول اپنے فاعل یا فاعل کے ہم نام سے یا اس کے نظیر و مثل سے خیر کو پہنچے گا دیکھو خواب مذکور اور مولانا گنگوہی کے خواب میں کچھ فرق ہے؟

یہ خواب کی باتیں ہیں۔ان پر شرعی احکام جاری نہیں ہوتے۔خواب میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔خواب میں زنا کرنے سے حد نہیں لگائی جاتی۔ بلکہ فاسق و گنہگار ہونے کا بھی حکم نہیں لگایا جاتا۔

مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ ہمیں فائدہ ہوا کیا ہوا؟ اس کو خود فرماتے ہیں۔انہوں نے حضرت حاجی صاحب کی تعریف کر کے ہمیں مرید کرایا اور ہم نے حاجی صاحب سے سفارش کر کے انہیں مرید کرادیا۔حکیم صاحب نے آیت پڑھ کر اشارہ فرمایا کہ آپ خواب میں شوہر بنے ہو اس کی بھی کچھ تعبیر ہونی چاہئے؟ جواب میں فرمایا ہاں آخر ان کے بچوں کی تربیت کرتا ہی ہوں۔ بتلاؤ اس میں کیا خرابی ہے؟ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۲۵۰)

بزرگ جن پر جذب غالب ہو، ان کو خواب میں دیکھنا

سوال...... خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا کہ ایک مقام پر تکیے کا ٹیک لگا کر فروکش ہیں۔ اور سورۂ قدر یا کوئی اور سورت تلاوت فرما رہے ہیں۔ زیادہ یاد سورۂ قدر ہی ہے آہستہ آواز سے اور آنکھیں ان کی نہایت سرخ اور بہت بڑی ہوگئی ہیں اور یہ خادم سامنے کھڑا ہے خادم ان کی طرف دیکھتا ہے۔ تو دیکھ سکتا ہے اور خادم کو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ الہام ہو رہا ہے اور ان بزرگ پر جذب غالب ہے جب خادم ان کی مواجہت میں نہ دیکھ سکا تو اپنا چہرہ ادھر ادھر پھیر رہا ہے۔ انہوں نے خادم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس حالت کو دیکھ کر کیا متعجب ہوتے ہو۔ جس وقت میں دارمی شریف پڑھاتا ہوں۔ اس وقت کی حالت دیکھو۔ وہ حالت بدرجہا اس سے فوق ہے۔ اس خواب کی تعبیر سے مشرف فرمائیں۔

جواب...... یہ خواب اچھا ہے امید ہے کہ دیکھنے والے اور جو دکھلایا گیا ہے دونوں کے لئے خیر ہو اور فہم و عمل اور ذوق نصیب ہو۔

تتمۃ السوال

دارمی شریف علم حدیث کی کتاب ہے اور جو حالت خواب میں دیکھی تھی وہ یہ تھی کہ وہ بزرگ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔ پھر حدیث شریف کے پڑھنے سے حالت بدرجہا فوق کیوں ہے؟

جواب...... شاید اس لئے کہ بعض حالات کا مدار فہم پر ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث بہ نسبت قرآن کے زیادہ سمجھ میں آتی ہے۔ پس مراد مطلق حالات نہیں۔ بلکہ ایسے ہی خاص احوال ہیں۔

(امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۴۷)

بیعت، تصوف وغیرہ سے متعلق مسائل کا بیان

غیر متبع پیر سے بیعت جائز نہیں

سوال: میری ہمشیرہ ایک بدعتی کے نکاح میں ہے مگر ان کے عقائد بفضلہ تعالیٰ بہت اچھے ہیں۔ مگر ان کا شوہر ان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ ایک بدعتی سے بیعت کریں، میرے بہنوئی خود بھی مجاور و پیرزادہ قوم کے ہیں اور یہ پیر بھی عرس کرتے ہیں اور یہ میرے بہنوئی ان کے کشف کے متعلق بہت کچھ کرامات بیان کرتے ہیں۔ میں نے یہ کہہ دیا کہ ان سے کہو کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا دو تو بیعت کرلیں گے، سو انہوں نے وعدہ کرلیا ہے کہ دکھا دیں گے، اگر وہ دکھا دیں تو کیا

ان کی بیعت کر لینا جائز ہے؟ کیا کوئی خلاف شرع شخص اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا دے تو اس سے بیعت جائز ہے یا اس کے کامل ہونے کی دلیل ہے؟

جواب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلا دینا اگر شبہ تخیل سے قطع نظر کر لیجاوے کوئی مقبولیت کی دلیل نہیں' وہ ایک قسم کا تصرف ہے۔ جب تک اصل معیار یعنی اتباع شریعت و برکت صحبت نہ دیکھا جاوے اس وقت تک بیعت جائز نہیں۔ (تربیۃ السالک ج اص ۱۴۱)۔ اصلاح خواتین ص ۴۴۶۔

حالت نابالغی کی بیعت معتبر نہیں

سوال: حضرت اقدس میں سوا دس سال کی ہوں۔ نماز پڑھتی ہوں' قرآن شریف پڑھ لیا ہے' بہشتی زیور کا آٹھواں حصہ پڑھتی ہوں' معمولی سا لکھ بھی لیتی ہوں' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے دین کا شوق دیا ہے' حضرت والا سے بیعت ہونے کو میرا بہت دل چاہتا ہے؟

جواب: حالت نابالغی کی بیعت معتبر نہیں۔ حوالہ بالا

بدعتی پیر سے عقیدت مذموم ہے

ایک بی بی نے حضرت حکیم الامت سے رجوع کیا' پہلے وہ کسی بدعتی پیر سے بیعت تھیں۔ حضرت نے ان کو لکھا کہ "پہلے پیر سے اب عقیدت ہے یا نہیں" انہوں نے لکھا کہ محبت تو ہے مگر عقیدت نہیں۔ اس پر فرمایا اگر محبت ہو عقیدت نہ ہو تو کیا حرج ہے تیتر یا بٹیر پال لیتے ہیں' ان سے محبت ہوتی ہے' عقیدت تو نہیں ہوتی' اگر بدعتی سے ایسا ہو تو کیا حرج ہے۔ بیچاری نے سچی بات لکھ دی ہے کہ محبت تو ہے لیکن عقیدت نہیں۔ (حسن العزیز ج ۳ ص ۳۰۴)۔ حوالہ بالا۔

بیعت کی اصل غرض تعلیم ہے

سوال: بندہ کی بیوی کو بہت شوق ہو رہا ہے کہ آپ سے بیعت ہو؟

جواب: بیعت سے پہلے مناسب ہے کہ مجھ سے بذریعہ خط تعلیم حاصل کرتی رہیں۔ جب کام میں لگا دیکھوں گا پھر غالباً انکار نہ کروں گا اور ویسے تو صرف بیعت ہی کرنا ہے۔ (ریاض الفوائد ص ۴) اصلاح خواتین ص ۴۴۷۔

بہشتی زیور کے بعد تسہیل المواعظ کے مطالعہ کی تاکید

سوال: برخورداری کا دسواں حصہ بہشتی زیور ختم ہو گیا جو ارشاد عالی ہو کیا جائے جس کتاب کے لیے تجویز ہو ارشاد فرمایا جائے؟

جواب: بہشتی زیور کا ختم مبارک ہو۔ اب مناسب ہے کہ میرے وعظوں میں سلسلہ تسہیل المواعظ کے وعظ پڑھادیئے جائیں اور آئندہ کیلئے مجھ سے پھر رائے لی جائے۔ (ریاض الفوائد ص ۶۸) حوالہ بالا۔

بیعت میں تعجیل مناسب نہیں

سوال: وہ مجھ کو بہت مانتی ہے چونکہ دیندار، تمیزدار، لکھی پڑھی، عقلمند بھی ہے اس لیے کلفت زیادہ نہیں ہے ورنہ خدا جانے کیا ہوتا، بہشتی زیور تبلیغ دین کل دیکھ چکی اور اس پر حتی الوسع عامل بھی ہے؟

نمبر االحمدللہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے تسہیل المواعظ کی مکمل دو جلدیں شائع کردی ہیں۔

جواب: بندہ خدا ایسی نعمت سے جس کو حدیث میں خیر المتاع فرمایا گیا ہے گھبراتے ہو۔

سوال: اب کون کون سی کتاب اس کو دی جاوے؟

جواب: میرے مواعظ جتنے ہوسکیں دکھلائے جاویں۔

سوال: تلاوت نماز وغیرہ کی پابند ہے، میں نے کہا تھا کہ مولانا مدظلہ سے مرید ہوگی، کہا کہ ابھی ذرا اور اپنی حالت درست کرلوں، تب اس کے متعلق اب کیا کروں؟

جواب: اس کی رائے صحیح ہے قبول کریں۔ (تربیت السالک ج ۲ ص ۶۵۸)

سوال: حضرت مدت سے دل چاہتا ہے کہ حضور میں کچھ ہدیہ پیش کروں مگر ڈرتی تھی کہ حضرت عذر نہ فرماویں، ان دنوں تقاضا بہت ہے میں نے اپنے جہیز کی کڑاہی ڈیڑھ روپے کو بیچی ہے مقصود صرف یہ ہے کہ حضرت کا دل خوش ہو اور کوئی غرض نہیں ہے، اگر حضرت اقدس مناسب خیال فرمائیں تو اجازت فرمادیں تاکہ میں ڈیڑھ روپیہ اپنے شوہر کے ہاتھ حضرت اقدس کو بھیج دوں؟

جواب: خوشی سے لے لوں گا، تمہارے خلوص پر قلب شہادت دیتا ہے۔ ہدیہ میں اصل انتظار اسی کا ہوتا ہے سب قواعد اس انتظار کی تحقیق کے لیے ہیں۔ (مکتوبات ملفوظات اشرفیہ)

سوال: مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت بڑی پیرانی صاحبہ کے بھتیجے کا نکاح ہے، دل چاہتا ہے کہ حضرت پیرانی صاحبہ کو کچھ ہدیہ دوں تاکہ اپنے بھتیجے کو کوئی چیز رومال وغیرہ لے دیں؟

جواب: میری طرف سے ممانعت نہیں لیکن انہوں نے دینی تعلق سے کسی سے نہیں لیا اس لیے میں دخل نہیں دیتا۔ اگر تمہارا دل چاہے تو خود ان کے نام خط بھیج کر پوچھ لو۔ میں ہر طرح راضی ہوں۔

اس کے بعد موصوفہ نے حضرت بڑی پیرانی صاحبہ کی خدمت میں ہدیہ بھیجنے کی اجازت کا خط لکھا، جواب حضرت بڑی پیرانی صاحبہ:

بیٹی! ایسے موقع پر میں لیا نہیں کرتی دیا کرتی ہوں۔ (ملفوظات ومکتوبات اشرفیہ ص ۱۶)
اصلاح خواتین ص ۴۴۷ تا ۴۴۹۔

مروجہ بیعت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے

سوال: بیعت جو بزرگ حضرات کرتے ہیں یہ کہاں تک ٹھیک ہے؟ کیا یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت عوف بن مالک اشجعی بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے نو آدمی تھے یا سات یا آٹھ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے؟ اس پر ہم نے ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کیا کس بات پر بیعت کریں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان امور پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو پانچوں نمازیں پڑھو اور احکام سنو اور مانو۔ اس حدیث کو مسلم ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

اس بیعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خطاب کیا اور یہ بیعت نہ جہادی تھی نہ بیعت اسلام تھی۔ لہٰذا اس حدیث میں اسی بیعت کا صریح ثبوت ہے جو مشائخ مریدوں سے لیتے ہیں۔ (شریعت وتصوف از مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحبؒ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیری مریدی کا ثبوت حدیث سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ واللہ اعلم (ملخص)

اصلاح نفس فرض عین اور بیعت مستحب ہے

سوال: روحانی سلاسل میں مروجہ بیعت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: اپنے ظاہر وباطن کی اصلاح کرانا اور شریعت کے مطابق بنانا فرض عین ہے اور عادۃً وعموماً ہر شخص اپنی اصلاح خود نہیں کرسکتا بلکہ کسی متبع سنت اور متبع شریعت شخص کے ذریعے جو کہ خود بھی ایسے ہی کسی مرشد سے اپنی اصلاح کراچکا ہو اور اس سے اجازت بھی حاصل ہو اصلاح کرانے سے اصلاح ہوتی ہے اور ایسے شخص سے باقاعدہ بیعت ہوئے بغیر بھی صرف اصلاحی تعلق قائم کرنے سے اصلاح ہوسکتی ہے لیکن نفع تام اور سلسلہ کی برکات بیعت ہونے کے بعد حاصل ہوتی ہیں اس لیے اصلاح کے لیے بیعت ہونا مستحب ہے۔ خلاصہ یہ کہ اصلاح نفس فرض عین اور بیعت ہونا مستحب ہے۔ (ملخص)

تصوف

بیعت کی تعریف اور اہمیت

سوال: بیعت کے کیا معنی ہیں؟ کیا کسی پیر کامل کی بیعت کرنا لازمی ہے؟

جواب: بیعت کا مطلب ہے کہ کسی مرشد کامل، متبع سنت کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور آئندہ اسکی رہنمائی میں دین پر چلنے کا عہد کرنا۔ یہ صحیح ہے اور صحابہ کرام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنا ثابت ہے۔ جب تک کسی اللہ والے سے رابطہ نہ ہو نفس کی اصلاح نہیں ہوتی اور دین پر چلنا مشکل ہوتا ہے اس لیے کسی بزرگ سے اصلاحی تعلق تو ضروری ہے البتہ رسمی بیعت ضروری نہیں۔

پیر کی پہچان

سوال: کیا اہل سنت والجماعت حنفی مذہب میں ایسے پیروں، بزرگوں کو مانا جائے جس کے سر پر نہ دستار نبوی ہو نہ سنت یعنی داڑھی مبارک؟

جواب: پیر اور مرشد تو وہی ہوسکتا ہے جو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا ہو جو شخص فرائض وواجبات اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا تارک ہو وہ پیر نہیں بلکہ دین کا ڈاکو ہے۔

بیعت کی شرعی حیثیت نیز تعویذات کرنا

سوال: خاندان میں ایک خاتون ہیں جو ایک پیر صاحب کی مرید ہیں' ان پیر صاحب کو میں نے دیکھا ہے' انتہائی شریف اور قابل آدمی ہیں' بہر حال اس خاتون سے کسی بات پر بحث ہوگئی جس میں وہ فرمانے لگیں' پیری مریدی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آرہی ہے اور لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تعویذ وغیرہ لیا کرتے تھے' اس کے علاوہ جو شخص اولیاء اللہ اور پیروں' فقیروں کی صحبت سے بھاگے گا وہ انتہائی گنہگار ہے اور جو نذر و نیاز کا نہ کھائیں اور درُود سلام نہ پڑھیں وہ کافروں سے بدتر ہیں اور قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں کو بخشوالیں گے۔ یہ میں نے ان کی ۲۰' ۲۵ منٹ کی باتوں کا نچوڑ نکالا ہے۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کی بخشش کی دعا فرما رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات سے منع فرمایا تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کو نہ بخشوا سکے تو ان گنہگار مسلمانوں کی سفارش کیوں کریں گے (نعوذ باللہ)' میں نے خاتون سے کہہ تو دیا لیکن مجھے یہ یاد نہیں آیا کہ یہ بات میں نے کسی حدیث میں پڑھی ہے یا کسی قرآنی آیات کا ترجمہ ہے' بہر حال اگر ایسا ہے تو آپ اوپر دی ہوئی تمام باتوں کی تفصیل قرآن سے دیں اور سپارہ کا نمبر اور آیت کا

نمبر لکھ کر دیں اور اگر حدیث میں ہو تو کتاب کا نام اور صفحہ نمبر مہربانی فرما کر لکھ دیں؟

جواب: یہ مسائل بہت تفصیل طلب ہیں' بہتر ہوگا کہ آپ کچھ فرصت نکال کر میرے پاس تشریف لائیں تا کہ ان مسائل کے بارے میں اسلام کا صحیح نقطہ نظر عرض کر سکوں۔ مختصراً یہ ہے کہ:

۱۔ شیخ کامل جو شریعت کا پابند سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو اور بدعات و رسوم سے آزاد ہے اس سے تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔ شیخ کامل کی چند علامات ذکر کرتا ہوں جو اکابر نے بیان فرمائی ہیں:

☆ ضروریات دین کا علم رکھتا ہو۔

☆ کسی کامل کی صحبت میں رہا ہو اور اس کے شیخ نے اس کو بیعت لینے کی اجازت دی ہو۔

☆ اس کی صحبت میں بیٹھ کر آخرت کا شوق پیدا ہو اور دنیا کی محبت سے دل سرد ہو جائے۔

☆ اس کے مریدوں کی اکثریت شریعت کی پابند ہو اور رسوم و بدعات سے پرہیز کرتی ہو۔

☆ وہ نفس کی اصلاح کر سکتا ہو' رذیل اخلاق کے چھوڑنے اور اخلاق حسنہ کی تلقین کی صلاحیت رکھتا ہو وہ مریدوں کی غیر شرعی حرکتوں پر روک ٹوک کرتا ہو۔

۲۔ مشائخ سے جو بیعت کرتے ہیں یہ بیعت توبہ کہلاتی ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

۳۔ تعویذات جائز ہیں مگر ان کی حیثیت صرف علاج کی ہے صرف تعویذات کے لیے پیری مریدی کرنا دکانداری ہے ایسے پیر سے لوگوں کو دین کا نفع نہیں پہنچتا۔

۴۔ اولیاء اللہ سے نفرت غلط ہے' پیر فقیر اگر شریعت کے پابند ہوں تو ان کی خدمت میں حاضری اکسیر ہے ورنہ زہر قاتل۔

۵۔ نذر و نیاز کا کھانا غریبوں کو کھانا چاہیے' مال دار لوگوں کو نہیں اور نذر صرف اللہ تعالیٰ کی جائز ہے' غیر اللہ کی جائز نہیں بلکہ شرک ہے۔

۶۔ درود و سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عمر میں ایک بار پڑھنا فرض ہے جس مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے اس میں ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ درود شریف کا کثرت سے ورد کرنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور درود و سلام کی لاؤڈ سپیکروں پر اذان دینا بدعت ہے جو لوگ درود و سلام نہیں پڑھتے ان کو ثواب سے محروم کہنا درست ہے مگر کافروں سے بدتر کہنا سراسر جہالت ہے۔

۷۔ آپ کا یہ فقرہ کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کو نہ بخشوا سکے تو گناہ گار مسلمانوں

کی سفارش کیوں کریں گے نہایت گستاخی کے الفاظ ہیں' ان سے توبہ کیجئے۔

۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قیامت کے دن گنہگار مسلمانوں کیلئے برحق ہے اور اس کا انکار گمراہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (رواہ الترمذی وابوداؤد عن انسؓ ورواہ ابن ماجہ عن جابر)

ترجمہ: "میری شفاعت میری اُمت کے اہل کبائر کے لیے ہے۔"

۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین شریفین کے بارے میں زبان بند رکھنا ضروری ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۴۹۴)

شریعت اور طریقت کا فرق

سوال: شریعت اور طریقت میں کیا فرق ہے؟

جواب: اصلاح اعمال سے جو حصہ متعلق ہے وہ شریعت کہلاتا ہے اور اصلاح قلب سے جو متعلق ہے اسے طریقت کہتے ہیں۔

اخلاقیات

حقوق العباد کی اہمیت اور ناحق دوسروں کا مال لینے کا وبال

حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن بندہ کو حق تعالیٰ کھڑا کر کے دریافت فرمائیں گے کہ جوانی کہاں خرچ کی؟ اور مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ (التبلیغ)

اور حدیث شریف میں ہے کہ حقوق کو دنیا میں ادا کر دو یا معاف کرالو اس دن سے پہلے جس میں روپیہ پیسہ کچھ نہ ہوگا۔

ظلم ہلکی چیز نہیں ہے۔ ساری عبادتیں اس وقت تک ناکافی ہیں جب تک ظلم سے برأت نہ ہوگی۔ درمختار میں لکھا ہے کہ ایک دانگ کے بدلہ میں جو درہم کا چھٹا حصہ ہے۔ جس کو تین پیسہ سمجھ لیجئے (اس کے بدلہ میں) سات مقبول نمازیں حق دار کو دلائی جائیں گی' کتنی سخت مصیبت ہوگی' اول تو ہماری نمازیں مقبول ہی کتنی ہیں پھر تین تین پیسہ کے بدلہ میں وہ بھی جاتی رہیں تو بتلایئے قیامت میں کیسی حسرت ہوگی؟

مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا! تم مفلس کس کو سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے۔ جس کے پاس درہم دینار نہ ہوں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ اس سے بڑھ کر مفلس وہ ہے۔ جس نے نمازیں بھی بہت پڑھی تھیں' روزے بھی بہت رکھے تھے' زکوٰۃ بھی دی اور صدقات بھی کیے تھے مگر اس کے ساتھ اس نے کسی کو گالی دی تھی' کسی کو مارا پیٹا تھا' کسی کا مال لے لیا تھا' اب قیامت میں ایک آیا وہ اس کی نمازیں لے گیا اور دوسرا روزے لے گیا' تیسرا آیا وہ حج

لے گیا۔ چوتھا آیا وہ زکوٰۃ وصدقات لے گیا پھر بھی کچھ حق دار بچ گئے اور ان کو دینے کو نیکیاں نہ بچیں تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیئے گئے اور طاعات سے خالی ہو کر گناہوں میں لد کر جہنم داخل ہو گا یہ سب سے بڑا مفلس ہے۔

کیا یہ بات تھوڑی ہے کہ ذرا ذرا سے حقوق العباد کے بدلے میں ساری کی کرائی محنت دوسروں کو مل جائے۔ اب تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ بعض اعتبار سے حقوق العباد نماز و روزہ سے بھی مقدم ہیں' ان کا بہت اہتمام کرنا چاہیے۔ مگر افسوس لوگوں کو ان کا بالکل ہی اہتمام نہیں۔ (خیر الارشاد' حقوق وفرائض)۔ اصلاح خواتین ص ۱۲۷ تا ۱۲۸۔

خلاصی اور تلافی کا طریقہ

تلافی اور حقوق سے خلاصی کا طریقہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے یہاں کام شروع کر دینا اور ادائیگی کا پختہ ارادہ کر لینا بھی مقبول ہے۔ پہلے تو تم حق والے سے معافی کی درخواست کرو۔ اگر وہ خوشی سے معاف کر دے تب تو مسئلہ آسان ہے' جلدی خلاصی ہو گئی اور اگر معاف نہ کرے تو اب پورا حق ادا کرنا ضروری' اگر بہت زیادہ ہو اک دم سے ادا کرنا مشکل ہو تو تھوڑا تھوڑا جتنا ہو سکے اس کا حق ادا کرے۔

اور اگر وہ (یعنی حق والے) مر گئے ہوں تو ان کے ورثاء کو دو اور اگر ورثاء بھی معلوم نہ ہوں تو ان کی نیت سے خیرات کرتے رہو' انشاء اللہ اُمید ہے کہ دنیا ہی میں سارا حق ادا ہو جائے گا اور کچھ ادا ہوا اور کچھ رہ گیا تو اس کو حق تعالیٰ کر دیں گے۔ حق تعالیٰ کے یہاں نیت کو زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ جس کی نیت پختہ ہو کہ میں حق ادا کروں گا پھر اس پر عمل بھی شروع کر دے حق تعالیٰ اس کو بالکل بری کر دیتے ہیں۔ (خیر الارشاد حقوق فرائض) حوالہ بالا۔

شوہر سے متعلق عورتوں کی کوتاہیاں

عورتوں کی زبردست کوتاہی

دینی حقوق میں ایک کوتاہی عورتیں یہ کرتی ہیں کہ مرد کو جہنم کی آگ سے بچانے کا اہتمام نہیں کرتیں۔ یعنی اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتیں کہ مرد ہمارے واسطے حلال وحرام میں مبتلا ہے اور کمانے میں رشوت وغیرہ سے (پرہیز) نہیں کرتا تو اس کو سمجھائیں کہ تم حرام آمدنی مت لیا کرو' ہم حلال ہی میں اپنا گزر کر لیں گے۔ اسی طرح اگر مرد نماز نہ پڑھتا ہو تو اس کو بالکل نصیحت نہیں کرتیں حالانکہ اپنی غرض کے لیے اس سے سب کچھ کرا لیتی ہیں۔ اگر عورت مرد کو دیندار بنانا چاہے تو کچھ مشکل نہیں مگر اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے تم خود دیندار بنو۔ نماز اور روزہ کی پابندی کرو۔ پھر مرد کو نصیحت کرو۔ تو انشاء اللہ اثر

ہوگا۔ مگر بعض عورتیں دینداری پر آتی ہیں تو یہ طریقہ اختیار کر لیتی ہیں کہ تسبیح اور مصلیٰ لے کر بیٹھ گئیں اور گھر (کے کام اور شوہر کی خدمت) کو ماماؤں پر ڈال دیتی ہیں۔ یہ طریقہ اچھا نہیں کیونکہ گھر کی نگرانی اور شوہر کے مال کی حفاظت و خدمت عورت کے ذمہ فرض ہے اور جب فرض میں خلل آ گیا تو یہ نفلیں اور تسبیح کیا کام دیں گی۔ اس لیے دینداری میں اتنا غلو بھی نہ کرو کہ گھر کی خبر ہی نہ لو۔ نماز روزہ اس طرح کرو کہ اس کے ساتھ گھر اور شوہر کا بھی پورا حق ادا کرو۔ (حقوق البیت ص ۵۴)۔ اصلاح خواتین ص ۱۲۹۔

نصیحت کرنے کے آداب

سوال: اگر میرے ساتھ کام کرنے والا یا کوئی رشتہ دار مرد یا عورت کسی طریقہ یعنی تبلیغ یا نرمی سے سمجھانے پر بھی نماز پڑھنے یا غلط عمل کے ترک کرنے پر آمادہ نہ ہو تو اس کے ساتھ دین اسلام کی رو سے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: اپنے مسلمان بہن بھائیوں کو نیکی کرنے اور برائی چھوڑنے کی ترغیب دینا تو فرض ہے مگر اس کیلئے یہ ضروری ہے کہ بات بہت نرمی اور خوش اخلاقی سے سمجھائی جائے۔ طعن و تشنیع کا لہجہ اختیار نہ کیا جائے اور تبلیغ کرتے وقت بھی اس کو اپنے سے افضل سمجھا جائے اگر آپ نے پیار محبت سے سمجھایا اور اس کے باوجود بھی وہ نہیں مانا تو آپ نے اپنا فرض ادا کر لیا' اب زیادہ اس کے پیچھے نہ پڑیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہئے کہ اسے راہ راست کی توفیق عطا فرمائے اور کسی مناسب موقع پر پھر نصیحت کریں۔ بہرحال یہ خیال رہنا چاہیے کہ ہمیں بیماری سے نفرت ہے' بیمار سے نہیں جو مسلمان بے عمل ہو اسے حقیر نہ سمجھا جائے بلکہ اخلاق و محبت سے اسکی کوتاہی دور کرنیکی پوری کوشش کی جائے۔ اس کیلئے تدابیر سوچی جائیں۔ (آپکے مسائل اور انکا حل ص ۱۰۱ ج ۸)

جوان مرد اور عورت کا ایک بستر پر لیٹنا

سوال: کیا عورتوں کے کمرے میں مرد اکٹھے سو سکتے ہیں جبکہ مردوں کے علیحدہ کمرے موجود ہوں' ان گنہگار آنکھوں نے کئی بار عورتوں کے ساتھ مردوں کو رات بھر ایک بستر پر سوتے دیکھا ہے اور ان کو منع کیا مگر بدقسمتی سے تلخ جواب ملا' یہ کہتے ہوئے کہ انسان تو چاند تک پہنچ گیا ہے اور تم ابھی تک دقیانوسی خیالات بار بار دہراتے ہو' موجودہ ترقی یافتہ دور میں یہ سب ٹھیک ہے' پچاس برس کی ماں اپنے پچیس برس کے بیٹے کے ساتھ سو سکتی ہے اور اس طرح پچیس سال کا بھائی اپنی بیس برس کی بہن کے ساتھ سو سکتا ہے؟

جواب: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچے دس سال کے ہو جائیں تو انکے بستر الگ کردو۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۸)

پس جوان بہن بھائیوں کا ایک بستر پر سونا کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ انسان کے چاند پر پہنچ جانے کے اگر یہ معنی ہیں کہ اس ترقی کے بعد انسان انسان نہیں رہا جانور بن گیا اور اب انسے انسانی اقدار اور قوانین فطرت کی پابندی کی ضرورت نہیں تو ہم اس ترقی کے مفہوم سے نا آشنا ہیں۔ ہمارے خیال میں انسان چاند چھوڑ کر مریخ پر جا پہنچے اس پر انسانیت کے حدود و قیود کی رعایت لازم ہے اور اسلام انسانیت کے فطری حدود و قیود ہی کا نام ہے جو لوگ اسلام کی مقدس تعلیمات کو دقیانوسی باتیں کہہ کر اپنی آزاد خیالی اور ترقی پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ دراصل یہ چاہتے ہیں کہ انسان اور حیوان کا امتیاز مٹ جانا چاہیے' ایسے لوگوں کو مسلمان کہنا ہی غلط ہے۔ (آپکے مسائل اور انکا حل)

زبان کی حفاظت اور اس کا طریقہ

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے واسطے اس چیز کا ذمہ دار ہو جائے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے یعنی زبان اور جو اس کی ٹانگوں کے درمیان ہے یعنی شرم گاہ میں اس کیلئے جنت کا ذمہ دار ہوں۔ (فروغ الایمان)

(۲) عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجات کی کیا صورت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور تمہارا گھر تمہارے لیے گنجائش والا ہونا چاہیے' یعنی بلا ضرورت گھر سے باہر مت نکلو اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔ فائدہ: بڑی آفتوں میں سے ایک زبان کی آفت ہے جو بظاہر نہایت ہلکی ہے اور حقیقت میں بہت بھاری۔ اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنبھالنے کی بہت تاکید فرمائی ہے کیونکہ اکثر آفتیں زبان کی بدولت ہوتی ہیں جب تک زبان نہیں چلتی نہ کسی سے لڑائی ہوتی ہے اور عدالت میں خصومت اور جہاں زبان چلی یہ سب باتیں موجود ہو جاتی ہیں۔

اس کا علاج اور حفاظت کا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی بات کہنے کا ارادہ کرے تو بے سوچے سمجھے نہ کہہ ڈالے' کم از کم دو تین سیکنڈ یہ سوچ لے کہ میں جو بات کہنا چاہتی ہوں میرے مالک حقیقی کو ناخوش کر دینے والی تو نہیں ہے اگر اطمینان ہو تو بولنا شروع کرو مگر ضرورت کے موافق اور اگر ذرا بھی خلجان ہو تو خاموش رہو۔ انشاء اللہ نہایت سہولت سے سب آفتوں سے حفاظت رہے گی۔

جھوٹ

زبان کے بہت سے گناہ ہیں' سب سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ایک ان میں سے جھوٹ بھی

ہے جس کو لوگوں نے ایسا بنا رکھا ہے جیسے ماں کا دودھ ہوتا ہے کہ اس سے کوئی بچا ہوا نہیں ہوتا اور جھوٹ وہ چیز ہے کہ کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں اور پھر اس کو مسلمان کیسا مزہ دار سمجھتے ہیں۔ حالانکہ جھوٹ کے ذرا سے لگاؤ ہو جانے سے بھی گناہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بچے سے بہلانے کے طور پر یوں کہا کہ آؤ چیز دیں گے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ آ جائے تو کیا چیز دو گی؟ انہوں نے دکھایا کہ یہ میرے ہاتھ میں کھجور ہے۔ فرمایا اگر تمہاری نیت کچھ دینے کی نہ ہوتی تو گناہ لکھا جاتا۔ دیکھا آپ نے جھوٹ ایسی بری چیز ہے۔ (تسہیل المواعظ)

غیبت

زبان کا یہ گناہ ہے کہ لوگوں کی پیٹھ پیچھے ان کی ایسی باتیں کرے جن سے وہ برا مانیں' اسے غیبت کہتے ہیں۔ (عموماً عورتیں) یہ کہا کرتی ہیں کہ ہم اس کے منہ پر کہہ دیں۔ اجی اگر منہ پر عیب لگاؤ گی تو کون سا اچھا کرو گی۔ ہاں اتنی بات ہے کہ اگر منہ پر (یعنی سامنے) برا کہو گی تو بدلہ بھی پاؤ گی' وہ تم کو برا کہے گی۔ پیٹھ پیچھے برائی کرنا تو دھوکہ سے مارنا ہے۔ یاد رکھو جیسے دوسروں کے مال کی قدر و عزت ہوتی ہے ایسے ہی بلکہ اس سے زیادہ آبرو کی عزت ہے۔ دیکھو نا جب عزت آبرو پر آنچ آتی ہے تو مال تو کیا چیز ہے جان تک کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ تو جب دوسرے کے مال پر ہاتھ ڈالنا جائز نہیں تو عزت آبرو پر ہاتھ ڈالنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

مگر غیبت ایسی پھیل گئی ہے کہ باتوں میں معلوم نہیں ہوتا کہ غیبت ہو گئی ہے یا نہیں۔

اس سے بچنے کی ترکیب تو بس یہی ہے کہ کسی کو بھلا یا برا کچھ ذکر نہ کیا جائے کیونکہ بھلائی کا بھی ذکر کرو گی تو شیطان دوسرے کی برائی تک پہنچا دیتا ہے اور کہنے والا سمجھتا ہے کہ بھلائی کا ذکر کر رہا ہوں حالانکہ برائی کے مل جانے سے وہ بھلائی بھی کری نہ کری برابر ہو گئی۔

محترم ماؤ بہنو! آپ کو تو اپنے ہی کام بہت ہیں پہلے ان کو پورا کیجئے آپ کو دوسرے کی کیا پڑی۔ غیبت میں گناہ ہونے کے علاوہ کچھ مزہ بھی تو نہیں اور دنیا میں بھی اس کا نقصان ہوتا ہے کیونکہ جب دوسرے کو معلوم ہو گا تو عداوت پیدا ہو جائے گی۔ پھر آپ خود ہی سمجھ لیجئے کہ اس کا کیا اثر ہو گا۔

عورتوں میں غیبت کا مرض بہت ہے وہ عورت ہی نہیں جو غیبت نہ کرے اور غیبت غیر رمضان میں بھی حرام ہے اور رمضان میں تو بہت ہی بڑا گناہ ہے نا معلوم لوگوں کو غیبت میں کیا مزہ آتا ہے' تھوڑی دیر کے لیے اپنا جی خوش کر لیتے ہیں' پھر اگر اس کو خبر ہو گئی جس کی غیبت کی ہے اور اس سے دشمنی بڑھ گئی تو عمر بھر اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔

اگر کسی کو ذرا بھی حس ہو تو غیبت کے ساتھ ہی دل میں ایسی حالت (تاریکی) پیدا ہوتی ہے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی نے گلا گھونٹ دیا ہو۔ اس لیے میں عورتوں سے کہتا ہوں کہ تم خاص طور پر اس سے بچنے کا اہتمام کرو کیونکہ تمہارے یہاں اس کا بازار بہت گرم رہتا ہے۔ عورتوں کو جتنا روزہ کا بہت شوق ہے اتنا ہی ان کا روزہ ناقص ہوتا ہے اور وہ صرف اس منحوس غیبت کی وجہ سے کیونکہ اور گناہ رشوت اور ظلم اور سود وغیرہ سے تو عورتیں محفوظ ہیں تو بھائی خدا کے لیے روزہ میں اپنی زبان کو روک لو۔ (النسوان فی رمضان العاقلات الغافلات حقوق الزوجین)

غیبت کی عادت

عورتیں غیبت بہت کرتی ہیں خود بھی حکایت شکایت کرتی ہیں اور دوسروں سے سنتی ہیں اور اس تلاش میں رہتی ہیں کہ کوئی عورت باہر سے آئی اور پوچھنا شروع کیا' فلانی مجھ کو کیا کہتی تھی۔ گویا انتظام ہی کر رہی تھیں آنے والی نے کچھ کہہ دیا کہ یوں یوں کہتی تھی بس پھر تو پل باندھ لیا۔

خوب سمجھ لو کہ اس غیبت سے نااتفاقی ہو جاتی ہے۔ آپس میں عداوت دشمنی قائم ہو جاتی ہے اس کے علاوہ غیبت کرنا اور اس کا سننا خود بڑا گناہ بھی ہے۔ کلام اللہ میں اس کی بڑی مذمت آئی ہے۔ (العاقلات الغافلات حقوق الزوجین)

غیبت زنا سے زیادہ سخت ہے

فرمایا حدیث شریف میں ہے "الغیبۃ اشد من الزنا" (غیبت کرنا زنا سے زیادہ سخت ہے) حضرت حاجی صاحب نے اسکی وجہ بیان فرمائی ہے کہ زنا کا گناہ باہی یعنی شہوت سے متعلق ہے اور غیبت گناہ جاہی (یعنی تکبر سے متعلق) اور تکبر شہوت سے اشد ہے یعنی زیادہ خطرناک ہے۔ (حسن العزیز)

غیبت کی تعریف اور اس کا حکم

(۱) غیبت یہ ہے کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی ایسی برائی کرنا کہ اگر اس کے سامنے کی جائے تو اس کو رنج ہو گو وہ سچی ہی بات ہو ورنہ وہ بہتان ہے اور پیٹھ پیچھے کی قید سے یہ نہ سمجھے کہ سامنے برائی کرنا جائز ہے کیونکہ وہ لمز میں داخل ہے جس کی ممانعت اوپر آئی ہے۔

(۲) اور تحقیقی بات یہی ہے کہ غیبت گناہ کبیرہ ہے' البتہ جس غیبت سے بہت کم تکلیف ہو وہ صغیرہ ہو سکتا ہے جیسے کسی مکان یا سواری کی برائی کرنا۔

(۳) اور جو سننے والا دفع کرنے پر قادر ہو اور منع نہ کرے اسکا سننا بھی غیبت کے حکم میں ہے۔

(۴) غیبت میں حق اللہ اور حق العبد دونوں ہیں۔ البتہ توبہ واجب ہے اور معاف کرانا بھی

ضروری ہے۔ البتہ بعض علماء نے کہا کہ جب تک اس شخص کو اس غیبت کی خبر نہ پہنچے تو حق العبد نہیں ہوتا لیکن اس صورت میں بھی جس شخص کے سامنے غیبت کی تھی اس کے سامنے اپنی تکذیب کرنا (یعنی اپنے کو غلطی پر بتلانا) ضروری ہے اور اگر ممکن نہ ہو تو مجبوری ہے۔

(۵) مرنے کے بعد وارثوں سے معاف کرانا کافی نہیں بلکہ غائب میت کے لیے استغفار کرتا رہے (ان کے لیے بھی) اور اپنے لیے بھی۔

(۶) بچہ' مجنون اور کافر ذمی کی غیبت بھی حرام ہے کیونکہ اس کو تکلیف دینا حرام ہے اور حربی کافر کی غیبت تضییع وقت کی وجہ سے مکروہ ہے۔

(۷) اور غیبت کبھی فعل سے بھی ہوتی ہے مثلاً کسی لنگڑے کی نقل بنا کر چلنے لگے جس سے اس کی حقارت ہو۔

(۸) اور جس سے غیبت کو معاف کرایا جائے اس کے لیے مستحب ہے کہ معاف کر دے۔

(۹) بغیر مجبوری غیبت سننا غیبت کرنے کے مثل ہے۔

(۱۰) اگر برائی کرنے کی کوئی ضرورت یا مصلحت ہو جو شرعاً معتبر ہو وہ غیبت حرام میں داخل نہیں۔ جیسے ظالم کی شکایت ایسے شخص سے جو ظلم دفع کر سکے یا مسلمانوں کو دینی یا دنیوی شر سے بچانے کیلئے کسی کا حال بتلا دیا یا کسی کے مشورہ لینے کے وقت اسکا حال ظاہر کر دیا۔ (بیان القرآن سورہ حجرات)

غیبت چغلی سے معافی تلافی کا طریقہ

اگر کسی کی غیبت ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کے ساتھ اس شخص سے بھی معافی مانگنے کی ضرورت ہے، جس کی غیبت کی ہے لیکن غیبت کی پوری تفصیل بتلانے سے (کہ میں نے تمہاری یہ غیبت کی ہے اس سے) اس کو تکلیف ہوگی اس لیے اجمالی طور پر اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میرا کہا سنا معاف کرو۔

اور اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جن لوگوں کے سامنے غیبت کی تھی ان کے سامنے اس کی تعریف بھی کرے اور پہلی بات کا غلط ہونا ظاہر کر دے اور اگر وہ بات غلط نہ ہو سچی بات ہو (یعنی اس میں واقعی وہ غیبت موجود ہو) تب یوں کہہ دو بھائی اس بات پر اعتماد کر کے تم فلاں شخص سے بدگمان نہ ہونا کیونکہ مجھے خود اس پر اعتماد نہیں۔ اگر وہ شخص مر گیا جس کی غیبت کی تھی تو اب معاف کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے لیے دعاء واستغفار کرتے رہو یہاں تک کہ دل گواہی دے دے کہ اب وہ تم سے راضی ہو گیا ہوگا۔ (انفاس عیسیٰ)۔ اصلاح خواتین ص ۱۲۲ تا ۱۲۶۔

جب کسی کی غیبت ہو جائے تو فوراً اس سے معافی مانگ لے یا اس کیلئے دعائے خیر کرے

سوال: مولانا صاحب میں نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ کسی کی غیبت نہیں کروں گی لیکن دوبارہ اس عادت بد میں مبتلا ہوگئی ہوں' فی زمانہ یہ برائی اس قدر عام ہے کہ اس کو برائی نہیں سمجھا جاتا ہے' میں اگر خود نہ کروں تو دوسرے لوگ مجھ سے باتیں کرتے ہیں نہ سنو تو نک چڑھی کہلاتی ہوں' آپ برائے مہربانی فرمائیں کہ میں کس طرح اس عادت بد سے چھٹکارا حاصل کروں' عہد توڑنے کا کیا کفارہ ادا کروں؟

جواب: عہد توڑنے کا کفارہ تو وہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے۔ یعنی دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلانا اور اسکی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنا۔ باقی غیبت بہت بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں اس کو زنا سے بدتر فرمایا ہے اس بری عادت کا علاج بہت اہتمام سے کرنا چاہیے اور اس میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کرنا چاہیے اور اس کا علاج یہ ہے کہ اول تو آدمی یہ سوچے کہ میں کسی کی غیبت کر کے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہا ہوں اور یہ کہ میں نیکیاں اس کو دے رہا ہوں' دوسرے جب کسی کی غیبت ہو جائے تو فوراً اس سے معافی مانگ لے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کیلئے دعائے خیر کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس تدبیر سے یہ عادت جاتی رہیگی۔ (آپکے مسائل اور انکا حل ص ۱۰۹ ج ۸)

تکبر کیا ہے؟

سوال: آپ نے اسلامی صفحہ کا آغاز کیا ہے یہ سلسلہ بہت پسند آیا' ہماری طرف سے مبارکباد قبول کیجئے' اگر آپ تکبر پر روشنی ڈالیں تو مہربانی ہوگی؟

جواب: تکبر کے معنی ہیں کسی دینی یا دنیاوی کمال میں اپنے کو دوسروں سے اس طرح بڑا سمجھنا کہ دوسروں کو حقیر سمجھے' گویا تکبر کے دو جزء ہیں:

(۱) اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔

(۲) دوسروں کو حقیر سمجھنا

تکبر بہت ہی بری بیماری ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی اتنی برائی آئی ہے کہ پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں آج ہم میں سے اکثریت اس بیماری میں مبتلا ہے اس کا علاج کسی ماہر روحانی طبیب سے باقاعدہ کرانا چاہیے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۱۱۰ ج ۸)

شیخی اور تکبر وریا کاری سے بچنے کی عمدہ تدبیر

شیخی سے بچنے کیلئے ایک ترکیب میں نے مردوں کو سکھلائی ہے۔ گو عورتیں اس سے بہت خفا ہوتی ہیں مگر وہ شیخی کا علاج ہے (بڑی اور سمجھدار عورتوں کو چاہیے کہ اس کا رواج ڈالیں) وہ ترکیب یہ ہے کہ عورتوں سے یہ تو مت کہو کہ آپس میں جمع نہ ہوں یہ تو ہونا مشکل ہے اور اس میں معذور بھی ہیں۔ (الجنس یمیل الی الجنس) جنس کا میلان اپنی جنس ہی کی طرف ہوتا ہے۔ عورتوں کا دوسری عورتوں سے ملنے کا کبھی تو جی چاہتا ہی ہے اس لیے اس میں تو سختی نہ کرو مگر یہ کرو کہ کہیں جاتے وقت کپڑے نہ بدلنے دیا کرو اس کے لیے مردانہ حکومت سے کام لو اور جب کہیں جائیں تو سر پر کھڑے ہو کر مجبور کرو کہ کپڑے نہ بدلنے پائیں۔

یہ عجیب بات کہ گھر میں بھنگنوں اور ماماؤں (نوکرانیوں) کی طرح رہیں اور ڈولی رکشہ آتے ہی بن سنور کر بیگم صاحبہ بن جائیں۔ ہر چیز کی کوئی غرض اور غایت ہوتی ہے کوئی ان سے پوچھے کہ اچھے کپڑے پہننے کی غرض غایت کیا صرف غیروں اور دوسروں کو دکھانا ہے؟ تعجب ہے کہ جس کے واسطے یہ کپڑے بنے اور جس کے دام لگے اس کے سامنے تو کبھی نہ پہنے جائیں اور غیروں کے سامنے پہنے جائیں۔ حیرت ہے کہ شوہر سے کبھی سیدھے منہ نہ بولیں کبھی اچھا کپڑا اس کے سامنے نہ پہنیں اور دوسروں کے گھروں میں جائیں تو شیریں زبان بن جائیں اور کپڑے بھی ایک سے ایک بڑھے چڑھے پہن کر جائیں۔ کام آویں غیروں کے اور دام لگیں خاوند کے یہ کیا انصاف ہے؟ یہ باتیں ذرا شرم کی سی ہیں مگر اصلاح کے لیے کہی جاتی ہیں۔ الغرض مردوں سے میں کہتا ہوں کہ ان کی شیخی مٹانے کی یہ تدبیر کرو کہ کہیں جاتے وقت ان کو کپڑے نہ بدلنے دو اور عورتیں بھی سن لیں کہ اگر کپڑے بالکل ہی میلے ہوں تو خیر بدل لو وہ بھی سادے ورنہ ہرگز نہ بدلو۔ سیدھے سادے کپڑوں میں مل آیا کرو ملنے سے جو غرض ہے وہ اس صورت میں بھی حاصل ہوگی اور اخلاق کی درستگی کے علاوہ ذرا کر کے دیکھو تو اس کے فوائد معلوم ہوں گے۔

اور اگر یہ خیال ہو کہ اس میں ہماری حقارت ہوگی تو ایک جواب تو اس کا یہ ہے کہ نفس کی تو حقارت ہونی ہی چاہیے۔

اور دوسرا تسلی بخش جواب یہ ہے کہ جب ایک بستی کی بستی میں یہ رواج ہو جائے گا کہ سیدھی سادی طرح سے مل لیا کریں وہاں انگشت نمائی اور تحقیر بھی نہ رہے گی۔

اور کیوں بیبیو! اگر ایک غریب عورت جو مزدور کی بیوی ہے وہ کہیں ٹھاٹ باٹ سے بن سنور کر

زیور سے آراستہ ہو کر جاتی بھی ہے لیکن عورتوں کو اسکے گھر کی حالت معلوم ہے وہ تو یہی کہیں گی کہ نگوڑی مانگے کا کپڑا اور زیور پہن کر آئی ہے اس پر اتراتی ہے۔ (دواء العیوب التبلیغ)۔ اصلاح خواتین ص ۱۱۴۔

عورتوں کیلئے تکبر اور حب دنیا کا علاج

(۱) عورتوں کو چاہیے کہ عمدہ کپڑا پہن کر کہیں نہ جائیں جہاں جائیں انہیں کپڑوں میں چلی جائیں جو پہلے سے پہنے ہوئے ہوں۔ اس طرح کرنے سے تکبر ٹوٹ جائے گا مگر ان کی حالت یہ ہے کہ جہاں جائیں گی لد پھد کر جائیں گی تاکہ شان ظاہر ہو۔

(۲) عورتوں میں حب دنیا (زیور وغیرہ) کا غلبہ زیادہ ہے اس کا علاج یہ ہے کہ زیور لباس شوہر کے سامنے تو گھر میں خوب پہنا کریں مگر ان کی حالت یہ ہے کہ برادری میں جائیں گی تو خوب بن ٹھن کر اور جب آئیں گی تو فوراً اتار دیں گی تاکہ جس حال میں خاوند نے دیکھا تھا اسی میں دیکھے' اس کا علاج یہ ہے کہ خاوند کے سامنے پہنیں اور کہیں جائیں تو نہ پہنیں۔

(۳) ایسے ہی علاج غیبت کا ہے اس میں استغفار کافی نہیں بلکہ جسکی غیبت کی ہے اس سے کہو کہ میں نے تمہاری غیبت کی ہے معاف کر دو۔ (الحیوۃ ملحقہ حقیقت مال و جاہ)۔ اصلاح خواتین ص ۱۱۵۔

قبلہ کی طرف پاؤں کر کے لیٹنا

سوال: میرے ذہن میں کچھ الجھنیں ہیں جن کو صرف آپ ہی دور کر سکتے ہیں وہ یہ کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قبلہ کی طرف پاؤں کر کے نہ تو سونا چاہیے اور نہ ہی بیٹھنا چاہیے' کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: قبلہ شریف کی طرف پاؤں کرنا بے ادبی ہے اس لیے جائز نہیں۔

(آپکے مسائل اور انکا حل ص ۱۱۱ ج ۸)

خواب کی حقیقت اور اس کی تعبیر

سوال: آپ سے ایک ایسا مسئلہ دریافت کرنا ہے جو کہ میرے ذہن میں عرصہ سے کھٹک رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ: (الف) خواب کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

(ب) کیا یہ صحیح ہے کہ بعض خواب بشارت ہوتے ہیں اور بعض خواب شیطانی وسوسہ سے پیدا ہوتے ہیں؟ (ج) نیز یہ کہ کیا خواب کی تعبیر ہم علماء کرام سے یا کسی اور سے معلوم کر سکتے ہیں؟

جواب: خواب شرعاً حجت نہیں' اچھا خواب مومن کے لیے بشارت کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کی تعبیر کسی سمجھ دار نیک آدمی سے معلوم کرنی چاہیے جو فن تعبیر کا ماہر ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حقیقت

سوال: پچھلے دنوں میرے ایک دوست سے گفتگو کے دوران اس نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خواب میں تشریف نہیں لائے تو کوئی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خواب میں تشریف لائے ہیں' اس بات سے ہم پریشان ہیں کہ آیا پھر جو ہم پڑھتے ہیں کہ فلاں بزرگ کے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں' کہاں تک صداقت ہے؟

جواب: آپ کے اس دوست کی یہ بات ہی غلط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی صحابی کے خواب میں تشریف نہیں لائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کے متعدد واقعات موجود ہیں۔ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت برحق ہے۔ صحیح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۳۹۴)

''جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے سچ مچ مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔'' (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو لوگ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے منکر ہیں وہ اس حدیث شریف سے ناواقف ہیں' خواب میں زیارت شریف کے واقعات اس قدر بے شمار ہیں کہ اس کا انکار ممکن نہیں۔

گھر میں عورتوں کے سامنے استنجا خشک کرنا

سوال: مجھے یہ کہتے ہوئے آتی تو شرم ہے مگر مسئلہ اہم ہے' میرے ایک دوست کے والد اور چچا وغیرہ کی عادت ہے کہ جب وہ گھر میں بھی ہوں تو پیشاب کے بعد گھر میں ہی ازار بند سنبھالے وٹوانی (پیشاب کو ڈھیلے سے خشک کرنا) کرتے ہیں' میرے دوست کو تو جو شرم آتی ہے میں خود شرمندہ ہو جاتا ہوں کہ ان کے گھر میں ان کی بیٹیاں' بیٹے سب ہوتے ہیں اور انہیں ذرا احساس نہیں ہوتا ہے کہ یہ کتنی بری بات ہے' ایک بار میری بہن نے میرے دوست کی بہن سے کہا تو اس نے کہا کہ میں کیا کہہ سکتی ہوں' ابا کو خود سوچنا چاہیے' آپ براہ مہربانی یہ بتائیں کہ کیا اسلام میں اس طرح وٹوانی کو منع نہیں کیا گیا؟ اہم بات یہ ہے کہ میرے دوست کے والد پانچوں وقت کے نمازی ہیں' میرا دوست کہتا ہے کہ میرے والد کیا پنجاب کے بیشتر دیہات کے نہایت پرہیزگار لوگ اسی طرح کے ہیں؟

جواب: یہ عمل حیاء کے خلاف ہے ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے' استنجا خشک کرنے کے لیے اس کی ضرورت ہو تو استنجا خانہ میں اس سے فارغ ہو لیا کریں۔ آپ کے مسائل ج ۸ ص ۱۱۴' ۱۱۵۔

کتاب الحظر والاباحت

(یعنی حلال وحرام کا بیان)

ماکولات: کھانے کی حلال وحرام اور مکروہ چیزوں کا بیان

مردار جانور کھانا

سوال: ایک شخص کی مرغی کو کتے نے پکڑ لیا تھا' بڑی جدوجہد کے بعد مرغ کو مردہ حالت میں پایا' مذکور شخص نے مرغ کے گلے پر چھری پھیر دی اور کہتا رہا کہ مرغا پھڑک رہا تھا مگر جب لوگوں نے اسے مردہ قرار دیا تو مان گیا' ساتھ ہی اسے مرغا کھانے کو منع بھی کیا گیا مگر اس نے مرغا پکوا کر کھالیا' از روئے شریعت ارشاد فرمائیں کہ مسلمانان موضع ایسے شخص کو کیا سزا دے سکتے ہیں؟ یا اس کے خلاف کیا عمل کیا جائے؟ جس سے دوسرے مسلمان بھی عبرت حاصل کریں اور حرام غذا سے گریز کریں' شخص مذکور نے جان بوجھ کر مردہ مرغ کھایا؟ جواب: جو مرغ مر چکا ہو اس پر چھری پھیرنے سے وہ مرغ حلال نہ ہوگا' اس کا کھانا بالکل حرام ہوگا جس نے اس کو کھایا وہ سخت گنہگار ہوا' اس کو توبہ واستغفار لازم ہے' اگر وہ مردار کھانے کا عادی ہو تو مسلمانوں کو اس سے اور اس کے گھر کا کھانا کھانے سے پورا پرہیز لازم ہے کیا بعید ہے کہ وہ حرام چیز دوسروں کو بھی کھلا دے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۶۰)

مردار کا چمڑا کھانا

سوال: مردہ جانور کا چمڑا کھانا کیسا ہے؟ اور بکری کے سر کے بارے میں جو مشہور ہے کہ چمڑا علیحدہ کیے بغیر ہی بھون کر کھاتے ہیں' درست ہے یا نہیں؟

جواب: مردار کا چمڑا خواہ مدبوغ ہو اور مذبوح درندوں کا چمڑا جائز نہیں ہے لیکن مذبوحہ بکری کا چمڑا کھانا جائز ہے۔ زیلعی لکھتے ہیں:

جَازَ بَيْعُ لُحُومِ السِّبَاعِ وَشُحُومِهَا وَجُلُودِهَا بَعْدَ الزَّكٰوةِ كَجُلُودِ الْمَيْتَةِ بَعْدَ الدِّبَاغِ حَتّٰى يَجُوْزَ بَيْعُهَا وَالْاِنْتِفَاعُ بِهَا غَيْرَ الْاَكْلِ لِطَهَارَتِهَا بِالذَّكَاةِ اِنْتَهٰى مُلَخَّصًا.

اور منح الغفار میں ہے:

وَيُبَاعُ جِلْدُ الْمَيْتَةِ وَيُنْتَفَعُ بِهٖ لِطَهَارَةٍ بَعْدَ الدَّبْغِ بِغَيْرِ الْاَكْلِ فَاِنَّهٗ لَايَجُوْزُ اَكْلُهٗ وَاِنْ كَانَ طَاهِرًا قَالَ فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ مَسْئَلَةٌ جِلْدُ الْمَيْتَةِ بَعْدَ الدِّبَاغِ هَلْ يَجُوْزُ اَكْلُهٗ اِذَا كَانَ مِنْ حَيْوَانٍ مَاْكُوْلِ اللَّحْمِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ لِاَنَّهٗ طَاهِرٌ كَجِلْدِ الشَّاةِ الْمُذَكَّاةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَايَجُوْزُ اَكْلُهٗ وَهُوَ الصَّحِيْحُ اِنْتَهٰى. (فتاویٰ عبدالحی ص ۴۱۱)

جگر اور طحال کا کھانا

سوال: بکری یا گائے کا جگر اور طحال حلال ہے یا حرام؟ جواب: حلال ہے حدیث ابن ماجہ میں ہے کہ ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کر دیئے گئے ہیں دو مردار مچھلی اور ٹڈی ہے اور دو خون جگر اور تلی ہے۔ ”تمام حلال جانوروں کے جگر اور تلی کا یہی حکم ہے“ (م ع) فتاویٰ عبدالحی ص ۴۱۱)

اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟

سوال: بچونی اور لاد کھانا کیسا ہے؟ جواب: بچونی اور لاد ”انتڑی اور اوجھڑی“ کھانا شرعاً درست ہے خوب پاک صاف کر کے کھائیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۱ ص ۳۷۹)

غدود کیا ہے؟ اور اس کا حکم

سوال: ایک مسئلہ تذکرۃ الرشید ص ۱۷۴ میں ہے کہ حلال جانور میں سے سات چیزیں کھانا منع ہے ان میں سے ایک غدود بھی ہے غدود کیا چیز ہے؟ عام طور پر غدود تلی یا پاؤں میں سے نکلتا ہے اسے کہتے ہیں لوگ اس کو بڑے شوق سے کھاتے ہیں تو یہ کھانا حلال ہے یا حرام؟

جواب: خون جم کر گٹھلی کی صورت ہو جاتی ہے اس کو غدہ کہتے ہیں وہی اردو میں غدود کہلاتا

ہے' پائے اور دوسری ہڈی سے جو چیز نکلتی ہے اس کو گلی اور گودا کہتے ہیں' اس کا کھانا درست ہے۔
(فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۳۲۳)

مردہ جنین کا گوشت کھانا

سوال: بکری کے اندر سے ذبح کرتے وقت مرا ہوا بچہ نکلے تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس بچہ کا گوشت کھانا جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۶۳)

غیر اللہ کی نذر کا کھانا کیا کیا جائے؟

سوال: غیر اللہ کی نذر و نیاز کا کھانا کیا کیا جائے' اگر بلا علم تحفہ میں آ جائے اور پھر واپس کرنے پر واپس نہ کریں تو اس کو غرباء کو دیا جا سکتا ہے کہ نہیں؟ یا دفن کر دیا جائے یا جانور کو دے دیا جائے؟

جواب: اگر غیر اللہ کے نام کی نذر ہے تو اس کو ایسی جگہ رکھ دیا جائے کہ جانور کھا لے۔'' کہ اس صورت میں نہ کھانا ضائع ہوگا اور نہ گناہ ہوگا'' (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۱ ص ۳۷۶)

بھینٹ کا مرغا کھانا

سوال: کسی جانور مثلاً مرغا وغیرہ کو جانوروں وغیرہ کے اوپر سے یا کسی انسان کے اوپر سے پھیر کر رکھا جائے تو اس کا کھانا کیسا ہے؟ جواب: یہ مشرکانہ طریقہ ہے اس کو بھینٹ چڑھانا کہتے ہیں' یہ غیر اللہ کے لیے نذر ہوتی ہے چونکہ مردار کے حکم میں ہے اس کا کھانا جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۳۹۴)

مندر کے نام چھوڑے ہوئے جانور کو مالک سے خرید کر کھانا

سوال: کسی بکرے یا گائے وغیرہ کو جو کسی ہندو نے کسی مندر کے نام چھوڑ دیا ہو کسی مسلم کا اس جانور کو اس کے مالک مذکور سے (جبکہ وہ ہندو اپنے پہلے ارادہ سے باز آ کر فروخت کرتا ہو) خرید کر ذبح کر کے کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ کے تحت میں داخل ہوگا یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۶ ص ۱۱۲)

سانڈ کا گوشت کھانا

سوال: غیر مملوکہ سانڈ کو خدا کے نام پر ذبح کر کے کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں' جب تک کہ مالک اس کا اجازت نہ دے دے کیونکہ کسی جانور کا چھوڑ دینا مالک کی ملک سے نہیں نکالتا' مالک اجازت دے دے تو پھر اس کا کھانا جائز ہے۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۵۱۳)

گھونگھا کھانا

سوال: گھونگھے کا کھانا جائز ہے یا ناجائز؟ جواب: گھونگھے کا کھانا شرعاً جائز نہیں' لیکن اگر کوئی دیندار تجربہ کار معالج بتائے کہ اس کے سوا دوسرا کوئی علاج نہیں تو پھر بطور دوا کے اس کی اجازت ہے۔

''گھونگھا گوش ماہی ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خول'' (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ص ۳۲۶)

گدھی کے کھیس کا حکم

سوال: چند جہلاء نے گدھی کی پیوسی (کھیس) کھائی کہ اس کے کھانے سے آنکھ نہیں دکھتی کیا حکم ہے؟ جواب: گدھی کا گوشت اور دودھ ناجائز ہے' رہا یہ خیال کہ اس سے آنکھ نہیں دکھتی اول تو ایک افواہی بات ہے' دوم یہ کہ اگر تسلیم کر بھی لیا جائے تاہم حرام چیز کا استعمال اس وقت جائز ہے جب کہ حرام کے سوا حلال دوا نہ ملے' صورت مسئولہ میں تو مرض سے پہلے ہی استعمال کیا گیا ہے جس کے جواز کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ص ۱۱۹)

سیہ یعنی خار پشت کا حکم

سوال: سیہ (ایک جانور جس کے تمام جسم پر بڑے بڑے سیاہ وسفید کانٹے ہوتے ہیں) کا گوشت کہ عربی میں اس کو قُنفُذ اور فارسی میں خار پشت کہتے ہیں' حلال ہے یا حرام؟ واضح ہو کہ قُنفُذ کی دو قسمیں ہیں ایک چھوٹا ہے اور اس کا حکم قاضی خاں نے لکھا ہے کہ حرام ہے' بلکہ دریافت طلب وہ بڑا قسم ہے؟ جواب: قنفذ کی دو قسمیں ہیں چھوٹی' بڑی اور دونوں حرام ہیں کیونکہ دونوں خبائث میں داخل ہیں' قاضی خاں ردالمحتار وغیرہ میں قنفذ کو حرام جانوروں میں شمار کیا ہے اور چھوٹی بڑی کی تفصیل نہیں کی جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ دونوں قسمیں حرام ہیں' اگر ایک قسم حلال اور دوسری حرام ہوتی تو ضرور تفصیل کردی جاتی۔ (کفایت المفتی ج ۹ص ۱۲۸)

کپور کا کھانا کیسا ہے؟

سوال: کپور کے کھانے کی ممانعت تحریمی ہے یا تنزیہی؟

جواب: بظاہر کپور کے کھانے کی کراہت تحریمی ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ص ۱۳۱)

''کپور اور کافور ایک ہی چیز ہے صرف لفظوں کا فرق ہے'' (م'ع)

کوکین کھانا

سوال: کوکین جو پان میں ڈال کر کھاتے ہیں جس سے منہ سن ہو جاتا ہے دوا انگریزی ہوتی ہے اس کے کھانے والے کا یہ حال ہوتا ہے کہ زرد پڑ جاتا ہے بالکل سوکھ جاتا ہے بے کھائے ایک لمحہ چین نہیں پڑتا اور کہتے ہیں کہ اس میں نشہ نہیں ہوتا اس کا کھانا حرام ہے یا نہیں؟

جواب: اگر نشہ نہ ہو تو فی نفسہ مباح ہے لیکن سوال میں اس کی جو مضرتیں مذکور ہیں ان کی وجہ سے ممنوع ہوگا اور جہاں یہ عوارض پیش نہ آئیں مباح رہے گا۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۹۲)

جائفل کھانا

سوال: جائفل کھانا حلال ہے یا حرام؟ جواب: حرام ہے در مختار میں ہے "اور ایسے ہی جوز الطیب بھی حرام ہے" لیکن اس کی حرمت حشیش کی حرمت سے کم ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۱۵)

نوٹ: جائفل کو مخدر عقل کہا گیا ہے مسکر نہیں ہے اس لیے تھوڑی مقدار حرام نہ ہوگی بلکہ اگر کثیر مقدار میں کھائی جائے جس کی وجہ سے طبیعت میں سستی محسوس ہونے لگے تو حرام ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۱۶)

جس کھانے میں جائفل ڈالا گیا ہو

سوال: ایک دیگ میں تقریباً سو آدمیوں کے لیے گوشت پکتا ہے اس میں دو تین جائفل جس کا وزن ایک تولہ سے کم ہوتا ہے ڈال دیا جاتا ہے جس سے قطعاً کوئی نشہ نہیں ہوتا ایسی حالت میں وہ کھانا کیسا ہے؟ جواب: ایسی صورت میں وہ کھانا حرام نہیں اس لیے کہ کھانے میں مضرت نہیں اور نشہ بھی نہیں ہوتا اگرچہ خود جائفل کھانا ممنوع ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۳۶)

جس دعوت میں گانے بجانے اور لہو ولعب کا اہتمام ہو اس میں شرکت کا حکم

سوال: بعض لوگ شادی بیاہ کے مواقع پر دعوت ولیمہ میں گانے بجانے اور لہو ولعب کا پورا اہتمام کرتے ہیں جس میں احباب و اقارب کو مدعو کیا جاتا ہے تو کیا ایسی دعوت ولیمہ میں شرکت کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ جواب: قبول دعوت کو علماء کرام نے ضروری قرار دیا ہے لیکن آج کل چونکہ لادینیت اور فحاشی کا دور دورہ ہے لہٰذا اگر یہ بات یقینی ہو کہ وہاں گانے بجانے اور لہو ولعب کا پروگرام ہوگا تو ایسی دعوت میں نہیں جانا چاہیے۔ البتہ اگر وہاں پہنچ کر یہ بات معلوم ہو تو واپس نہ آنے میں کوئی حرج نہیں لیکن یاد رہے کہ یہ حکم عوام الناس کے لیے ہے اور جہاں تک خواص کے واپس آ جانے کا تعلق ہے تو ان کے واپس آنے میں مصلحت یہ ہے کہ الداعی پر ان کی ناراضگی واضح ہو کر وہ اپنے عمل بد سے باز آ جائیں۔

لما قال العلامة ابن نجیمؒ: اذا کان هناک لعب و غنا قبل ان یحضر فلایحضر لانه لایلزمه الا جابة اذا کان هناک منکر. (البحر الرائق ج۸ص۱۸۸ کتاب الکراهیة) (لمافی الهندیة هذا کله بعدالحضور اما اذاعلم قبل الحضور فلایحضر لانه یلزمه حق الدعوة (الفتاویٰ الهندیة ج۵ص۳۴۳ الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات) وَمِثْلُهٗ فی البزازیة علیٰ هامش الهندیة ج۶ص۳۶۴ کتاب الکراهیة) (فتاویٰ حقانیه ج ۲ ص ۳۹۳)

افیون کا استعمال بوقت اضطرار

سوال: افیون خور ہر چند خوف خدا سے ترک کرنے کی کوشش کرتا ہو مگر خوف ہلاکت اور سخت علالت سے جو اس کو تجربہ سے حاصل ہوا ہو' مجبور ہو تو کیا کرے؟ ابن حجر کا قول جواز کس حالت میں ہے؟ اور رملی کا قول وقواعدنا لاتخالفہ سے کیا مطلب ہے؟

جواب: ابن حجر کا قول صحیح ہے مگر اس میں تصریح ہے کہ اجازت اس وقت ہے جب بالیقین مرجانے کا خوف ہو اور اس میں یہ بھی ہے کہ تھوڑا تھوڑا کم کرنا شروع کردے اور یہ بھی ہے کہ کم کرنے کی کوشش نہ کی تو آثم ہوگا اور رملی کے قول کا مطلب یہ ہے کہ ابن حجر گو شافعی ہیں' مگر ان کا یہ قول قواعد حنفیہ کے خلاف نہیں اس لیے قابل اتباع ہے۔ (امدادالفتاویٰ ج۴ص۲۰۶)

افیون کا استعمال بطور دوا

سوال: زید عرصہ سے بیمار ہے' علاج سے بھی عاجز آچکا ہے' اب حکیم کہتا ہے کہ ہر روز بلاناغہ مسور کی دال کی مقدار افیون استعمال کرنے سے یہ مرض ہمیشہ کے لیے ختم ہوجائے گا' ایسی حالت میں کیا حکم ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں اتنی مقدار میں افیون استعمال کرنا جس سے نشہ نہ پیدا ہو جائز ہے۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج۱ص۲۳۸)

زہر کھالیا تھا گناہ کیسے معاف ہو؟

سوال: اگر کوئی زہر کھالے مگر بچ جائے تو اس کے گناہ کی معافی کی کیا صورت ہے؟

جواب: چونکہ زہر کھانا گناہ ہے لہٰذا شخص مذکور پر توبہ لازم ہے اور خالص توبہ کرنے سے گناہ

معاف ہو جاتا ہے۔" اور توبہ کی حقیقت ہے کیے ہوئے پر دل میں ندامت اور آئندہ کے لیے نہ کرنے کا عزم" (م ع) (فتاویٰ احیاء العلوم ج ا ص ۲۳۹)

تاڑی سے آٹا گوندھنا

سوال: خاکسار نے بچشم خود دیکھا ہے کہ ایک نان بائی مسلمان نے تاڑی جو نشہ کی چیز اور حرام ہے' آٹے میں خمیر کے واسطے ملائی اور اس سے پاؤ روٹی اور بسکٹ بنا کر تیار کیے' اس طرح کے بسکٹ وغیرہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! "جائز نہیں" مگر جہاں اس سے نہ بچ سکتے ہوں وہاں بعض روایات کی بناء پر اجازت ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۱۸)

ریا کا کھانا

سوال: جو شخص فخر و نام آوری کی نیت سے برادری کو پلاؤ زردہ کھلائے' اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کھانا ریا کاری ہے اور فخر ہے لہٰذا سخت گناہ ہے' اس سے توبہ لازم ہے۔ "لیکن بلا تحقیق کسی کی نیت پر حملہ کرنا اور ریا کا حکم لگانا جائز نہیں" (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۳۹)

ہڈی چوسنا' دانتوں سے گوشت چھڑا کر کھانا

سوال: ہڈی جس پر گوشت بھی نہ ہو' یا ہو منہ سے چوسنا یا دانتوں سے گوشت چھڑانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہڈی منہ سے چوسنا اور دانتوں سے گوشت چھڑا کر کھانا جائز ہے۔ "ہاں چوسنے میں اس کا لحاظ رکھے کہ آواز سے ساتھیوں کو گھن پیدا نہ ہو" (م ع) کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۱۸)

ہڈیاں چبانا

سوال: ہڈیاں چبانا کیسا ہے؟ سنا ہے کہ گوشت کھا کر ہڈیاں نہیں چبانا چاہئیں کہ ان پر خدا جنات کی غذا پیدا کرتا ہے؟

جواب: جائز ہے' یہ تو صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کھائی ہوئی ہڈیوں پر جنات کے لیے خوراک پیدا کر دیتے ہیں لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ ہڈیوں کا چبانا جائز نہیں' یہ نتیجہ صحیح نہیں۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۸۱)

خواہ مخواہ شبہ کرنا

سوال: امام و مؤذن کا کھانا محلّہ سے آتا ہے اور جہاں سے آتا ہے معلوم نہیں کہ یہ رشوت'

سود لیتے ہیں یا نہیں؟ تو امام موذن کے لیے یہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: محلّہ سے جو کھانا آتا ہے وہ حلال ہے' شک نہ کیا جائے تاوقتیکہ یہ معلوم نہ ہو کہ فلاں کا ذریعہ معاش کا غالب حصہ سود یا رشوت کا ہے۔ ''مطلب یہ کہ خواہ مخواہ وہم نہ کریں اور تحقیق ہونے پر خواہ مخواہ تاویل نہ کریں'' (م'ع) (فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۲۵۳)

کھانے کیلئے بلانے پر بارک اللہ کا کہنا

سوال: کھانا کھانے والے کو بارک اللہ کہہ کر جواب دینا جو متعارف ہے' اس کا ثبوت کہاں ہے؟

جواب: کتاب عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۳۱ میں ہے جب کوئی تمہیں کھانے کے لیے بلائے تو چاہیے کہ اس کی دعوت قبول کرلے' اگر روزہ سے نہ ہو تو چاہیے کہ کھائے' اور اگر روزہ دار ہو تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۱۶)

کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ کا دھونا

سوال: قبل غذا اور بعد غذا اگر ہاتھ پاک صاف ہوں تو بھی ضرور دھونا چاہیے یا نہیں؟

جواب: غذا سے پہلے ہاتھ دھونا ضروری نہیں البتہ ادب ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۲)

باب الاکل والشرب (کھانے پینے کے آداب واحکام)

کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھونے میں کس کو مقدم کیا جائے؟

سوال: کم عمر اور عمر رسیدہ لوگ اکٹھے کھانا کھا رہے ہوں تو کھانا شروع کرنے سے قبل ہاتھ دھونے میں کس کو پہلے موقع دیا جائے گا؟ جواب: کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھونا مسنون طریقہ ہے چونکہ احادیث نبویؐ میں بچوں اور اپنے سے چھوٹوں پر شفقت اور محبت سے پیش آنے کا حکم آیا ہے' علاوہ ازیں بچے اکثر کھانے پینے کے زیادہ حریص اور مشتاق ہوتے ہیں اس لیے کھانا کھانے سے قبل پہلے بچوں کو ہاتھ دھونے کا موقع دیا جائے' اس کے بعد عمر رسیدہ بزرگوں کو موقع دیا جائے اور کھانا کھانے کے بعد بزرگوں کا اکرام مدنظر رکھتے ہوئے پہلے انہیں موقع دیا جائے۔

لما قال العلامة ابن نجيم المصريؒ: وفي واقعات الناطفي الادب في غسل الا يدى قبل الطعام ان يبداء بالشبّان ثم بالشيوخ. (البحرالرائق

ج۸ص۱۸۳ کتاب الکراھیة) (لما فی الھندیة : وآداب غسل الایدی قبل الطعام ان یبداء بالشّبان ثم بالشیوخ وبعد الطعام علی العکس. (الفتاویٰ الھندیة ج۵ص۳۳۷ الباب الحادی عشر فی الکراھیة فی الاکل) وَمِثْلُهٗ فی الخانیة علیٰ ھامش الھندیة ج۳ص۴۰۵ کتاب الحظر والاباحة) (فتاویٰ حقانیه ج ۲ ص ۳۸۷)

کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھونا

سوال: بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھونے کے بجائے صرف انگلیاں دھونے پر اکتفا کرتے ہیں تو کیا صرف انگلیاں دھونے سے سنت ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھویا کرتے تھے' اب اگر کوئی شخص کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھونے کے بجائے صرف انگلیاں دھوئے تو بلاشبہ اس سے صفائی تو حاصل ہو جائے گی لیکن سنت ادا نہیں ہوگی' سنت کی ادائیگی کے لیے پورے ہاتھوں کا دھونا ضروری ہے جبکہ انگلیاں دھونا ہاتھ دھونا نہیں ہے۔

لما فی الھندیة : قال نجم الائمة البخاری وغیرہ غسل الیدالواحدة او اصابع الیدین لا یکفی للسنة غسل الیدین قبل الطعام (الفتاویٰ الھندیة ج۵ص۳۳۷ الباب الحادی عشر فی الکراھیة فی الاکل) لانه المذکور غسل الیدین وذلک الرسغ (قال العلامة ابن نجیمؒ: ویستحب غسل الیدین قبل الطعام فان فیه برکة وفی البرھانیة والسنة ان یغسل الایدی قبل الطعام وبعدہ (البحرالرائق ج۸ص ۱۸۳ کتاب الکراھیة فصل فی الاکل والشرب) (فتاویٰ حقانیہ ج۲ص۳۸۷'۳۸۸)

ہاتھ پہنچوں تک دھونا چاہیے

سوال: ہاتھ کہاں تک دھونے چاہئیں؟ صرف انگلیاں دھلنے سے سنت ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب: دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھلنا چاہیے' صرف انگلیاں دھلنا ادائے سنت کے لیے کافی نہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج۲ص۲۳۳)

ہاتھ دھو کر رومال سے پونچھنا

سوال: کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر رومال سے پونچھنا کیسا ہے؟

جواب: کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر رومال سے نہ پونچھے تاکہ دھونے کا اثر ہاتھوں پر باقی رہے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر رومال سے صاف کرے تاکہ پورے طور پر کھانے کا اثر ختم ہو جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۲۳۳) ''لیکن رومال کا استعمال لازم نہ سمجھے اور نہ سنت'' (م' ع)

دستر خوان پر کھانے کا طریقہ

سوال: ہر شخص دستر خوان پر الگ روٹی رکھ کر کھاوے یا ایک روٹی سے سب توڑ کر کھائیں' ایک روٹی کو توڑ کر چار چار حصے کر لینا کیسا ہے؟

جواب: سب طرح ٹھیک ہے' الگ الگ روٹی کھانے میں اپنی روٹی کا انداز باقی رہتا ہے' مشترک کھانے میں اتفاق کا پہلو غالب ہے' چار ٹکڑے کرنے کا دستور ان علاقوں میں ہے جن میں شیعوں کا زور ہے اور اس سے اشارہ خلفاء اربعہ کی طرف ہے کہ ہم چاروں کو مانتے ہیں' شیعوں کی طرح دو یا تین کے منکر نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۴۷) ''مطلب یہ کہ روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کوئی شرعی امر نہیں کہ اس فعل پر ثواب ملے' ممنوع بھی نہیں'' (م' ع)

دستر خوان پر روٹی رکھ کر سالن کا انتظار کرنا

سوال: اگر دستر خوان پر روٹی حاضر ہو لیکن تاحال سالن نہیں لایا گیا ہو تو روٹی کھانا شروع کی جائے یا سالن کا انتظار کیا جائے؟

جواب: روٹی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے جس کا اکرام ضروری ہے' فقہاء نے تصریح کی ہے کہ روٹی حاضر ہونے کی صورت میں سالن کے انتظار میں نہ بیٹھے بلکہ روٹی کے اکرام کے پیش نظر روٹی کھانا شروع کی جائے' جب سالن حاضر ہو تو وہ بھی استعمال کر لیا جائے۔

لماقال العلامة ابن نجيمؒ: وينبغي ان لاينتظر الادام اذا حضر الخبز و ياخذ في الاكل قبل ان ياتي الادام. (البحرالرائق ج۸ص ۱۸۳ كتاب الكراهية) (لما قال في الهندية: ومن اكرام الخبز ان لا ينتظر الادام اذا حضر' كذافي الاختيار في شرح المختار. (الفتاویٰ الهندية ج۵ ص ۳۳۷ الباب الحادی عشر فی الكراهية فی الاكل) وَمِثْلُهٗ في البزازية علٰى هامش الهندية ج۶ص ۳۶۵ كتاب الكراهية) (حواله فتاویٰ حقانيه ج ۲ ص ۳۸۸)

گرم کھانا پینا کیسا ہے؟

سوال: کیا گرم کھانا مکروہ ہے؟ جواب: کچھ گرم ہو تو مکروہ نہیں، ہاں زیادہ گرم ہو تو مکروہ ہے مگر جو چیز ایسی ہو کہ ٹھنڈی ہو جانے سے اس کا ذائقہ ختم ہو جائے تو مکروہ نہیں، جیسے چائے کافی وغیرہ۔ (رحیمیہ ج ۲ ص ۲۳۲) ''کہ ان کا مقصود ہی حرارت ہے'' (م'ع)

چمچے کے ساتھ کھانا

سوال: بڑے لوگوں میں چمچے کے ساتھ کھانے کا رواج ہے، کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟
جواب: ہاتھ سے کھانا سنت ہے، چمچے کے ساتھ کھانا جائز ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۷۴)

تیجے دسویں کا کھانا

سوال: تیجا، دسواں، بیسواں، چالیسواں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: ناجائز ہے، البتہ جو شخص فقیر محتاج ہو اس کو کھانے کو نہ ملتا ہو اس کے لیے جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۴۵)

تقسیم ترکہ سے پہلے کھانا کھانا

سوال: خالد چار اولاد دو بالغ اور دو نابالغ چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو گیا، ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے اس کے گھر دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: ناجائز ہے، ہاں اگر بالغین اپنے پاس سے یا اپنے حصہ میں سے کھلائیں تو جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۴۵)

حقہ، بیڑی، سگریٹ وغیرہ پینا کیسا ہے؟

سوال: مجالس الابرار کی تیسویں مجلس میں لکھا ہے کہ حقہ پینا ناجائز اور حرام ہے اور اس کے لیے عقلی و نقلی دلائل پیش کیے گئے ہیں، لیکن اب دور حاضر کا اہل علم طبقہ حقہ نوشی میں مبتلا ہے، کیا اب کوئی صورت جواز کی نکل آئی؟

جواب: جس حقہ میں ناپاک یا نشہ آور چیز نوش کی جاتی ہیں وہ بالاتفاق حرام ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں لیکن جس حقہ، سگریٹ، بیڑی و تمباکو نوشی کا رواج ہے اس کی حرمت متفق علیہ نہیں، اکثر فقہاء کی رائے جواز کی ہے، مگر تمباکو نوشی سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے، لہٰذا صحیح ضرورت کے بغیر حقہ نوشی کراہیت سے خالی نہیں، تمباکو بنفسہ مباح ہے، اس میں کراہیت بدبو کی بناء پر عارضی ہے۔ کراہت

تحریمی ہو یا تنزیہی بہرحال قابل ترک ہے اس کی عادت نہ ہونی چاہیے' ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پیاز کے کھیت کے قریب سے گزرے' بعض صحابہ وہاں ٹھہر گئے' ان میں سے بعض نے اس میں سے کھایا اور بعض نے نہیں کھایا' پھر سب بارگاہ نبویؐ میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز نہ کھانے والوں کو قریب بلایا اور کھانے والوں کو بدبو زائل ہونے تک پیچھے بٹھایا۔

ایک حدیث میں ہے کہ مسواک منہ کی پاکی کا ذریعہ ہے اور رب ذوالجلال کی خوشنودی کا سبب۔

اکثر تمباکو نوش حضرات منہ کی صفائی کا خیال نہیں رکھتے' جب دیکھئے منہ میں بیڑی' سگریٹ ہوتی ہے' مسجد کے دروازے تک پیتے چلے جاتے ہیں' بقیہ حصہ کو پھینک کر مسجد میں داخل ہوتے ہیں' شاید کوئی مسواک کرتا ہوگا' محض کلی پر اکتفا کر کے نماز شروع کر دیتے ہیں' کہیں ایسوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی نوبت آجاتی ہے تو نماز پڑھنا دشوار ہو جاتی ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو کوئی اس بدبودار درخت (پیاز یا اس کی آل) کو کھائے وہ منہ صاف کیے بغیر ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ جس سے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے' فرشتوں کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے۔

فقہائے کرام تحریر فرماتے ہیں کہ بدبودار چیز کھانے پینے کے بعد منہ صاف کیے بغیر مسجد' مدرسہ' عیدگاہ' نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ اور مجلس تعلیم وعظ و تبلیغی اجتماعات میں شریک ہونا مکروہ ہے' مسلمانوں کا کونسا وقت ذکر اللہ اور ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی رہتا ہے' قدم قدم پر بسم اللہ' السلام علیکم' درود دعاء' سبحان اللہ وغیرہ وغیرہ ورد زبان رہتا ہے' لہٰذا حتی الوسع منہ کی صفائی ضروری ہے۔ یہ فضل خدا ہے کہ اس نے اپنا اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس نام لینے کی ہمیں اجازت دی ورنہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک' خلاصہ یہ کہ حقہ' بیڑی' سگریٹ وغیرہ یہ چیزیں حرام نہیں مگر بلا ضرورت و بلا مجبوری ان کی عادت ڈالنا مکروہ ہے' ہاں ضرورتاً جائز ہے لیکن صفائی کا خیال ضروری ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۲۴۱)

تمباکو' پان' سگریٹ کا حکم

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب پان میں تمباکو کھانا جائز ہے تو سگریٹ اور حقہ وغیرہ میں تمباکو پیتے ہیں اور نشہ چونکہ پان کے تمباکو میں ہوتا ہے اور سگریٹ و حقہ میں بھی ہوتا ہے تو دونوں میں فرق کیا ہوا اور نسوار کا کیا حکم ہے؟ جواب: جس تمباکو سے نشہ ہوتا ہے اس کا کھانا ''پان میں ہو یا اور طرح سے'' پینا'' حقہ' بیڑی' سگریٹ سے ہو یا کسی اور طرح سے'' ناجائز ہے' نسوار سے اگر نشہ ہوتا ہو تو ناجائز ہے ورنہ مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۸۷) ''عموماً تمباکو میں حدت

پائی جاتی ہے حدت اور نشہ میں فرق ہے'' (م'ع)

بھنگ کے استعمال کا حکم

سوال: بھنگ کا استعمال بطور نشہ اور تداوی کے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بھنگ کا شمار چونکہ مسکر اشیاء میں ہوتا ہے اس لیے اس کا استعمال شرعاً ممنوع ہے تاہم بوقت ضرورت کسی مسلمان طبیب کے مشورہ سے بقدر ضرورت استعمال مرخص ہے بشرطیکہ حلال اشیاء میں معالجے کے لیے کوئی شے نہ ہو۔

لما قال شیخ الاسلام ابوبکر علی بن محمد الحدار الیمنیؒ: ولایجوزاکل البنج والحشیشة والافیون وذلک کله حرامٌ. (الجوهرة النیرة ج۲ص ۲۷۰ کتاب الاشربة) (قال العلامة ابن عابدینؒ: وهو صریح فی حرمة البنج والافیون لاللدواء (ردالمحتار ج۶ص۴۵۷ کتاب الاشربة) وَمِثْلُهٗ فی خلاصة الفتاویٰ ج۴ص ۲۰۵ کتاب الاشربة) (فتاویٰ حقانیه ج ۲ ص ۳۹۴)

پان سگریٹ وغیرہ کا راستہ میں استعمال کرنا

سوال: اکثر لوگ بازاروں یا سڑکوں پر راستہ چلتے ہوئے مختلف اشیاء مثلاً پان' بیڑی' سگریٹ وغیرہ کھاتے پیتے ہیں' کیا ایسے لوگوں کو اسلام نے مردود الشہادت قرار دیا ہے؟

جواب: جن چیزوں کا سڑکوں پر چلتے ہوئے کھانا عرفاً خلاف مروت نہیں سمجھا جاتا ان کے اس طرح کھانے سے آدمی مردود الشہادت نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۵ص ۱۲۵) ''اس لیے اپنے یہاں کا عرف دیکھ کر حکم سمجھا جاسکتا ہے'' (م'ع)

پان میں چونا کھانا

سوال: چونا چونکہ مٹی سے ہوتا ہے اس کے کھانا کا کیا حکم ہے؟ نیز کتھا بھی مٹی سے ملا کر تیار کیا جاتا ہے؟ جواب: مٹی کھانا ممنوع ہے اور اس کی ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں مضر صحت ہونے کی وجہ سے ہے' لہٰذا جتنی مقدار مضر نہ ہو درست ہے' پان میں چونا کھانے کی اجازت ہے' نصاب الاحتساب اور نفع المفتی والسائل میں بصراحت مذکور ہے اور کتھے کا حکم چونے کی طرح ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۵ص ۹۳)

پان، تمباکو، حقہ

سوال: بندہ کو حقہ کی بہت زیادہ عادت تھی، اب وہ تو چھوٹ گئی مگر پان کی عادت اس درجہ ہو گئی کہ تقریباً ایک دن میں پچاس ٹکڑے بھی کھا لیتا ہوں، اس سے بہت خرابیاں معلوم ہوئیں، اب چاہتا ہوں کہ حقہ سب کے ساتھ پی لیا کروں اور پان سے قطعی پرہیز کروں، کیا حکم ہے؟

جواب: جس چیز میں ضرر کم ہو اور تجربہ سے اس کا فائدہ محسوس ہوتا ہو "پان یا حقہ" اس کو استعمال کر لیں، ضرورت سے زائد استعمال نہ کریں، مسجد میں جانے سے پہلے مسواک وغیرہ سے بدبو زائل کر لیا کریں، خدائے پاک ہر ضرر سے محفوظ رکھے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۳۰۳)

پان کا بیڑہ پرشاد کے طور پر

سوال: کارخانوں میں پان کا بیڑہ وغیرہ لا کر فوٹو کے سامنے رکھ کر یا ویسے ہی پرشاد کے طریقے سے دیتے ہیں اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس سے غیر اللہ کی قربت حاصل کرنا، یا غیر شرعی چیز کی تعظیم مقصود نہیں، جیسے غیر مذہب کے مخصوص تہوار وغیرہ پر ہوتا ہے بلکہ محض آپس میں خوش طبعی کے طور پر کھاتے کھلاتے ہیں، تو جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۳۰۴)

تاڑ اور کھجور کا رس پینا

سوال: تاڑ اور کھجور کا تازہ رس جو کافی میٹھا ہوتا ہے اس میں کسی قسم کا نشہ نہیں ہوتا، اس کا پینا کیسا ہے؟ بعض عالم کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے حالانکہ حدیث میں اشربہ اربعہ کو حرام قرار دیا گیا ہے؟

جواب: یہ رس جب تک نشہ پیدا نہ کرے "جائز ہے" حرام نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۷۲)

دعوت ولیمہ کا وقت کب تک ہے؟

سوال: دعوت ولیمہ کا وقت کب تک ہے؟ اگر شادی ہوئی اور ہمبستری نہیں ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ شب زفاف منائے تو مناسب ہے کہ اپنے پڑوسیوں، رشتہ داروں اور دوستوں کو بلائے، ان کے لیے جانور وغیرہ ذبح کرے اور ان کے کھانے کا انتظام کرے اور زوجین کے ہمبستر ہونے کے تین دن بعد ولیمہ کا وقت نکل جاتا ہے، یہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۳۶)

کارِ خیر کی خوشی میں دعوت کرنا

سوال: کسی کارِ خیر کی خوشی میں دعوت کرنا یا شیرینی تقسیم کرنا مثلاً لڑکے کا قرآن مجید ختم ہوا' یا شروع کیا' یا کوئی حج کر کے واپس آئے' یا کسی قسم کی ترقی ہو تو خوشی میں بنظر شکر یہ اپنے رب کے دوستوں و مساکین کو کھانا کھلانا یا شیرینی تقسیم کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ کے ''قدوم میمنت لزوم'' کی خوشی میں ایک اونٹنی یا بکری یا گائے ذبح کی گئی۔

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی تو انہوں نے بشارت دینے والے کو اپنا کپڑا عنایت کیا۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۵۳۹) ''یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک کوئی مانع شامل نہ ہو مثلاً لزوم کا درجہ دینا' ایسے موقعہ پر قرض لے کر دعوت کرنا' نام و نمود کی نیت ہونا'' (م'ع)

فاسق معلن کے گھر کھانا

سوال: زید کے گھر میں بے نکاح کے ایک عورت ہے اور اس کے بچہ بھی پیدا ہو گیا ہے' اور زید اس سے اعلانیہ زنا کرتا ہے' لوگ زید کو کہتے ہیں کہ اس سے نکاح کر لے لیکن وہ نکاح نہیں کرتا اور زید کے گھر بیوی بھی ہے' زید کے گھر روٹی کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: فاسق معلن کے گھر کھانا نہیں چاہیے تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ تم اس کے فسق سے راضی نہیں ہو۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۵۱) ''یہ حکم ہر فاسق معلن کے گھر کا ہے'' (م'ع)

مشرک پڑوسی کی دعوت جائز ہے یا نہیں؟

سوال: ایک مشرک پڑوسی اپنے گھر پر بلا کر دعوت کرنا چاہتا ہے' کیا ایسی رعایت حق جوار میں داخل کر سکتے ہیں؟ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ الآية وعید میں تو داخل نہ ہوگی؟ جناب نے اپنی تفسیر میں ایسی مدارات کو صرف تین وجوں سے جائز ٹھہرایا ہے۔ (۱) توقع ہدایات کے لیے (۲) دفع ضرر کے لیے (۳) اکرام ضیف کے لیے' مگر نہ کہ اکرام میزبان کے لیے اور صورت مسئولہ میں تینوں صورتیں نہیں؟ جواب: جس طرح اکرام ضیف کا مامور بہ ہے' اسی طرح پڑوسی کا بھی تو اس اشتراک علت کی وجہ سے اس کی دعوت قبول کر سکتے ہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۷۰) ''اگر کوئی اور مانع موجود نہ ہو'' (م'ع)

کافر کے ساتھ کھانے کا حکم

سوال: کیا کسی غیر مسلم کے ساتھ ایک برتن میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلموں کے ساتھ ایک برتن میں کھانے پینے کو معمول بنانا درست نہیں تاہم کبھی کبھار ایسا کر لینا مرخص ہے۔

لما قال العلامة طاهر بن عبدالرشيد البخاريؒ: والاكل والشرب في اواني المشركين مكروه ولا بأس بطعام المجوس الّا ذبيحتهم وفي الاكل معهم وعن الحاكم عبدالرحمٰن لو ابتلى به المسلم مرة اومرتين لابأس به اما الدوام عليه فمكروه. (خلاصة الفتاوىٰ ج۴ص۳۴۶ كتاب الكراهية) (وفي الهندية: الأكل مع المجوس ومع غيره من اهل الشرك انه هل يحل ام لا عن الحاكم عبدالرحمٰن الكاتب انه ان ابتلى به المسلم مرّة او مرّتين فلابأس به وامرالدوام عليه فيكره. (الفتاوىٰ الهندية ج۵ص۳۴۷ الباب الرابع عشر في اهل الذمة......الخ) (فتاوىٰ حقانيه ج ۲ ص ۳۹۵)

سود خور یا بند رسوم کی دعوت قبول کرنا

سوال: اس مقام پر لوگ سود لیتے ہیں اور کاشت بھی کرتے ہیں، بعض کے یہاں نصف آمدنی حلال ہے اور نصف حرام ہے اور کہیں نصف سے زیادہ حلال ہے اور نصف سے کم حرام اور بعض جگہ اس کا عکس اور ان لوگوں کے مکان میں پردہ بھی نہیں اور مولود شریف کی محفلیں بھی کرتے ہیں؟ ان لوگوں کی دعوت قبول کرنا کیسا ہے؟ جواب: بے پردگی و مجلس مولود بہیئت متعارفہ اور جمیع معاصی اور بدعات کو اموال کی حلت وحرمت میں کوئی دخل نہیں، پس اس بناء پر تو دعوت قبول نہ کرنا بے اصل ہے، ہاں اگر رد سے قصد زجر و اصلاح کا ہو تو رد کریں اور اگر قبول کرنے میں تالیف قلب اور امید قبول نصیحت ہو تو قبول کرنا اولیٰ ہے، البتہ سود کے اختلاط کو حرمت میں اثر ہے، پس اگر نصف سے زائد سود ہے تو سب حرام ہے اور اگر نصف سے کم سود ہے تو حلال ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج۴ص ۱۱۸)

سود خور اگر یہ کہے کہ میں مال حلال سے دعوت کر رہا ہوں؟

سوال: جس کا اکثر مال یا مساوی مال حرام ہو اور وہ ظاہر کرے کہ میں اپنے مال حلال سے

دعوت کر رہا ہوں یا ہدیہ دے رہا ہوں تو بدون کسی تصدیق وشہادت کے محض اس کا بیان ممنوع ہوگا یا بربنائے فسق واعلان مردود ہوگا؟ جواب: اگر دل اس کے سچا ہونے کی شہادت دے تو عمل کرنا جائز ہے ورنہ نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۲۱)

خنزیر کی چربی استعمال کرنے والے ہوٹل میں کھانا کھانا

سوال: میں جب سے دبئی میں آیا ہوں ایک بات پریشان کر رہی ہے کہ جب بھی ہوٹل میں کھانا کھانے جاتے ہیں تو کھانا (TwoCow) برانڈ گھی میں پکا ہوا ملتا ہے اور ہم نے سنا ہے کہ اس میں سور کی چربی استعمال کی جاتی ہے اس کے اوپر ایک نوٹ لکھیں اور بتلائیں کہ یہ استعمال کرنا حرام ہے کہ نہیں؟ کیونکہ یہاں تمام ہوٹلوں میں یہی گھی استعمال ہوتا ہے اور ہمارے مسلمان بھائی اس کو کھاتے ہیں؟

جواب: تحقیق کر لیجئے اگر واقعی خنزیر کی چربی استعمال ہوتی ہے تو ایسے ہوٹلوں میں کھانا کھانا جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۸۶)

تارک زکوٰۃ کی دعوت قبول کرنا

سوال: اگر کوئی آدمی زکوٰۃ نہ دے تو اس آدمی کی دعوت قبول کرنا یا روپے کپڑے لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔ بشرطیکہ حلال مال سے دے اگر کوئی بڑا آدمی اس غرض سے انکار کر دے کہ وہ متاثر ہو کر زکوٰۃ ادا کرے تو بہتر ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۲۲۲)

رہن کی آمدنی سے دعوت قبول کرنا

سوال: اگر کسی آدمی کے پاس ساری زمین رہن ہو اور وہ شخص اس زمین کا منافع کھاتا ہے تو اس آدمی کی دعوت قبول کرنا، روپے کپڑے لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ رہن کی آمدنی سے دے تو لینا ناجائز ہے اگر جائز آمدنی سے دے تو لینا درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۲۲۲) "رہن سے انتفاع ناجائز ہے" (م ع)

رخصتی سے پہلے عورت کا خاوند کے گھر کھانا کھانا

سوال: ہمارے یہاں رخصتی سے پہلے عورت کو خاوند کے گھر دس دن بطور خوشی کھانا کھلانے کی رسم ہے یہ کیسی ہے؟ جواب: دلہن کی دعوت دلہا کی طرف سے رخصت سے پہلے کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن اس میں بھی یہ شرط ہے کہ قیود غیر شرعیہ اور التزام مالا یلزم نہ ہونا چاہیے ورنہ وہ

قیود اور التزام بدعت اور ناجائز ہوگا۔ (کفایت المفتی ج۹ص۷۹)''اور آج کل رسومات کی پابندی کا حال پوشیدہ نہیں اس لیے ترک ہونا چاہیے''(م'ع)

بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں دعوت کھلانا

سوال: بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں بطور شکرانہ کھانا کھلانا کیسا ہے؟ اور وہ بھی اس وقت جب کہ عورت نفاس سے پاک ہو جائے' اس سے پہلے نہیں کھلاتے؟

جواب: بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں کھانا کھلانا یا صدقہ وخیرات کرنا جائز ہے لیکن یہ تخصیص کہ وہ کھانا شکرانہ ہی ہو یا نفاس ختم ہونے پر کھلایا جائے یہ بے اصل اور بدعت ہے۔ (کفایت المفتی ج۹ص۷۹)

مچھلی کو بغیر پانی کے رکھنا

سوال: مچھلی کو پکڑ کر بغیر پانی کے رکھ دیا جائے' گھنٹہ آدھ گھنٹہ' تو کیا اس صورت میں گناہ ہوگا؟

جواب: مچھلی بنانے میں تاخیر کرنے سے کوئی گناہ نہ ہوگا۔ ''مقصود ایذاء پہنچانا نہیں''(م'ع)

(فتاویٰ محمودیہ ج۱۲ص۳۹۷)

مچھلی کو پتھر سے رگڑنا

سوال: مچھلی کو بغیر سر توڑے' پتھر پر رگڑ کر کھال اتاری جائے تو گناہ ہوگا نہیں؟

جواب: مچھلی اگر پہلے سے مری ہوئی ہے تو بغیر سر توڑے پتھر سے رگڑنے یا کھال اتارنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر زندہ ہے تو ایسا نہ کیا جائے کیونکہ اس میں ایلام وتعذیب بلاضرورت ہے بلکہ پہلے اس کو مار لیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۲ص۳۹۷)

جریث مچھلی اور جھینگے کا فرق

سوال: جریث مچھلی جھینگے ہی کو کہتے ہیں یا دوسری قسم ہے؟ جواب: جریث اور جھینگہ دو علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں' صاحب درمختار جریث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ ایک کالی مچھلی ہے اور جھینگہ مثل کیڑے کے ایک مچھلی ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٰ ص۴۱۴)

جھینگا مچھلی کا حکم

سوال: جھینگا مچھلی کا کھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: بعض حضرات نے اسے مچھلی کی قسم قرار دے کر مباح فرمایا ہے مگر بعض حضرات کی تحقیق یہ ہے کہ یہ مچھلی نہیں بلکہ دوسرا جانور ہے اور حنفیہ کے نزدیک مچھلی کے علاوہ دوسرا دریائی جانور

جائز نہیں، یہی قول احوط معلوم ہوتا ہے، مجموعہ فتاویٰ میں دونوں قول ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۰۷)

گونچھ مچھلی کا حکم

سوال: ایک مچھلی جس کو ہماری زبان میں گونچھ کہتے ہیں اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ہم نے اس مچھلی کو دیکھا ہے، بلاشبہ یہ مچھلی ہے، کوئی اور جانور نہیں ہے، یہ شرعاً جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۷۴)

مچھلی پکڑنے کے بعد مرگئی اس کا کھانا

سوال: مچھلی پانی سے زندہ پکڑی اور پکڑنے کے بعد پانی سے باہر مرگئی یا ایسے ہی پانی میں شکار لاٹھی سے کیا، لاٹھی لگ کر مچھلی مرگئی تو اس کا کھانا کیسا ہے؟

جواب: ہر دو مچھلیوں کا کھانا درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۶۴)

مچھلی بلا آلائش نکالے کھانا

سوال: مچھلی بلا آلائش نکالے کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مچھلی آلائش نکالنے کے بعد پکائی جائے، اس لیے کہ اس میں بعض اجزا مضر ہوتے ہیں۔ "اسی سے جواز کی بات بھی معلوم ہوگئی" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۹۷)

سمندری جانور "وہیل" کا حکم

سوال: وہیل سمندر کا ایک بہت بڑا جانور ہے، ۷۴ فٹ تک لمبا اور ایک ہزار چار سو چونسٹھ من تک وزنی پایا گیا ہے، بہت طاقتور ہوتا ہے اور چھوٹے جہازوں کو ٹکر مار کر توڑ دیتا ہے، اردو میں اس کو وہیل مچھلی کہتے ہیں، کیا یہ جانور مسلمانوں کے لیے حلال ہے؟

جواب: جس جانور کو موجودہ زمانے کی انگریزی میں وہیل کہا جاتا ہے قدیم انگریزی میں اس کو وہال کہتے تھے اور جرمنی میں اس کا نام وال ہے، اسی جرمنی لفظ وال کو عربی زبان میں بال کرلیا گیا ہے، وہیل کی تھوڑے تھوڑے فرق سے بارہ تیرہ قسمیں ہیں، پس مچھلی ثابت ہوجانے کے بعد حنفی مذہب میں بھی اس کو حلال سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں کیونکہ حنفیہ کے نزدیک مچھلی باوجود ہزارہا صورتوں پر مشتمل ہونے کے حلال ہے اس کے علاوہ بال اور عنبر یعنی وہیل کی حلت کی صریح دلیل بھی موجود ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ صحابہ کرام کی تین سو آدمیوں کی ایک جماعت ایک مہم پر تھی، وہاں

خورد ونوش کا سامان میسر نہ تھا' زادراہ جو اپنے ساتھ لے گئے تھے ختم ہونے لگا تو امیر لشکر ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ جس کے پاس جو کچھ باقی ہو لا کر ایک جگہ جمع کر دو تو جمع شدہ ذخیرہ کھجوروں کا صرف دو تھیلے بھرا' ابوعبیدہ اس میں سے ایک ایک کھجور فی کس روزانہ تقسیم کرتے تھے یہاں تک کہ یہ بھی ختم ہو گیا اور درختوں کے پتے کھا کر گزارا کرنا پڑا۔ ایک روز دیکھا کہ سمندر کے کنارے پر ایک بہت بڑا جانور مرا ہوا پڑا ہے' دور سے ایک چھوٹی پہاڑی معلوم ہوتی تھی قریب جا کر دیکھا تو وہ ایک مچھلی تھی جسے عنبر کہتے تھے تو ہم نے اٹھارہ دن تک خوب کھایا' پھر جب ہم مدینہ پہنچے' یہ واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہ رزق (سمندر) سے نکالا تھا' کھاؤ اور ہمیں بھی کھلاؤ تو بعض صحابہ نے کچھ خشک کیا ہوا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا۔ اسی روایت میں ہے کہ یہ عنبر مچھلی اتنی بڑی تھی کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کی دو پسلیاں (کانٹے) لے کر قینچی بنا کر کھڑی کر دو' پھر سب سے لمبے شخص کو اونٹ پر سوار کر کے اس کے نیچے سے گزارا تو سوار کا سر قینچی سے نہیں لگا' اس سے ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام نے اس جانور کو حوت اور عنبر نام کی مچھلی بتایا اور اس کا گوشت کھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس فعل کی تصویب فرمائی اور اس کو رزق اخرجہ اللہ لکم فرمایا اور خود بھی تناول فرمایا۔ پس عنبر کے مچھلی ہونے اور اس کے حلال ہونے کی یہ صریح دلیل ہے اور اوپر ہم ثابت کر چکے ہیں کہ عنبر اور بال ہم معنی یا عنبر بال کی ایک قسم ہے اور بال اور وہیل ہم معنی اور ایک ہی جانور کے نام ہیں۔ لہٰذا وہیل کے حلال ہونے میں کچھ شبہ نہیں رہا۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۲۲)

چھوت چھات کرنے والے ہندوؤں کے یہاں کھانا

سوال: ایسے ہنود کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں جو مسلمانوں کو کتے سے برا سمجھتے ہیں؟

جواب: گناہ تو نہیں مگر بے غیرتی ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۰۷) "اس لیے نہیں کھانا چاہیے" (م ع)

ہندوؤں کے تہوار کا کھانا

سوال: اگر کسی مسلمان کے رشتہ دار ہندو کے گاؤں میں رہتے ہوں اور ہندو کے تہوار ہولی یا دیوالی وغیرہ پکوان پوری' کچوری وغیرہ پکاتے ہیں ان کا کھانا ہم لوگوں کے لیے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہندو کے تہواروں میں شریک ہونا ہرگز جائز نہیں' اس سے توبہ کرنا لازم ہے کیونکہ یہ

گناہ کبیرہ ہے حتیٰ کہ بعض فقہاء نے اس کو کفر لکھا ہے اور جو کھانا کچوری وغیرہ ہندو کسی اپنے ملنے والے مسلمان کو دیں اس کو نہ لینا بہتر ہے لیکن اگر کسی مصلحت سے لے لیا تو شرعاً اس کھانے کو حرام نہ کہیں گے اور جو مسلمان ہولی وغیرہ میں ہندوؤں کی موافقت میں پکاتے ہیں اسے ہرگز نہ لینا چاہیے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۲۲۷)

ہندوؤں کے یہاں کھانا کھانے کی سزا

سوال: ہم لوگ کریشر میں کام کرنے گئے تھے ایک روز چند مسلمانوں اور غیر مسلموں نے ملکر کھانا کھایا' میں نے پہلے کھایا' بعد میں سب نے کہا کہ یہ تو چماروں کا کھانا تھا' میری برادری نے حقہ پانی بند کر دیا' مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ لوگ چمار ہیں' اب میرا ایمان ہے کہ نہیں؟

جواب: غلطی سے ناواقفیت کی بناء پر اگر خدانخواستہ ناپاک یا مردار کھالے تب بھی ایمان ضائع نہیں ہوتا' ہاں معلوم ہونے پر توبہ واستغفار ضروری ہے' اگر مردار یا ناپاک نہیں ہے تو معاملہ بالکل صاف ہے' برادری کو چاہیے کہ حقہ پانی بند نہ کرے بلکہ بلا کراہت اپنے ساتھ رکھے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۰۹) ''اور ایسے شخص کو مجرم اور ذلیل نہ سمجھا جائے'' (م'ع)

ہندو کے ہوٹل سے کھانا کھانا

سوال: کسی ہندو کے ہوٹل میں ہندو کے ہاتھ کی پکائی ہوئی روٹی سبزی کھانا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہاں اگر گھی کے بغیر کھانا کھانا ہو تو صرف ہندو کے ہوٹل میں مل سکتا ہے؟

جواب: اگر ہندو کے برتن پاک صاف ہوں اور یقین ہو کہ وہ کوئی غلط چیز استعمال نہیں کرتا تو اس کے ہوٹل' گھر یا دکان میں کھانا جائز ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۸۶)

غیر مسلم باورچی کے پکائے ہوئے گوشت کا کھانا

سوال: میں جس بورڈنگ ''دارالاقامہ'' میں رہتا ہوں پکانے والے باورچی سب ہندو ہیں' گوشت دو طرح کا پکتا ہے جھٹکا اور حلال بھی' زیادہ لوگ جھٹکے کا کھانے والے ہیں' ایسی حالت میں مسلمان طلبہ کیا گوشت ہندو کا پکایا ہوا کھا سکتے ہیں یا سبزیوں اور دال پر اکتفا کیا جائے' جیسا کہ غیر گوشت خور ہندو طلبہ کرتے ہیں یا ان کے کہنے پر ایسا ہی گوشت کھالیا جائے؟ مگر احتمال یہ ہے کہ ہو سکتا ہے بوٹی ادھر اُدھر ڈال دی جائے یا ایک چمچ سے دونوں میں چلا دیا جائے' آپ کے جواب کا انتظار ہے' اگر کسی نے مسئلہ پوچھنے سے پہلے دیدہ ودانستہ یہ گوشت ہندو کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھایا ہے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جب کہ پکانے والا ایک ہی شخص ہے جو کہ غیر مسلم ہے اور وہ دونوں کا گوشت حرام و حلال پکاتا ہے تو احتیاط دشوار ہے' ایک گوشت میں چمچ چلا کر دوسرے میں چلا دیا اور ایک کی بوٹی یا مصالحہ دوسرے میں آ جانا بعید از قیاس نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ اس کے کہنے کے باوجود کہ میں مسلمان کے لیے گوشت علیحدہ پکاتا ہوں' مسلم طلباء کو اس کا پکایا ہوا گوشت نہیں کھانا چاہیے۔ اس کا یہ قول شرعاً قابل عمل نہیں ہے' سبزی وغیرہ پر کفایت کریں جس میں یہ چمچہ مخلوط چلانے کا گمان نہ ہو یا پھر دوسرا انتظام کریں جس نے دیدہ و دانستہ اس کا پکایا ہوا گوشت اس کے قول پر اعتماد کر کے کھالیا اس نے غلطی کی' آئندہ احتیاط کریں اور اپنی غلطی پر استغفار کریں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۷۶)

غیر مسلم کے کھانے کو بسم اللہ پڑھ کر کھانا

سوال: ایک غیر مسلم نے ایک مسلم کو سوکھا دانا آٹا دیا اور سوکھے چاول اور میٹھا دیا کہ تم اپنے ہاتھ سے پکا کر مسلمانوں کو کھلا دو اور اس کا ثواب' پیران پیر کو پہنچا دو' مسلم نے کفیل ہو کر کھانا پکوایا اور مسلمانوں کو کھلایا' خود بھی کھایا' کچھ حصہ غیر مسلم بچوں نے بھی لیا' کوئی گناہ تو نہیں؟ ایک شخص کا خیال ہے کہ ایسا کھانا کھاتے وقت' بسم اللہ نہیں پڑھنی چاہیے؟

جواب: غیر مسلم سے سوکھا دانہ' غلہ آٹا وغیرہ لے کر کھانا پکانا اور کھانا جائز ہے' جب کہ غیر مسلم نے اپنی خوشی سے دیا ہے تو اس کے لینے اور کھانے میں کوئی قباحت نہیں اور جب کہ کھانا جائز ہے تو بسم اللہ پڑھ کر کھانے میں کیا نقصان ہے' بسم اللہ پڑھنی اس صورت میں ناجائز ہوتی جب کہ وہ شرعاً ناجائز ہوتا' مثلاً شراب' بسم اللہ کہہ کر پینی حرام ہے کیونکہ شراب پینا خود حرام ہے اس پر بسم اللہ پڑھنا بھی حرام ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۱۷)

دوست کی چیز کھالینا

سوال: زید کی بکر سے بہت بے تکلفی ہے' ایک دوسرے کی چیز بغیر اجازت کے کھالیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ جواب: اگر ایک کو دوسرے کی طرف سے اجازت ہے اور چیز کھالینے سے آپس میں خوش ہوتے ہیں تو شرعاً بھی درست ہے' اگر ناخوش ہوتے ہیں تو بلا اجازت جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۶۷)

پاک و ناپاک مخلوط شئی کے کھانے کا حکم

سوال: اگر کوئی شئی طاہر غیر ماکول قلیل المقدار شئی ماکول میں اس طرح مل جائے کہ اس کے اجزاء بالکل مل جائیں تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

۲۔خنزیر کی ہڈی کو جلانے کے بعد اگر راکھ ہو جائے اور پھر وہ راکھ اگر شکر یا کسی اور ماکول شئی میں ڈالی جائے تو اس شئی کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

۳۔قاضی خاں وغیرہ میں ہے کہ اوجھڑی جلد کے حکم میں ہے یعنی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اس کے بعد اس کا کوئی ٹکڑا کسی ماکول شئی میں مل جائے تو اس مخلوط شئی کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

۴۔ہمارے یہاں رینٹ بنتا ہے اس طرح کہ غیر ذبیحہ گائے یا بکرے کی اوجھڑیاں دھوپ میں لٹکائی جاتی ہیں' سوکھ جانے کے بعد ان کے ٹکڑے کیے جاتے ہیں ان ٹکڑوں پر نمک ڈالا جاتا ہے' کچھ مدت کے بعد یہ ٹکڑے ایک سفوف سا بن جاتا ہے' اب سفوف میں گوشت کی بو آتی ہے' اس سفوف کو رینٹ کہا جاتا ہے' یہ رینٹ بہت قلیل مقدار میں پنیر بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے' ایسے پنیر کو کھانا کیسا ہے؟

۵۔دباغت کی تعریف مذکور سکھانے پر صادق آتی ہے یا نہیں؟ اس رینٹ مذکور پر قلب ماہیت کی تعریف صادق آتی ہے یا نہیں؟

جواب: عن الکل دھوپ میں سکھانے سے دباغت اور دباغت سے طہارت اور غیر ماکول کے سفوف نمک کی صورت ہو جانے سے قلب ماہیت ہو کر اکل کا حلال ہونا ثابت اور نمبر ۲ کا جواب یہ کہ خنزیر کی ہڈی جل کر راکھ ہو کر قلب ماہیت ہو کر اکل کا حلال ہونا ظاہر ہے۔(فتاویٰ مفتاح العلوم غیر مطبوعہ)

ناجائز چارہ کھانے والی بکری کا گوشت

سوال: جس بکری کو مالک دن میں غیر کی زراعت میں چھوڑ دیتا ہے اور اس کی اکثر غذا غیر کی زراعت ہے' ایسی بکری کا گوشت کھانا کیسا ہے؟

جواب: یہ فعل گناہ ہے اور بکری کا گوشت حلال ہے۔(فتاویٰ محمودیہ ج ۹ ص ۳۹۸)

اشیائے خوردنی میں کیڑے پڑ جائیں اس کا حکم

سوال: اناج یا آٹے وغیرہ میں کیڑے پیدا ہو جائیں اس کا کھانا اور جس گولر میں بھنگے ہوں یا جس شربت اور تر چیز میں چیونٹے گر کر مر جائیں اس کا کھانا پینا شرعاً حلال ہے یا حرام؟

جواب: ان کو نکال کر پھر کھانا پینا حلال ہے۔(امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۰۲)''کیونکہ ان کیڑوں کے مر جانے سے کھانا نجس اور حرام نہیں ہوا''(م'ع)

سرکہ وغیرہ میں کیڑے پڑ جائیں

سوال: سرکہ یا پھل مثل گولر وغیرہ میں جو کیڑے پڑ جاتے ہیں ان کیڑوں کا کھانا جائز ہے یا

نہیں؟ بہت سے سرکہ میں گر کر مخلوط ہو جاتے ہیں جن سے احتراز ناممکن ہے؟

جواب: ایسے کیڑوں میں اگر روح پڑ جائے تو ان کا کھانا جائز نہیں اور جو مخلوط ہو گئے وہ بضرورت عفو ہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۰۲)

حلال حرام مخلوط مال پر بسم اللہ پڑھنا

سوال: اگر کھانے میں حرام مال کم ہو اور حلال زیادہ ہو تو بسم اللہ پڑھنا کیسا ہے: یا اس کا برعکس ہو؟

جواب: مخلوط پر بسم اللہ پڑھنے میں مضائقہ نہیں، حرام قطعی پر بسم اللہ پڑھنے کو فقہاء نے کفر لکھا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۴۳)

حرام طعام پر بسم اللہ کہنا کفر ہے

فرمایا: بے موقع ذکر اللہ تک کو فقہاء نے منع کیا ہے بلکہ بعض مقامات پر کفر کہا ہے جیسے حرام طعام پر بسم اللہ کہنا۔ (الافاضات الیومیہ ج ۱ ص ۱۳۱) (اشرف الاحکام ص ۱۸۷)

چوہے کی مینگنی کھانے اور دودھ میں

سوال: چوہے کی مینگنی کھانے میں پک جائے یا تیل، دودھ، دہی وغیرہ میں گر جائے تو کھانا تیل وغیرہ ناپاک ہوگا یا نہیں؟ جواب: کھانے میں اگر مینگنی موجود ہے تو اس کو نکال کر پھینک دیں اور کھانا وغیرہ کھالیں، جبکہ وہ سخت ہو اگر نرم ہو کر گھل گئی ہو تو نہ کھائیں اور تیل دودھ وغیرہ میں اگر اس کا رنگ ذائقہ وغیرہ ظاہر نہ ہو تو پاک ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۲۷)

بلا اجازت مالک کا سامان کھانا

سوال: میں ایک بسکٹ کمپنی میں کام کرتا ہوں، اس کمپنی کے ملازمین بغیر اجازت مالک بسکٹ کھاتے ہیں اور مالک و منیجر کو بھی اس کا علم ہے، مالک غیر مسلم ہے، کیا یہ کھانا جائز ہے؟

جواب: اگر ملازمین کی سرکشی کی وجہ سے مالک کو علم ہونے کے باوجود کوئی روک ٹوک نہیں کرتا مگر نہ وہ رضامند ہے نہ اس نے اجازت دی تو اس طرح کھانا جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۱ ص ۳۸۴)

بغیر اجازت کسی کے مال سے نفع لینا

سوال: کسی مسلمان کا مال اس کی اجازت کے بغیر لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسلمان کا مال جان شرعاً معصوم ہے اور بغیر مالک کی اجازت کے لینا جائز نہیں اور

نہ اس مال سے بغیر اجازت کے نفع اٹھانا جائز ہے۔

لما رواه الامام علی بن عمر الدارقطنیؒ: عن عمرو بن یثربی قال شهدت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی حجة الوداع بمنی فسمعته یقول لایحل لامرءٍ من مال اخیه شیئٌ الّا ماطابت به نفسه. (سنن دارقطنی ج۳ص۲۵ کتاب البیوع' رقم حدیث نمبر ۸۹) (لما ذکره الشیخ ولی الدین ابو عبداللّٰه محمد بن عبداللّٰه الخطیبؒ: وعن ابی حرة الرقاشی عن عمه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الَاّ لاتظلموا الا لایحل مال امرء الا بطیب نفس منه. (مشکوٰة المصابیح ج۱ ص۲۵۵ باب الغصب والعاریة' الفصل الاوّل) وَمِثْلُهٗ فی نصب الرایة ج۴ص۱۶۹ کتاب الغصب) (فتاویٰ حقانیه ج۲ ص ۳۹۵)

شراب نوش کے ساتھ کھانا پینا

سوال: اگر کوئی مسلمان شرابی ہو تو اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ایک ہی پیالہ میں کھایا جائے تو کیسا ہے؟ جواب: اگر شراب اس کے ہاتھ منہ پر نہ لگی ہو تو اس کے ساتھ کھانے میں مضائقہ نہیں' اگر اس کی اصلاح ساتھ نہ کھانے سے متوقع ہو تو ساتھ نہ کھائے۔" تا کہ شرابی کو تنبیہ ہو کر توبہ کی توفیق ہو" (م' ع) (فتاویٰ محمودیہ ج۱۱ص۳۸۲)

بے نمازی سے ترک تعلق اور اس کے ہاتھ کا کھانا پینا

سوال: بے نمازی کے ہاتھ کا کھانا یا جھوٹا کھانا یا پانی پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے وہ سخت گنہگار ہے لیکن اس کے ہاتھ کا کھانا اور اس کا جھوٹا پانی ناپاک نہیں' ہاں اگر کوئی "نجاست ظاہری اس کے ہاتھ میں ہو" تو وہ ناپاک ہے اور اگر کوئی شخص اس کے کھانے پینے سے اس لیے بچتا ہے کہ وہ نماز پڑھنے لگے تو یہ مستحسن ہے۔ "اس نہ کھانے کا نفع سامنے آتا ہے" (م' ع) فتاویٰ محمودیہ ج۶ ص۳۴۴)

پنیر کے اقسام واحکام

سوال: جاپانی رینٹ جو پنیر میں ڈالتے ہیں' نباتات سے تیار ہوتا ہے اور یورپ کا بنا ہوا حیوانات سے تیار کرتے ہیں تو یہ درست ہے یا نہیں؟ جراثیم جزو حیوان نہیں' کیا پھر بھی پنیر حرام ہوگی؟ رینٹ ایک چائے کے چمچہ کی مقدار سات سیر دودھ میں گرتی ہے اور ایک طرف عموم بلویٰ ہے' کیا اتنی کم مقدار میں بھی

حرام ہوگی؟ یہودیوں کے مذبوح بچھڑے کی رینٹ سے بنی ہوئی پنیر مسلمان کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نباتات سے تیار کردہ پنیر تو ظاہر ہے کہ درست ہے' جراثیم جز وحیوان نہیں تو پھر کیا ہے؟ اگر سات سیر دودھ میں ایک چمچی شراب یا پیشاب یا خون کی ملادی جائے تو للا کثر حکم الکل کے تحت کیا اس دودھ کو پینے کی اجازت دیدی جائے گی؟ اگر ناجائز پنیر کو استعمال نہ کیا جائے تو کیا زندگی کا کوئی شعبہ یا شریعت کا کوئی حکم معطل رہے گا' پھر ابتلاء عام کے تحت اس حکم میں تسہیل کی گنجائش بے محل ہے جو قوم کسی نبی کی نبوت پر ایمان رکھے اور کسی آسمانی کتاب کے تسلیم کرنے کی مقر ومدعی ہو اس کے ذبیحہ کو استعمال کرنے کی گنجائش ہے جبکہ وہ بوقت ذبح غیر اللہ کا نام نہ لے اگر ذبیحہ مسلم میسر آجائے تو وہ بہر حال مقدم ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۴۶)

نابالغ کے مال سے کچھ کھانا تربیت کیلئے

سوال: باپ نے بچہ کو چار آنے دیئے' بچہ بازار سے کوئی چیز کھانے پینے کی لے آیا تو ماں باپ بھائی وغیرہ اس چیز میں سے کچھ لے کر کھالیں تو درست ہے یا نہیں؟

جواب: جب نابالغ بچہ کو پیسے دیئے اور وہ کوئی چیز بازار سے خرید کر لایا تو ماں' باپ' بھائی' بہن کو اس سے محض اپنی خواہش پر لے کر نہیں کھانا چاہیے' البتہ اس کی تربیت کی نیت سے کہ اس کی عادت ہو جائے کہ تنہا نہ کھائے بلکہ سب کو کھلایا کرے' اس کو نصیحت کرنی چاہیے کہ وہ سب کو تقسیم کر کے کھائے پھر جتنی مقدار اس نے جس کو دی ہے دوسرے وقت اندازے سے وہ بھی اس کو دے دیا کریں اس طرح نابالغ کے مال میں تصرف کا اشکال بھی باقی نہ رہے گا اور اس کی تربیت بھی اچھی ہوگی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۹۸) ''یا بچہ کو کوئی چیز دیتے وقت مالک نہ بنایا جائے'' (م'ع)

اولاد کو اکل حرام کھلانے کا اثر

فرمایا: کہ جس چیز کا خود کھانا حرام ہے اسے اولاد کو بھی کھلانا حرام ہے بلکہ جانوروں کو بھی کھلانا حرام ہے جانوروں کو خود نہ کھلاؤ بلکہ ایسی جگہ رکھ دو کہ وہ خود آ کر کھالیں' یاد رکھو کہ اپنی اولاد کو جو حرام کھلاتا ہے وہ ان کے اندر شرارت کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ (کمالات اشرفیہ ص ۱۴۷۔۴۸) (اشرف الاحکام ص ۱۸۷)

مہمان کا میزبان سے نمک وغیرہ مانگنا

سوال: مہمان کی میزبان سے نمک' مرچ' گڑ وغیرہ کی فرمائش درست ہے یا نہیں؟

جواب: جہاں ان چیزوں کے مانگنے کا عرف ہو وہاں مانگنے میں مضائقہ نہیں اور بے تکلفی

میں بھی مانگنے میں حرج نہیں صبر کرنا اول مقام ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۴۸) ''کہ مانگنا بہر صورت کچھ نہ کچھ غیرت کے خلاف ہے'' (م'ع)

مذبوحہ مرغی کا انڈا

سوال: مذبوحہ مرغی کا انڈا جو ذبح کے بعد اس کے پیٹ سے نکلے کھانا جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۵۶) ''جس طرح دل چاہے استعمال کریں'' (م'ع)

ہلدی کا حکم

سوال: کیا ہلدی کھانا درست نہیں ہے ایک صاحب کہتے ہیں کہ ہلدی کو گوبر میں پکایا جاتا ہے اس لیے ناپاک ہے جو حکم شرع ہو ارشاد فرمائیں؟ جواب: ممکن ہے کہ کسی جگہ ایسا ہوتا ہو میں نے تو ہلدی کی کاشت کرنے والے دیندار مسلمانوں سے دریافت کیا انہوں نے اس کا انکار کیا اس لیے بلا تحقیق حرام کہنا درست نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۶۹) ''یہ افواہی بات ہے'' (م'ع)

ڈالڈا گھی کا حکم

سوال: آج کل عوام میں یہ چرچا ہو رہا ہے کہ ڈالڈا گھی میں سور کی چربی ملائی جاتی ہے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ جواب: جب کہ دنیا بھر میں اس کا استعمال بلا تامل ہو رہا ہے تو جب تک نجس شئی ملائے جانے کا شرعی ثبوت نہ ہو حرام قرار دینا صحیح نہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۲۹۰) ''جواب کا پہلا جملہ اشارہ ہے ابتلائے عام کی طرف اور اس کے بعد اصل مسئلہ بطور قاعدہ کلیہ'' (م'ع)

پیاز وغیرہ کھا کر مسجد میں جانا

سوال: پیاز' لہسن اور دیگر بدبودار حلال اشیاء کھا کر مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پیاز' لہسن وغیرہ اشیاء کا کھانا فی ذاتہ جائز اور مباح ہے تاہم مساجد اور ایسی مجالس جن میں خلق خدا کو ایذاء پہنچنے کا خدشہ ہو کھا کر جانا جائز نہیں۔

لما قال الشیخ فضل اللّٰہ الشھیر بشبیر احمد العثمانیؒ: (تحت قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اکل من ھٰذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلایأتین المساجد) لیس فی ھذا تقیید النھی بالمساجد فیعتدل بعمومہ علی الحاق المجامع بالمساجد کمصلی العید والجنازۃ و مکان الولیمۃ وجمھور الائمۃ علٰی اباحۃ اکلھا. (فتح الملھم ج ۲ ص ۱۵۰. ۱۵۱ باب نھی من اکل ثوما)

(رواه الامام مسلم بن الحجاج القشيرى: عن ابى سعيد الخدرى قال لم نعدان فتحت خيبر فوقعنا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فى تلك البقلة الثوم والناس جياعٌ فاكلنا منها اكلاً شديداً ثمّ رحنا الى المسجد فوجد رسولُ الله عليه وسلم الريح من اكل من هٰذه الشجرة الخبيثة شياء فلايقربنا فى المسجد فقال الناس حرمت فبلغ ذٰلك النبيّ صلى الله عليه وسلم فقال ايها النّاس انهٗ ليس بى تحريمه ما احل الله ولكنها شجرة اكره ريحها) (فتاوىٰ حقانيه ج ۲ ص ۳۹۴)

فیل مرغ کا حکم

سوال: فیل (''ایک پرندے کا نام ہے جو مور کی مانند اکثر دم پھیلائے رہتا ہے اور اس سے بہت مشابہ ہوتا ہے'' م'ع) مرغ حلال ہے یا حرام؟ جواب: حلال ہے کیونکہ دانا کھاتا ہے ایسا شکاری نہیں کہ پنجہ سے شکار کرنے کا عادی ہو اور نہ مردار خور ہے اور محض مشابہت صوری سبب حرمت نہیں ہو سکتی' خرگوش اور گوہ بھی اسی وجہ سے حلال ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۱۳)

ریشم کے کیڑے کا حکم

سوال: ریشم کا وہ کیڑا جس میں ابھی جان نہیں پڑی حلال ہے یا حرام؟

جواب: حلال ہے' فتاویٰ قاضی خاں میں ہے کہ بھڑ کے کیڑوں کے کھانے میں کوئی حرج نہیں تا آنکہ اس میں روح نہ پڑ جائے اس لیے کہ جس میں ابھی روح نہ پڑی ہو اس کو مردار نہیں کہا جاتا۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۱۳) ''مردار ہونے کے لیے پہلے حیات دار ہونا ضروری ہے اور روح ڈلنے سے قبل حیات نہیں اس لیے ایسے کیڑوں پر میتۃ کا حکم نہیں ہوگا'' (م'ع)

راکھ کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال: راکھ کھانے کا حکم خواہ اشیاء حلال کی ہو یا حرام کی کیا ہے؟

جواب: راکھ مٹی کے حکم میں ہے اور مٹی کے متعلق فتاویٰ عالمگیری کتاب الکراہیت میں ہے کہ مٹی کا کھانا مکروہ ہے اور شمس الائمہ حلوانی فرماتے ہیں کہ جب اس کے کھانے سے کسی بیماری وغیرہ کا خوف ہو تو کھانا جائز نہیں اور مٹی کے علاوہ ہر چیز کا یہی حکم ہے اور اگر بہت تھوڑی یا کبھی کبھی کھائی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں' حرام اور ناپاک چیز جب جل کر راکھ بن جائے تو شرعاً وہ راکھ پاک ہے' اس پر وہی حکم جاری ہوگا جو پاک چیزوں پر جاری ہوتا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۲۰۰) ''کہ قدر ضرر ممنوع ہوگا'' (م'ع)

نازک بچہ کو ختنہ کے وقت بھنگ کھلانا

سوال: میرا فرزند نہایت نازک عمر تین چار سال کے درمیان ہے' کبھی معمولی سزا دینے پر بلکہ غصہ کرنے پر ایسا روتا ہے کہ دیر تک آواز نہیں نکلتی' ایسی حالت میں ختنہ کرانے میں ڈر لگتا ہے' اگر اس کو بھنگ کھلا کر ختنہ کرائی جائے تو اجازت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: یہ عذر شرعی ہے' اس میں بقدر ضرورت تھوڑی سی بھنگ جس میں شراب وغیرہ نجس چیز کی آمیزش نہ ہو' پلا دینے کی گنجائش ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۲۷۲)

بھنگی' چمار کے گھر کا گھی

سوال: ہندو چمار' بھنگی وغیرہ کے یہاں کا گھی اور کوئی ترشئی کھانا کیسا ہے؟

جواب: اگر اس میں ناپاکی کا یقین یا ظن غالب ہے تو اس کا کھانا بالکل ناجائز ہے اور اگر یہ معلوم ہے کہ اس میں کوئی ناپاکی نہیں تو اس کا لینا' کھانا درست ہے' اور اگر کچھ علم نہ ہو تو چونکہ یہ لوگ اکثر ناپاک رہتے ہیں اس لیے ان سے ایسی شئی نہیں لینا چاہیے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۲۲۱)

شیر خوار بچوں کو افیون کھلانا

سوال: ہماری اکثر مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو رات کے وقت افیون کھلا کر سلا دیتی ہیں تاکہ بچہ رات کو سو کر آرام کرے' کیا یہ جائز ہے؟ جواب: افیون کا استعمال جس طرح بڑوں کے لیے جائز نہیں اسی طرح شیر خوار بچوں کو کھلانا بھی شرعاً حرام اور طبی نقطہ نظر سے بے حد مضر صحت ہے۔ جو بیبیاں ایسا کرتی ہیں وہ گویا اپنے ہاتھوں بچوں کو ذبح کرتی ہیں' خدا ان کو عقل دے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۸۱)

ملاقات کے وقت یا بر وقت نکاح کوئی چیز کھلانا

سوال: مکان پر آنے والے مہمان کے بارے میں صاحب مکان کی خواہش ہوتی ہے کہ پھل فروٹ جو بھی موجود ہو پیش کرے اور اسی طرح نکاح کے روز تمام اقرباء لڑکی والے کے مکان پر جمع ہوتے ہیں اور قبل النکاح یا بعد میں لڑکی والے کچھ مہمانوں کو پیش کرتے ہیں تو یہ فعل قریب بدعت ہے یا سنت؟

جواب: یہ فعل بدعت نہیں بلکہ عہد نبویؐ سے ثابت ہے جیسا کہ مدارج النبوۃ اور بہجۃ اخبار العروس میں مذکور ہے۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۴۰۸) ''لیکن ایسی بہت رسومات وخرافات کا لزوم و شمول ہو گیا جن کا کوئی ثبوت نہیں'' (م'ع)

کسی کے درخت سے گرا ہوا پھل اٹھانا

سوال: زید کا ایک باغیچہ ہے اس باغیچہ میں گرے ہوئے پھل کو کوئی اٹھالے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس گرنے کی وجہ سے وہ پھل زید کی ملک سے خارج نہیں ہوا' بغیر مالک کی اجازت کے اس کا لینا اور کھانا درست نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ص ۳۳۰)

حکم کے لیے حق محنت اور فریقین کے یہاں کھانا

سوال: زید اور عمر نے بکر کو ایک نزاع میں فیصل بنایا' بکر نے دس روپے کی شرط پر فیصلہ کرنا منظور کرلیا' خصم بھی راضی ہوگئے' شرط میں کھانے پینے کی کوئی بات نہ تھی مگر بکر نے دونوں کے گھر میں کھایا یا ایک کے گھر میں کھایا تو بکر کے لیے یہ سب جائز ہے یا نہیں؟

جواب: روپیہ بطور خدمت لینا درست ہے' کھانا ایک فریق کے یہاں ٹھیک نہیں اس میں رشوت کا شائبہ ہے' اگر دونوں فریق کا کھانا کھایا تو درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ص ۳۴۹)

کھانے پینے میں عیب لگانا کیسا ہے؟

سوال: کھانے پینے کی چیز پسند نہ آئے اس لیے اس کو برا کہے تو کچھ حرج ہے؟ باورچی کو تنبیہ کرسکتے ہیں کہ نہیں؟ جواب: کھانا خدا کی بڑی نعمت ہے اس میں عیب نہ نکالے' پسند ہو تو کھائے ورنہ نہ کھائے' البتہ کھانا پکانے میں کوتاہی یا کسی چیز میں کمی ہو تو اس کو درست کرنے یا آئندہ خیال رکھنے کے لیے باورچی وغیرہ کو انتباہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اس طور پر کہے کہ کھانے کی تحقیر و تنقیص لازم نہ آتی ہو۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ص ۲۴۶) ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں عیب نہیں نکالتے تھے'' (م'ع)

چیچک کے مریضوں کو مکھی کھلانا کیوں حرام ہے؟

سوال: چیچک کے مریض کو علاجاً مکھی کھلانا کیوں جائز نہیں؟ جب کہ سالن میں گرنے والی مکھی کو حصول شفاء کے لیے غوطہ دے کر نکالنے کا حکم ہے؟

جواب: مکھی میں بہنے والا خون نہیں ہے' لہٰذا جب سالن میں گر جاتی ہے تو اس کے مرنے سے سالن ناپاک نہیں ہوتا تو اس سالن کا کھانا جائز ہے اور چونکہ مکھی من جملہ خبائث کے ہے اور تمام خبائث کا کھانا ''بنص قرآنی وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ'' حرام ہے لہٰذا مکھی کا کھانا اور کھلانا حرام ہوگا۔ (فتاویٰ مظاہر العلوم ج ۱ص ۲۲۴)

تقریبات میں کھڑے ہو کر کھانا

سوال: تقریبات میں کھڑے ہو کر کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب: دعوتوں' تقریبوں میں مروجہ طریقہ سے یعنی کھڑے کھڑے کھانا پینا ثابت نہیں' علاوہ ازیں اس میں کفار و فساق کے ساتھ تشبہ بھی ہے اس لیے یہ شرعاً ممنوع ہے۔ "ویسے بھی شریف اور مہذب انسانوں کا طریق نہیں" (م'ع) (فتاویٰ مفتاح العلوم غیر مطبوعہ)

جس دعوت میں گانے بجانے اور لہو ولعب کا اہتمام ہو اس میں شرکت کا حکم

سوال: بعض لوگ شادی بیاہ کے مواقع پر دعوت ولیمہ میں گانے بجانے اور لہو ولعب کا پورا اہتمام کرتے ہیں جس میں احباب و اقارب کو مدعو کیا جاتا ہے تو کیا ایسی دعوت ولیمہ میں شرکت کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ جواب: قبول دعوت کو علماء کرام نے ضروری قرار دیا ہے لیکن آج کل چونکہ لادینیت اور فحاشی کا دور دورہ ہے لہٰذا اگر یہ بات یقینی ہو کہ وہاں گانے بجانے اور لہو ولعب کا پروگرام ہو گا تو ایسی دعوت میں نہیں جانا چاہیے۔ البتہ اگر وہاں پہنچ کر یہ بات معلوم ہو تو واپس نہ آنے میں کوئی حرج نہیں لیکن یاد رہے کہ یہ حکم عوام الناس کے لیے ہے اور جہاں تک خواص کے واپس آجانے کا تعلق ہے تو ان کے واپس آنے میں مصلحت یہ ہے کہ الداعی پر ان کی ناراضگی واضح ہو کہ وہ اپنے عمل بد سے باز آجائیں۔

لما قال العلامة ابن نجيمؒ: اذا كان هناك لعب و غنا قبل ان يحضر فلايحضر لانه لايلزمه الا جابة اذا كان هناك منكر. (البحر الرائق ج۸ ص۱۸۸ كتاب الكراهية) (لمافى الهندية هذا كله بعدالحضور اما اذاعلم قبل الحضور فلايحضر لانه يلزمه حق الدعوة (الفتاویٰ الهندية ج۵ ص۳۴۳ الباب الثانى عشر فى الهدايا والضيافات) وَمِثْلُهٗ فى البزازية علىٰ هامش الهندية ج۶ ص۳۶۴ كتاب الكراهية) (فتاویٰ حقانیہ ج ۲ ص ۳۹۲)

خلاف شریعت دعوت میں شرکت کا حکم

سوال: آج کل شادی بیاہ اور خوشی کی دیگر تقریبات میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور طور طریقوں کے خلاف کیا جاتا ہے جن میں غیر محرم مردوں اور عورتوں کا بے پردگی میں میل جول' ناچ گانا' ہندوؤں اور عیسائیوں کے مختلف طور طریقے قابل ذکر ہیں' اگر کسی کو ان خلاف شرع کاموں سے روکا جائے تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ تو خوشی کا موقع ہے اس کے بغیر تو خوشی کا اظہار ہی

نہیں ہوسکتا جبکہ بعض اہل علم اور دیندار طبقہ سے تعلق رکھنے والے حضرات کو اس قسم کی تقاریب میں شرکت کرتے دیکھا گیا ہے جس کی وجہ سے لوگ ان لغویات کو جائز سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر یہ کام ناجائز ہیں تو فلاں عالم یا دیندار شخص نے کیوں شرکت کی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس قسم کی تقاریب میں شرکت کرنا خصوصاً علماء اور دیندار طبقہ کا شرکت کرنا اور کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس طرح کی تقریبات میں شرکت کرنا ناجائز ہے اور جہاں احکام شرعیہ کی خلاف ورزی ہورہی ہو اور منکرات موجود ہوں اور وہاں اکل وشرب یعنی کھانا پینا بھی ناجائز ہے' اسی طرح اس قسم کی تقریبات میں کسی عالم یا دیندار شخص کی شرکت کی بناء پر کوئی خلاف شرع کام جائز نہیں ہوسکتا۔

قال العلامة علاؤ الدین الحصکفی رحمة اللّٰه: دعی الٰی ولیمة وثمه لعب اوغنا قعد واکل لو للمنکر فی المنزل فلو علی المائدة لاینبغی ان یقعد بل یخرج معرضًا الٰی قولهٖ فان قدر علی المنع فعل والا صبر ان لم یکن ممن یقتدیٰ بهٖ فان کان مقتدی ولم یقدر علی المنع خرج ولم یقعد لان فیه شین الدین ......الخ (الدرالمختار ج۵ ص۲۴۵ کتاب الحظر والاباحة) (وفی الهندیة : ومن دعی الٰی ولیمة فوجدثمه لعبا اوغناء...... ولو کان ذٰلک علی المائدة لاینبغی ان یقعد وان لم یکن مقتدیٰ بهٖ وهٰذا کله بعد الحضور واما اذا علم قبل الحضور فلا یحضر...... الخ (الفتاویٰ الهندیة ج۵ ص۳۴۳ کتاب الکراهیة الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات)(فتاویٰ حقانیه ج۲ ص۳۹۶)

مشروبات

پینے کی حلال وحرام چیزوں کا بیان

شراب اور اسپرٹ کیا چیز ہے؟

سوال: شراب کی کیا تعریف ہے؟ ۲۔ کیا اسپرٹ جو زخموں پر استعمال کی جاتی ہے شراب ہے؟ اور اس کا استعمال ناجائز ہے؟

جواب: عربی لغت میں ہر بہنے والی چیز کو شراب کہتے ہیں اور اصطلاح فقہ میں ہر نشہ آور کو شراب کہتے ہیں' چار قسم کی شراب حرام ہے' خمر (طلاء) سکر' نقیع' زبیب' شراب اور اسپرٹ کے

احکام کی تفصیل (طبی جوہر ضمیمہ ثانیہ حصہ نہم اختری بہشتی زیور میں دیکھئے' وہاں نہایت بسط و تفصیل سے اس کو بیان کیا ہے تاہم اگر کوئی بات مجمل ہو تو اس کو دریافت کر لیجئے لیکن ان چار کے علاوہ بھی جتنی شرابیں نشہ لاتی ہیں سب حرام ہیں' فتویٰ اسی پر ہے' بلا شدت مجبوری دوا میں بھی استعمال جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۹ص ۳۶۸)

بیئر پینا

سوال: بیئر پینا حرام ہے یا نہیں؟ اصل میں اس جگہ کے متعلق سوال ہے جس جگہ درجہ حرارت ۶۰ سینٹی گریڈ سے اوپر ہے اور جو شخص ایسی جگہ نوکری کر رہا ہے وہ کشمیر کا رہنا والا ہے' گرمی تو قدرتی بات ہے اس کو محسوس ہوگی تو ایسے شخص کا بیئر پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بیئر اگر کوئی نشہ آور چیز ہے تو اس کا استعمال منع ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۴ص ۴۱۷)

شراب کو سرکہ بنا کر استعمال کرنا

سوال: تاڑی یا شراب کا سرکہ جائز ہے یا نہیں؟ جواب تاڑی یا شراب کو اگر سرکہ بنا لیا جائے اور حقیقتاً بدل جائے تو اس کو کھانا درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۵ص ۱۸۶) ''پھر وہ شراب نہیں حقیقتاً سرکہ ہے'' (م'ع)

شراب کے بارے میں شرعی حکم

سوال: روزنامہ ''جنگ'' مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۸۱ء کے اسلامی صفحے میں ایک خاتون لکھتی ہیں کہ ''شراب حرام نہیں ہے'' اس سلسلے میں انہوں نے قرآن کا حوالہ بھی دیا جو میں لفظ بہ لفظ اتار رہا ہوں' ملاحظہ ہو ''لوگ آپ سے شراب اور قمار کے متعلق دریافت کرتے ہیں' آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں میں بڑی گناہ کی باتیں بھی ہیں اور لوگوں کے لیے فائدے بھی ہیں'' احکام شریعت کی روشنی میں نوازیں کہ شراب حرام ہے یا نہیں؟ اور اگر حرام ہے تو اس کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟

جواب: جس مضمون کے بارے میں آپ نے سوال کیا ہے اس میں شراب کی حرمت کا انکار نہیں کیا گیا' آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے' شراب قطعی حرام ہے' چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''ہدایہ'' اشراب (خمر) کے یہ احکام لکھے ہیں:

۱۔ شراب اپنی ذات کی وجہ سے حرام ہے اس کی حرمت کا مدار نشے پر نہیں بعض لوگوں کا یہ کہنا یہ بذات خود حرام نہیں بلکہ اس سے نشہ حرام ہے'' کفر ہے کیونکہ یہ کتاب اللہ کا انکار ہے'

کتاب اللہ نے اس کو ''رجس'' کہا ہے اور ''رجس'' اس نجاست کو کہتے ہیں جو اپنی ذاتی نجاست کی وجہ سے حرام ہو اور سنت متواترہ میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کو حرام قرار دیا اور اسی پر امت کا اجماع ہے۔

۲۔ شراب' پیشاب کی طرح نجاست غلیظہ ہے کیونکہ اس کی نجاست دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔

۳۔ اس کو حلال سمجھنے والا کافر ہے کیونکہ وہ دلیل قطعی کا منکر ہے۔

۴۔ مسلمان کے حق میں یہ بے قیمت چیز ہے اس لیے اگر مسلمان کے پاس شراب ہو اور کوئی اس کو ضائع کر دے تو اس پر کوئی ضمان نہیں۔

۵۔ اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے اور اس پر حد جاری ہوگی۔

۶۔ پینے کے علاوہ اس سے کوئی اور انتفاع (فائدہ اٹھانا) بھی جائز نہیں۔

۷۔ اس کو فروخت کر کے جو رقم حاصل کی جائے وہ بھی حرام ہے۔

''ہدایہ کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ شراب (خمر) حرام ہے اور اس کی حرمت کا منکر باجماع اُمت کافر ہے کیونکہ وہ قرآن کریم کی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پوری اُمت اسلامیہ کی تکذیب کرتا ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۶ ص ۱۷۸'۱۷۹)

مریض کیلئے شراب کا حکم

سوال: عمرو مرنے کے قریب ہے اور اس کو حکیم یا ڈاکٹر نے بتلایا کہ اگر اس کو شراب پلا دو تو شاید اس کی جان بچ جائے' ایسے وقت میں ایسا کرنا شرعی حکم کیا ہے؟ عمرو کہتا ہے مرجاؤں گا شراب نہیں پیوں گا' اس کا یہ قول کیسا ہے؟

جواب: اس حالت میں کہ حکیم یا ڈاکٹر کو بھی شراب پلانے کے باوجود شفا کا یقین نہیں تو محض ان کے کہنے سے کہ شاید جان بچ جائے' شراب پینا درست نہیں' عمرو کا انکار صحیح ہے۔'' ایمان کی پختگی کی علامت ہے'' (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۹ ص ۴۰۸)

کیا شراب کسی مریض کو دی جاسکتی ہے؟

سوال: کیا شراب میں شفا ہے؟ اور کیا وہ کسی ایسے مریض کو دی جاسکتی ہے جس سے اس کی زندگی بچ سکتی ہو؟ جواب: شراب تو خود بیماری ہے اس میں شفا کیا ہوگی۔ جہاں تک مریض کو دینے کا تعلق ہے اس میں شراب کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ تمام ناپاک چیزوں کا ایک ہی حکم ہے اور وہ یہ کہ

اگر اس ناپاک چیز کے علاوہ اور کوئی علاج ممکن نہ ہو اور ماہر طبیب کے نزدیک اس سے اسکی جان بچ سکتی ہو تو ایسی اضطراری حالت میں ناپاک چیز استعمال کی جا سکتی ہے۔ آپکے مسائل ج ۶ ص ۱۷۹

رنگ رلیوں کی چوکیداری کرنا اور شراب کی بوتل لا کر دینا

سوال: میں چپڑاسی ہوں اور کبھی کبھار مجھے زبردستی رات کو زیادہ دیر کے لیے رکنے کو کہا جاتا ہے اور رات کو شراب اور طوائفوں سے رنگ رلیاں منائی جاتی ہیں' مجھے چوکیداری کے فرائض زبردستی نبھانے پڑتے ہیں بلکہ بوتل لانے کو کہا جاتا ہے کہ فلاں جگہ سے لے آؤ' میں قانون وقت اور اللہ سے ڈرتا ہوں' سخت پریشان ہوں' ملازمت کا سوال ہے' قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اب مجبوراً میں ملازمت جاری رکھ سکتا ہوں؟ اور کیا اللہ کے نزدیک میں اس گناہ میں ان کا شریک تو نہیں؟

جواب: یہ تو ظاہر ہے کہ اس برائی اور بدکاری میں مدد آپ کی بھی شامل ہے' گو بامر مجبوری سہی' آپ کوئی اور ملازمت یا ذریعہ معاش تلاش کریں اور جب مل جائے تو یہ گندی نوکری چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہیں۔ (آپ کے مسائل ج ۶ ص ۱۸۰)

شراب کی خالی بوتل میں پانی رکھنا

سوال: بہت سے حضرات جن کے گھر میں فریج ہیں' شراب کی خالی بوتلوں میں پانی بھر کر فریج میں رکھتے ہیں اور اس پانی کو پیتے ہیں' کیا وہ پانی پینا جائز ہے؟

جواب: اگر ان بوتلوں کو پاک کر لیا جاتا ہے تو ان میں پانی رکھنا جائز ہے لیکن ایک درجے میں کراہت ہے جیسے پیشاب کی بوتل کو پاک کر کے پانی کے لیے استعمال کیا جائے۔ (آپ کے مسائل ج ۶ ص ۱۸۰)

شراب کے اشتہار کے ساتھ ملازمت کا حکم

کیا ہم ایسی فیکٹری میں کام کر سکتے ہیں جہاں شراب وغیرہ جو حرام چیزوں کی ایڈورٹائز بنتی ہو اس کو ہمیں بنانا ہوتا ہے' کیا یہ کمائی ہمارے لیے جائز ہے؟

نوٹ: ہر وقت شراب وغیرہ کی ایڈورٹائز نہیں بنتی' کبھی کبھی آتی ہے۔

جواب: جب اصل کام شراب کے اعلان واشتہار کا نہیں ہے بلکہ جائز کام کا ہے تو ملازمت جائز ہے' شراب سے متعلق جہاں تک ہو سکے بچنا چاہیے۔ "جب بندہ دل سے کوشش بچنے کی کرتا ہے راستہ نکل آتا ہے۔" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۰۵)

الکحل کی تحقیق

سوال: عرض ہے کہ ہومیو پیتھک دوائیں اپنی فروخت کے لیے خریدی' پھر اس کے فارمولے پر نظر کی تو ایک شربت کی بوتل پر ۲۰ فیصد الکحل لکھا ہوا پایا' اس الکحل کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: الکحل کے متعلق ذاتی کوئی تحقیق نہیں' مختلف لوگوں سے باتیں سنی ہیں جب تک یہ تحقیق نہ ہو جائے کہ یہ اشربہ محرمہ میں سے کوئی شراب ہے اس وقت تک اس کی حرمت کا فتویٰ دینا مشکل ہے۔ "اس کے لیے آنے والے جواب کو غور سے پڑھئے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۴۱۱)

عرقیات ڈاکٹری "ٹنکچر" کا استعمال

سوال: ڈاکٹری عرقیات "ٹنکچر" جن میں عموماً الکحل یعنی شراب کا جوہر مفید و مقوی ہونے کی وجہ سے شریک رہتا ہے جائز ہے یا نہیں؟ جواب: اس کو اشربہ اربعہ کے علاوہ سے نچوڑا جاتا ہو جیسا غالب ہے تو اس کا حکم مختلف فیہ ہے بچنا بہتر ہے اور مبتلا پر بھی زیادہ دارو گیر نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۱۰)

تاڑی کا ٹھیکہ ناجائز ہے

سوال: تاڑ و کھجور کا سرکاری طور پر ٹھیکہ ہوتا ہے اور ٹھیکیدار زمین دار کو فی درخت دس پانچ روپیہ دے کر تاڑی اتارتے ہیں تو یہ روپیہ جس کو لگان کہتے ہیں لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چونکہ یہ معاملہ صحیح نہیں ہے لہٰذا یہ روپیہ لینا جائز نہیں ہے۔ شامی میں ہے: وَاِنَّمَا لَاتَصِحُّ اِسْتِیْجَارُ الْاَشْجَارِ. یعنی درختوں کو اجارہ پر لینا صحیح نہیں۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۵۵)

کھجور اور نارجیل کی تاڑی

سوال: سیندھی اور نارجیل تاڑی حلال ہے یا حرام؟

جواب: تاڑی سیندھی ہو' یعنی درخت کھجور سے نکلی ہوئی ہو' یا نارجیلی ہو بقدر نشہ آور حرام ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جس شئی کی کثیر مقدار مسکر ہوتی ہے تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہوتی ہے' خواہ نشہ پیدا نہ کرے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۱۵)

بھنگ پینا

سوال: بھنگ جس کو ورق الفتب اور حشیشہ کہتے ہیں' حلال ہے یا حرام ہے' اور پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: حرام ہے یا اس وجہ سے کہ مخدر اور مفتر عقل ہے یا اس کے سکر کی وجہ سے امام نووی

فرماتے ہیں کہ بھنگ کی تھوڑی مقدار جو نہ مخذر عقل ہے اور نہ مسکر حرام نہیں' زرکشی امام مسلم (نسخہ میں امام مسلم ہی میں لکھا ہوا ہے' صحیح امام نووی معلوم ہوتا ہے۔۱۲) کے پیچھے پڑ گئے کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جس کی زیادہ مقدار نشہ کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے' ابن دقیق العید فرماتے ہیں افیون اور بھنگ کے پاک ہونے پر اجماع ہے اور جوز الطیب بھی پاک ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٰ ص ۴۱۶)

گانجا' افیون' تاڑی پینا

سوال: افیون' گانجا (بھنگ کے پھولوں کا بنایا ہوا نشہ' جو نشہ باز حقہ کی طرح پیتے ہیں۔ ''م'ع'') اور تاڑی پینا حرام ہے یا نہیں؟

جواب: مذکورہ تینوں چیزیں مسکر اور حرام ہیں اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جس کی کثیر مقدار نشہ کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے اور اسی قول پر فتویٰ ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٰ ص ۴۱۶)

کیا حقہ پینے والے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم منہ پھیر لیں گے؟

سوال: حقہ' بیڑی' سگریٹ پینے والے کی جانب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منہ پھیر لیتے تھے' تو کیا تمبا کو کھانے والے سے بھی یہی معاملہ کیا جاتا ہے؟

جواب: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے سخت نفرت تھی' اذیت بھی ہوتی تھی' خواہ پیاز' لہسن کی بدبو ہو یا حقہ' بیڑی' سگریٹ کی بدبو ہو' ایسے لوگوں کو منہ صاف کر کے مسجد میں جانا چاہیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقہ' بیڑی' سگریٹ پینے والے سے منہ پھیر لینا میں نے کسی حدیث میں نہیں دیکھا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۷۷)

زہر ملی ہوئی تاڑی پینے سے کیا خودکشی کا گناہ ہوگا؟

سوال: زید کو کوئی نشہ کی چیز پینے کی عادت ہے' مثلاً تاڑی' ایک مرتبہ کسی نے اس میں زہر ملا کر دیا جس کو پی کر زید کا انتقال ہو گیا' کیا اس کو خودکشی کا گناہ ہوگا؟

جواب: اس عادی معصیت کے باوجود صورت مسئولہ میں زید خودکشی کا مجرم نہ ہوگا۔ لِعَدَمِ قُصُورِہٖ وَعَدَمِ عِلْمِہٖ ''ہاں نشہ کا گناہ ہوا'' (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۵۲)

چرٹ پینا

سوال: چرٹ (سگار' ایک قسم کی سگریٹ ''م'ع'') پینا جائز ہے یا نہیں؟ اور بصورت جواز مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ کا مصداق تو نہ ہوگا اور بصورت مصداق بننے سزا کا مستحق ہوگا یا نہیں؟

جواب: چرٹ پینا مثل حقہ کے مکروہ تحریمی ہے بلکہ چرٹ میں مشابہت نصاریٰ کی بناء پر کراہت زیادہ ہے۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۵۰۸)

کوکا، کولا پینا

کوکا کولا کی جو شیشی آ رہی ہے جس کو گرمی کے ایام میں لوگ پیتے ہیں اس کا پینا جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: جب تک اس میں کسی ناپاک یا حرام چیز کی آمیزش کا ہونا معلوم نہ ہو اس کو ناجائز نہیں کہا جائے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۷۴)

بے گابھن بکری کے دودھ کا حکم

سوال: ایک بکری گابھن نہیں ہے مگر اچانک اس کے تھنوں میں دودھ آ گیا تو اس دودھ کا استعمال کرنا جائز ہے کہ نہیں؟ جواب: ایسی بکری کا دودھ استعمال کرنا جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۸۸)

کھانے کے بعد برتن کو دھو کر پینا

سوال: ایک ضیافت میں کھانے کے بعد چند بزرگوں نے اپنی کھائی ہوئی رکابی کو دھو کر خود پی لیا، چند لوگوں نے اس پر اعتراض کیا کہ کراہت سے خالی نہیں؟

جواب: بعض حضرات جو اللہ کے رزق کی زیادہ قدر کرتے ہیں وہ اس نیت سے کہ رکابی میں جو حصہ لگا ہوا ہے وہ بھی ضائع نہ ہو اس کو دھو کر پی لیتے ہیں، برتن صاف کرنے کی تاکید حدیث شریف میں آئی ہے اور وہ یہ کہ جو شخص برتن کو دھو کر رکھتا ہے برتن اس کے لیے دعا کرتا ہے کہ اللہ پاک تجھے گناہوں سے اسی طرح صاف کر دے جس طرح تو نے مجھے صاف کیا ہے، اس خیال سے بھی دھو کر پی لیتے ہیں، اگر کوئی بزرگ ایسا کرتا ہے تو اعتراض کی کیا ضرورت ہے "خاص کر جبکہ معترض کے پاس کراہت کی کوئی کمزور دلیل بھی نہیں۔" (م،ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۸۹)

کھانے کے بعد کلی کا پانی پینا

سوال: کھانے کے بعد کلی کرنے والا منہ کا پانی پی سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کھانے کے اجزء منہ میں موجود ہیں اور آدمی یہ چاہے کہ وہ اجزاء ضائع نہ ہوں اس نیت سے وہ پانی پی لے تو یہ نیت اور عمل درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۳۳۴)

بائیں ہاتھ سے چائے پینا کیسا ہے؟

سوال: اکثر لوگ چائے نوشی کے وقت دائیں ہاتھ میں پیالی اور بائیں ہاتھ سے رکابی

پکڑتے ہیں اور چائے بائیں ہاتھ سے پیتے ہیں' کیا یہ مکروہ نہیں؟

جواب: جی ہاں مکروہ ہے' بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے' داہنے ہاتھ سے کھانا پینا مسنون ہے' بعض وجوب کے قائل ہیں' بائیں ہاتھ سے کھانے والے ایک شخص پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی جس سے اس کا ہاتھ بیکار ہوگیا' دوسری روایت میں ہے کہ ایک عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھ کر بددعا فرمائی تو وہ عورت طاعون میں مرگئی۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ص ۲۳۲)

کئی گلاس پانی پینے کی صورت میں ہر گلاس کو تین سانس میں پینا

سوال: اگر کسی شخص کو اس شدت سے تشنگی لگی ہو کہ وہ تین چار گلاس پانی پئے گا تو اس شخص کو ہر گلاس کے پانی کو تین سانس میں پینا چاہیے یا وہی تین چار گلاس جو ٹھہر ٹھہر کر بھر کر پئے گا تین سانس کے حکم میں سمجھے جائیں گے؟ جواب: ہر گلاس کو تین سانس میں پئے کیونکہ ممکن ہے کہ دوسرا' تیسرا گلاس کچھ فصل سے پئے تو وہ مجموعی کئی بار کا پینا ہوگا اور سانس لینا ایک بار کے پینے میں ہے۔ "ہاں اگر گلاس بہت چھوٹا ہے اور دوسرا تیسرا گلاس لینے کے لیے پانی پاس ہے تو فصل معتد بہ نہ ہونے کے سبب تین گلاس تین سانس کے قائم مقام سمجھے جائیں۔" (م'ع) (امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۱۰۳)

کھڑے ہوکر پانی پینا شرعاً کیسا ہے؟

سوال: ایک صاحب نے تاکید فرمائی کہ کھڑے ہوکر پانی نہیں پینا چاہیے' اگر غلطی سے پی بھی لیا تو قے کر لینی چاہیے مگر اس پر عمل پیرا ہونے کے بعد جب احباب کو مشورہ دیا تو ایک عزیز نے اختلاف کیا کہ "تعلیم الاسلام" میں لکھا ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ جہاد کی غرض سے ایک قافلے کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو شدت گرمی اور دھوپ کی وجہ سے سخت پیاس محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک میں وہیں پانی منگوایا اور کھڑے ہوکر خود بھی پیا اور ساتھیوں کو بھی پلا دیا' واقعہ کی حقیقت کیا ہے؟ اور کیا پانی کھڑے ہوکر پینا جائز ہے؟

جواب: کھڑے ہوکر پانی پینا مکروہ ہے مگر قے کرنا ضروری نہیں' یہ بطور علاج اور اصلاح کے تجویز فرمایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہوکر پانی پینا اگر کہیں ثابت ہو تو کسی عذر اور ضرورت کی بناء پر ہوگا' مثلاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سفر جہاد میں روزہ نہ رکھنے کی ترغیب دینا۔ (آپ کے مسائل ج ۷ص ۱۷۳)

ہندوؤں کے پیاؤ کا پانی پینا

سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟ جواب: اس پیاؤ سے پانی پینے میں مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۶)

جو شخص پیشاب پلائے اس کا حکم

سوال: ایک شخص دھوکہ دے کر چند مسلمانوں کو پیشاب پلاتا ہے اور اپنی زبان سے اقرار کرتا ہے کہ میں نے ایسا کیا ہے' ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نہایت خبیث اور گندی حرکت ہے ایسا شخص اس قابل نہیں کہ اس سے کھانے پینے' رہنے سہنے کا تعلق رکھا جائے۔ "ایسے شخص سے تعلقات رکھنا بے غیرتی ہے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۱ ص ۳۷۸)

مکھی کے کسی جز کا استعمال کسی شربت میں

سوال: یہاں دکانوں میں لال شربت ملتا ہے اس کی لالی مکھی سے کشید کی جاتی ہے تو اس کو شربت میں ملاتے ہیں تو اس شربت کا پینا کیسا ہے؟ جواب: مکھی' چیونٹی میں دم سائل "بہنے والا خون" نہیں ہے اس لیے پاک ہے مگر اس کا کھانا حلال نہیں' خارجی استعمال درست ہے' داخلی استعمال درست نہیں' لہٰذا اس کا کوئی جز شربت میں پڑتا ہو تو اس کا استعمال جائز نہ ہوگا۔ "جب مکھی کا جز شربت میں شامل کرنا بالیقین معلوم ہو محض وہم نہ ہو" (م'ع) (فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۲۵۰)

اگر بھینس وقت سے پہلے بچہ جن دے اس کے دودھ کا حکم

سوال: اگر بھینس دس ماہ سے پہلے بیاہی ہو تو یہاں لوگ اس کا دودھ نہیں پیتے' پھینک دیتے ہیں' اس کی کیا اصل ہے؟ جواب: دس ماہ کے بعد بیاہی بھینس کا دودھ بھی استعمال میں نہیں لاتے' بوجہ ثقل کے' ایسے ہی دس ماہ پہلے کا دودھ بھی جب قابل ہضم ہو جائے تو استعمال میں لاتے ہیں' اس کے علاوہ کوئی دوسری وجہ معلوم نہیں' ہاں اگر دودھ ہی نہ کہا جائے بلکہ خون وغیرہ کی کوئی دوسری چیز ہو تو حکم واضح ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۲۰۴)

امریکن گائے کا گوشت کھانا' دودھ پینا' قربانی کرنا

سوال: گائے کے ساتھ خنزیر کی جفتی کرائی جاتی ہے یا خنزیر کا مادہ منویہ بذریعہ مشین گائے کی شرم گاہ میں ڈالا جاتا ہے تو اس سے جو گائے پیدا ہوتی ہے "امریکن یا جرمن" اس کا گوشت کھانا'

دودھ پینا' قربانی کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: حیوانات میں نسب مادہ سے چلتا ہے جب یہ "امریکن" گائے دیگر گایوں کی طرح کھاتی پیتی اور بولتی ہے تو یہ شرعاً گائے ہی شمار ہوگی اور حاملہ کرانے کا اگر چہ یہ طریقہ غیر شرعی یا مذموم ہو مگر اس سے اس کے گائے ہونے میں کوئی شبہ نہ کیا جائے گا اور اس کا حکم گائے ہی کا رہے گا اور اس کا گوشت کھانا' دودھ پینا' قربانی کرنا' پالنا سب درست رہے گا۔ (نظام الفتاویٰ ج ۱ ص ۳۵۴)

حرام جانوروں کی شکلوں کے بسکٹ

سوال: عرض ہے کہ مدت سے قلبی تقاضوں سے مجبور ہوں' کمسن بچوں کو جب بھی کتے' بلی' شیر وغیرہ حرام جانوروں کی اشکال کے بسکٹ کھاتے دیکھتی ہوں' فی الفور میں ذہنی انتشار میں مبتلا ہو جاتی ہوں' ہم مسلمان ہیں ہمارے ملک کی اساس بھی اسلامی نظریات پر ہے' ہمارے ملک میں بسکٹ فیکٹریاں باوجود مسلمان ہونے کے ایسے بسکٹ کیوں بناتی ہیں جس میں کراہت ہو؟ اس سے حلال وحرام کا تصور بچوں کے ذہن سے محو ہو جائے گا' ہوسکتا ہے یہ ایک چھوٹی سی بات ہو لیکن اس کا انسداد اور تدارک ضروری ہے تاکہ ہمارے کمسن بچوں کی تربیت اسلامی طرز پر ہو سکے؟

جواب: آپ کا خیال صحیح ہے۔ اول تو تصویر بنانا ہی اسلام میں جائز نہیں' پھر ایسی گندی تصویریں تو اور بھی بری ہیں' ان پر قانوناً پابندی ہونی چاہیے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۸۱)

آب زمزم پینے کا سنت طریقہ

سوال: آب زمزم نوش کرنے کا مسنون طریقہ تحریر فرمائیں؟ جواب: آب زمزم پینے سے پہلے دعا کرنا اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر آب زمزم پینا مستحب ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۹۳)

ملبوسات

لباس سے متعلق احکام

مسنون لباس کے لیے بڑھاپے کا انتظار کرنا

سوال: مسنون لباس یا مسنون چیز کو اختیار کرنے کے لیے کوئی عمر متعین ہے یا بڑھاپے میں کوئی سنت کو رائج کرے' لوگ اس کا مذاق اڑائیں' تو کیا اسے عمل میں لانا چاہیے؟

جواب: اتباع سنت کے لیے بڑھاپے کا انتظار کرنا غلط ہے' لوگوں کے مذاق کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سنت زندہ کرنے میں بڑا اجر ہے۔ ''مذاق کرنے والوں کی عقلوں میں سلامتی نہیں ہے'' (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۹۶)

گلے میں ٹائی لٹکانے کی شرعی حیثیت

سوال: ہمارے مذہب اسلام میں ٹائی باندھنا کیسا ہے؟ کیا ہمارا مذہب اسلام ٹائی باندھنے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ میں نے سنا ہے کہ عیسائی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سولی کی مناسبت سے ٹائی پہنتے ہیں لیکن ہمارے بہت سے دانشور بھی گلے میں ٹائی لٹکائے پھرتے ہیں' قومی لباس کو چھوڑ کر وہ یورپی لباس اپناتے ہیں' آخر یہ کیوں؟

جواب: میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کا جب پہلا ایڈیشن شائع ہوا تو اس میں ٹائی کے متعلق بتایا گیا تھا کہ اس سے مراد وہ نشان ہے جو صلیب مقدس کی علامت کے طور پر عیسائی گلے میں ڈالتے ہیں لیکن بعد کے ایڈیشنوں میں اس کو بدل دیا گیا۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہندو مذہب کا شعار ''زنار'' ہے اسی طرح ٹائی عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے اور کسی قوم کے مذہبی شعار کو اپنانا نہ صرف ناجائز ہے بلکہ اسلامی غیرت وحمیت کے بھی خلاف ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۶۲)

پتلون' قمیص' علی گڑھ پاجامہ وغیرہ کا حکم

سوال: پتلون وقمیص پہننے والا انسان جنت میں جا سکتا ہے یا نہیں؟ بعض لوگوں کے قول کے مطابق پتلون وقمیص میں انگریزوں کے ساتھ مشابہت ہے' تو کیا علی گڑھ کٹ پاجامہ اور بنگلہ کرتا' یا کلی دار کرتہ ولکھنؤ کرتہ جس کو عموماً ہندوستانی اور کانگریسی لوگ استعمال کرتے ہیں اس میں ہنود کے ساتھ مشابہت نہیں ہے؟ علی گڑھ پاجامہ اور پتلون میں کیا فرق ہے؟ کیا علی گڑھی پاجامہ اور کرتہ اور گاندھی ٹوپی درست ہے؟

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین' یا آئمہ اربعہ یا امام بخاری کیسا لباس استعمال کرتے تھے؟ اگر آپ لوگوں کا لباس یہ نہ تھا اور نہ پتلون وقمیص کے مثل تھا تو پھر پتلون و قمیص کا پہننا کیسا ہے؟ اگر پتلون وقمیص اہل کتاب کے ساتھ تشبہ ہے تو کیا کلائی گھڑی' امریکن پاجامہ' بجلی کا پنکھا' ٹیری کاٹ اور اس طرح کی تمام چیزیں انگریزوں کے ساتھ مشابہت نہیں ہے؟

یہ سب تو انگریزوں کی دین ہے' کیا عورتوں کا ساڑھی قمیص اور بلاؤز پہننا ہنود کے ساتھ مشابہت نہیں ہے؟ حضرت عائشہ اور دیگر امہات المؤمنین کا لباس کیسا تھا؟ اگر پتلون اور قمیص پہن کر اچھی طرح شریعت کی پابندی اور دین کے ارکان کو ادا کرے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیسا بندہ ہے؟

جواب: جو لباس کفار یا فساق کا شعار ہو اس کا استعمال کرنا منع ہے' قمیص اور علی گڑھ پاجامہ ناجائز نہیں ہے' اس کو پہن کر اطاعت کرنے سے مستحق جنت ہوسکتا ہے' پتلون بھی اب اہل کتاب کا مخصوص شعار نہیں رہا' امید ہے کہ آپ کے معارضات کے جوابات کی ضرورت نہیں رہی ہوگی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۵۱)

لباس میں تین چیزیں حرام ہیں؟

سوال: مردوں اور عورتوں کو لباس پہننے میں کیا احتیاط کرنی چاہیے؟

جواب: لباس میں تین چیزیں حرام ہیں:

۱۔ مردوں کو عورتوں اور عورتوں کو مردوں کی وضع کا لباس پہننا۔

۲۔ وضع قطع اور لباس کی تراش خراش میں فاسقوں اور بدکاروں کی مشابہت کرنا۔

۳۔ فخر و مباہات، کے انداز کا لباس پہننا۔

اب یہ خود ہی دیکھ لیجئے کہ آپ کے لباس میں ان باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے یا نہیں؟

نائیلون کا استعمال

سوال: نائیلون کا کپڑا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ عام طور پر مشہور ہے کہ اس میں سور کی چربی ڈالی جاتی ہے؟

جواب: مجھے تحقیق نہیں' اگر سور کی چربی ڈالی جاتی ہے تو یہ ناپاک ہے' استعمال درست نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۲۸) ''لیکن عام طور پر مشہور ہونا حجت نہیں' تحقیق ہونا ضروری ہے۔'' (م' ع)

گیرو میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا

سوال: کپڑے گیرو میں رنگنا درست ہے یا نہیں؟ جیسے صوفی لوگ رنگتے ہیں؟

جواب: گیرو میں کپڑے رنگنا درست ہے' بشرطیکہ ریا نہ ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۸۶)

''کوئی مصلحت بھی رنگنے میں ہو' کپڑے کی ہیئت جوگیوں والی نہ ہو'' (م' ع)

مردوں کا رنگین کپڑے وغیرہ پہننا

سوال: رنگین کپڑے پہننا نیلا تہ بند باندھنا' موتی تسبیح رکھنا' بال سر کے بڑھانا' اس خیال

سے کہ اگلے پیشواؤں کا یہ فعل ہے تو اس میں کیا قباحت ہے؟

جواب: ان ہیئات میں کوئی معصیت نہیں' بری نیت سے برا' بھلی نیت سے بھلا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۸۵) ''اور ہیئات مقاصد میں سے نہیں'' (م'ع)

اظہار ماتم کیلئے سیاہ لباس پہننا

سوال: یوم شہید گنج کے سلسلے میں یہ اشتہار شائع ہوا ہے۔

''۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعہ کو ہر مسلمان اپنے گھر دکان' تانگہ' موٹر وغیرہ پر سیاہ جھنڈے لگائے' نیز سیاہ لباس پہنے یا سیاہ نشان سینے پر لگائے اور جملہ مسلمان نماز جمعہ صرف جامع مسجد میں ادا کریں اور کسی مسجد میں نماز جمعہ ادا نہ کی جائے' بعد نماز جمعہ جلوس میں شامل ہوں اور نصف دن چھٹی منائی جائے' اس پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ماتم یا اظہار افسوس دونوں کا ایک ہی مطلب ہے' شریعت نے سیاہ لباس یا سیاہ نشان کے ساتھ ماتم کرنا یا اظہار افسوس کرنا جائز نہیں کیا' اسی طرح تین دن سے آگے' ماتم شرعی (یعنی ترک زینت) کی کسی قرابت دار کی موت پر بھی عورت کو اجازت نہیں دی' صرف خاوند کے لیے چار مہینے دس روز یعنی مدت عدت تک ماتم شرعی کی عورت کو اجازت دی' اس میں سیاہ پوشی بہ نیت ماتم منع ہے' اسی بناء پر اہل سنت شیعوں کی ماتمی کارروائیوں کا انکار کرتے چلے آئے ہیں' ہاں اس سیاہ پوشی کو ماتم یا اظہار افسوس کے لیے نہ قرار دیا جائے نہ اس کو شرعی حکم سمجھا جائے تو جواز کے درجے میں آ جائے گا مگر اس کے لیے لازم تھا کہ سیاہ رنگ چھوڑ کر کوئی اور رنگ اختیار کیا جاتا تا کہ التباس اور غلط فہمی کا موقع پیدا نہ ہوتا۔ (کفایت المفتی ج۹ ص ۱۴۷) ''آئندہ کے لیے ایک راہ معلوم ہوئی'' (م'ع)

سیاہ رنگ کی چپل یا جوتا پہننا

سوال: کچھ لوگوں سے سنا ہے کہ پاؤں میں سیاہ رنگ کی جوتی یا کسی قسم کی کوئی چپل وغیرہ پہننا اسلام کی رو سے حرام ہے اور اس کے لیے جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ چونکہ خانہ کعبہ کے غلاف کا رنگ سیاہ ہے اس لیے سیاہ رنگ پیر میں پہننا گناہ ہے؟

جواب: سیاہ رنگ کا جوتا پہننا جائز ہے' اس کو حرام کہنا بالکل غلط ہے۔

خون میں رنگے ہوئے کپڑے کو بچے کے گلے میں ڈالنا

سوال: زید نے بوقت قربانی ذبح کے وقت نکلتے ہوئے خون میں کپڑا رنگا اس کو بطور تبرک بچے

کے گلے میں تعویذ کے طریقے سے ڈالنا چاہتا ہے کیا یہ نجس کپڑا پہننا اس طرح جائز ہے؟

جواب: اس ناپاک کپڑے کو پہننا یا پہنانا درست نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ج۹ص ۱۵۵) ''بہتا خون نجس ہے اور اس میں عقیدہ کی بھی خرابی معلوم ہوتی ہے۔'' (م'ع)

کامدار ٹوپی' اور جوتا

سوال: جوتا یا کلاہ یا کپڑا جس پر کہ زری یا سلمیٰ ستارے کا کام نکلا ہوا ہو وہ جھوٹا ہو یا سچا' مردوں کو جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ چار انگشت سے زیادہ ہو اور جوتے میں چار انگشت کا اعتبار کیسے کیا جائے گا؟

جواب: سچے کام کا جوتا' کلاہ' کپڑا مرد کو چار انگشت سے زائد نا جائز ہے' جوتے وغیرہ میں چار انگشت عرض سے پیمائش کرلیا جائے' اگر زائد ہو تو نا جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۵ص ۱۹۸) ''چار انگشت سے کم ہو تو جائز ہے'' (م'ع)

جن سنگھ میں شمولیت اور ان کی ٹوپی کا حکم

سوال: کیا کوئی مسلمان جن سنگھ پارٹی میں شامل ہو کر ان کے دھرم کا نشان جو پیلا ہے اس رنگ کی ٹوپی سر پر رکھ سکتا ہے؟ جواب: نہیں پہن سکتا' حدیث میں ہے کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہو گیا' ایک اور حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے آپ کو لباس وغیرہ میں کفار یا فساق کے مشابہ بنایا یا صوفیاء کرام بزرگان دین اور نیک لوگوں کی طرح بنایا وہ گناہ یا بھلائی کے اعتبار سے انہیں میں سے ہو گیا۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ص ۲۵۲)

دو پلی ٹوپی اور گول ٹوپی

سوال: اکثر علماء دیوبند جس لمبی ٹوپی کو پہنتے ہیں وہ درست ہے یا نہیں؟ اس لمبی ٹوپی میں کوئی کراہت ہے یا نہیں؟ جواب: دو پلیا ٹوپی بھی ہمارے دیار میں صلحا کا لباس ہے' بعض اکابر گول پہنتے ہیں' بعض دو پلیا کسی پر نکیر نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ اص ۳۶۹) ''ہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی گول ہوتی تھی'' (م'ع)

گول ٹوپی پر اصرار کرنا

سوال: گول ٹوپی لگانا سنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی کیسی استعمال فرماتے تھے جو لوگ اصرار کرتے ہیں گول ٹوپی پر ان کا اصرار کرنا کیسا ہے؟

جواب: گول ٹوپی سر سے ملی ہوئی جو کہ اونچی نہ ہو حدیث شریف سے ثابت ہے' مگر یہ چیز سنن

عادیہ میں سے ہے' سنن ہدیٰ میں سے نہیں' پس جو شخص اتباع کرے گا وہ ماجور ہوگا لیکن اس پر کسی کو اصرار کا حق نہیں کہ تارک پر ملامت کی جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۱۸)

گاندھی کیپ ٹوپی کا حکم

سوال: کیا کھادی کی کشتی نما ٹوپی جو گاندھی کیپ کے نام سے مشہور ہوگئی ہے' مسلمانوں کے لیے ناجائز ہے؟ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ سے کیا مراد ہے؟

جواب: کشتی نما ٹوپی ہندوستان میں زمانہ دراز سے مستعمل تھی' اس کا نام تحریک کے زمانے میں گاندھی کیپ رکھ لیا گیا' امروہہ کشتی نما ٹوپی کی منڈی تھی اور بے شمار ٹوپیاں وہاں بنتی تھیں' اس کے لیے کھدر کا لزوم ایسا ہی ہے جیسا کہ کرتا اور پاجامہ بھی کوئی اپنے لیے کھدر کا متعین کرلے' اس لیے کشتی نما ٹوپی پہننا جائز ہے اور صرف اس کا نام گاندھی کیپ ہو جانے سے وہ ناجائز نہیں ہوگئی۔ مَنْ تَشَبَّهَ سے مراد یہ ہے کہ کسی قوم کی کوئی ایسی چیز میں مشابہت اختیار کی جائے جو اس قوم کے ساتھ مخصوص ہو یا اس کا خاص شعار ہو تو ایسی مشابہت ناجائز ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۶۰)

''گاندھی کیپ ٹوپی کا یہ حکم فی نفسہ ہے' عوارض کے شمول سے منع کیا جاتا ہے'' (م'ع)

عمامہ کے متعلق چند مسائل

سوال: ۱۔ عمامہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا ہر ایک مسلمان کے لیے عمامہ باندھنا یا علماء و اشراف کی کچھ خصوصیت ہے؟

۲۔ طلبہ کو اساتذہ کے سامنے ہندوستان جیسے ملک میں جہاں عمامہ کوئی قومی لباس نہیں ہے نہ عام رواج ہے' باندھنا مناسب ہے یا غیر مناسب؟

۳۔ حضرت تھانوی علیہ الرحمتہ کے یہاں متوسلین آپ کی مجلس میں عمامہ باندھتے تھے یا نہیں؟ خود حضرت رحمتہ اللہ کا کیا معمول تھا؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ باندھنا جو کہ مثل دیگر لباسی اکلی' شربی وغیرہ امور کے بطور عادت تھا' یہ سنت عادت ہے جس کو سنت زائد بھی کہتے ہیں جس کا اختیار کرنا اگر کوئی مانع وعارض نہ ہو' حیث العمل تحسین نیت واتباع سنت بدون تخصیص طبقہ و جماعت' ایک امر مستحسن اور باعث برکت وثواب ہے۔

حضرت حکیم الامت رحمتہ اللہ علیہ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں ایک شخص نے حضرت

موصوف پر اعتراض کیا کہ آپ عمامہ نہیں باندھتے؟ عمامہ باندھنا سنت ہے حضرت نے برجستہ فرمایا کہ آپ لنگی نہیں باندھتے؟ لنگی سنت ہے اس شخص نے کہا کہ میرا پیٹ بڑھا ہوا ہے اس لیے لنگی ٹھہرتی نہیں یہ عذر ہے حضرت نے فرمایا کہ عمامہ باندھنے سے میرے سر میں گرانی ہو جاتی ہے مجھے یہ عذر ہے۔

۲۔ تشبیاً نہ ہو تو خلاف ادب اور نا مناسب نہیں اور اس کی معرفت ایک ذوقی چیز ہے۔

(فتاویٰ مفتاح العلوم غیر مطبوعہ)

پگڑی کے شملے کی مقدار کا تعین

سوال: شریعت مطہرہ میں پگڑی کے شملے کی مقدار کیا ہے اور کہاں چھوڑنا چاہیے؟ یعنی آگے کی طرف ہو یا پیچھے کی طرف ہو؟

جواب: عمامہ (پگڑی) باندھنا سنت نبویؐ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ مبارک کا شملہ اکثر پیچھے کی طرف دونوں کندھوں کے درمیان ہوتا تھا اور شملہ کی مقدار میں فقہاء کرام کی آراء مختلف ہیں، بعض کی رائے ایک شبر ہے اور بعض کی رائے نصف الظہر ہے اور بعض نے موضع الجلوس تک رکھنے کا قول فرمایا ہے۔

كما في الهندية: ندب لبس السواد وارسال ذنب العمامة بين الكتفين الى وسط الظهر، كذافي الكنز: واختلفوا في مقدار ماينبغي ذنب العمامة منهم من قدّر شبراً ومنهم من قال الى وسط الظهر ومنهم من قال الى موضع الجلوس (الفتاوىٰ الهندية ج۵ص۳۳۰ الباب التاسع في اللبس) (لماقال العلامة ابن البزازالكردريؒ: ويستحب ارسال ذنب العمامة بين كتفيه الى وسط الظهر وقيل الى موضع الجلوس وقيل مقدار شبرٍ (البزازية علىٰ هامش الهندية ج۶ص۳۶۸ كتاب الكراهية، الباب السابع في اللبس) وَمِثْلُهٗ في ردّالمحتار ج۶ص۳۵۵ كتاب الكراهية، فصل في اللبس) (فتاوىٰ حقانيه ج ۲ ص ۴۱۳)

جس عمامہ پر چاندی کے نقش ہوں اس کا استعمال کرنا

سوال: جس عمامہ پر چاندی کے تاروں کے نقش کیے گئے ہوں کیا ایسے عمامہ کو استعمال کرنا جائز ہے؟ اور اس کو سر پر باندھنا کیسا ہے؟ جواب: اگر یہ نقش کنارے پر چار انگل سے کم یا برابر

ہے تو اجازت ہے پھر وہ خواہ اتنا گنجان ہی کیوں نہ ہو جس سے کپڑا چھپ جائے' اگر کنارے پر نہیں بلکہ تمام عمامہ پر ہے اور سب کو جمع کر کے دیکھا جائے تو چار انگل سے زائد نہ ہو تب بھی درست ہے۔(فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ص ۳۳۷)''ورنہ درست نہیں''(م'ع)

کیا رومال عمامہ کے قائم مقام ہے؟

سوال: عمامہ کا طول وعرض کتنے گز کا ہونا چاہیے' حاجی لوگ جو رومال لاتے ہیں وہ عمامہ کے قائم مقام ہوسکتا ہے یا نہیں؟ جواب: عمامہ کے طول وعرض کی کوئی حد متعین نہیں' عرف میں جس کو عمامہ کہتے ہیں' اسی کو مان لیا جائے گا' لہٰذا امام جو سر پر رومال باندھتے ہیں اس کو عمامہ کہہ سکتے ہیں۔(فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ص ۴۱۵)''لیکن عرف میں رومال کو عمامہ نہیں کہا جاتا' ہاں یہ رومال باندھنا عمامہ کا قائم مقام کہہ سکتے ہیں''(م'ع)

ریشمی رومال وازار بند

سوال: ریشمی رومال اور ازار بند مردوں کو استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ازار بند خالص ریشمی اور جس کا بانا ریشمی ہو مرد کو ناجائز ہے' البتہ اگر تانا ریشمی ہو اور بانا سوت وغیرہ کچھ اور ہو تو جائز ہے' نفس رومال جائز ہے اگر تکبر کی وجہ سے ہو تو ناجائز ہے اور قیمتی ہونا تکبر کی علامت ہے۔(فتاویٰ محمودیہ ج ۵ص ۱۹۸)

ریشمی رومال استعمال کرنے کا حکم

سوال: ریشمی رومال کا استعمال کرنا ناک صاف اور اعضاء وضو پونچھنے کے لیے درست ہے یا نہیں؟

جواب: ریشمی رومال کی کراہت پہننے کے اعتبار سے نہیں ہے البتہ کبر کے اعتبار سے کراہت ہے کیونکہ اس کا قیمتی ہونا دلیل کبر ہے' پس اگر ریشمی رومال پرانا غیر قیمتی ہو تو اس کا استعمال بلا کراہت جائز ہوگا۔(فتاویٰ مظاہر العلوم ج ۱ص ۲۳۷)

کیا ہر ریشم کیڑے سے بنتا ہے؟

سوال: ریشم یا ریشمی کپڑا صرف کیڑے سے بنتا ہے یا اور چیز سے بھی ریشم تیار ہوتا ہے؟

جواب: ریشم اصلی تو وہی ہے جو کیڑے سے بنتا ہے لیکن نقلی ریشم بھی ولایت سے آتا ہے جو کسی اور چیز سے بنتا ہے۔(فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ص ۳۸۴)

کالردار قمیص اور بڑے پائنچوں کا پاجامہ

سوال: کالر کی قمیص استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور بڑے پائنچوں کا پاجامہ کیسا ہے؟ اگر جائز ہے تو مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کا کیا جواب ہوگا؟

جواب: اب یہ دونوں چیزیں کفار و فساق کا شعار نہیں' اس لیے تشبہ ممنوع میں داخل نہیں' البتہ ہمارے اطراف میں اتقیاء اور صلحاء کا یہ لباس نہیں اس لیے اس کا ترک اولیٰ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۶۲) ''بعض اطراف میں اتقیاء اور صلحاء بھی بڑے پائنچوں کا پاجامہ استعمال کرتے ہیں وہاں ''ترک اولیٰ ہے'' کا حکم بھی مرتفع ہوگا'' (م'ع)

آستین کا لمبا بنوانا

سوال: نیا قسم کے لوگ کرتے کی آستین لمبی بنوا کر اوپر کی طرف موڑ لیتے ہیں' ان کی حرص میں مذہبی قسم کے آدمی بھی اگر آستین لمبی بنوا کر موڑ لیں تو یہ مناسب ہے کہ نہیں؟

جواب: لمبی آستین تو عرب میں رائج تھی اور اس کو شرفاء کا لباس تصور کیا جاتا تھا' اسی وجہ سے فقہاء نے نماز شروع کرتے وقت آستین سے ہاتھوں کا ظاہر کرنا مستحب لکھا ہے اور سجدہ کرتے وقت گرم زمین پر آستین کا زائد حصہ پیشانی کے نیچے رکھ کر اس پر سجدہ کرنا بھی منقول ہے اگر ضرورت نہ ہو تو بیکار آستین کیوں زائد کی جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ اص ۳۳۸) ''ضرورت نہ ہونا ظاہر ہے اس لیے لمبی آستین نہ بنوانے کا مشورہ ہے جو لوگ بنوائیں ناجائز بھی نہیں کہہ سکتے'' (م'ع)

آدھی پنڈلی تک کرتا پہننا

سوال: آدھی پنڈلی تک کرتہ سنت موکدہ ہے یا غیر موکدہ؟ اور اس کا تارک گنہگار ہے یا نہیں؟

جواب: نصف ساق تک کرتہ وغیرہ کا طول سنن زوائد میں سے ہے جس میں موکدہ یا غیر موکدہ کی تقسیم نہیں' ایسی سنن کا حکم یہ ہے کہ بہ نیت اتباع اختیار کرنے میں ثواب ملے گا' ترک کرنے میں ثواب سے محرومی ہوگی لیکن کفار یا فساق کے شعار کو اختیار کرے گا تو گناہ ہوگا۔

(فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ اص ۳۳۸)

عورتوں کو نیم آستین کا کرتہ پہننا

سوال: آدھی آستین کی قمیص پہننا اور اس سے نماز پڑھنا عورتوں کے لیے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نماز میں سارا جسم ڈھانکنا ضروری ہے' صرف چہرہ' دونوں ہاتھ گٹوں تک' دونوں قدم کھلے رکھنے کی اجازت ہے' اگر نیم آستین قمیص کے اوپر اس طرح چادر اوڑھ کر نماز پڑھی کہ سب جسم پوشیدہ رہے تو نماز ہو جائے گی' ہاتھ کہنی تک' یا اوپر تک اپنے محرم باپ بھائی وغیرہ کے سامنے کھل جائے تو اس پر پکڑ نہیں لیکن نامحرم سے مکمل پردہ لازم ہے' جیسے چچا زاد بھائی' ماموں زاد بھائی' پھوپھی زاد بھائی یا دیور وغیرہ۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۸۴) ''اور عورت کو گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت پیش آئے تو پردہ کا مزید اہتمام ضروری ہے۔'' (م'ع)

عورت کو صرف لمبا کرتہ پہننا

سوال: زید کی عورت پاجامہ نہیں پہنتی بلکہ ایک لمبا کرتہ پہنتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عورت کے اس طرح رہنے میں کوئی بے پردگی نہیں ہوتی اور ستر کی احتیاط رہتی ہے تو اس میں کوئی گناہ و سزا نہیں ہے اگرچہ اس طرح عورتوں کو ایک کپڑے میں رہنا مناسب نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۵۷) ''چونکہ ذرا غفلت سے بے پردگی کا قوی اندیشہ ہے'' (م'ع)

نیکر پہن کر کھیلنا سخت گناہ ہے

سوال: ٹینس' ہاکی' فٹ بال' تیراکی' اسکواش' باکسنگ' ٹیبل ٹینس وغیرہ ان تمام کھیلوں میں کھلاڑی نیکر یا چڈی (جو ناف سے لے کر ران کے بالائی حصے تک ہوتی ہے) پہن کر کھیلتے ہیں جبکہ ناف سے لے کر گھٹنے کا حصہ ستر ہے اسکا دیکھنا مردوں کو بھی جائز نہیں' نہ لوگوں کے سامنے اس کا کھولنا ہی جائز ہے' آپ یہ بتائیں کہ کیا کھلاڑی اور تماشائی دونوں گنہگار ہیں؟

جواب: کھلاڑی اور تماشائی دونوں سخت گنہگار ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر دیکھنے اور دکھانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ "لعن اللّٰہ الناظر والمنظور الیه" (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۶۶)

بدون تکبر ٹخنوں سے نیچے پائجامہ لٹکانے کا حکم

سوال: آنجناب کے کسی رسالے کے منہیہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ اسبال'' پائجامہ لٹکانا'' مطلقاً ممنوع ہے حالانکہ بعض احادیث میں خیلاء کی قید موجود ہے:

كما قال عليه السَّلامَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِيْ يَسْتَرخِي اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذَالِكَ فَقَالَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّکَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَالِکَ خُیَلاءَ ؟

جواب: حنفیہ کے نزدیک ایسی صورت میں مطلق اپنے اطلاق پر اور مقید اپنی تقیید پر رہتا ہے اور دونوں پر عمل واجب ہوتا ہے۔ کماھو مصرح فی الاصول اور جو حدیث تائید میں نقل کی ہے خود سوال میں تصریح ہے کہ وہ عمداً نہ کرتے تھے' پس جواب کے بھی یہی معنی ہیں: اِنَّکَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَالِکَ عَمَداً چونکہ خیلا سبب ہوتا ہے تعمد کا پس سبب بول کر مسبب مراد لیا گیا۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۲۲)

شلوار' پائجامہ اور تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانا گناہ کیوں؟

سوال: ایک مولانا نے ازار بند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکنے کو ذنوب کبائر میں شمار فرمایا ہے' اس میں کوئی شک نہیں کہ اس پر کافی احادیث دال ہیں اور ان احادیث کے بعد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جو بخاری شریف میں ہی ہے اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ بوجہ خیلاء حرام ہے ویسے مکروہ بدوں قصد معاف ہے۔ فتاویٰ عزیزی میں ہے کہ یہ مکروہ ہے کہ مرد پائجامہ اور لنگی اور ازار بند ٹخنے کے نیچے تک پہنچے؟

جواب: شلوار' پائجامہ یا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانا گناہ کبیرہ ہے یا نہیں؟ اس سلسلے میں دو امر تحقیق طلب ہیں' اول یہ کہ کبیرہ گناہ کسے کہتے ہیں؟ دوم یہ کہ زیر بحث فعل گناہ کبیرہ کے ضمن میں آتا ہے یا نہیں؟

امر اول...... مجمع البحار (ج: ۴ ص: ۳۵۸ طبع جدید حیدر آباد دکن) میں ''نہایہ'' سے گناہ کبیرہ کی یہ تعریف نقل کی ہے: ''وہ فعل جس کی وجہ سے حد واجب ہوتی ہو یا جس پر شارع نے خصوصی طور پر وعید سنائی ہو اور اس میں شک نہیں کہ شرک کے بعد کبیرہ گناہ باعتبار حد کے یا اس وعید کے جو شارع نے ان پر فرمائی ہے شدت و ضعف میں مختلف ہیں۔''

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جس فعل کا خصوصی طور پر نام لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دنیوی سزا یا اخروی وعید سنائی ہو' مثلاً: فلاں شخص ملعون ہے یا فلاں شخص پر نظر رحمت نہیں ہوگی یا فلاں شخص جہنم کا مستحق ہے ایسے تمام افعال گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح نیکی کے درجات مختلف ہیں اسی طرح کبیرہ گناہوں کے درجات بھی مختلف ہیں' بعض گناہ کبیرہ گناہوں میں بڑے شمار ہوتے ہیں اور بعض ان سے کم درجے کے۔

امر دوم...... کبیرہ گناہ کی تعریف معلوم ہو جانے کے بعد اب یہ دیکھنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شلوار' پائجامہ یا چادر کو ٹخنوں سے نیچے کرنے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اس سلسلے میں چند احادیث نقل کرتا ہوں:

۱...''عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال:

لاینظر اللّٰہ یوم القیامۃ الٰی من جر ازارہ بطراً. متفق علیہ" (مشکوٰۃ ص:۳۷۳)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر بھی نہیں فرمائیں گے جو ازراہ تکبر اپنی چادر گھسیٹتا ہوا چلے۔''

یہی حدیث مجمع الزوائد (ج:۵ ص:۱۲۲، ۱۲۶) میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی نقل کی گئی ہے۔ حضرت عائشہ، حضرت جابر، حضرت حسین بن علی، حضرت انس بن مالک، حضرت حبیب بن مغفل، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"عن انس رضی اللّٰہ عنہ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: الا زار الٰی نصف الساق او الٰی الکعبین لاخیر فی اسفل من ذلک. رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط ورجال احمد رجال الصحیح" (مجمع الزوائد ج:۵، ص:۱۲۲)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چادر آدھی پنڈلی تک ہونی چاہیے یا (زیادہ سے زیادہ) ٹخنوں تک اور جو اس سے نیچے ہو اس میں کوئی خیر نہیں۔''

اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

"عن عبداللّٰہ بن مغفل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ازارۃ المؤمن الی نصف الساق ولیس علیہ حرج فیما بینہ وبین الکعبین وما اسفل من ذلک ففی النار" (مجمع الزوائد ج:۵ ص ۱۲۶)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی تہبند آدھی پنڈلی تک ہوتی ہے اور آدھی پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کے درمیان درمیان رہے تب بھی اس پر کوئی حرج نہیں اور جو اس سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے۔''

۲.... "عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: لاینظر اللّٰہ یوم القیامۃ الٰی من جر ازارہ بطراً" (صحیح بخاری ج:۲ ص:۸۶۱)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر بھی نہیں فرمائیں گے جو ازراہ تکبر اپنی

چادر گھسیٹتا ہوا چلے۔" (صحیح بخاری و مسلم، مشکوٰۃ ص:۳۷۳)

۳.... "عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: ان الذی یجر ثیابہ من الخیلاء لاینظر اللّٰہ الیہ یوم القیامۃ" (مسلم ج:۲، ص:۱۹۴)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص از راہ تکبر اپنے کپڑے کو کھینچتا ہوا چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔" (حوالہ بالا)

۴.... "عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ قال: سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول: ازارۃ المؤمن الٰی انصاف ساقیہ، لاجناح علیہ فیما بینہ وبین الکعبین، وما اسفل من ذٰلک ففی النار، قال ذٰلک ثلاث مرات، ولا ینظر اللّٰہ یوم القیامۃ الٰی من جر ازارہ بطراً. رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ" (مشکوٰۃ ص:۳۷۴)

ترجمہ: "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ مومن کی لنگی آدھی پنڈلیوں تک ہوتی ہے اور آدھی پنڈلی سے ٹخنوں تک کے درمیان رہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو اس سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ... بات تین بار فرمائی اور اللہ تعالیٰ نظر نہیں فرمائیں گے قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو از راہ تکبر اپنی چادر گھسیٹ کر چلتا ہو۔" (موطا امام مالک ص:۳۶۷، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص:۳۷۴)

۵...."عن ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول: من اسبل ازارہ فی صلاتہ خیلاء فلیس من اللّٰہ جل ذکرہ فی حل و حرام." (ابوداؤد ج:۱ ص:۹۳)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ جو شخص از راہ تکبر نماز میں اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے رکھے اسے اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں، نہ حلال میں، نہ حرام میں۔" (ابوداؤد ج:۱ ص:۹۳)

۶...." عن عطاء بن یسیار عن بعض اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: بینما رجل یصلی [illegible] مسبل ازارہ قال لہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ [illegible] اذھب فتوضأ، قال: فذھب فتوضأ ثم جاء،

فقال له رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: اذھب فتوضأ‘ ثم جاء‘ فقال: یا رسول اللّٰہ! امرتہ یتوضأ ثم سکت عنہ‘ فقال: انہ کان یصلی وھو مسبل ازارہ وان اللّٰہ تبارک و تعالیٰ لایقبل صلوٰۃ عبد مسبل ازارہ“ (مجمع الزوائد ج:۵ص:۱۲۵)

ترجمہ:”حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور اس کی چادر ٹخنوں سے نیچے تھی‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: جاؤ وضو کر کے آؤ! وہ وضو کر کے آیا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: جاؤ وضو کر کے آؤ! وہ پھر وضو کر کے آیا‘ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کو وضو کرنے کا کیوں حکم فرمایا؟ فرمایا! یہ شخص اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے کیے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جس کی چادر ٹخنوں سے نیچے ہو۔“

۷....”عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: کل شئی جاوز الکعبین من الازار فی النار“ (مجمع الزوائد ج:۵‘ص:۱۲۴)

ترجمہ:”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ ازار جو ٹخنوں سے تجاوز کر جائے وہ دوزخ میں ہے۔“

۸....”عن ابی ذر رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: ثلاثۃ لایکلمھم اللّٰہ یوم القیامۃ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم‘ قال ابو ذر: خابوا وخسروا‘ من ھم یا رسول اللّٰہ؟ قال: المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب: رواہ مسلم“ (مشکوٰۃ ص:۲۴۳)

ترجمہ:”حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کریں گے نہ ان کی طرف نظر فرمائیں گے‘ نہ ان کو پاک کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ شخص جس کی چادر ٹخنوں سے نیچے ہو‘ دوسرا وہ شخص جو صدقہ دے کر احسان دھرے‘ تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے مال کی نکاسی کرے۔“ (صحیح مسلم‘ مشکوٰۃ ص:۲۴۳)

ان احادیث میں ایسے شخص کے لیے جو اپنا پاجامہ‘ شلوار‘ تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل وعیدیں فرمائی ہیں:

۱۔ وہ دوزخ کا مستحق ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے نہ اس سے کلام فرمائیں گے نہ اس کو پاک کریں گے۔

۳۔ وہ دردناک عذاب کا مستحق ہے۔

۴۔ اس کا شمار جھوٹ بولنے والوں اور احسان دھرنے والوں کی صف میں فرمایا۔

۵۔ اسے اللہ تعالیٰ کے حلال و حرام سے کوئی واسطہ نہیں۔

۶۔ اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں یہ معمولی گناہ نہیں بلکہ اس کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ رہا یہ شبہ کہ حدیث میں وعید مطلق نہیں بلکہ اس شخص کے لیے ہے جو ازراہ تکبر اپنا پاجامہ یا تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہو چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب عرض کیا کہ ''کبھی کبھی میری چادر نیچے ڈھلک جاتی ہے'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ ''تمہارا شمار ان لوگوں میں نہیں''

اس شبہ کا حل یہ ہے کہ ایک ہے بلا قصد چادر یا پاجامہ کا ٹخنوں سے نیچے ڈھلک جانا' اس کا منشا تو تکبر نہیں اس لیے ایسا شخص ان وعیدوں کا بھی مستحق نہیں اور ایک ہے اپنے قصد و اختیار اور ارادے سے ایسا کرنا اس کا منشاء تکبر ہے' اس لیے ایسا شخص اپنے تکبر کی وجہ سے ان وعیدوں کا مستحق ہے۔ یہاں سے یہ شبہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ ٹخنوں سے نیچے شلوار یا پاجامہ رکھنا تو بظاہر معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ شارع حکیم نے ایسی معمولی باتوں پر اتنی بڑی وعیدیں کیوں فرمائی ہیں؟ جواب یہ ہے کہ شارع کی نظر اس ظاہری فعل پر نہیں بلکہ اس کے منشاء پر ہے اور وہ ہے رذیلہ تکبر جس کی وجہ سے یہ ظاہری فعل سرزد ہوتا ہے تو چونکہ اس کا منشا تکبر ہے اور تکبر ابلیس کی صفت ہے اس لیے اس کے گناہ کبیرہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

ہمارے زمانے میں جو لوگ شلوار' پاجامہ' تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے کے عادی ہیں وہ اس فعل کو موجب افتخار سمجھتے ہیں اور ٹخنوں سے اونچا رکھنے میں خفت اور سبکی محسوس کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت' نصف پنڈلی تک لنگی پہننے کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اب فرمایا جائے کہ اس کا منشا تکبر کے سوا کیا ہے؟ بلکہ سنت نبوی کو حقارت کی نظر سے دیکھنے میں تو گناہ سے بڑھ کر سلب ایمان کا اندیشہ

ہے۔اس لیے میری رائے اب بھی یہی ہے کہ شلوار پاجامہ تہبند قصداً ٹخنوں سے نیچے رکھنا اس کو موجب فخر سمجھنا اور اس کے خلاف کرنے کو عار اور ذلت سمجھنا گناہ کبیرہ ہے ہاں! کبھی بلاقصد ایسا ہو جائے تو گناہ نہیں۔ حضرات فقہاء بسا اوقات حرام پر بھی مکروہ کا اطلاق کرتے ہیں جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے (ج:ا ص:۱۳۱) اس لیے فتاویٰ عزیزی میں اگر اس کو مکروہ لکھا ہے تو اس کو بھی اسی پر محمول کیا جائے گا۔

اور اگر بالفرض اس کو صغیرہ بھی فرض کر لیا جائے تب بھی گناہ صغیرہ اصرار کے بعد کبیرہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ مشہور مقولہ ہے: **"لاصغیرۃ مع الاصرار' ولا کبیرۃ مع الاستغفار"** یعنی گناہ پر اصرار کرنے کی وجہ سے صغیرہ گناہ کبیرہ بن جاتا ہے اور استغفار کے بعد کبیرہ گناہ بھی صغیرہ بن جاتا ہے۔

جو لوگ شلوار پاجامہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے پہنتے ہیں ان کا اس گناہ پر اصرار تو واضح ہے اس لیے اصرار کے بعد یہ گناہ یقیناً گناہ کبیرہ ہے۔

اس بحث کو لکھ چکا تھا کہ شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ کی کتاب **"الزواجر عن اقتراف الکبائر"** کو دیکھا اس سے راقم الحروف کی رائے کی تائید ہوئی اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ تکمیل فائدہ کے لیے شیخ رحمۃ اللہ کی عبارت کا ترجمہ یہاں نقل کر دیا جائے۔ وہ لکھتے ہیں:

"ایک سونواں کبیرہ گناہ: چادر یا کپڑے یا آستین یا شملے کا از راہ تکبر لمبا کرنا۔

ایک سودسواں کبیرہ گناہ اترا کر چلنا۔

ا۔امام بخاریؒ اور دیگر حضرات کی روایت ہے کہ جو ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے۔

۲۔نسائی کی روایت میں ہے: مومن کی ازار موٹی پنڈلی تک ہوتی ہے پھر آدھی پنڈلی تک پھر ٹخنوں تک اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے۔

۳۔صحیحین وغیرہ میں ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے جو از راہ تکبر اپنے کپڑے کو گھسیٹتا ہوا چلے۔

۴۔نیز اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے جو اتراتے ہوئے اپنی ازار کو گھسیٹتا ہے۔

۵۔نیز جو شخص اپنے کپڑے کو از راہ تکبر گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری چادر نیچے ڈھلک جاتی ہے الا یہ کہ میں اس کی نگہداشت رکھوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جو یہ کام از راہ تکبر کرتے ہیں۔

۶۔صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے ان کانوں

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنی چادر گھسیٹ کر چلے وہ اس کے ساتھ تکبر کے سوا کسی چیز کا ارادہ نہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔

۷۔ امام ابوداؤدؒ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہی قمیص میں بھی ہے۔

۸۔ امام مالکؒ ابوداؤدؒ نسائیؒ ابن ماجہ اور ابن حبان نے (اپنی صحیح میں) علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت ان کے والد سے نقل کی ہے کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تہبند کے بارے میں پوچھا (کہ کہاں تک ہونی چاہیے؟) تو فرمایا: تم نے ایک باخبر آدمی سے سوال کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن کی ازار آدھی پنڈلی تک ہونی چاہیے، آدھی پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کے درمیان درمیان رہے تو اس پر کوئی حرج نہیں یا فرمایا کوئی گناہ نہیں اور جو اس سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے اور جو شخص اپنی چادر گھسیٹ کر چلتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔

۹۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی سند سے جس کے راوی ثقہ ہیں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری چادر کھڑ کھڑا رہی تھی (جیسا کہ نیا کپڑا کھڑکھڑایا کرتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: عبداللہ بن عمرؓ فرمایا! اگر تو عبداللہ (اللہ کا بندہ) ہے تو اپنی تہبند اونچی رکھ، بس میں نے آدھی پنڈلی تک تہبند اونچی کرلی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر مرتے دم تک وہ اسی ہیئت میں لنگی باندھتے رہے۔

۱۰۔ امام مسلمؒ ابوداؤدؒ نسائیؒ ترمذیؒ ابن ماجہ کی روایت ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن نہ اللہ تعالیٰ کلام فرمائیں گے نہ ان کی طرف نظر فرمائیں گے نہ انہیں پاک ہی کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ بات (جو قرآن کریم کی آیت کا اقتباس ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دہرائی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یہ لوگ تو بڑے ہی نامراد اور خسارہ اٹھانے والے ہوئے۔ یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانے والا صدقہ دے کر احسان کرنے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔

۱۱۔ امام ابوداؤدؒ نسائیؒ اور ابن ماجہ نے ایسے راویوں سے جن کی جمہور نے توثیق کی ہے روایت کی ہے کہ کپڑے کا (ضرورت سے زائد) لٹکانا لنگی میں بھی ہوتا ہے، قمیص میں بھی اور عمامہ میں بھی، جو شخص کسی چیز کو از راہ تکبر گھسیٹتا ہوا چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔

۱۲۔اور ایک روایت میں ہے کہ چادر کو ٹخنوں سے نیچے کرنے سے احتراز کرو کہ یہ فعل تکبر میں شمار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔

۱۳۔طبرانی کی معجم اوسط میں ہے: اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ سے ڈرو رشتوں کو ملاؤ کیونکہ صلہ رحمی سے بڑھ کر کسی چیز کا ثواب جلدی نہیں ملتا اور ظلم و تعدی سے احتراز کرو کیونکہ ظلم کی سزا سے جلدی کسی چیز کی سزا نہیں ملتی اور والدین کی نافرمانی سے احتراز کرو کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار برس کی مسافت سے آئے گی مگر اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان اس کو نہیں پائے گا نہ قطع رحمی کرنے والا' نہ بوڑھا زنا کار اور نہ از راہ تکبر اپنی چادر گھسیٹنے والا' کبریائی صرف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔(الحدیث)

نیز طبرانی کی روایت میں ہے جو شخص اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے' خواہ وہ (بزعم خود) اللہ کے نزدیک کتنا ہی عزیز ہو۔ بیہقی کی روایت میں ہے: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ: یہ نصف شعبان ہے اور اس رات میں اللہ تعالیٰ' بنو کلب کی بکریوں کی تعداد کے بقدر لوگوں کو آزاد فرماتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس رات میں نظر نہیں فرماتے مشرک کی طرف' نہ جادوگر کی طرف نہ قطع رحمی کرنے والے کی طرف' نہ لنگی ٹخنوں سے نیچے رکھنے والے کی طرف' نہ والدین کے نافرمان کی طرف' نہ شراب کے عادی کی طرف۔

۱۵۔امام بزار رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ قریش کا ایک آدمی حلے میں مٹکتا ہوا آیا' جب اٹھ کر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بریدہ! یہ ایسا شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ اترا کر چلنے کی بقیہ احادیث کتاب کے اوائل میں تکبر کی بحث میں گزر چکی ہیں۔

تنبیہ:

ان دونوں چیزوں کا کبائر میں شمار کرنا ایسی چیز ہے جس کی ان احادیث میں تصریح کی گئی ہے کیونکہ ان دونوں افعال پر شدید وعید فرمائی گئی ہے اور شیخین (رافعی ونووی رحمۃ اللہ علیہما) کا صاحب ''عدہ'' کے اس قول کو مسلم رکھنا کہ ''اترا کر چلنا صغائر میں سے ہے'' اس کو اس صورت پر محمول کرنا متعین ہے جبکہ اس نے تکبر کا قصد نہ کیا ہو جو اس کے ساتھ مل جاتا ہے جیسے مخلوق کو حقیر سمجھنا ورنہ یہ فعل گناہ کبیرہ ہے کیونکہ تکبر گناہ کبیرہ ہے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور ہمارے آئمہ کی ایک جماعت نے شیخین (رافعیؒ ونوویؒ) پر اعتراض کیا ہے کہ ان کا صاحب ''عدہ'' کے قول کو

مسلم رکھنا محل نظر ہے جبکہ یہ فعل از راہ فخر وتکبر بالقصد ہو' حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور نہ چل زمین میں اترا کر تو پھاڑ نہیں سکتا زمین کو اور نہ پہنچ سکتا ہے پہاڑوں کو لمبائی میں' یہ ساری باتیں ان کی برائی تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے'' اور صحیح مسلم میں ہے: ''جنت میں داخل نہ ہوگا وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو'' اور صحیحین میں ہے: ''کیا تم کو دوزخی لوگ نہ بتاؤں؟ ہر تند خو' سخت مزاج' متکبر'' اور صحیحین ہی میں ہے: ''نظر نہیں فرمائیں گے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کی طرف جو کھینچے اپنا کپڑا اتراتے ہوئے'' نیز صحیحین میں ہے: ''دریں اثناء کہ ایک شخص حلہ پہنے ہوئے جا رہا تھا' اس کو اپنی حالت پسند آ رہی تھی' سر میں کنگھی کی ہوئی تھی' رفتار میں اتراہٹ تھی کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا' پس وہ قیامت تک زمین میں دھنستا جائے گا۔''

شیخ ابن حجرؒ کی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اترا کر چلنے کے گناہ کبیرہ ہونے میں تو بعض حضرات نے اختلاف کیا ہے مگر پاجامہ ٹخنوں سے نیچے رکھنے کے گناہ کبیرہ ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں۔

ھذا ماعندی' واللہ اعلم بالصواب! (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۵۸)

ٹخنہ سے نیچے پاجامہ رکھنا

سوال: پاجامہ جس سے ٹخنہ چھپ جائے کیسا ہے' اگرچہ تکبر نہ ہو؟

جواب: یہ لباس متکبرین اور فساق کا ہے اگر اس نیت سے ہو کہ ان کے ساتھ تشبہ اختیار کیا جائے یا تکبر کی نیت سے ہو تو حرام ورنہ مکروہ ہے' آج کل یہ لباس انہیں لوگوں کا ہے جن پر مغربیت کا بھوت سوار ہے جو اپنی قدیم وضع اور طرز معاشرت کو برا سمجھتے ہیں اور مغربی تہذیب پر فخر کرتے ہیں' ایسے لوگوں کی مشابہت بھی مذموم ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۰۴)

ٹخنوں سے نیچے پاجامہ اور اس سے وضو ٹوٹنے کا حکم

سوال: پاجامہ اگر ٹخنوں سے نیچا ہو تو وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ بعض آدمی کہتے ہیں کہ مسلم شریف وغیرہ میں ہے کہ پاجامہ ٹخنوں سے نیچا پہننے سے وضو باطل ہو جاتا ہے؟

جواب: اس کی کوئی معتبر دلیل نہیں کہ ٹخنوں سے نیچا پاجامہ پہننے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس میں شک نہیں کہ ٹخنے سے نیچے پاجامہ رکھنا سخت گناہ ہے لیکن ایسا کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جو حدیث ابو داؤد شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو ٹخنے سے نیچے کپڑا پہنے ہوئے تھا' وضو کرنے کا حکم دیا' اول تو اس میں ایک راوی ابوجعفر ہے جو مجہول ہے دوسرے اس سے یہ بھی ثابت نہیں

کہ وضوٹوٹ جانے کی وجہ سے حکم دیا تھا' ممکن ہے کہ اس کے گناہ کے کفارہ کے لحاظ سے یہ حکم دیا ہو کیونکہ وضو سے اعضاء کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ (کفایت المفتی ج۹ ص۱۴۵) "اور بھی کئی احتمال ہیں" (م'ع)

بڑے پائنچہ والا پاجامہ پہننا

سوال: بڑے پائنچہ والا پاجامہ پہننا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: جیسا کہ بعض بلاد میں یہ فساق کا شعار ہے' اگر پہننے سے مقصود فساق کے ساتھ تشبہ اور تکبر وغیرہ نہ ہو اور اسبال بھی نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص۴۲۴) "یہ پہلے گزر چکا کہ ترک اولیٰ ہے" (م'ع)

عورتوں کے لیے آڑا پاجامہ پہننا

سوال: عورتوں کے لیے چوڑی دار "آڑا" پاجامہ پہننا کیسا ہے؟ اور اس میں نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے کپڑے سے نماز تو ہو جاتی ہے لیکن چونکہ اس سے جسم کی ہیئت معلوم ہوتی ہے اس لیے اس سے احتیاط چاہیے' خصوصاً جب خاندان کے غیر محرم مرد بھی اس مکان میں رہتے ہوں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۸ ص۲۷۳) "یا اپنے مکان سے باہر نکلنے کی نوبت آتی ہو" (م'ع)

عورتوں کو لنگی باندھنا

سوال: عورتوں کو تہبند یعنی لنگی پہننا جائز ہے یا نہیں؟ اور کلی دار پاجامہ یعنی پائنچے والا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کپڑوں سے ان کی نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ جواب: عورتوں کو تہبند باندھنا جائز ہے' کلی دار پاجامہ بھی جائز ہے' دونوں سے نماز پڑھ سکتی ہے۔ (کفایت المفتی ج۹ ص۱۶۱)

دھوتی باندھنا

سوال: دھوتی اس طریقہ سے باندھنا کہ اس میں ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو' یعنی شلوار نماز یا دوسری قسم سے جیسے ہندو باندھتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

جواب: لباس مذکور صلحاء کا لباس نہیں' اس لیے اس لباس سے اجتناب چاہیے' خصوصاً اہل علم کو کہ وہ مقتداء ہیں اور جو لباس کسی غیر قوم کا مخصوص قومی شعار ہے اس کا استعمال نہایت خطرناک ہے حتیٰ کہ فقہاء نے ایسے لباس اختیار کرنے والے کی تکفیر کی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۶ ص۳۴۶)

ریشمی لنگی استعمال کرنے کا حکم

سوال: بعض علاقوں میں ریشمی لنگیاں (بطور پگڑی) استعمال کی جاتی ہیں تو مردوں کے

لیے ریشمی لنگیاں استعمال کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا اپنی اُمت کے مردوں پر حرام فرمایا ہے اس لیے ریشم کا استعمال خواہ کپڑوں کی شکل میں ہو یا لنگی کی شکل میں ہو حرمت میں یکساں ہے۔

لما ورد فی الحدیث: عن ابی موسیٰ الاشعریؓ ان النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم قال احل الذھب والحریر للاناث من اُمتی واحرّم علی ذکورھا. (مشکوٰۃ المصابیح ج۲ ص۳۷۵ کتاب اللباس' الفصل الثانی) (قال ابن نجیم المصریؒ: حرم للرّجل لا للمرأۃ لبس الحریر الا قدر اربع اصابع (البحرالرائق ج۸ص۱۸۹ کتاب الکراھیۃ' فصل فی اللبس) ومثلہٗ فی تنویرالابصار علٰی صدر ردالمحتار ج۶ص۳۵۱ کتاب الکراھیہ فصل فی اللبس) (فتاویٰ حقانیہ ج۲ ص۴۱۶)

بعد غسل کرتہ پہلے پہنے یا پاجامہ

سوال: غسل کرنے کے بعد پہلے پاجامہ پہنے یا قمیص؟

جواب: دونوں طرح درست ہے البتہ پہلے کرتہ پہننا بہتر ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۹ص۳۷۰) "اور بعض اکابر کا معمول پاجامہ کی تقدیم کا رہا ہے۔" (م'ع)

مرد کے لیے مخمل کا استعمال کرنا

سوال: مخمل کا استعمال مرد کے لیے درست ہے یا نہیں؟

جواب: جو ریشم نہ ہو اس کا استعمال مرد کے لیے درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۵ص۳۴۹) "اور عورت کے لیے ریشم کا استعمال بھی درست ہے" (م'ع)

کوٹ کے کپڑے اور پیٹی کا ہدیہ

سوال: میرے کچھ عزیز کوٹ پتلون وغیرہ استعمال کرتے ہیں' اگر میں ان کے لیے پتلون کا کپڑا یا پیٹی جس سے کمر کسی جاتی ہے لے جاؤں تو مجھے ہدیہ کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب: آپ کوٹ پتلون بنانے کی نیت سے کپڑا نہ لے جائیں بلکہ ایسا لباس بنانے کیلئے لے جائیے جس کا استعمال بلاتکلف درست ہے' پیٹی کمر پر باندھنا درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۵ ص۱۲۸) "اگر ہدیہ کسی ایسی چیز کا لے جائیں جس میں اس نیت کی بھی ضرورت پیش نہ آئے تو زیادہ بہتر ہے" (م'ع)

ناپاک کپڑے پہن کر سونا

سوال: رات کو ناپاک کپڑے پہن کر سونا درست ہے یا نہیں؟

جواب: رات کو ناپاک کپڑے پہن کر سونا درست ہے' مگر بلاضرورت مناسب نہیں کہ اس میں ایک قسم کی کراہت ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۳۵)

جھنڈے کا کپڑا استعمال کرنا

سوال: سالار مسعود غازی کے جھنڈے کا کپڑا اپنے کام میں لے آئے یا صدقہ کرے؟

جواب: بظاہر پارچہ مذکور کا اپنے کام میں ایسے طریقہ پر صرف کرنا کہ موجب گناہ ہو مناسب نہیں' بہتر یہی ہے کہ مساکین کو دے دے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۲۳)

بالکل برہنہ سونا

سوال: رات کو ایک آدمی بالکل برہنہ ہو کر سوتا ہے' یہ عادت کیسی ہے؟ اگر سونے کی حالت میں کپڑا باندھتا ہے تو صبح کو اس پر تری دیکھتا ہے لہٰذا تری والے کپڑے سے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: بالکل ننگا ہو کر سونا مکروہ ہے' جس کپڑے پر سونے کے بعد تری دیکھی وہ نجس ہو گیا' اگر وہ تری مقدار عفو سے زائد ہو تو اس کپڑے سے نماز درست نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۹ ص ۳۸۴)

برکت کے لیے بدن اور کپڑے زمزم سے دھونا

سوال: خانہ کعبہ میں جو لوگ آب زمزم سے نہاتے اور کپڑے دھوتے ہیں وہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: برکت کے لیے بدن پر اور کپڑوں پر ڈالنا درست ہے' نجاست اس سے زائل نہ کی جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۳۲۳) "کہ خلاف ادب اور مکروہ ہے" (م'ع)

کاشتکاروں کو گھٹنے کھول کر کام کرنا

سوال: اگر کاشتکار ستر نہ چھپائے اور جب تک کاشتکاری کا کام کرے اس وقت تک رکھے' اگر ان کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ ستر کو ڈھانکو تو کہتے ہیں کہ ہم اس سے مجبور ہیں تو کیا ایسا کرنا یا ایسا کہنا ان کا شرعاً درست ہے؟ جواب: ایسا کرنا اور ایسا کہنا خلاف شرع ہے' شریعت کا حکم سب کے لیے ہے' کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں' مرد کو مرد کے بدن کی طرف دیکھنا جائز ہے مگر اس کے ستر کی طرف دیکھنا جائز نہیں اور ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۶۷)

گھٹنے کھول کر کھیتی کا کام کرنا

سوال: گھٹنے کھول کر اپنا کام مثلاً کھیتی وغیرہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور دریا وغیرہ میں گھسنے کی حالت میں ضرورتاً پائجامہ یا تہبند کو چڑھانا کیسا ہے؟

جواب: گو بعض علماء نے اس کی اجازت ہے مگر احتیاط اسی میں ہے کہ گھٹنے نہ کھولے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۱ص۳۸۳) "جو لوگ عمل میں مضبوط رہتے ہیں' کام ان کا بھی ہوتا ہے" (م'ع)

انگریزی ممالک کو تباہ کرنے کیلئے ان کا شعار اختیار کرنا

سوال: جس طرح انگریز ممالک اسلامیہ کے تباہ کرنے کے لیے اسلامی لباس وشعار اختیار کر کے امامت و بزرگی حاصل کر لیتے ہیں اور مسلمان ان کے مطیع و مرید ہو جاتے ہیں' پھر مسلمان تباہ و برباد ہو جاتے ہیں' اگر کوئی شخص ممالک اسلامیہ سے منتخب کر دیا جائے اور وہ ان کا لباس وشعار اختیار کر کے کافر حکومت کو تباہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ ارادہ اگرچہ مذموم نہیں مگر یہ کام کوئی فوری طور پر کرنے کا نہیں بلکہ اس کی تکمیل کے لیے اچھا خاصہ زمانہ درکار ہے اور اس طویل زمانے میں بہت سے فرائض کا ترک اور بہت سے مکروہات ومحرمات کا ارتکاب بھی ضروری طور پر کرنا ہوگا' ان وجوہات سے کوئی مفتی اس کے ارتکاب کے جواز کا فتویٰ نہیں دے سکتا۔ (کفایت المفتی ج۹ص۴۸)

سکول' کالج میں انگریزی یونیفارم کی پابندی

سوال۔ میں ایک مقامی کالج کا طالب علم ہوں' ہمارے کالج میں حاضری کیلئے انگریزی وضع کے یونیفارم کی پابندی ہے۔ جس میں پینٹ اور شرٹ لازمی ہے' کوئی طالب علم یہ نہ پہنے تو اسے کلاس سے نکال دیا جاتا ہے' حالانکہ بہت سے کالجوں میں یہ پابندی نہیں ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور ہمارے صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان فرما رہے ہیں۔ پینٹ اور شرٹ انگریزی وضع کا لباس ہے' اگر ہمارے پرنسپل صاحب اس کے بجائے قومی لباس کی پابندی لگائیں تو یہ اسلامی نفاذ کیلئے معاون ہوگا' انگریزی لباس کی قید لگانا کہاں تک صحیح ہے؟

جواب۔ آدمی کے دل میں جس کی عظمت ہوتی ہے اس کی وضع قطع کو اپناتا ہے' قومی لباس یا اسلامی لباس کے بجائے انگریزی لباس اور وضع قطع کی پابندی یہود ونصاریٰ کی اندھی تقلید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دل میں نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس کا صحیح علاج تو یہ ہے کہ نوجوان طلبہ میں اسلامی

جذبہ بیدار ہو اور وہ قومی لباس کو یونیفارم قرار دینے کا مطالبہ کریں۔ آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۶۰۔

غرارہ پہننے کا حکم

سوال: لڑکیوں کا ایک لباس ہے جس کو وہ غرارہ بولتی ہیں' اوپر سے رانوں تک وہ مثل نیکر کے ہوتا ہے اور مہری تک کا نچلا حصہ بہت ہی چوڑا ہوتا ہے' تقریباً ایک پائنچہ ایک ڈیڑھ گز کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: عورت کے لیے ٹخنے ڈھانکنا فرض ہے اور غرارہ میں احتیاط نہیں رہتی' کشف ستر ہوتا رہتا ہے جو کہ حرام ہے۔ لہٰذا اجتناب اور پرہیز کیا جائے۔ (فتاویٰ مفتاح العلوم غیر مطبوعہ) ''یہی حکم ہر ایسے لباس کا ہے جس میں تشبہ بالکفار یا کشف ستر ہو'' (م'ع)

ننگے سر پھرنا

سوال: مردوں کو ننگے سر پھرتے رہنا کیسا ہے؟

جواب: وقت ضرورت ننگے سر ہونے میں مضائقہ نہیں' لیکن جو طریقہ آج کل رائج ہو رہا ہے کہ ہر وقت ننگے سر بالوں میں تیل ڈالے ہوئے پھرتے رہتے ہیں یہ طریقہ اصالتاً صلحاء اور اہل مروت کا نہیں بلکہ خدا کے دشمنوں کا ہے۔ اس سے اجتناب لازم ہے۔ فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۴۲)

عمامہ یا ٹوپی نہ پہننے والا کیا گنہگار ہوگا؟

سوال: کیا عمامہ یا ٹوپی پہننا گناہ ہے؟ کیا اس کا گناہ بھی داڑھی منڈانے جیسا ہے یا اس سے کم؟

جواب: سر ننگا رکھنا خلاف ادب ہے جبکہ داڑھی منڈوانا حرام ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۶۹)

زیبائش وآرائش اور استعمالی اشیاء

سر پر بال رکھنا افضل ہے یا منڈانا؟

سوال: سر پر بال رکھنا افضل ہے یا منڈوانا؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے علاوہ بھی بال منڈوانا ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: عام عادت مبارکہ بال رکھنے کی تھی' منڈوانا بہت کم ثابت ہے' بعض صحابہ'' جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ہمیشہ منڈاتے تھے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۴۸) '' جائز دونوں ہیں لیکن منڈوانے کو افضل قرار نہیں دیا جا سکتا'' (م'ع)

عورتوں کے لیے سر کے بال کٹوانا

سوال: کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے بال کٹوائے؟ اگر جائز ہے تو کن شرطوں کے ساتھ؟

جواب: عورت کے لیے سر کے بال کٹوانا جائز نہیں کہ عورت کے لیے سر کے بال مثل مردوں کی داڑھی کے ہے' لہٰذا عورتوں کے لیے بال کٹانا حرام ہے اور فیشن وتشبہ کی وجہ سے بھی حرام ہے' خواہ تشبہ کافرہ عورتوں کے ساتھ ہو' جیسا کہ اس وضع کے اختیار کرنے والوں کو یہی مقصود ہوتا ہے خواہ مردوں کے ساتھ مشابہت ہو چونکہ کانوں تک پٹھے مرد رکھا کرتے ہیں اس لیے سوائے حج کے موقع کے کہ وہاں البتہ تھوڑی مقدار کٹا دینا ہوتا ہے' احرام کھولنے کے لیے اور کسی موقع پر عورت کے سر کے بال کا کٹانا یا کاٹنا جائز نہیں۔

کسی شدید مرض میں جس میں کہ سر کے بالوں کے کاٹے بغیر بیماری کا علاج نہ ہو سکے تو مجبوری میں ضرورت کے مطابق اس کی اجازت ہوگی۔ (فتاویٰ مفتاح العلوم غیر مطبوعہ)

عورتوں کا مردوں جیسے بال بنانا

سوال: آج کل بعض خواتین مردوں جیسے بال بنواتی ہیں اور اسے ایک فیشن سمجھا جاتا ہے تو کیا عورتوں کے لیے ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب: اسلام نے مردوں کو عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ مشابہت سے منع کیا ہے اور ایسا کرنے والوں کو لعنت کا مستحق قرار دیا ہے اس لیے خواتین کا ایسی ہیئت بنانا جس میں مردوں کے ساتھ مشابہت ہونا جائز وحرام ہے اسی طرح خواتین کا ایسے بال بنانا بھی حرام اور موجب لعنت ہے جس میں مردوں کے ساتھ مشابہت ہو۔

لما ورد فی الحدیث: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال قال النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال. (مشکوٰۃ المصابیح ص۳۸۰ کتاب النکاح' باب الرّجل) (وفی صحیح البخاریؒ: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال لعن النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرّجال. (وصحیح البخاری ج۲ص۸۷۴ کتاب اللباس' باب المتشبھین بالنساء والمتشبھات بالرجال) وَمِثْلُہٗ فی سنن ابی داؤد ج۲ص۲۱۰ کتاب

اللباس' باب فی لباس النساء) (فتاویٰ حقانیہ ج ۲ ص ۴۲۰)

سر پر بال ''پٹھے'' رکھنا

سوال: پٹھے یعنی سر پر بال رکھنا کیسا ہے؟ یعنی جائز یا سنت یا ناجائز؟

جواب: سر پر بال رکھنا کانوں کی لوتک یا اس سے نیچے یا شانے تک جائز اور سنت ہے مگر آج کل جو بال رکھے جاتے ہیں وہ اول تو اس نیت سے رکھے نہیں جاتے' اگر نیت بھی ہو تو پھر بھی جس طرز سے رکھے جاتے ہیں وہ طرز ثابت نہیں' سیدھی مانگ بیچ میں نہیں نکالی جاتی' ٹیڑھی مانگ نکالی جاتی ہے' یہ سب فیشن متغربین کا ہے' امارد اور ایسے نوجوان جو سر پر بال رکھتے ہیں اس میں اور فتنہ کا اندیشہ ہے جس کا مشاہدہ ہر ذی بصیرت کو ہے اس لیے اس فیشن سے ان کو ضرور روکا جائے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۰۳)

انگریزی بال کو سنتی بنانا

سوال: انگریزی بال کو سنتی بال میں تبدیل کرنے میں کوئی قباحت تو نہیں؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ انگریزی بال منڈا دیئے جائیں' اس کے بعد سنت کے مطابق رکھے جائیں تا کہ کامل تبدیل ہو جائیں' گو بغیر منڈائے بھی درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۵۶)
''کوئی قباحت نہیں'' (م'ع)

سر کے بعض حصہ کا کٹانا اور بعض کو چھوڑ دینا

سوال۔ سر میں پٹھے رکھانا' یا خط بنوانا' شرع شریف میں حلال ہے یا حرام؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کے بعض حصہ کو مونڈ دیا گیا تھا اور بعض کو چھوڑ دیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے بالوں سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یا تو پورے سر کے بالوں کو مونڈ دیا کرو یا پورے کو چھوڑ دیا کرو۔ ''فیشنی بال خواہ کسی شکل سے ہوں ممنوع ہے'' (م'ع) (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۲۳)

پیشانی گدی اور سینہ کے بالوں کو صاف کرنا

سوال: پیشانی کے بال لینا' یعنی حجامت بنوانا اور گردن کے بال منڈوانا اور سینہ کے بال کتروانا' علیٰ ہذا ران وہاتھ کے کیسا ہے؟

جواب: ناصیہ یعنی مقدم راس کے بال لینا' باقی چھوڑنا قزع ''یعنی کچھ بال کٹانا اور کچھ چھوڑنا'' میں داخل ہے اور ممنوع ہے۔ گردن کے بال منڈوانا فقہاء نے مکروہ لکھا ہے' سینہ اور ران

کا منڈوانا درست ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۲۳)

موئے زیرلب کا حلق ونتف برابر ہے

سوال: ایک کتاب میں دیکھا کہ زیرلب کے بالوں کا حلق کرانا یا چھوڑ نا اس میں اختلاف ہے اور افضل اس کا نہ کٹانا ہے تا آنکہ بعض روایات میں آیا ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کی شہادت قبول نہ کی جس نے ان بالوں کا حلق کرار کھا تھا' لہٰذا جواب طلب یہ ہے کہ نتف کے معنی اکھاڑنے کے ہیں' یا مونڈنے پر بھی اس کا استعمال ہو سکتا ہے؟

جواب: حکم دونوں کا ایک ہی ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۳۰) ''اکھاڑنے اور مونڈنے کے حکم میں فرق نہیں'' (م'ع)

ناخن' مونچھ' زیرناف اور بغل کے بال وغیرہ کی صفائی کی کیا مدت ہے؟

سوال: پاکیزگی کتنے دن میں لے؟ بہتر ومسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: افضل یہ کہ ہر ہفتہ بالخصوص جمعہ کے دن صفائی حاصل کرے یعنی ناخن اور مونچھ درست کرے اور زیرناف وبغل کے بال کی صفائی کے بعد غسل کرے اور انتہائی مدت چالیس دن ہے' چالیس روز گزر جائیں اور صفائی حاصل نہ کرے تو گنہگار ہوگا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو ناخن اور مونچھ درست فرماتے اور بیسویں روز زیرناف اور چالیسویں روز بغل کے بال صاف فرماتے تھے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۲۳۹)

موئے زیرناف دوسرے سے بنوانا

سوال: ایک شخص معمر بیمار ہو جاتا ہے پورا صاحب فراش ہے کہ حرکت کی بھی طاقت نہیں اس کی اہلیہ کو بھی ضعف بصر ہے کیا اس کا بیٹا زیرناف بال استرے سے صاف کر سکتا ہے؟

جواب: بدرجہ مجبوری جائز ہے مس کرنے ''چھونے'' اور دیکھنے سے حتی الوسع احتیاط کرے۔

(فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۹۱)

بال کاٹنے کے بعد دو چار بالوں کا رہ جانا

سوال: اگر کوئی شخص مجبور ہو کر نیچے سے کچھ بال دو چار چھوڑ دے یا ان جان پنے سے خود بخود چھوٹ گئے تو اب پھر کل بال کاٹے یا ان کو بھی چھوڑ دے اور چالیس دن کے بعد کاٹے؟

جواب: مستحب اور افضل یہ ہے کہ ان دو چار بالوں کو بھی صاف کر دے' چالیس روز تک بال صاف نہ کرنا گناہ

ہے افضل یہ ہے کہ ہر ہفتہ صاف کرے ورنہ پندرہ روز میں صفائی کرے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۲۰۴)

حجامت اور ناخن بنوانا جمعہ سے پہلے ہے یا بعد میں؟

سوال: ناخن کٹوانا' حجامت خط بنوانا وغیرہ جمعہ کے بعد افضل لکھا ہے "غایۃ الاوطار عن الاشباہ" بہشتی گوہر میں قبل جمعہ بہتر لکھا ہے' اختلاف کی وجہ کیا ہے؟ اور عمل کس پر کیا جاوے؟

جواب: علامہ شامی نے بعد الجمعہ کے قول پر اعتراض کیا ہے پھر آگے بیہقی کی حدیث نقل کی ہے جس میں قَبْلَ اَنْ یَّرُوحَ اِلَی الصَّلٰوۃِ مصرح ہے۔ پس ترجیح قبل الجمعہ کو ہوئی۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۲۹) "عمل اسی پر ہونا چاہیے" (م'ع)

سینہ بند اور عورت کا موئے زیر ناف استرے سے لینا

سوال: باڈی لگانا جائز ہے یا نہیں؟ موئے زیر ناف عورت اگر استرے سے لینا چاہے تو لے سکتی ہے یا نہیں؟ زیر ناف کے بال لینے کی کیا حد ہے؟ اور اگر ساری زندگی نہ لے جیسا کہ ایک قوم ہمارے ملک میں کبھی نہیں لیتی تو کیا حکم ہے؟

جواب: پستان کی حفاظت کے لیے سینہ بند کا استعمال درست ہے' موئے زیر ناف اگر عورت استرے سے بنائے تب بھی گناہ نہیں مگر افضل یہ ہے کہ صابن وغیرہ سے صفائی کرے' ہر ہفتہ میں صفائی کرنا اعلیٰ بات ہے' چالیس روز سے تاخیر کرنا مکروہ تحریمی ہے' بالکل ہی صفائی نہ کرنا ظاہر ہے اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۵۲) "غیر مسلم اقوام یا ان کے پیشواؤں کے عمل سے ہمیں کیا بحث" (م'ع)

کیا عورت چہرے اور بازوؤں کے بال صاف کر سکتی ہے؟ نیز بھنوؤں کا حکم

سوال: میرے چہرے اور بازوؤں پر کافی گھنے بال ہیں' کیا میں ان بالوں کو صاف کر سکتی ہوں' اس میں کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ جواب: صاف کر سکتی ہیں۔

سوال: میری بھنویں آپس میں ملی ہوئی ہیں بھنویں تو نہیں بناتی ہوں مگر بھنویں الگ کرنے کے لیے درمیان میں سے بال صاف کر دیتی ہیں' کیا میرا یہ عمل درست ہے؟

جواب: یہ عمل درست نہیں۔

سوال: اکثر جب بال بڑھ جاتے ہیں تو ان کی دونو کیں نکل آتی ہیں جن کی وجہ سے بال جھڑنے لگتے ہیں' ایسی صورت میں بالوں کی نوکیں کاٹنا کیا گناہ ہے؟

جواب: اس صورت میں نوکیں کاٹنے کی اجازت ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۲۲)

موئے زیرناف کو دفن کرنا

سوال: کیا زیرناف کے بال بنانے کے بعد ان بالوں کو بھی دفن کرنا چاہیے یا کسی محفوظ جگہ پر ڈالنا چاہیے یا نہیں؟ جواب: دفن کرنا بہتر ہے' کسی ایسی جگہ ڈالنا بھی درست ہے جہاں نجاست نہ ہو' غسل خانہ یا بیت الخلاء میں نہ ڈالے نہ ایسی جگہ ڈالے جہاں کسی کی نظر پڑے۔ ''موئے زیرناف غسل خانوں میں ڈال دینے کی ایک عام عادت جو غلط ہے ترک کرنا چاہیے'' (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۱۸)

ابروں کے درمیانی بالوں کا حکم

سوال: بال دونوں ابروں کے درمیان کے کٹانا یا منڈانا جائز ہے یا رکھنا؟

جواب: دونوں ابرو کے درمیان بال منڈانا یا کتروانا بغرض حصول زینت جائز نہیں۔ ''بضرورت جائز ہے'' (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۸۱)

رخسار اور حلق کے بالوں کا حکم

سوال: رخسار وحلق کے بال چنوانا یا منڈانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض آدمی کہتے ہیں کہ یہ داڑھی میں داخل نہیں' نیز ان کا یہ قول بھی ہے کہ داڑھی مطلقاً نہ کٹانا چاہیے کیونکہ اعفاء مطلق ہے لہٰذا ایسی حدیث بیان فرمائیں جس سے مشت سے زائد کا کٹانا واجب یا مسنون ہونا ثابت ہو؟

جواب: رخسار اور حلق کے بالوں کا چنوانا اور منڈوانا شرعاً درست ہے نہ منڈوانا بہتر ہے' عالمگیری میں ہے کہ اپنے حلق کے بالوں کو نہ مونڈے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ کوئی حرج نہیں اور ایسے ہی اپنی ابروؤں اور چہرے کے بال کٹانے میں کوئی حرج نہیں' جب تک کہ مخنثوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

حدیث اعفاء کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خود عمل امام محمد نے کتاب الآثار ص ۱۲۷ میں یہ نقل کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی لحیہ مبارکہ کو مٹھی میں پکڑتے اور جو مشت سے زائد ہوتی اس کو کاٹ دیتے تھے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے عمل اسی پر

ہے اور یہ ہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

اسی وجہ سے عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۱ طحاوی ص ۲۸۷ بذل المجہود شرح ابی داؤد ج ۲ ص ۷۹ میں داڑھی کی مسنون مقدار ایک قبضہ (مٹھی) تحریر کی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۸۲)

ناخن اور بال کا جلانا

سوال: انسان کے ناخن اور بال کو جلانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو شہری عورتیں اپنے بال مکانات پختہ ہونے کی وجہ سے دفن نہیں کر سکتیں ان کے لیے کیا صورت ہوگی؟

جواب: جلانا جائز نہیں ایسی عورتیں کسی کپڑے یا کاغذ میں لپیٹ کر کہیں ڈال دیں لیکن بالوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۹ ص ۴۰۱)

لڑکیوں کے بڑے ناخن

سوال: لڑکیوں کو ناخن لمبے کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شرعی حکم یہ ہے کہ ہر ہفتے نہیں تو پندرہویں دن ناخن اتار دے اگر چالیس روز گزر گئے اور ناخن نہیں اتارے تو گناہ ہوا یہی حکم ان بالوں کا ہے جن کو صاف کیا جاتا ہے اس حکم میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۲۹)

داڑھی رکھنے نہ رکھنے میں اختیار نہیں

سوال: ایک شخص یوں کہتا ہے کہ داڑھی رکھواؤ تو کوئی حرج نہیں اور نہ رکھواؤ تو بھی کوئی حرج نہیں اور داڑھی رکھنا سنت ہے؟ جواب: وہ شخص غلط کہتا ہے داڑھی رکھنا واجب ہے اور اس کا منڈانا حرام ہے ایک مشت تک پہنچنے سے پہلے کٹوانا بالاتفاق ناجائز ہے حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور سے داڑھی رکھنے اور بڑھانے کا حکم فرمایا ہے۔ ''سنت ہونے کا یہ مطلب نہیں جو سائل سمجھتے ہیں کسی عالم سے زبانی سمجھ لیں'' (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۹۳)

سر کے بالوں کی حد اور داڑھی کی ابتداء

سوال: کان اور پیپڑی کے درمیان جو بال سر سے شروع ہو کر داڑھی میں آتے ہیں اس میں سر کی حد کہاں تک ہے اور داڑھی کہاں سے شروع ہوتی ہے؟ جواب: کنپٹی کے نیچے جو ہڈی ابھری ہوئی ہے یہاں سے داڑھی شروع ہے اور اس سے اوپر سر پس سر کی حد تک منڈانا درست ہے اور

داڑھی کی حد سے درست نہیں؟ (امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۲۲۰)

داڑھی رکھنا واجب ہے

سوال: داڑھی رکھنا کون سی سنت ہے' اس کے تارک پر کیا حکم شرعاً جاری ہوگا' وہ جو کہتے ہیں کہ اگر ساری داڑھی صاف کرے کچھ گناہ نہیں' یہ کیا بات ہے؟ سیاسۃً اس پر کیا حکم دیا جائے گا؟

جواب: داڑھی رکھنا واجب اور قبضہ سے پہلے کٹانا حرام ہے اور کوئی سیاست خاص اس کے بارے میں منقول نہیں دیکھی مگر مقتضیٰ قواعد کا یہ ہے کہ تعزیر کی جاوے۔ ''اگر حلق کنندہ محکوم ہو'' (م'ع) (امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۲۲۳)

''داڑھی تو شیطان کی بھی ہے'' کہنے والا کیا مسلمان رہتا ہے؟

سوال: ہماری مسجد میں مستقل پانچ نمازوں کے لیے امام صاحب ضعیف العمر ہونے کی وجہ سے نہیں آسکتے' یعنی فجر اور عشاء میں غیر حاضر ہوتے ہیں' ان نمازوں میں انتظامیہ کے صدر صاحب اپنی مرضی سے کسی بھی شخص کو نماز پڑھانے کی دعوت دیتے ہیں' خاص کر فجر میں جبکہ وہ خود بھی بغیر داڑھی کے ہیں اور کبھی خود پڑھاتے ہیں' اذان و اقامت بھی خود کرتے ہیں' اکثر و بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ جن حضرات کو وہ نماز پڑھانے کی دعوت دیتے ہیں یا تو وہ بغیر داڑھی کے ہوتے ہیں یا پھر داڑھی کتروانے والے صاحب ہوتے ہیں جس پر میں نے اعتراض کیا کہ داڑھی کترنے' یعنی مشت سے کم یا بغیر داڑھی والے دونوں کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے جبکہ با شرع سنت کے مطابق داڑھی والے موجود ہیں اور دین کا علم بھی ہے تو پھر کوئی گنجائش نہیں' جن صاحب کو نماز پڑھانے سے منع کیا تھا کہ آپ کی داڑھی کتری ہوئی ہے نماز پڑھتے وقت آپ کے ٹخنے بھی ننگے نہیں ہوتے' آپ نماز پڑھانے کے اہل نہیں تو ان صاحب نے جتنی داڑھی تھی وہ بھی یہ کہتے ہوئے کٹوادی کہ مجھے پہلے سے ہی داڑھی والوں سے نفرت ہے اور اعلاناً داڑھی کٹوائی' صاف کردی۔ اس شخص کے لیے اسلام میں کیا مقام ہے؟ اور یہ کہنا کہ داڑھی شیطان کی بھی ہے اور تم بھی شیطان ہو یعنی داڑھی والے شخص سے کہنا ایسے شخص کے بارے میں شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ اور اسی تنازع کی وجہ سے جماعت ہو رہی ہوتی ہے اور کچھ لوگ صف میں کھڑے ہو کر جب امام تکبیر کہتا ہے الگ ہو جاتے ہیں' آیا ان کا الگ نماز پڑھنا درست ہے؟ نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: اس سوال کے جواب میں چند امور عرض کرتا ہوں۔

اول:..... داڑھی منڈانا اور کتر انا (جبکہ ایک مشت سے کم ہو) تمام فقہاء کے نزدیک حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور داڑھی منڈانے اور کترانے والا فاسق اور گنہگار ہے۔

دوم:..... فاسق کی اذان واقامت اور امامت مکروہ تحریمی ہے یہ مسئلہ فقہ حنفی کی تقریباً تمام کتابوں میں درج ہے۔

سوم:..... ان صاحب کا ضد میں آ کر داڑھی صاف کرا دینا اور یہ کہنا کہ "مجھے پہلے ہی داڑھی والوں سے نفرت ہے" یا یہ کہ "داڑھی تو شیطان کی بھی ہے" نہایت المناک بات ہے یہ شیطان کی طرف سے چوکا' شیطان کسی مسلمان کے صرف گنہگار رہنے پر راضی نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مسلمان اپنے کیے پر ندامت کے آنسو بہا کر سارے گناہ معاف کرالیتا ہے' اس لیے وہ کوشش کرتا ہے کہ اسے گناہ کی سطح سے کھینچ کر کفر کی حد میں داخل کر دے' وہ گنہگار کو چکا دے کر ابھارتا ہے اور اس کے منہ سے کلمہ کفر نکلواتا ہے۔

ذرا غور کیجئے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو ایک حکم فرماتے ہیں کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں صاف کراؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم سن کر اگر کوئی شخص کہے کہ "مجھے تو داڑھی والوں سے نفرت ہے" یا یہ کہے کہ "داڑھی تو شیطان کی بھی ہے" کیا ایسا کہنے والا مسلمان ہے؟ یا کوئی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا جواب دے سکتا ہے؟ داڑھی والوں میں تو ایک لاکھ بیس ہزار (کم وبیش) انبیاء علیہم السلام بھی شامل ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور اولیاء عظامؒ بھی ان میں شامل ہیں' کیا ان سب سے نفرت رکھنے والا مسلمان ہی رہے گا؟

میں جانتا ہوں کہ ان صاحب کا مقصد نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو رد کرنا ہوگا نہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام' صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم سے نفرت کا اظہار کرنا ہوگا بلکہ یہ ایک ایسا لفظ ہے جو غصے میں اس کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا یا زیادہ صحیح لفظوں میں شیطان نے اشتعال دلا کر اس کے منہ سے نکلوا دیا لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ یہ الفاظ کتنے سنگین ہیں اور ان کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ اس لیے میں ان صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ان الفاظ سے توبہ کریں اور چونکہ ان الفاظ سے اندیشہ کفر ہے اس لیے ان صاحب کو چاہیے کہ اپنے ایمان اور نکاح کی بھی احتیاطاً تجدید کرلیں: فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"جن الفاظ کے کفر ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہو ان کے قائل کو بطور احتیاط تجدید نکاح

اور توبہ کا اور اپنے الفاظ واپس لینے کا حکم کیا جائے گا۔"

چہارم:...... آپ کا یہ مسئلہ بتانا تو صحیح تھا لیکن آپ نے مسئلہ بتاتے ہوئے انداز ایسا اختیار کیا کہ ان صاحب نے غصے اور اشتعال میں آ کر کلمہ کفر منہ سے نکال دیا' گویا آپ نے اس کو گناہ سے کفر کی طرف دھکیل دیا' یہ دعوت حکمت کے خلاف تھی اس لیے آپ کو بھی اس پر استغفار کرنا چاہیے اور اپنے مسلمان بھائی کی اصلاح کے لیے دعا کرنی چاہیے اس کو اشتعال دلا کر اس کے مقابلے پر شیطان کی مدد نہیں کرنی چاہیے۔ (آپ کے مسائل ص ۸۰'۸۱)

"مجھے داڑھی کے نام سے نفرت ہے" کہنے والے کا شرعی حکم

سوال: میں ایک تقریب میں گیا تھا' وہاں ایک لڑکی کے رشتے کی بابت باتیں ہو رہی تھیں' لڑکی کی والدہ نے فرمایا کہ "یہ رشتہ مجھے منظور نہیں ہے اس لیے کہ لڑکے کے داڑھی ہے" جب یہ کہا گیا کہ لڑکا آفیسر گریڈ کا ہے' تعلیم یافتہ ہے اور داڑھی تو اور بھی اچھی چیز ہے' اس زمانے میں راغب بہ اسلام ہے تو فرمایا کہ "مجھے داڑھی کے نام سے نفرت ہے" آپ فرمائیں کہ داڑھی کی یہ تضحیک کہاں تک درست ہے؟ کیا ایسا کہنے والا گنہگار نہیں ہوا؟ اور اگر ہوا تو اس کا کفارہ کیا ہے اور گناہ کا درجہ کیا ہے؟

جواب: داڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رکھنے کا حکم فرمایا' داڑھی منڈے کے لیے ہلاکت کی بددعا فرمائی اور اس کی شکل دیکھنا گوارا نہیں فرمایا۔ اس لیے داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے اور اس کا منڈانا اور ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں اس کا کاٹنا تمام آئمہ دین کے نزدیک حرام ہے۔

جو مسلمان یہ کہے کہ "مجھے فلاں شرعی حکم سے نفرت ہے" وہ مسلمان نہیں رہا' کافر مرتد بن جاتا ہے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل سے نفرت کرے وہ مسلمان کیسے رہ سکتا ہے؟ یہ خاتون کسی داڑھی والے کو اپنی لڑکی دے یا نہ دے مگر اس پر کفر سے توبہ کرنا اور ایمان کی اور نکاح کی تجدید کرنا لازم ہے۔ (آپ کے مسائل ص ۸۲)

داڑھی کا جھولا بنے ہوئے کارٹون سے شعائر اسلام کی توہین

سوال: اس خط کے ساتھ بندہ ایک کارٹون کو پن بھیج رہا ہے جس میں دو آدمیوں کے پاؤں تک داڑھیاں بنائی گئی ہیں اور دوسری جگہ اس کا جھولا بنا کر ایک بچی اس پر جھول رہی ہے۔ یہ کارٹون عام کرنے کے لیے مشہور ٹافیوں کے کارخانے نے ٹافیوں میں لپیٹ دیا ہے۔ ایک عام مسلمان کو یہ دیکھ کر رونگٹے

کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شعائر اسلام کی یہ بے حرمتی اور بے عزتی اور پھر ایسے ملک میں جہاں "اسلام اسلام" کہتے تھکتے نہیں۔ بدقسمتی سے پاکستانی قانون میں جو گندگی کے ڈھیر یعنی انگریزی قانون کا بدلا ہوا نام ہے کوئی آرڈی نینس موجود نہیں جو شعائر اسلام کو تحفظ دے سکے ورنہ اس کمپنی کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی۔ ہم افسوس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتے اور اپنا کام صرف لکھنے اور بولنے تک محدود رکھتے ہیں کہ یہ بھی ایمان کا دوسرا درجہ ہے۔ لہٰذا میرے یہ جذبات قارئین تک پہنچائیں اور اگر کر سکیں تو اس کمپنی کے خلاف کارروائی کریں تا کہ پھر کوئی شعائر اسلام کا اس طرح مذاق نہ اڑائے۔

جواب: یہ اسلامی شعائر کی صریح بے حرمتی ہے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ایسے نانجار شریروں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کا فرض ہے کہ ان کے خلاف انضباطی کارروائی کریں۔ شعائر اسلام کی تضحیک کفر ہے اور ایک اسلامی ملک میں ایسے کفر کی کھلی چھٹی دینا غضب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ (آپ کے مسائل ص ۸۳)

اکابرین اُمت نے داڑھی منڈانے کو گناہ کبیرہ شمار کیا ہے

سوال: اکابرین اُمت میں مولانا اشرف علی تھانویؒ اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنی اپنی کتابوں میں داڑھی منڈوانے کو گناہ کبیرہ کی فہرست میں شامل کیوں نہیں کیا؟

جواب: حضرت تھانویؒ (امداد الفتاویٰ ج:۴ ص:۲۲۳) میں لکھتے ہیں:

"داڑھی رکھنا واجب اور قبضے سے زائد کٹانا حرام ہے۔"

نوٹ: ...... یہاں "قبضے سے زائد کٹانے" سے مراد یہ ہے کہ جس کی داڑھی قبضے سے زائد ہو اس کو قبضے سے زائد حصے کا کٹانا تو جائز ہے اور اتنا کٹانا کہ جس کی وجہ سے داڑھی قبضے سے کم رہ جائے یہ حرام ہے۔

اور صفحہ: ۲۲۱ پر لکھتے ہیں: "ایک تو داڑھی کا منڈانا یا کٹانا معصیت ہے ہی مگر اوپر سے اصرار کرنا اور مانعین سے معارضہ کرنا یہ اس سے زیادہ سخت معصیت ہے۔"

اور صفحہ: ۲۲۲ پر لکھتے ہیں: "حدیث میں جن افعال کو تغیر خلق اللہ موجب لعن فرمایا ہے داڑھی منڈوانا یا کٹوانا بالمشاہدہ اس سے زیادہ تغیر کا اتباع شیطان ہونا اور اتباع شیطان کا موجب لعنت و موجب خسران و موجب وقوع فی الغرور موجب جہنم ہونا منصوص ہے اب مذمت شدیدہ میں کیا شک رہا ہے؟"

ان عبارتوں میں حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ داڑھی منڈانے اور کٹانے کو حرام معصیت موجب لعنت موجب خسران اور موجب جہنم فرما رہے ہیں کیا اس کے بعد بھی آپ کا یہ کہنا درست ہے کہ حضرت تھانویؒ نے اس گناہ کو کبیرہ گناہوں کی فہرست میں شامل نہیں کیا......؟

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب آیت کریمہ "لَاتَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے' اور یہ اعمال فسق میں سے ہے' جیسے داڑھی منڈانا' بدن گدوانا وغیرہ" (معارف القرآن ج:۲' ص:۵۹)

مفتی صاحب کے بقول جب داڑھی منڈانا اعمال فسق میں سے ہے اور داڑھی منڈانے والا فاسق ہے تو کسی سے پوچھ لیجئے کہ جس گناہ سے آدمی فاسق ہوجائے وہ صغیرہ ہوتا ہے یا کبیرہ؟ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۸۴'۸۵)

"رسالہ داڑھی کا مسئلہ"

سوال:۱۔ داڑھی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ واجب ہے یا سنت؟ اور داڑھی منڈانا جائز ہے یا مکروہ یا حرام؟ بہت سے حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ داڑھی رکھنا ایک سنت ہے' اگر کوئی رکھے تو اچھی بات ہے اور نہ رکھے تب بھی کوئی گناہ نہیں' یہ نظریہ کہاں تک صحیح ہے؟

سوال:۲۔ شریعت میں داڑھی کی کوئی مقدار مقرر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنی؟

سوال:۳۔ بعض حفاظ کی عادت ہے کہ وہ رمضان مبارک سے کچھ پہلے داڑھی رکھ لیتے ہیں اور رمضان المبارک کے بعد صاف کردیتے ہیں ایسے حافظوں کو تراویح میں امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

سوال:۴۔ بعض لوگ داڑھی سے نفرت کرتے ہیں اور اسے نظر حقارت سے دیکھتے ہیں' اگر اولاد یا اعزہ میں سے کوئی داڑھی رکھنا چاہے تو اسے روکتے ہیں اور طعنے دیتے ہیں اور کچھ لوگ شادی کے لیے داڑھی صاف ہونے کی شرط لگاتے ہیں' ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے؟

سوال:۵۔ بعض لوگ سفر حج کے دوران داڑھی رکھ لیتے ہیں اور حج سے واپسی پر صاف کرادیتے ہیں' کیا ایسے لوگوں کا حج صحیح ہے؟

سوال:۶۔ بعض حضرات اس لیے داڑھی نہیں رکھتے کہ اگر ہم داڑھی رکھ کر کوئی غلط کام کریں گے تو اس سے داڑھی والوں کی بدنامی اور داڑھی کی بے حرمتی ہوگی' ایسے حضرات کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۱۔ داڑھی منڈانا یا کترانا (جبکہ ایک مشت سے کم ہو) حرام اور گناہ کبیرہ ہے' اس سلسلے میں پہلے چند احادیث لکھتا ہوں' اسکے بعد اس کے فوائد ذکر کروں گا۔

۱ ... "عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ". الحدیث (صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۲۹)

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں' مونچھوں کا کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا......الخ"

۲ ..."عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: احفوا الشوارب واعفوا اللّحی"

ترجمہ:...... "ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ"

"وفی روایۃ: انہ امر باحفاء الشوارب واعفاء اللّحیۃ" (صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۲۹)

ترجمہ:...... "اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو کٹوانے اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم فرمایا"

۳ ..."عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: خالفوا المشرکین' اوفروا اللّحی واحفوا الشوارب" (متفق علیہ' مشکوۃ ص: ۳۸۰)

ترجمہ:...... "ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو' داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ"

۴ ..."عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ علیہ وسلم: جزّوا الشوارب وارخوا اللّحی' خالفوا المجوس" (صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۲۹)

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ' مجوسیوں کی مخالفت کرو"

۵ ..."عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا" (رواہ احمد والترمذی

والنسائی، مشکوٰۃ ص: ۳۸۱)

ترجمہ:...... ''زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں۔''

۲...''عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لعن اللہ المشتبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال'' (رواہ البخاری، مشکوٰۃ ص: ۳۸۰)

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ کی لعنت ہو ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور اللہ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔''

فوائد

۱:...... پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ مونچھیں کٹانا اور داڑھی بڑھانا انسان کی فطرت سلیمہ کا تقاضا ہے اور مونچھیں بڑھانا اور داڑھی کٹانا خلاف فطرت ہے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ فطرۃ اللہ کو بگاڑتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے کہ شیطان لعین نے خدا تعالیٰ سے کہا تھا کہ میں اولاد آدم کو گمراہ کروں گا اور میں ان کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بگاڑا کریں۔ تفسیر حقانی اور بیان القرآن وغیرہ میں ہے کہ داڑھی منڈانا بھی تخلیق خداوندی کو بگاڑنے میں داخل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ چہرے کو فطرۃً داڑھی کی زینت و وجاہت عطا فرمائی ہے۔ پس جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ اغوائے شیطان کی وجہ سے نہ صرف اپنے چہرے کو بلکہ اپنی فطرت کو مسخ کرتے ہیں۔

چونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہی صحیح فطرت انسانی کا معیار ہے اس لیے فطرت سے مراد انبیائے کرام علیہم السلام کا طریقہ اور ان کی سنت بھی ہو سکتی ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ مونچھیں کٹوانا اور داڑھی بڑھانا ایک لاکھ چوبیس ہزار (یا کم وبیش) انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت ہے اور یہ وہ مقدس جماعت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔ ''اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ'' (سورہ الانعام: ۹۱) اس لیے جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے طریقے کی مخالفت کرتے ہیں۔ گویا اس حدیث میں تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ داڑھی منڈانا تین گناہوں کا مجموعہ ہے۔ ۱۔ انسانی فطرت کی خلاف ورزی ۲۔ اغوائے شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بگاڑنا

۳۔اور انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت۔ پس ان تین وجوہ سے داڑھی منڈوانا حرام ہے۔

۲:......دوسری حدیث میں مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور حکم نبویؐ کی تعمیل ہر مسلمان پر واجب اور اس کی مخالفت حرام ہے۔ پس اس وجہ سے بھی داڑھی رکھنا واجب اور اس کا منڈانا حرام ہوا۔ ۳:......تیسری اور چوتھی حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ مونچھیں کٹوانا اور داڑھی رکھنا مسلمانوں کا شعار ہے اس کے برعکس مونچھیں بڑھانا اور داڑھی منڈانا مجوسیوں اور مشرکوں کا شعار ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو مسلمانوں کا شعار اپنانے اور مجوسیوں کے شعار کی مخالفت کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اسلامی شعار کو چھوڑ کر کسی گمراہ قوم کا شعار اختیار کرنا حرام ہے' چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"من تشبہ بقوم فھو منھم" (جامع صغیر ج:۲' ص:۸)

ترجمہ:......"جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہوگا۔"

پس جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ مسلمانوں کا شعار ترک کر کے اہل کفر کا شعار اپناتے ہیں جس کی مخالفت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس لیے ان کو وعید نبویؐ سے ڈرنا چاہیے کہ ان کا حشر بھی قیامت کے دن انہی غیر قوموں میں نہ ہو۔ نعوذ باللہ!

۴:......پانچویں حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ مونچھیں نہیں کٹواتے وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہی حکم داڑھی منڈانے کا ہے۔ پس یہ ان لوگوں کے لیے بہت ہی سخت وعید ہے جو محض نفسانی خواہش یا شیطانی اغوا کی وجہ سے داڑھی منڈاتے ہیں اور اس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے اپنی جماعت سے خارج ہونے کا اعلان فرمارہے ہیں' کیا کوئی مسلمان جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی تعلق ہے اس دھمکی کو برداشت کر سکتا ہے؟

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی منڈانے کے گناہ سے اس قدر نفرت تھی کہ جب شاہ ایران کے قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں:

"فکرہ النظر الیھما' وقال: ویلکما! من امرکما بھٰذا؟ قالا: امرنا ربنا یعنیان کسریٰ' فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ولکن ربّی امرنی باعفاء لحیتی وقصّ شاربی"

(البدایہ والنہایہ ج:۴ص:۲۷۰' حیاۃ الصحابہ ج:۱ص:۱۱۵)

ترجمہ:...... "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر کرنا بھی پسند نہ کیا اور فرمایا: تمہاری ہلاکت ہو! تمہیں یہ شکل بگاڑنے کا کس نے حکم دیا ہے؟ وہ بولے کہ یہ ہمارے رب یعنی شاہ ایران کا حکم ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم فرمایا ہے۔"

پس جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کے حکم کی خلاف ورزی کر کے مجوسیوں کے خدا کے حکم کی پیروی کرتے ہیں ان کو سو بار سوچنا چاہیے کہ وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا منہ دکھائیں گے؟ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ تم اپنی شکل بگاڑنے کی وجہ سے ہماری جماعت سے خارج ہو تو شفاعت کی امید کس سے رکھیں گے؟

۵:...... اس پانچویں حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مونچھیں بڑھانا (اور اسی طرح داڑھی منڈانا اور کترانا) حرام اور گناہ کبیرہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی گناہ کبیرہ پر ہی ایسی وعید فرما سکتے ہیں کہ ایسا کرنے والا ہماری جماعت سے نہیں ہے۔

۶:...... چھٹی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کریں۔ اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاریؒ صاحب مرقاۃ لکھتے ہیں کہ "لعن اللہ" کا فقرہ جملہ بطور بددعا بھی ہو سکتا ہے' یعنی ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو اور جملہ خبریہ بھی ہو سکتا ہے یعنی ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں:

داڑھی منڈانے میں گزشتہ بالا قباحتوں کے علاوہ ایک قباحت عورتوں سے مشابہت کی بھی ہے کیونکہ عورتوں اور مردوں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے داڑھی کا امتیاز رکھا ہے' پس داڑھی منڈانے والا اس امتیاز کو مٹا کر عورتوں سے مشابہت کرتا ہے جو خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کا موجب ہے۔

ان تمام نصوص کے پیش نظر فقہائے اُمت اس پر متفق ہیں کہ داڑھی بڑھانا واجب ہے اور یہ اسلام کا شعار ہے اور اس کا منڈانا یا کترانا (جبکہ حد شرعی سے کم ہو) حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعیدیں فرمائیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس فعل حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جواب:۲۔ احادیث بالا میں داڑھی کے بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور ترمذی کتاب الادب (ج:۲ص:۱۰۰) کی ایک روایت میں جو سند کے اعتبار سے کمزور ہے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ریش مبارک کے طول وعرض سے زائد بال کاٹ دیا کرتے تھے۔ اس

کی وضاحت صحیح بخاری کتاب اللباس (ج:۲ص:۸۷۵) کی روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج وعمرے سے فارغ ہونے کے موقع پر احرام کھولتے تو داڑھی کو مٹھی میں لے کر زائد حصہ کاٹ دیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے۔ (نصب الرایہ ج:۲ص:۴۵۸) اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ داڑھی کی شرعی مقدار کم از کم ایک مشت ہے۔ (ہدایہ کتاب الصوم)

پس جس طرح داڑھی منڈانا حرام ہے اسی طرح داڑھی ایک مشت سے کم کرنا بھی حرام ہے۔ درمختار میں ہے:

"واما الاخذ منها وهي دون ذلک کما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد، واخذ کلها فعل يهود الهند و مجوس الاعاجم" (شامی طبع جدید ج:۲، ص:۴۱۸)

ترجمہ:...... "اور داڑھی کترانا جبکہ وہ ایک مشت سے کم ہو جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور ہیجڑے قسم کے آدمی کرتے ہیں کہ اس کو کسی نے جائز نہیں کہا اور پوری داڑھی صاف کر دینا تو ہندوستان کے یہودیوں اور عجم کے مجوسیوں کا فعل تھا۔"

یہی مضمون فتح القدیر (ج:۲ص:۷۷) اور البحر الرائق (ج:۲ص:۳۰۲) میں ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اشعۃ اللمعات" میں لکھتے ہیں:

"حلق کردن لحیہ حرام است وگزاشتن آں بقدر قبضہ واجب است" (ج:۱ص:۲۲۸)

ترجمہ:...... "داڑھی منڈانا حرام ہے اور ایک مشت کی مقدار اس کا بڑھانا واجب ہے (پس اگر اس سے کم ہو تو کترانا بھی حرام ہے۔"

امداد الفتاویٰ میں ہے: "داڑھی رکھنا واجب ہے اور قبضے سے زائد کٹوانا حرام ہے"

"لقوله عليه السلام: خالفوا المشركين او فروا اللحى: متفق عليه في الدر المختار: يحرم على الرجال قطع لحيته وفيه السنة فيها القبضة"

ترجمہ:...... "کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ (بخاری ومسلم) اور درمختار میں ہے کہ مرد کے لیے داڑھی کا کاٹنا حرام ہے اور اس کی مقدار مسنون ایک مشت ہے۔"

جواب:۳۔ جو حافظ داڑھی منڈاتے یا کتراتے ہوں وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب اور فاسق ہیں۔

تراویح میں بھی ان کی امامت جائز نہیں اور ان کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی (یعنی عملاً حرام) ہے اور جو حافظ صرف رمضان المبارک میں داڑھی رکھ لیتے ہیں اور بعد میں صاف کرا دیتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے' ایسے شخص کو فرض نماز اور تراویح میں امام بنانے والے بھی فاسق اور گنہگار ہیں۔

جواب:۴۔اس سوال کا جواب سمجھنے کے لیے یہ اصول ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ اسلام کے کسی شعار کا مذاق اڑانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت کی تحقیر کرنا کفر ہے جس سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کو اسلام کا شعار اور انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت فرمایا ہے۔ پس جو لوگ مسخ فطرت کی بناء پر داڑھی سے نفرت کرتے ہیں اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں ان کے اعزہ میں سے اگر کوئی داڑھی رکھنا چاہے تو اسے روکتے ہیں یا اس پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور جو لوگ دلہا کے داڑھی منڈائے بغیر اسے رشتہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے ان کو لازم ہے کہ توبہ کریں اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی "اصلاح الرسوم" ص:۱۵ پر لکھتے ہیں:

"من جملہ ان رسوم کے داڑھی منڈانا یا کٹانا' اس طرح ہے کہ ایک مشت سے کم رہ جائے یا مونچھیں بڑھانا جو اس زمانے میں اکثر نوجوانوں کے خیال میں خوش وضع سمجھی جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ "بڑھاؤ داڑھی کو اور کتراؤ مونچھوں کو" روایت کیا ہے اس کو بخاری و مسلم نے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صیغہ امر سے دونوں حکم فرمائے ہیں اور امر حقیقتاً وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں حکم واجب ہیں اور واجب کا ترک کرنا حرام ہے۔ پس داڑھی کا کٹانا اور مونچھیں بڑھانا دونوں فعل حرام ہیں۔ اس سے زیادہ دوسری حدیث میں مذکور ہے۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: "جو شخص اپنی لبیں نہ لے وہ ہمارے گروہ سے نہیں" روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی اور نسائی نے۔

جب اس کا گناہ ہونا ثابت ہو گیا تو جو لوگ اس پر اصرار کرتے ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں اور داڑھی بڑھانے کو عیب جانتے ہیں بلکہ داڑھی پر ہنستے ہیں اور ان کی ہجو کرتے ہیں ان سب مجموعہ امور سے ایمان کا سالم رہنا از بس دشوار ہے۔ ان لوگوں کو واجب ہے کہ اپنی اس حرکت سے توبہ کریں اور ایمان اور نکاح کی تجدید کریں اور اپنی صورت موافق حکم اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بناویں۔"

جواب:۵۔ جو حضرات سفر حج کے دوران یا حج سے واپس آ کر داڑھی منڈاتے ہیں یا کتراتے ہیں'

ان کی حالت عام لوگوں سے زیادہ قابل رحم ہے اس لیے کہ وہ خدا کے گھر میں بھی کبیرہ گناہ سے باز نہیں آتے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہی حج مقبول ہوتا ہے جو گناہوں سے پاک ہو اور بعض اکابر نے حج مقبول کی علامت یہ لکھی ہے کہ حج سے آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آ جائے یعنی وہ حج کے بعد طاعات کی پابندی اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنے لگے۔

جس شخص کی زندگی میں حج سے کوئی تغیر نہیں آیا اگر پہلے فرائض کا تارک تھا تو اب بھی ہے اور اگر پہلے کبیرہ گناہوں میں مبتلا تھا تو حج کے بعد بھی بدستور گناہوں میں ملوث ہے ایسے شخص کا حج درحقیقت حج نہیں محض سیر و تفریح اور چلت پھرت ہے۔ گو فقہی طور پر اس کا فرض ادا ہو جائے گا لیکن حج کے ثواب اور برکات اور ثمرات سے وہ محروم رہے گا۔ کتنی حسرت و افسوس کا مقام ہے کہ آدمی ہزاروں روپے کے مصارف بھی اٹھائے اور سفر کی مشقتیں بھی برداشت کرے اس کے باوجود اسے گناہوں سے توبہ کی توفیق نہ ہو اور جیسا گیا تھا ویسا ہی خالی ہاتھ واپس آ جائے۔ اگر کوئی شخص سفر حج کے دوران زنا اور چوری کا ارتکاب کرے اور اسے اپنے اس فعل پر ندامت بھی نہ ہو اور نہ اس سے توبہ کرے تو ہر شخص سوچ سکتا ہے کہ اس کا حج کیسا ہوگا؟ داڑھی منڈانے کا کبیرہ گناہ ایک اعتبار سے چوری اور بدکاری سے بھی بدتر ہے کہ وہ وقتی گناہ ہیں لیکن داڑھی منڈانے کا گناہ چوبیس گھنٹے کا گناہ ہے آدمی داڑھی منڈا کر نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کا احرام باندھے ہوئے ہے لیکن اس کی منڈی ہوئی داڑھی عین نماز روزہ اور حج کے دوران بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اس پر لعنت بھیج رہی ہے اور وہ عین عبادت کے دوران بھی حرام کا مرتکب ہے۔ حضرت شیخ قطب العالم مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی نور اللہ مرقدہ اپنے رسالے ''داڑھی کا وجوب'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''مجھے ایسے لوگوں کو (جو داڑھی منڈاتے ہیں) دیکھ کر یہ خیال ہوتا تھا کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں اور اس حالت میں (جب داڑھی منڈی ہوئی ہو) اگر موت واقع ہوئی تو قبر میں سب سے پہلے سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی زیارت ہوگی تو کس منہ سے چہرہ انور کا سامنا کریں گے؟

اس کے ساتھ ہی بار بار یہ خیال آتا تھا کہ گناہ کبیرہ زنا لواطت شراب نوشی سود خوری وغیرہ تو بہت ہیں مگر وہ سب وقتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''لایزنی الزانی وھو مؤمن ......الخ'' یعنی جب زنا کار زنا کرتا ہے تو وہ اس وقت مؤمن نہیں ہوتا۔

مطلب اس حدیث کا مشائخ نے یہ لکھا ہے کہ زنا کے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے لیکن زنا کے بعد وہ نور ایمانی مسلمانوں کے پاس واپس آ جاتا ہے مگر قطع لحیہ (داڑھی منڈانا اور کترانا) ایسا

گناہ ہے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے نماز پڑھتا ہے تو بھی یہ گناہ ساتھ ہے روزے کی حالت میں حج کی حالت میں غرض ہر عبادت کے وقت یہ گناہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔" (داڑھی کا وجوب ص:۲)

پس جو حضرات حج و زیارت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے اپنی مسخ شدہ شکل کو درست کریں اور اس گناہ سے سچی توبہ کریں اور آئندہ ہمیشہ کے لیے اس فعل حرام سے بچنے کا عزم کریں ورنہ خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ شیخ سعدیؒ کے اس شعر کے مصداق بن جائیں:

خر عیسیٰ اگر بہ مکہ رود چو بیاید ہنوز خر باشد

ترجمہ:..... "عیسیٰ کا گدھا اگر مکے بھی چلا جائے جب واپس آئے گا تب بھی گدھا ہی رہے گا"

انہیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ وہ روضہ اطہر پر سلام پیش کرنے کے لیے کس منہ سے حاضر ہوں گے؟ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر کتنی اذیت ہوتی ہوگی......؟

جواب:۶۔ان حضرات کا جذبہ بظاہر بہت اچھا ہے اور اس کا منشا داڑھی کی حرمت وعظمت ہے لیکن اگر ذرا غور وتامل سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ خیال بھی شیطان کی ایک چال ہے۔جس کے ذریعے شیطان نے بہت سے لوگوں کو دھوکہ دے کر اس فعل حرام میں مبتلا کر دیا ہے۔اس کو ایک مثال سے سمجھئے۔ایک مسلمان دوسروں سے دغا وفریب کرتا ہے۔جس کی وجہ سے پوری اسلامی برادری بدنام ہوتی ہے۔اب اگر شیطان اسے یہ پٹی پڑھائے کہ "تمہاری وجہ سے اسلام اور مسلمان بدنام ہو رہے ہیں اسلام کی حرمت کا تقاضا یہ ہے کہ تم (نعوذ باللہ) اسلام کو چھوڑ کر سکھ بن جاؤ" تو کیا اس وسوسے کی وجہ سے اس کو اسلام چھوڑ دینا چاہیے؟ نہیں! بلکہ اگر اس کے دل میں اسلام کی واقعی حرمت وعظمت ہے تو وہ اسلام کو نہیں چھوڑے گا بلکہ ان برائیوں سے کنارہ کشی کرے گا جو اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی کا موجب ہیں۔ٹھیک اسی طرح اگر شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ "اگر تم داڑھی رکھ کر برے کام کرو گے تو داڑھی والے بدنام ہوں گے اور یہ چیز داڑھی کی حرمت کے خلاف ہے" تو اس کی وجہ سے داڑھی کو خیرباد نہیں کہا جائے گا بلکہ ہمت سے کام لے کر خود ان برے افعال سے بچنے کی کوشش کی جائے گی جو داڑھی کی حرمت کے منافی ہیں اور جن سے داڑھی والوں کی بدنامی ہوتی ہے۔

ان حضرات نے آخر یہ کیوں فرض کر لیا ہے کہ ہم داڑھی رکھ کر اپنے برے اعمال نہیں چھوڑیں گے؟ اگر ان کے دل میں واقعی اس شعار اسلام کی حرمت ہے تو عقل اور دین کا تقاضا یہ

ہے کہ وہ داڑھی رکھیں اور یہ عزم کریں کہ ان شاء اللہ اس کے بعد کوئی کبیرہ گناہ ان سے سرزد نہیں ہوگا اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس شعار اسلام کی حرمت کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ بہرحال اس موہوم اندیشے کی بناء پر کہ کہیں ہم داڑھی رکھ کر اس کی حرمت کے قائم رکھنے میں کامیاب نہ ہوں۔ اس عظیم الشان شعار اسلام سے محروم ہو جانا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے، اس لیے تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ شعار اسلام کو خود بھی اپنائیں اور معاشرے میں اس کو زندہ کرنے کی پوری کوشش کریں تاکہ قیامت کے دن مسلمانوں کی شکل وصورت میں ان کا حشر ہو اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حق تعالیٰ شانہ کی رحمت کا مورد بن سکیں۔

"عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: کل اُمتی یدخلون الجنّة اِلّا من ابیٰ، قالوا: ومن یأبی؟ قال: من اطاعنی دخل الجنّة ومن عصانی فقد ابیٰ" (صحیح بخاری ج:۲ص:۱۰۸۱)

ترجمہ:......"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے سارے لوگ جنت میں جائیں گے مگر جس نے انکار کر دیا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ انکار کون کرتا ہے؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری حکم عدولی کی اس نے انکار کر دیا۔" (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۸۵ تا ۹۸)

داڑھی منڈانے والے کے فتویٰ کی شرعی حیثیت

سوال: آج کل ٹی وی پر ماڈرن قسم کے مولوی فتویٰ دیتے ہیں، یعنی ایسے مولوی جو کلین شیو کر کے اور پینٹ پہن کے ٹی وی پر آتے ہیں اور لوگوں کے مسائل کے جوابات دیتے ہیں، سوال یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے فتویٰ پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: داڑھی منڈانے والا کھلا فاسق ہے اور فاسق کی خبر دنیوی معاملات میں بھی قابل اعتماد نہیں، دینی امور میں کیونکر ہوگی؟ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۹۸، ۹۹)

معمولی داڑھی کا کٹانا

سوال: میری ٹھوڑی پر داڑھی تھوڑی سی ہے اور دونوں کلے صاف ہیں، دونوں کانوں کے سامنے چار چھ بال ہیں، قلم کٹا کر ان کو بھی کٹا سکتے ہیں کہ نہیں؟

جواب: نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۲۳) "اس لیے کہ وہ داڑھی کے بال ہیں" (م ع)

یک مشت سے کم داڑھی کا حکم

سوال: جناب مولوی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فتویٰ دیا ہے "ایسے شخص کے پیچھے جو داڑھی منڈاتا یا اتنی کترواتا ہے کہ دیکھنے میں داڑھی والا معلوم نہیں ہوتا نماز مکروہ ہے' یک مشت سے اگر قدرے کم ہو تو مکروہ نہیں' یک مشت ناپنے میں تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے" کیا یہ جواب صحیح ہے؟

جواب: اشتہار واجب الاظہار میں جو فتویٰ میرے نام سے چھپا ہے چونکہ اس کی نقل میرے پاس نہیں ہے اس لیے میں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ آیا وہ میرا لکھا ہوا ہے یا نہیں' بہر حال اس مسئلے میں میرا خیال یہ ہے کہ داڑھی منڈانا یا منڈی ہوئی کے قریب قریب کتروانا مکروہ تحریمی یا حرام ہے کیونکہ امر "اَعْفُوا اللِّحٰی" کے خلاف ہے اور یک مشت رکھنا مسنون ہے' اس مقدار سے زائد کو کتروا دینا جائز ہے یک مشت کی مقدار احادیث سے ثابت ہے اور وہ احادیث ظنی ہیں اس لیے اس مقدار کو فرض یا واجب قرار دینا مشکل ہے کہ اس کے خلاف کو فسق کہہ دیا جائے۔ یکمشت کی مقدار کو میں مسنون کہتا ہوں اور اس کے خلاف کو مکروہ بھی کہتا ہوں مگر یکمشت سے اتنی کمی کہ وہ دور سے متمیز نہ ہو سکے' میرے خیال میں مکروہ اور ناجائز ہونے کے باوجود اس قابل نہیں کہ اس کو موجب فسق اور مکروہ تحریمی قرار دیا جائے' ہاں مکروہ تنزیہی اور خلاف سنت کہہ سکتے ہیں جو عبارتیں فقہاء کی نقل کی جاتی ہیں ان میں یکمشت سے کمی کی ان صورتوں کا حکم بیان کیا جاتا ہے جو بین اور متمیز طور پر کمی کی ہیں اور جن کو "عورتوں کے ساتھ مشابہت" کے تحت میں داخل کیا جا سکتا ہے' وہ لعنت کے تحت میں آئیں گی' یہ بات میری اور ہر سمجھدار شخص کی سمجھ سے باہر ہے کہ جس شخص کے چہرے پر داڑھی ہے اور ایک مشت سے بقدر ۱/۸ انچ کے کم ہے اس کو کوئی شخص عورتوں کے مشابہ قرار دے کر ملعون قرار دے سکے۔

یہ ظاہر ہے کہ حدیث سے داڑھی بڑھانے کا حکم ثابت ہوتا ہے لیکن یہ بھی یقینی ہے کہ اعفاء سے غیر محدود بڑھانا مراد نہیں کیونکہ یکمشت سے زائد کتروانا بالاتفاق جائز ہے بلکہ زیادہ لمبا ہو جانے کو فقہاء نے مکروہ اور خفت عقل کی دلیل قرار دیا ہے تو جب غیر محدود بڑھانا مراد نہیں ہے تو کس قدر بڑھانا لازم ہے اس کے لیے تحدید صرف قبضے والی روایت سے ہو سکتی ہے لیکن وہ (ظنی) ہے اس مرتبہ میں نہیں کہ اسکو تحدید اعفاء کے لیے دلیل بنایا جائے کیونکہ فعلی روایتیں ہیں جن کا مفاد یہ ہو سکتا کہ ایک قبضے تک رکھ کر زیادہ کو کٹوانا ثابت ہے لیکن ایک قبضہ فرض ہے یا مسنون یا مستحب اس کا فیصلہ ان حدیثوں سے نہیں ہو سکتا' اس لیے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ ایک قبضہ کی حد کو مسنون قرار دیا

جائے اور حلق یا قطع فاحش کو عجمیوں یا عورتوں کے ساتھ مشابہت ہونے کی وجہ سے مکروہ تحریمی کہا جائے اور قطع یسیر غیر متمیز کو خلاف سنت یا مکروہ تنزیہی کہا جائے۔" یہ حضرت مفتی صاحبؒ کی تحقیق ہے جس کا دیگر محققین کی تحقیق کے مطابق ہونا ضروری نہیں" (م'ع) (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۶۲)

ایک مشت سے زائد داڑھی کتروانا جائز ہے

سوال: داڑھی کا قصر کس قدر جائز ہے؟

جواب: مقدار قبضہ یعنی ایک مٹھی سے زائد ہو جائے' اس وقت کتروانا جائز ہے۔" اور ایک مٹھی سے پہلے کتروانا جائز نہیں" (م'ع) (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۲۰)

رمضان و غیر رمضان میں داڑھی منڈانا

سوال: ایک شخص رمضان میں داڑھی رکھ کر بعد رمضان منڈا دیتا ہے' کہتا ہے کہ رمضان میں گناہ سے بچنے کے لیے نہیں منڈاتا' اس کا یہ فعل کیسا ہے؟

جواب: داڑھی منڈانا ایک فعل حرام ہے جس سے یہ شخص ماہ رمضان میں بچا رہا' اب اگر بعد رمضان یہ شنیع حرکت کرے گا تو ایک فعل حرام کا بعد از رمضان مرتکب ہوگا اور گنہگار ہوگا' خود مونڈے تو فعل حرام کا مرتکب ہوگا' اسی طرح نائی سے منڈوائے تو وہ مونڈنے والا بھی گنہگار ہوگا۔ "رمضان ہو یا غیر رمضان داڑھی مونڈنا یا مونڈانا حرام ہے" (م'ع) (فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۳۱۸)

داڑھی کو اوپر چڑھانا

سوال: ٹھوڑی پر داڑھی کو اوپر چڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں۔ "قوم سکھ کا شعار ہے" (م'ع) (فتاویٰ عبدالحئی ص ۵۰۸)

مجاہدین کو داڑھی منڈانا

سوال: بعض لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ تم کیوں داڑھی منڈاتے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم مجاہدین ہیں' تو کیا مجاہدین کے لیے کسی مصلحت کی وجہ سے داڑھی منڈانے کی اجازت ہے؟ اگر ہے تو کس حدیث سے ثابت ہے؟

جواب: انہیں سے پوچھو کہ داڑھی منڈانے کی اجازت مجاہدین کے لیے کس دلیل سے ثابت ہے' حدیث شریف میں تو داڑھی منڈانے کی ممانعت عام ہے پھر مجاہدین کو کس دلیل سے مستثنیٰ کرتے ہیں۔ "کیا واقعتاً لوگ اسلامی مجاہدین ہیں" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۲۲۷)

ملازمت کی خاطر داڑھی منڈانا

سوال: میرا ایک دوست محمود احمد ہے' اس کو داڑھی کا بہت شوق ہے مگر چونکہ انگریزی فوج میں ملازم ہے اس کو داڑھی رکھنے کا حکم نہیں' لہٰذا وہ جاننا چاہتا ہے کہ شریعت کا کیا حکم ہے؟ اگر بال انگریزی ہوں اور کترا دیں تو کیا حکم ہے؟ نماز قمیص پتلون سے ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر سر پر ٹوپی نہ ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟ اور انشورنس کرانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حق تعالیٰ آپ کو اور آپ کے دوست کو عافیت سے رکھے اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق دے' داڑھی رکھنا اور اس کا بڑھانا شرعاً واجب ہے ایک مشت سے پہلے کٹانا جائز نہیں' انگریزی بال رکھنا مناسب نہیں' جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت عطا فرمائی ہے تو صورت و شکل وضع قطع بھی اسلامی چاہیے۔

ایک سکھ نے فوج میں ملازمت کی اور شرط رکھی کہ داڑھی نہ کٹاؤں گا' اس کی درخواست منظور ہوئی' آپ کے دوست بھی اس کی کوشش کر لیں' قمیص اور پتلون سے بھی نماز درست ہو جائے گی جبکہ سب ارکان صحیح طریقہ پر ادا ہو جائیں' سر پر ٹوپی رکھنا مستحب ہے' بلا ٹوپی بھی نماز ہو جائے گی' انشورنس جائز نہیں لیکن اگر قانون ملازمت کی وجہ سے مجبوری ہو تو ایسا آدمی بھی شرعاً معذور ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۵۲)

داڑھی اگانے کی نیت سے استرا پھیرنا

سوال: میری داڑھی نکلی ہے مگر درمیان میں بعض جگہ بالکل بال نہیں ہیں' اس لیے بدنما معلوم ہوتا ہے' اگر خالی جگہ پر استرا پھیرا جائے تو بال نکل آتے ہیں' اس نیت سے موضع ریش پر استرا پھیرنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: موضع ریش کا بعض حصہ بالوں سے خالی ہو تو بال نکل جائیں اور ریش بھر آئے اس غرض سے خالی جگہ پر بطور علاج استرا پھرانے میں مضائقہ نہیں لیکن اگر موضع ریش پر چھوٹے اور متفرق بال ہوں تو بڑھانے اور ملانے کی غرض سے ان بالوں کو مونڈنا درست نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۹۶۹)

داڑھی کٹانے سے مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟

سوال: اگر داڑھی نہ رکھی جائے تو کیا مسلمان کا اسلام خطرہ میں پڑ جاتا ہے اور اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے؟

جواب: یہ سوال اس نوعیت کا ہے جیسے کوئی پوچھے کہ اگر انسان کی ناک کٹوا دی جائے تو کیا

انسانیت خطرے میں پڑ جاتی ہے؟ اور وہ انسانیت کے دائرے سے نکل جاتا ہے یا آدمی کا ہاتھ پاؤں کاٹنے سے کیا اس کی جان جاتی رہتی ہے اور وہ مردہ ہو جاتا ہے تو جواب یہ ہوگا کہ نہیں' ناک یا ہاتھ پاؤں کٹوانے سے انسانیت کے دائرے سے تو نہیں نکلتا یا مردہ ہو جانا ضروری نہیں' بے ناک اور بے ہاتھ پاؤں کے بھی زندہ تو رہ سکتا ہے مگر ناقص اور عیبی' اسی طرح داڑھی منڈانے والا اسلام کے دائرے سے تو نہیں نکلتا مگر اسلام کے لحاظ سے ایسا مسلمان ہے جیسا انسانیت کے لحاظ سے ناک یا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا انسان' یعنی نافرمان اور فاسق مسلمان' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو' داڑھی بڑھاؤ' مونچھیں کترواؤ' اس حکم کے ماتحت داڑھی رکھنا واجب ہے۔ "ایک مٹھی سے کم کرنا جائز نہیں" (م'ع) (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۶۸)

عورت کے داڑھی مونچھ نکل آئے تو کیا حکم ہے؟

سوال: عورت کے لیے داڑھی مونچھ کے بال نکل آئیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: منڈا سکتی ہے بلکہ عورت کو داڑھی کے بال صاف کرا دینا مستحب ہے۔ "تاکہ مرد معلوم نہ ہو' عورت کی عمر خواہ کتنی ہو چکی ہو" (م'ع) (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۲۴۷)

داڑھی مونچھ علامت بلوغ نہیں

سوال: لڑکا کتنے سال پر بالغ ہوتا ہے اور موئے زیر ناف اور داڑھی مونچھ آنا علامت بلوغ ہے یا نہیں؟

جواب: داڑھی مونچھ موئے زیر ناف علامت بلوغ نہیں بلکہ انزال' احتلام' احبال علامت بلوغ ہیں' اگر یہ علامت ظاہر نہ ہوں تو پندرہ سال پورے ہونے پر بلوغ کا حکم دیدیا جائے گا۔ "سال قمری معتبر ہے جو شمسی سال سے دس دن کم ہوتا ہے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۹۶)

خضاب لگانا کیسا ہے؟

سوال: خضاب لگانا کیسا ہے؟ اور اس میں سرخ وغیر سرخ کی کیا تفصیل ہے؟

جواب: خضاب سرخ یا سبز' زرد بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے' سیاہ خضاب جہاد میں ہیبت دشمن کے لیے جائز ہے اور محض زینت کے لیے مختلف فیہ ہے' عامہ مشائخ کا قول کراہت کا ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے جائز رکھا ہے لیکن راجح نہ کرنا ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۱۳)

مہندی کا خضاب لگانا

سوال: مرد کو داڑھی میں مہندی یا خضاب یا تلووں میں گرمی دور کرنے کے لیے مہندی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مرد کو داڑھی میں خضاب "سیاہ خضاب کے علاوہ" لگانا' مہندی لگانا شرعاً درست ہے' ہاتھ پیر میں مہندی لگانا درست نہیں' گرمی دور کرنے کے لیے طبیب سے پوچھ کر کوئی اور چیز لگائے۔ "مہندی کا استعمال نہ کرے" (م' ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۸۶)

خضاب بھی ہو جائے اور معصیت بھی نہ ہو؟

سوال: کیا سیاہ خضاب لگانے والوں کے لیے ایسی سبیل بھی ہے کہ خضاب بھی ہو جاوے اور معصیت بھی نہ ہو؟ جواب: کیا شریعت اس کی بھی ذمہ دار ہے۔

الجواب الثانی: ہاں وہ لوگ محاذ جنگ پر جائیں۔ "سیاہ خضاب بھی ہو جائے اور معصیت بھی نہ ہو" (م' ع) (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۱۵)

بیوی کی رغبت کیلئے خضاب لگانا

سوال: بعض ایسے اشخاص رغبت زوجہ کے لیے سیاہ خضاب کرتے ہیں' یہ فعل ان کے لیے کیسا ہے؟

جواب: اگر یہ مصلحت قابل تحصیل ہوتی تو خضاب اسود کے ممنوع ہونے کے کوئی معنی نہ ہوتے۔ "مطلب یہ ہے کہ سیاہ خضاب راجح قول پر منع ہے" (م' ع) (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۱۴)

مونچھ رکھنے کا حکم

سوال: مجاہد مونچھ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور عام لوگوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: مونچھ تمام مرد رکھ سکتے ہیں' البتہ عام لوگوں کے لیے سنت یہ ہے کہ اتنی کم کر دیں کہ اوپر والے ہونٹ کے بالائی حصہ سے نہ لٹکے اور مجاہد کے لیے اجازت ہے کہ مونچھ بڑی رکھے اور نہ کٹوائے۔ "تاکہ دشمن کو مرعوب کرنے کا یہ بھی ایک ذریعہ ہو" (م' ع) (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۸۰)

مونچھ کا حلق کرانا

سوال: مونچھ کا حلق کرانا کیسا ہے؟ اگر حلق کرانا جائز ہے تو قصر اولیٰ ہے یا حلق؟

جواب: مونچھ حَلْقُ الشَّارِبِ بِدْعَةٌ وَقِيْلَ سُنَّةٌ در مختار ج ۵ ص ۱۳۵۸ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مونچھ کا مونڈنا بدعت ہے' ایک قول یہ بھی ہے کہ سنت ہے جو فعل سنت اور بدعت کے درمیان ہو اس کا ترک اولیٰ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۸۸)

ختنہ کی ابتداء اور کون نبی مختون پیدا ہوا؟

سوال: ختنہ سنت ابراہیمی ہے' یہ عمل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوا یا پہلے سے چلا

آ رہا ہے' حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام مختون تھے یا نہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ختنہ کس نے کیا؟ وہ کس نام اور کس قوم کا تھا' غسل کی ابتداء کب سے ہوئی؟

جواب: ختنہ سنت ابراہیمی ہے' سب سے پہلے حضرت ابراہیم نے اس کو کیا اور خود اپنے ہاتھ سے کیا' کسی خاص قوم کا پیشہ نہیں تھا' حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر بارے انبیاء علیہم السلام مختون پیدا ہوئے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق صحیح ترین قول یہ ہے کہ آپ مختون پیدا ہوئے' غسل جنابت کا حکم اس اُمت کے لیے تو وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا سے ثابت ہے اس کی ابتداء کہاں سے ہوئی اس کا ذکر کسی کتاب میں نہیں گزرا۔ ''اُمتی کے لیے اس تفتیش کی حاجت بھی نہیں''۔ (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۴۰۰)

کیا جوان مرد کا ختنہ کرانا ضروری ہے؟

سوال: اگر کسی مسلمان بچے کا ختنہ کسی بناء پر (جو وہ خود ہی جانتے ہوں) والدین نے نہ کرایا تو کس کو گناہ ہوگا؟ ا۔ ختنے کے لیے کیا کرنا پڑے گا؟ ۲۔ کیا وہ مسلمان ہوگا یا نہیں؟ یعنی کہ عام مسلمانوں کی طرح

جواب: ختنہ کرنا صحیح قول کے مطابق سنت اور شعار اسلام ہے' اگر والدین نے بچپن ہی میں نہیں کرایا تو والدین کا یہ تساہل لائق ملامت ہے مگر خود اس شخص پر ملامت نہیں' جوان ہونے کے بعد بھی اگر یہ شخص تحمل رکھتا ہے تو اس کو کرالینا چاہیے اور اگر تحمل نہیں تو خیر معاف ہے اور آج کل تو سرجری نے اتنی ترقی کرلی ہے کہ ختنے کے ناقابل تحمل ہونے کا سوال ہی نہیں' باقی ختنہ نہ ہونے کے باوجود بھی یہ شخص مسلمان ہے جبکہ یہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام کو دل و جان سے مانتا ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۳۲)

عورتوں کی ختنہ کرنا کیسا ہے؟

سوال: لڑکیوں کی ختنہ کرانا اسلام میں ہے یا نہیں؟ جواب: قوی یہ ہے کہ عورتوں کی ختنہ سنت نہیں ہے' جائز ہے' اس میں مردوں کا مفاد ہے' کہ الذ ہے جماع میں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۲۶۱)

بالغ کا ختنہ کرانا

سوال: زید نابالغ ہی تھا کہ اس کا باپ مرگیا' سرپرست نہ ہونے کی وجہ سے ختنہ نہ ہوسکا' اب زید کی عمر ۲۵ سال کی ہے' چمڑا سخت ہے مگر زید کہتا ہے کہ اب میں مثل مختون کے ہوں اس کے لیے کیا حکم ہے؟ اور اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟ جواب: ختنہ سنت موکدہ ہے اور شعائر اسلام

میں سے ہے بلا عذر شدید بالغ سے بھی ساقط نہیں ہوتا البتہ چونکہ زید مثل مختون کے ہے' نیز چمڑا بھی سخت ہو گیا ہے اس لیے بضرورت ساقط ہو سکتا ہے اس سے امامت میں کوئی فرق نہیں آئے گا' فقہاء نے اس کو باب کراہت میں شمار نہیں کیا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۹۵)

ختنہ کے متعلق ایک مسئلہ

سوال: میرے لڑکے کی ختنہ کے متعلق شک ہے کہ کبھی گھر والے کہتے ہیں کہ ختنہ کیا گیا ہے مگر کھال رہ گئی ہے' کبھی خیال آتا ہے کہ نہیں کرایا' حجام کہتا ہے کہ اگر اب کھال کاٹی گئی تو خطرہ ہے کہ لڑکے سے ہاتھ دھونا پڑے گا' اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے' اللہ کے یہاں مواخذہ تو نہ ہو گا؟

جواب: صورت مسئولہ میں اب ختنہ کرانے کی ضرورت نہیں' ایسی حالت میں خدا کے یہاں مواخذہ نہیں۔ "جبکہ فی الواقع مذکورہ حالت ہو" (م ع) (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۶۱)

کامل سپاری نہ کھلے تو ایسی ختنہ جائز ہے

سوال: میں نے اپنے لڑکے کی ختنہ کرائی' اچھا ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ سپاری کا نصف حصہ ہی کھلا ہوا ہے پورا نہیں' ایسی ختنہ سے سنت ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: ختنہ میں جتنی چمڑی کٹنی چاہیے اس کے نصف حصہ سے زائد کٹ گئی تو ختنہ ہو گئی اور اگر نصف حصہ یا اس سے کم کھال کٹی ہو تو ختنہ دوبارہ کرائی جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۳۸۴)

ختنہ کی کھال کا فروخت کرنا

سوال: ایک ختنہ بینک قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے' دنیا بھر میں روزانہ لاکھوں بچے ختنے کیے جاتے ہیں اور اعلیٰ قسم کی کھال کاٹ کر ضائع کر دی جاتی ہے' آئندہ اس نفیس کھال کو بھی بینک میں محفوظ رکھا جائے گا اور کھال پیوند لگانے کے کام میں لایا جائے گا' کیا یہ استعمال جائز ہو گا؟

جواب: انسان اپنے تمام اجزاء کے ساتھ محترم ہے' ختنہ کی کھال بھی اس کا جز ہے اس کی خرید و فروخت جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۲۹۲)

بال اڑانے والا صابن استعمال کرنا

سوال: ایک صابن بال اڑانے والا ایجاد ہوا ہے' بجائے استرے کے استعمال کیا جاتا ہے؟

جواب: تم نے اس سوال میں صابن کا ایجاد ہونا اور اس میں کسی جز نجس کا شریک نہ ہونا تو لکھا ہے اور کچھ پوچھا نہیں' شاید یہ مقصود ہو کہ اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اگر یہ مقصود ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ جس

جگہ استرے کا استعمال جائز ہے اس جگہ اس کا استعمال بھی درست ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۱۰)

سونے چاندی کے تعویذ کا حکم

سوال: سونے چاندی کے تعویذ خصوصاً لڑکیوں کے گلوں میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں اس لیے کہ وہ برتن کے مانند ہے' زیور کی مثال نہیں۔ ''جو جواز کی گنجائش ہو'' (م'ع) (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۴۸۶)

سونے چاندی کے دانتوں کا حکم

سوال: ایک شخص کے سامنے سے اوپر کا دانت گر گیا ہے' پڑھنے کے وقت ہوا نکلتی ہے' اس شخص کو سونے کے دانت لگوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اختلاف ہے اس لیے گنجائش ہے مگر اولیٰ احتیاط ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۳۷)

چاندی سونے کے دانت' تار اور خول کا استعمال

سوال: بعض مردوں وعورتوں کے دانت کمزوری سے ہلنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دانتوں میں چاندی یا سونے کا خول چڑھواتے ہیں' یا تاروں سے بندھواتے ہیں' کیا اس طرح چاندی سونے کا خول چڑھوانا یا تاروں سے بندھوانا یا دانت لگوانا جائز ہے؟

جواب: امام ابوحنیفہ کے نزدیک سونے کی ممانعت ہے چاندی کی اجازت ہے' امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں کی اجازت ہے' فتاویٰ عالمگیری میں امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے بھی ایک روایت امام محمد کے موافق نقل کی ہے لہٰذا گنجائش ہے اور اس میں مرد وزن کا حکم یکساں ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۹۵)

ایک صحابی کے سونے کا ناک بنانے کا واقعہ

سوال: مظاہر حق میں ہے کہ جہاد میں کسی صحابی کی ناک ضائع ہو گئی تھی تو صحابی نے ناک پر سونے کا خول بنوایا تھا' ان کو جہاد کی وجہ سے اجازت تھی یا عوام کو بھی اجازت ہے؟

جواب: مجھے تو مظاہر حق میں باوجود تلاش کے یہ واقعہ نہیں ملا' خدا جانے آپ نے کہاں سے دیکھ کر لکھا ہے کیونکہ مصباح کے حوالہ سے علامہ شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے زیلعی شرح کنز ص ۱۶ ج ۶ کے حاشیہ پر یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سال قبل کا لکھا ہے اور آپ کہتے ہیں

کہ ایسا جہاد میں ہوا' بدائع' زیلعی ردالمحتار وغیرہ میں لکھا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ یہ ان صحابی کی تخصیص ہو۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۹۵)

چاندی کا خلال کرنا

سوال: ہندہ کو عرصہ سے چاندی کے خلال کی عادت ہے اور پان وغیرہ کھانے کی وجہ سے چھالی اندر کے دانتوں میں پھنس جاتی ہے اور تنکے سے نکالنا مشکل ہوتا ہے' نیز طبیب کہتا ہے کہ چاندی کے خلال سے کوئی نقصان نہ ہوگا تو چاندی کا خلال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: چاندی کا خلال استعمال نہ کریں' تانبے' پیتل وغیرہ کا استعمال کرلیا کریں' اس کے لیے وزن بھی مقرر نہیں' جتنی ضرورت ہو استعمال کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۰)

سرمہ سونے کی سلائی سے لگانا

سوال: اطباء آنکھوں کے لیے یوں بھی اور بسلسلہ معالجات بھی سب سے زیادہ سونے کی سلائی' پھر چاندی کی' پھر جست اور تانبے کی استعمال کرنا مفید لکھتے ہیں' شرعاً بھی یہ استعمال جائز ہے یا نہیں؟ نیز تانبہ یا جست کی سلائی پر اگر نقرہ یا طلاء کا پترہ چڑھالیا جائے تو اس کا استعمال جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: سونے چاندی کی سلائی اگر آنکھ کے لیے مفید ہے تو اس کا استعمال جائز ہے' خالص سونے کی سلائی سے بہتر یہ ہے کہ پترہ چڑھوالیا جائے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۴۹)

جہیز میں سونے چاندی کے برتن دینا

سوال: سونے چاندی کے برتن کا جہیز دینا حرام ہے' جب کہ ظن غالب ان کے استعمال کا ہو' اگر ظن غالب ان کے استعمال کا نہ ہو یا عدم استعمال کی شرط یا قسم دے کر ان چیزوں کا جہیز دیا جائے تو وہ شرعاً جائز ہوگا یا نہیں؟ جواب: جو صورت آپ نے لکھی ہے اس طرح دینا جائز ہوتا جبکہ اور کوئی وجہ منع کی نہ ہوتی' یہاں وجہ رسم وتفاخر کی اتباع ہے اور منع کے لیے یہ بھی کافی ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۳۷)

انگوٹھی میں سونے کا نگ استعمال کرنا

سوال: مرد انگوٹھی میں سونا بطور نگینہ استعمال کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو ہدایہ کی اس عبارت کہ ''حلقہ کا (وزن میں) اعتبار کیا گیا ہے کیونکہ حلقہ انگوٹھی کی حقیقت میں داخل ہے اور نگینہ کا اعتبار نہیں' یہاں تک کہ اگر وہ پتھر کا ہو تو بھی جائز ہے'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: چاندی کی انگوٹھی مرد کے لیے جائز قرار دی گئی ہے اور اس کا وزن متعین کر دیا گیا

کہ اس سے زائد نہ ہو' اس مسئلہ کے ذیل میں صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ حلقہ اور نگینہ کا مجموعی وزن اتنا ہونا مراد نہیں بلکہ وزن کی یہ تحدید حلقہ کے لیے ہے۔ لہٰذا اگر صرف حلقہ کا اتنا وزن ہو اور نگینہ مثلاً پتھر کا ہو کہ مجموعہ کا وزن زیادہ ہو جائے تب بھی درست ہے اگر نگینہ پتھر کا ہو تو اس کی اجازت دی گئی ہے' اگر حلقہ پتھر کا ہو تو اس کو منع کیا گیا ہے' اگر پتھر کے نگینہ میں سونے کی کیل ہو تو اس کی بھی اجازت نہیں' اگر کسی اور چیز کا نگینہ ہو جو کہ مرد کے لیے ممنوع ہو تو اس کی بھی اجازت نہیں چونکہ نگینہ حلقہ کے تابع ہوتا ہے اس لیے اگر وہ سونے کا ہو تو گنجائش معلوم ہوتی ہے' جیسے ازرارِ ثوب کی اجازت ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ص ۳۴۵)

سونے چاندی کی انگوٹھی بنانے کا حکم

سوال: سونے چاندی کی انگشتری اور بوتام (بٹن) بنانا شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو مرد و عورت کے لیے کتنا وزن جائز ہے؟ جواب: سونے چاندی کی انگشتری بنانا شرعاً درست ہے' البتہ مرد کو صرف چاندی کی انگشتری کی اجازت ہے' وہ بھی ایک مثقال ''ساڑھے چار ماشہ'' سے کم' عورت کے لیے کوئی قید نہیں ہے اس کے لیے سونے کی بھی اجازت ہے اور وزن میں بھی جس قدر چاہے استعمال کر سکتی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ص ۳۱۰)

پتھر کے نگ والی چاندی کی انگوٹھی پہننا

سوال: زید شوقیہ اور زینت کی غرض سے چاندی کی انگوٹھی پر پتھر کا نگینہ جڑوا کر پہنتا ہے اس کا یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟ جواب: جائز ہے' بشرطیکہ چاندی ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ص ۲۵۴) ''۴ گرام ۳۷۴ ملی گرام'' (م'ع)

کئی نگ والی انگوٹھی پہننا

سوال: انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں یا ایک ہی نگ کی دو تین انگوٹھی انگلیوں میں پہننا کیسا ہے؟

جواب: ایسی انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں حرام ہے' ایک سے زائد انگوٹھی بھی کوئی مرد نہ پہنے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ص ۳۰۰) ''خواہ کئی انگوٹھی ایک انگلی میں پہنے یا کئی انگوٹھی کئی انگلیوں میں حکم دونوں صورتوں میں منع کا ہے'' (م'ع)

جس قلم کا نب سونے کا ہو اس کا استعمال جائز نہیں

سوال: میرے پاس قلم ہے جس کے نب میں سونے کی ملاوٹ ہوتی ہے' کیا اس کے

استعمال میں کوئی صورت جواز ہے؟

جواب: چونکہ سونا اس میں نصف سے زائد ہے اس لیے جائز نہیں، مگر تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ عام نبوں میں سونا نصب یا اس سے زائد نہیں ہوتا اس لیے جواز کا حکم دیا جائے گا۔

(امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۱۳۶)

اگر دوات کا ڈھکنا چاندی کا ہو

سوال: اگر کسی دوات کا گھیرا اور نیچے کا پیندا پیتل کا اور اوپر بند کرنے کا ڈھکنا چاندی کا ہو تو اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ڈھکنا تابع نہیں بلکہ مستقل ہے اس لیے جائز نہیں بخلاف میخ و پتر وغیرہ کے جب کہ اس کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۱۳۶)

سونے چاندی کے بٹن لگانا جائز ہے

سوال: مردوں کو قمیص وغیرہ میں چاندی سونے کے بٹن لگانا کیسا ہے؟

جواب: چاندی سونے کے بٹن لگانا مردوں کو جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۱۲۹)

تنبیہ: لیکن درجہ احتیاط میں حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کا اس جواز کے قول سے رجوع ثابت ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۱۳۲)

شیروانی وغیرہ میں زائد بٹنوں کا حکم

سوال: شیروانی، اچکن، کوٹ وغیرہ کے آستین کے سرے پر جانب اسفل وکوٹ وغیرہ کی کمر پر اور ٹوپی کے اطراف میں بلا کاج کے محض نمائش وفیشن کے طور پر بٹن لگائے جاتے ہیں، ان کا استعمال جائز ہے یا ناجائز؟ ایسے بٹن لگانے والے کو بے عقل، بے وقوف، بیباک بلکہ سفیہ و فاسق اور غیر متقی کہنا کیسا ہے؟

جواب: یہ بٹن نہ لگانا بہتر ہے لیکن بقصد زینت لگانا مباح ہے، جیسے کامدار جوتوں پر سنہری رو پہلی کلابتوں کا کام جس سے صرف زینت مقصود ہوتی ہے یا جیسے سادہ کپڑوں کے بجائے چھینٹ کا استعمال صرف زینت کے قصد سے کیا جاتا ہے اور یہ سب قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ ......الخ کے ماتحت مباح میں داخل ہیں، فقہاء نے مکان کی برتنوں کے ساتھ تزئین کرنے کو مباح فرمایا ہے، یعنی مکان کے طاقوں میں برتن قلعی دار یا چینی کے چن دینا جس کی غرض صرف زینت ہوتی ہے اسے مباح فرمایا گیا ہے، پس اسی زینت مباح میں یہ بٹن بھی داخل ہو سکتے ہیں، اس کو اسراف قرار دینا اور

لگانے والے کو فاسق سفیہ بتانا تعدی ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۵۲) ''یہ الگ بات ہے کہ کسی امر مباح میں اگر انہماک مخل ہو ادائے حقوق واجبہ میں تو اس امر مباح سے منع کیا جاتا ہے۔'' (م ع)

لاٹھی میں چاندی وغیرہ کی شام لگوانا

سوال: لاٹھی میں شام لوہا' پیتل و چاندی وغیرہ کی کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب: سوائے چاندی سونے کی تو ہر جگہ خواہ اوپر ہو یا نیچے جائز ہے اور چاندی سونے کی اگر پکڑنے کی جگہ ہو تو جائز نہیں' اگر نیچے ہو تو جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۲۹)

چاندی کے کیس کی گھڑی کا استعمال کرنا

سوال: جرمن سلور کا حکم چاندی کا ہے یا نہیں؟ جس گھڑی کا کیس چاندی کا ہو رکھنی جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو اس کو بیچ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر اوپر لوہے پیتل کا خول چڑھوا لے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جرمن سلور کی حقیقت اگر چاندی ہے تو وہ چاندی کے حکم میں ہے ورنہ نہیں۔ (جرمن سلور چاندی نہیں ہے) اور جس گھڑی کا کیس چاندی کا ہو اس کا استعمال جائز نہیں اور لوہے وغیرہ کا خول چڑھانا اس طرح سے کہ چاندی کا ظرف نظر نہ آئے ظاہراً جواز کے لیے کافی ہے اور اس کی بیع میں احقر کے نزدیک کراہت تنزیہی ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۳۳)

سونے کی گلیٹ چڑھی ہوئی گھڑی

سوال: گھڑی پیتل کی ہے' سونے کی اس پر گلیٹ چڑھائی ہے تو مرد اس کو پہنے یا نہیں؟ اور اس کو پاس رکھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: سونے چاندی کی گلیٹ چڑھائی ہوئی گھڑی مرد پہن سکتا ہے لیکن نہ پہننا بہتر ہے اور پاس رکھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۲۱۴)

چڑیا والی گھڑی کا حکم

سوال: زید ایک گھڑی بنانا چاہتا ہے جس میں ایک چڑیا ہوگی' جب گھنٹہ بجے گا تو چڑیا باہر آئے گی اور اس کے منہ سے گھنٹہ کی آواز نکلے گی اور گھنٹہ بجنے کے بعد خود بخود ایک دروازہ کھلے گا اور وہ اندر چلی جائے گی' دروازہ بند ہو جائے گا' ایسی گھڑی بنانا یا اس کی فیکٹری قائم کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جاندار کی تصویر بنانا تو بہرحال ناجائز ہے یہ حکم تو بنانے کا ہے لیکن چونکہ مقصود چڑیا نہیں بلکہ وقت معلوم کرنا مقصود ہے اس کے لیے گھڑی کے پرزے ہوں اور مشینیں سو وہ درست ہیں ان کی بیع بھی

درست ہے لیکن جس طرح دروازے پر کپڑے کا ڈالنا اصل مقصود ہو جو کہ شرعاً جائز ہے مگر اس کپڑے میں تصویر بنی ہوئی ہو یا اس پر چھپی ہوئی ہو تو اس پردہ کو استعمال کرنا قبیح مذموم ہے جس سے ناگواری حدیث پاک میں موجود ہے اسی طرح اس گھڑی کو رکھنا اور استعمال کرنا بھی قبیح اور مذموم ہوگا' بنانے والے اور استعمال کرنے والے کا فرق بھی اس سے واضح ہو گیا' استعمال کرنا خواہ اپنے پاس رکھ کر ہو یا فروخت کر کے ہو۔ (فتاوی محمودیہ ج ۷ اص ۳۵۶) ''غیر جاندار تصویر سے بھی اپنے فن اور صنعت کا مظاہرہ کیا جاسکتا ہے۔'' (م'ع)

چین والی گھڑی پہن کر نماز پڑھنا

سوال: چین دار گھڑی پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: سٹیل چین کا استعمال کرنا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے' ہاں اس کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت ہے اور گھڑی میں اس کا استعمال پہننے کے مشابہ نہیں کہ اس پر زیور پہننا صادق آئے اور اس سے یہ مقصود ہو۔ (فتاوی محمودیہ ج ا ص ۲۵۸) ''ہاں اگر زینت کے لیے بلا گھڑی صرف چین استعمال کی جائے تو اس سے منع کیا جائے گا'' (م'ع)

ظروف بدری کا استعمال کرنا

سوال: پاندان' کٹورہ' پلنگ وا گالدان ظروف بدری (جست کے برتنوں پر چاندی کا کام بنا ہوا' اصل میں بلاد دکن کے ایک شہر کا نام ہے جہاں یہ صنعت ایجاد ہوئی۔ ''فرہنگ آصفیہ ص ۳۸۳ ج ا'') میں استعمال کیسا ہے؟ جواب: شرعاً اعتبار غالب کا ہے' پس اگر بدری میں چاندی یا سونا غالب ہے تو اس کا استعمال ناجائز ہے اور مغلوب ہے تو جائز اور اگر مساوی ہے تو احتیاط عدم جواز میں ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۲۸)

لوہے کے برتن کے استعمال کا حکم

سوال: خالص لوہے کا برتن بلا قلعی جس میں پانی زنگ آلود ہونے سے رنگ بدل جاتا ہے' جائز ہے یا نہیں؟ جواب: برتنوں کا استعمال مکروہ اس وقت ہوتا ہے کہ شریعت میں اس کی ممانعت وارد ہوئی ہو یا وہ مضر اثرات رکھتے ہوں یا کسی کافر قوم کی مشابہت پائی جاتی ہو' لوہے کے برتنوں میں کوئی ممانعت یا کراہت کی وجہ نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۷۵) ''اس لیے استعمال بلاشبہ جائز ہے'' (م'ع)

تانبا پیتل وغیرہ کے برتنوں کا استعمال

سوال: خالص تانبا' جست' پیتل' پھول لوہا میں برتن خواہ قلعی دار ہوں یا نہ ہوں ان میں کھانا کیسا ہے؟ جواب: چاندی سونے کے سوا جس چیز کا برتن ہو اس کا استعمال جائز ہے۔ ''کمال قال

صاحب الجوهرة" لیکن صاحب درمختار نے تانبا اور پیتل میں کھانے کو مکروہ کہا ہے مگر علامہ شامی نے اس کو مقید کیا ہے بے قلعی کے ساتھ پس اس حمل پر صاحب جوہرہ اور درمختار کے کلام میں تطبیق ہوگئی کہ جواز مخصوص ہے قلعی کے ساتھ اور کراہت بے قلعی کے ساتھ۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۱۲۸)

تانبا کے برتن پر چاندی کی قلعی

سوال: تانبا وغیرہ کے برتن پر اگر چاندی یا سونے کی قلعی کرا کر استعمال کرے؟

جواب: تانبے کے برتن پر سونے چاندی کے پانی سے اگر اس طرح قلعی کر دی جائے کہ اس سے مستقلاً الگ نہ ہو سکے تو اس کی گنجائش ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ص ۳۸۵)

ہندوانہ زیبائش

سوال: مشرقی اضلاع میں رواج کے مطابق مسلمان عورتیں بھی مانگ میں سیندور بھرتی ہیں' ماتھے پر بندیا لگاتی ہیں' پیر کی انگلیوں میں بچھوے پہنتی ہیں اور ساڑھی کا استعمال کرتی ہیں' از روئے شریعت اس قسم کی زیبائش کا کیا حکم ہے؟ جواب: یہ چیزیں اصالتاً غیر مسلموں کی ہیں' بعض تو محض قومی ہیں اور بعض میں مذہبیت کی شان ہے ایسی چیزوں کا اہل اسلام کو اختیار کرنا منع ہے' قسم ثانی کا استعمال قسم اول سے زیادہ سخت ہے اور اس کی ممانعت بھی شدید ہے اور جس جگہ یہ چیزیں اہل اسلام میں غیر مسلموں کی صحبت کے اثرات سے کچھ پھیل گئی ہے یا نومسلموں میں ترکہ آباء کی حیثیت سے باقی رہ گئی ہیں' وہ بے علم اور بے عمل مسلمانوں میں ہیں' ان کی اصلاح لازم ہے نہ کہ اشاعت۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ص ۱۳۱) "اصلاح میں مناسب طریق اختیار کرنا ضروری ہے' کہیں اصلاح کی جگہ افساد نہ ہو جائے" (م'ع)

تجمل اور سادگی میں منافات نہیں

سوال: حدیث شریف میں ہے کہ سادگی ایمان کی علامت ہے' نیز فرمایا کہ جو شخص دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن رسوائی کا لباس پہنائے گا اور دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اپنے بندے کے اوپر نعمت کا اثر دیکھیں' پس اگر نعمت کا اثر دکھانے میں شہرت ہو تو پھر مطابقت کیسے ہوگی اور لباس شہرت کا ہو مگر پہننے والے نے اس کا ارادہ نہیں کیا تو یہ لباس اس کے حق میں جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: نبی علیہ السلام کے قول "ثوب شہرۃ" کے معنی یہ ہیں کہ کپڑا شہرت کے لیے پہنا ہو'

پس اگر اچھا کپڑا پہننے سے شہرت کا ارادہ نہ کیا تو یہ اس حدیث میں داخل نہ ہوگا اور یہاں بذ ذت یعنی سادگی تکلف و اہتمام کے مقابلہ میں ہے' درمیانی زیبائش اس سے جدا ہے جس کا اثبات دوسری حدیث میں ہے۔ فلامنافات بینھما. (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۳۱۹)

سینٹ اور انگریزی تیل

سوال: عطر یا سینٹ' ایسے ہی انگریزی تیل وغیرہ کا استعمال کرنا جائز ہے یا محض خلاف اولیٰ ہے؟

جواب: جب تک ان میں ناپاکی کا یقین یا ظن غالب نہ ہو ان کا استعمال جائز ہے اور یقین یا ظن غالب ناپاکی کا ہو جائے تو جائز نہ ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۸۳) ''بعض سینٹ میں الکحل شامل ہوتا ہے اور اس کی مقدار بھی لکھی ہوتی ہے اسے استعمال نہ کیا جائے'' (م ع)

سینٹ کا استعمال میں لانا

سوال: جس طریقہ سے عطر کا استعمال کرنا سنت ہے تو کیا ایسے ہی سینٹ کا استعمال بھی درست وسنت ہے؟ جواب: سینٹ میں اگر کوئی نجس چیز نہیں ہے تو اس کا استعمال میں لانا درست ہے' مطلقاً خوشبو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوب تھی' سینٹ اس زمانے میں نہیں تھا اس لیے اس کو سنت تو نہیں کہا جائے گا' سنت تو مخصوص طور پر اس خوشبو کو کہا جائے گا جس کو آپ نے استعمال فرمایا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۹۹)

دلہن کیلئے خوشبو استعمال کرنا

سوال: شادی میں دلہن کے بناؤ سنگار میں خوشبودار تیل استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے' تفصیل اس کی یہ ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو اور رنگ پوشیدہ ہو' یعنی بے رنگ ہو' یا بہت ہی ہلکا رنگ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو پوشیدہ ہو' یعنی خوشبو بے حد ہلکی پھلکی ہو کہ اِدھر اُدھر نہ اڑے' عورت کی یہ خوشبو اس وقت ہے جبکہ وہ گھر سے باہر کہیں جانا چاہے لیکن اگر شوہر کے پاس ہو تو جیسی خوشبو چاہے استعمال کرے۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۶۳)

بیوہ عورت کا زیور پہننا

سوال: بیوہ عورت کا کانچ کی چوڑی اور سونے چاندی کی چوڑی پہننا کیسا ہے؟ عورتوں کو چاندی سونے کے علاوہ دیگر چیزوں کے زیور پہننا کیسا ہے؟

جواب: بیوہ کو بعد عدت زیور، کانچ وغیرہ کی چوڑی سب درست ہے۔ جس زیور میں کفار سے مشابہت نہ ہو عورت کے لیے سب جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ص ۳۸۹) ''بعض عورتیں ربڑ کی چوڑی پہننا ناجائز سمجھتی ہیں، یہ غلط ہے، اس میں کوئی قباحت یا کراہت نہیں'' (م، ع)

جو سات مقام پر عورت کو زیور پہننا مشہور ہے

سوال: جو سات مقام پر عورت کو زیور پہننا مشہور ہے تو وہ مقام کون کون سے ہیں؟

جواب: وہ مواضع یہ ہیں سر، گردن، بازو، کہنی، ساق، گردن بند، بازو بند، استوانہ، خلخال، پس ان میں سے اگر اعضاء مزوجہ کو ایک ایک شمار کیا جائے تو پانچ جگہ اور اگر دو دو گنے جائیں تو آٹھ جگہ ہوتی ہیں، البتہ اگر تقدیر اول پر سینہ اور ہر دو گوش کہ موضع قلادہ اور قرط ہے لیا جائے تو سات پورے ہوتے ہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۱۹۸)

لڑکیوں کے کان چھدوانا کیا مسنون ہے؟

سوال: لڑکیوں کو کان چھدوانا مسنون ہے یا مکروہ؟ جواب: لڑکیوں کے کان میں بالی وغیرہ کے لیے سوراخ کرنا درست ہے، ناک کا سوراخ بھی کان کی طرح درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۶ص ۳۶۱) ''مسنون یا مکروہ کی بحث نہیں مباح ہے'' (م، ع)

عورتوں کے لیے پازیب پہننا

سوال: عورتوں کے لیے پازیب پہننا جائز ہے یا نہیں اور آیت وَلَا یَضْرِبْنَ ......الخ کا شان نزول کیا ہے؟ اور اگر پازیب میں آواز نہ ہو تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب: سونے چاندی کا ہر قسم کا زیور زینت کے لیے پہننا عورت کو جائز ہے، البتہ وہ زیور جس کو پہن کر چلنے سے آواز نکلتی ہو فتنہ کے خوف سے اس کا استعمال جائز نہیں اور آیت مذکورہ وَلَا یَضْرِبْنَ ......الخ کا شان نزول بھی یہی ہے۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۴۳۳)

ناک میں نتھ پہننا

سوال: ناک میں نتھ پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۴۲۴) ''نتھ ایک زیور ہے جو زینت کے لیے پہنا جاتا ہے'' (م، ع)

عورتوں کو چاندی سونے کے علاوہ زیورات پہننا

سوال: عورتوں کو سوائے سونے چاندی کو دوسری چیزوں کے زیورات پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عورتوں کو سب قسم کا زیور درست ہے بشرطیکہ اس میں مشابہت کسی بددین کی نہ ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۹۵) ''اور انگوٹھی سونے چاندی کے علاوہ نہ ہو'' (م'ع)

عورت اپنے بالوں کو اپنی چوٹی میں ملا سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: عورت اگر اپنے گرے ہوئے بالوں کو جمع کر کے اپنی چوٹی میں ملائے تو کیا حکم ہے؟ اگر کالے تاگے کی ربن جو بالوں کے مشابہ ہوتی ہے ملائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: عورت اپنے گرے ہوئے بالوں کو بالوں میں نہ ملائے' ممنوع ہے' تاگا لگا سکتی ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج۶ ص ۲۶۶)

عورت کے سر کے بالوں کی دو چوٹیاں بنانا کیسا ہے؟

سوال: مسئلہ یوں ہے کہ میں کالج کی طالبہ ہوں اور اکثر دو چوٹی باندھ لیتی ہوں' لیکن ایک دن میری سہیلی نے مجھے بتایا کہ دو چوٹی کا باندھنا سخت گناہ ہے اور مجھے قبر کے مردے کا حال بتایا کہ جس کے پیروں کے انگوٹھے میں بال بندھ گئے تھے میں نے تصدیق کے لیے اپنی خالہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی مجھے یہی کہا کہ یہ گناہ ہے اور مزید یہ بھی بتایا ہے کہ میک اپ کرنا' ٹائیٹ کپڑے اور فیشن ایبل کپڑے پہننا بھی گناہ ہے اور ساتھ میں وہی واقعہ جو میری سہیلی نے سنایا تھا' سنایا۔ اس دن سے آج تک میں نے دو چوٹی نہیں باندھی لیکن میری دوسری سہیلی کا کہنا ہے کہ یہ سب وہم پرستی کی باتیں ہیں' وہ اصرار بھی کرتی ہے کہ میں دو چوٹی باندھوں' برائے مہربانی مجھے اسی ہفتے کے صفحے میں جواب دے کر اس پریشانی سے نجات دلائیں' میں آپ کی بہت مشکور رہوں گی؟

جواب: اس مسئلے میں ایک اصولی قاعدہ سمجھ لینا چاہیے کہ مسلمان کو ایسی وضع قطع اور لباس کی ایسی تراش خراش کرنے کی اجازت نہیں۔ جس میں کافروں یا فاسقوں اور بدکاروں کی مشابہت پائی جائے۔ اگر کوئی شخص (خواہ مومن مرد ہو یا عورت) ایسا کرے گا تو اس کو کافروں کی شکل وصورت محبوب ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی موجب ہے' دو چوٹیوں کا فیشن بھی غلط ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۶۴)

کلپ کا استعمال کرنا

سوال: کلپ ایک زیور ہوتا ہے جس کو عورتیں سر کے بالوں میں لگاتی ہیں' اس کا استعمال جائز

ہے یا نہیں؟ جواب: کلپ بالوں میں لگانا عورتوں کے لیے جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ ناپاک نہ ہو اور کفار و فساق کا شعار نہ ہو کہ اصل جواز ہے اور ممانعت وجوہ مذکورہ پر ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۵۰)

نائلون کی چوٹی کا استعمال

سوال: نائلون کے بالوں کی چوٹیاں استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ان بالوں کو سر کے بالوں سے اس طرح ملانا جس سے دیکھنے پر سر کے اصلی بال معلوم ہوں۔ یہ خداع ہے' درست نہیں۔ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْ صِلَةَ الحدیث (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۵۶) ''ہاں اگر محض چوٹی یا ربن ہو تو استعمال درست ہے'' (م' ع)

کس رنگ کا کپڑا ناجائز ہے؟

سوال: کپڑے میں کس کس قسم کا رنگ ناجائز ہے؟ جواب: عورتوں کے لیے ہر قسم کا رنگ جائز ہے' اور مردوں کے لیے کسم اور زعفران بالاتفاق ممنوع ہے اور سرخ میں اختلاف ہے' حرام' مباح' مستحب' مکروہ تنزیہی اور قول اخیر مفتی بہ ہے اور باقی سب رنگ جائز ہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۲۵)

حکم لہنگا' نکاح بیوہ' عورتوں کا بازار جانا اور چوٹی وغیرہ

سوال: مسلمان عورتوں کا لہنگا پہننا' بیوہ عورتوں کو نکاح ثانی سے روکنا' عورتوں کا بازار جانا' داڑھی منڈانا یا کتروانا' مونچھیں بڑھانا' سر میں پٹھے رکھنا' خط بنوانا اور چوٹی رکھنا شریعت میں ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سب امور معصیت ہیں' بعض صغیرہ' بعض کبیرہ اور بوقت اصرار سب کبیرہ ہو جاتے ہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۲۳)

سیاہ موتیوں کا ہار پہننا

سوال: یہاں پر شادی شدہ عورتیں گلے میں ایک زیور کالے موتیوں کا پہننا ضروری سمجھتی ہیں' بعض کالے موتی دھاگے میں ڈال کر اور بعض سونے کے تار میں جڑوا کر؟ جواب: کالے موتیوں کا ہار پہننا سہاگن کے لیے شرعاً لازم نہیں' اس کی پابندی غیر ضروری ہے' اس کو ترک کر دیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۷۵) ''تاکہ یہ رسم ختم ہو اور مباح کو واجب کا درجہ نہ دیا جائے'' (م' ع)

کئی کئی جوڑی جوتے رکھنا

سوال: تعلیم الدین میں حضرت نے فرمایا کہ جوتے بکثرت بنوائے جائیں اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: تعلیم الدین میں جس لفظ کا یہ ترجمہ ہے وہ وَاسْتَكْثِرُوْا ہے اس کے معنی میں دو احتمال ہیں۔ ایک وہ جس کو میں نے سمجھا یعنی کئی کئی جوڑے رکھنا' دوسرے وہ جو اہل علم سمجھے یعنی اکثر اوقات جوتہ پہننا اور ننگے پاؤں نہ رہنا اور جب حاجت متحقق ہو اور مانع یعنی تفاخر و تشبہ مرتفع ہو تو معنی اول راجح ہے اور محمل ثانی یعنی کثرت استعمال بھی محتمل ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۳۱۹) ''یہ حکیم الامت علیہ الرحمتہ کی رائے ہے ورنہ اہل علم کے نزدیک خیر القرون کے حالات پر نظر کرنے سے محمل ثانی راجح ہے۔'' (م ع)

سوال متعلق بالا: تعلیم الدین باب پوشش و زینت باب ۳۷ میں جوتی کئی کئی جوڑی رکھو یہ ادب ماخوذ ہے۔ حدیث جابر سے قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَايَزَالُ رَاكِبًا مَاانْتَعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌo اس حدیث کا موقع بتا رہا ہے کہ سفر اور جہاد میں چلنا پھرنا بہت ہوتا ہے ایک جوڑا کافی نہیں ہوتا اور ٹوٹ جائے تو بسا اوقات خریدنا دشوار ہے' لہٰذا ارشاد فرمایا کہ کئی کئی جوڑی لے لو تا کہ سہولت رہے اور برہنہ چلنا نہ پڑے پس اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو کئی جوڑے رکھنے مسنون ہیں' اور اگر بلاضرورت محض فیشن کے لحاظ سے ابنائے زمانہ کی تقلید سے رکھے تو ناجائز اور یورپ کے ساتھ تشبہ ہے اور اگر بڑائی شان کا لحاظ ہے تو تکبر میں داخل ہے اور حرام اور اس قسم کی حرکتوں سے اجتناب لازم ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ من النعال سے مراد من استعمال النعال مراد ہو جیسا کہ بیان فائدہ سے ظاہر ہے تب تو فرمان شریف کا صرف یہ مطلب ہے کہ کثرت سے جوتی پہن کر چلا پھرا کرو' اگر ایک جوڑا کافی ہو تو ایک ورنہ زائد

جواب: میری مراد بھی یہی ہے کہ جب مقتضی یعنی حاجت متحقق ہو اور مانع یعنی عوارض موجبہ کراہت مثل تفاخر و تشبہ مرتفع ہوں اور محمل ثانی یعنی کثرت استعمال بھی محتمل ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۳۱۹)

فیشن کی چیزیں عورتوں کیلئے

سوال: عورتوں کے لیے کھڑا جوتا پہننا' نیز اونچی ایڑی گرگابی وغیرہ پہننا کیسا ہے؟ اور مردوں کے لیے بوٹ' جوتا پہننا اور عورتوں کے بال بنوانا' کلپ لگانا بالوں کا کھنی پھول بنانا' فراک و جمپر پہننا' چنا ہوا دوپٹہ اوڑھنا' جائز ہے یا نہیں؟ جواب: اس کے لیے اصل کلیہ ہے کہ جو لباس مخصوص ہے مردوں کے ساتھ اس کا عورتوں کو پہننا اور جو عورتوں کے ساتھ خاص ہے اس کا مردوں کو پہننا ناجائز ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مردوں اور عورتوں پر لعنت فرمائی ہے

جولباس کفار وفساق کا شعار ہے وہ سب چیزیں منع ہیں' بعض کی ممانعت زیادہ درجے کی ہے اور بعض کی کم' ان سب کو ترک کرکے صلحاء کا لباس اختیار کرنا چاہیے۔" اس کلیہ سے تمام جزئیات کا جواب نکل آیا" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۹۸)

مردوں کے لیے مہندی لگانا

سوال: مہندی لگانا مردوں کو کیسا ہے؟ جواب: مردوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا مکروہ ہے کیونکہ اس میں عورتوں سے مشابہت ہے۔" داڑھی میں لگانا مکروہ نہیں" (م'ع) (فتاویٰ احیاء العلوم ج ا ص ۲۷۰)

زینت وجمال کے لیے سرمہ لگانا

سوال: زینت اور جمال کسے کہتے ہیں؟ زینت یا جمال کی نیت سے سرمہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: زینت کا مفہوم بناؤ سنگار معلوم ہوتا ہے" جس کا مطلب دوسرے کی نگاہ میں اچھا بننے کے لیے اہتمام کرنا" اور جمال کے مفہوم میں یہ بات نہیں پس زینت کی نیت سے سرمہ لگانا مکروہ ہے اور جمال کی نیت سے مکروہ نہیں بلکہ بلا کراہت جائز ہے۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج ا ص ۲۷۹)

بکری کے پتہ کا سرمہ بنانا

سوال: بکری کے پتہ میں دوائیں ملا کر بطور عرق کے آنکھ میں ڈال سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بکری کا پتہ کھانا تو ناجائز ہے لیکن سرمہ وغیرہ میں ملا کر آنکھ میں لگانے کی گنجائش ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۳۲۶)

شادی میں سہرا پڑھنا

سوال: شادی میں سہرا پڑھنا کیسا ہے؟ بسا اوقات اس کے اشعار شہوت انگیز ہوتے ہیں' عورتوں کا اژدہام بھی ہوتا ہے اور جب مسجد میں پڑھتے ہیں تو شور بھی ہوتا ہے اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ جواب: نفس سہرا پڑھنے کا ثبوت خیر القرون سے نہیں ہے بلکہ کچھ زمانے سے اس کا رواج ہو رہا ہے' پس جب کہ یہ بعد کی ایجاد ہے اور اس کے مضامین شہوت انگیز ہوتے ہیں عورتوں کا ہجوم بھی ہوتا ہے تو سہرہ مذکور کا پڑھنا درست نہیں' ہاں مسجد سے باہر پڑھنے میں مضائقہ نہیں' بشرطیکہ اس کے اشعار شہوت انگیز نہ ہوں اور مبالغہ سے خالی ہوں۔" اور عورتوں کا مجمع بھی نہ ہو" (م'ع) (فتاویٰ احیاء العلوم ج ا ص ۲۵۳)

پانی کو عبور کرتے ہوئے رانیں کھولنا

سوال: جب پانی عبور کرنا ہو اور پانی گھٹنوں سے اوپر تک ہو تو تہبند کو رانوں تک اٹھانا اور گھٹنے و ران کھولنا اور اس طرح پانی عبور کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے کسی کے سامنے اس حصہ بدن کا کھولنا جائز نہیں نماز میں نہ خارج' اس حکم میں عالم و غیر عالم سب کا حکم ایک ہے جو شخص گھٹنے کھولے اسے نرمی سے منع کیا جاوے۔ جو ران کھولے اسے سختی سے منع کیا جاوے' البتہ اگر گھٹنے اور رانیں پانی میں چھپ جائیں اور کپڑا پانی کے بالکل قریب رہے کہ بدن کسی کو نظر نہ آئے تو اس طرح عبور کرنا شرعاً درست ہے۔" یا اس وقت وہاں کوئی آدمی دیکھنے والا نہ ہو" (م'ع) (فتاوی محمودیہ ج ۸ ص ۲۹۹)

پی ٹی (P.T) میں نیکر پہننے کا حکم

سوال: جناب مفتی صاحب! بندہ پی اے ایف (PAF) رسالپور میں ملازم ہے جہاں تمام ملازمین نیکر پہن کر پی ٹی (فوجی مشقیں) کرتے ہیں جس سے ران وغیرہ ننگے ہوتے ہیں' میں نے افسران بالا کو درخواست دی کہ چونکہ نیکر میں پردہ نہیں رہتا اور اسلام کا حکم یہ ہے کہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک مخفی ہونا چاہیے اس لیے مجھے پی ٹی (P.T) کے موقع پر پتلون پہننے کی اجازت دی جائے۔ جواب میں مجھے یہ کہا گیا کہ اس کے لیے قرآن مجید یا حدیث شریف سے حوالہ پیش کروں۔ آپ سے استدعا ہے کہ جلد از جلد قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں اور اگر مناسب سمجھیں تو ایک سے زائد احادیث کا حوالہ بھی دے دیں۔ واضح ہو کہ نیکر ہم اپنی خوشی سے نہیں پہنتے بلکہ کھیل کود یا بعض دیگر فوجی مشقوں میں نیکر پہننا گورنمنٹ نے لازمی قرار دے رکھا ہے۔ امید ہے اس اہم شرعی مسئلہ میں آپ ضرور رہنمائی فرمائیں گے؟

جواب: مسلمان کے لیے ستر عورت کا چھپانا ہر حالت میں فرض ہے اور بلا عذر شرعی اس کے خلاف کرنا قانون اسلامی کی رو سے سخت گناہ ہے۔ قرآن و حدیث کی نصوص اس پر شاہد ہیں۔ من جملہ ان نصوص کے خداوند قدوس کا ارشاد گرامی ہے:

خذوا زینتکم (الآیة) ای مایواری عورتکم.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

عن عبدالرحمٰن بن ابی سعید الخدری عن ابیہ ان رسول اللہ صلی

اللہ علیه وسلم قال لاینظر الرجل الی عورة الرجل ولا المرأة الی عورة المرأة ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحدٍ ولا تفضی المرأة الی المرأة فی الثوب الواحد. (مسلم ج ۱ ص ۱۵۴)

مسلم شریف کے ستر عورت کے باب میں جتنی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہیں اس کی شرح میں علامہ نووی رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس باب میں جتنی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان سے یہ حکم ثابت ہوا ہے:

ففیه تحریم نظرالرجل الی عورة الرجل والمرأة الی عورة المرأة وهذا لاخلاف فیه وکذلک نظرالرجل الی عورة المرأة والمرأة الی عورة الرجل حرام بالاجماع.

آدمی کا آدمی کے عورت (ستر) کو دیکھنا اور عورت کا عورت کے عورت (ستر) کو دیکھنا حرام ہے اور اس میں کچھ خلاف نہیں ہے۔ اسی طرح آدمی کا عورت کے عورت (ستر) کو دیکھنا اور عورت کا آدمی کے عورت (ستر) کو دیکھنا بالاجماع حرام ہے۔

اب آدمی کے عورت کی تحدید کیا ہے یعنی اس کے بدن کا کتنا حصہ عام حالات میں عورت ہے جس کا چھپانا اس پر فرض ہے؟ تو یہ احادیث سے بھی ثابت ہے اور فقہاء اسلام نے بھی اس کی تحدید کی ہے:

قال علیه السلام عورة الرجل بین سرته الی رکبته. (الحدیث) (اخرجه الحاکم فی المستدرک)

نیز امام نووی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: واما ضبط العورة فعورة الرجل مع الرجل مابین السرة والرکبة. اور الدرالمختار میں ہے: ووجوبهٗ عام ولو فی الخلوة علی الصحیح الی قوله وهی للرجل ماتحت رکبته

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ رکبۃ (گھٹنہ) بھی عورت کا (پردہ) ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: فالرکبة من العورة لروایة الدارقطنی ماتحت السرة الی الرکبة من العورة ولحدیث علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الرکبة من العورة.

ان نصوص اور فقہاء کرام کی عبارات کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ آدمی کو ستر عورت کا چھپانا فرض ہے اور کسی حالت میں بھی اس کو ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ فقط واللہ اعلم (فتاویٰ حقانیہ ج ۲ ص ۴۲۵)

نقش ونگار والے مصلّی پر نماز پڑھنا

سوال: ایک مصلّی ایسا ہے کہ اس پر مسجد نبویؐ و کعبۃ اللہ وغیرہ کا نقش ہوتا ہے' اگر ایسے مصلّی کے ان نقوش پر پیر پڑ جائے تو شرع میں کیا حکم ہے؟ جواب: کعبہ وغیرہ کا جو نقش مصلّی پر ہوتا ہے چونکہ وہ اصل نہیں ہے بلکہ اس کا ایک مصنوعی نقشہ ہے۔ لہٰذا اس کا احترام ضروری نہیں اور مسلمانوں کے دل میں اس کی عظمت ہوتی ہے' اہانت کا خیال بھی نہیں ہوتا' اس لیے اگر نادانستہ اتفاقاً پیر پڑ جائے تو کوئی گناہ نہ ہوگا اور بہتر تو یہ ہے کہ ایسے جائے نماز پر نماز نہ پڑھی جائے کہ خشوع وخضوع میں خلل ہوگا اور نماز کی روح خشوع وخضوع ہے' بغیر اس کے نماز بے جان ہے۔ "ایسے مصلّوں وغیرہ کی ایجاد غیروں کی خطرناک چال ہے جس سے عام مسلمان غافل ہیں" (م'ع) (فتاویٰ رحیمیہ ج۶ ص۲۷۴)

ناپاک تیل و چربی سے بنے ہوئے صابن کا حکم

سوال: اگر ناپاک تیل یا چربی سے صابن بنالیا جائے تو اس صابن کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب صابن بنانے سے اصل حقیقت بدل گئی تو وہ پاک ہے۔ (شامی ج۱ ص۲۲۰)

"خواہ وہ صابن نہانے کا ہو یا کپڑے صاف کرنے کا" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج۵ ص۱۵۹)

خنزیر کے خشک پاخانہ سے پکا ہوا برتن

سوال: خنزیر وغیرہ کے خشک پاخانہ سے مٹی کا برتن پکا ہوا استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جزئیہ نہیں دیکھا' کلیات سے جواز معلوم ہوتا ہے "احتراز واجتناب بھلا معلوم ہوتا ہے" (م'ع) (امداد الفتاویٰ ج۴ ص۹۱)

شراب کی بوتل دھونے کے بعد استعمال کرنا

سوال: ایک صاحب عرق کشید کرتے ہیں اور شراب کی بوتلوں کو صاف دھو کر ابال کر اس میں عرق رکھتے ہیں' کیا یہ جائز ہے؟ جواب: بوتل دھونے اور ابال دینے کے بعد بالکل پاک ہو جاتی ہے اس میں عرق گلاب رکھنا درست ہے اور عرق ناپاک نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۵ ص۱۶۵)

گوبر کی آگ پر پکا ہوا کھانا کھانا

سوال: آج کل لوگوں کی کثیر تعداد گوبر کے اپلوں سے کھانا تیار کر کے کھا رہی ہے' میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا شرعی طور پر اپلوں کی آگ پر کھانا پکانا جائز ہے؟ اور کیا اپلوں کی آگ سے تیار کی ہوئی چیز کھانا جائز ہے؟ جواب: یہ جائز ہے۔ (آپ کے مسائل ج۷ ص۱۷۶)

ذرائع معاش اور انتظام رہائش

کیا تعمیر مکان کیلئے وقت مقرر ہے؟

سوال: مکان تعمیر کرنے کے لیے شریعت میں کوئی وقت مقرر ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی وقت مقرر نہیں' جب ضرورت ہو بقدر ضرورت بنانے کی اجازت ہے۔ "ہر شخص کی ضرورت دوسرے شخص سے جدا ہو سکتی ہے اسی کا اعتبار ہے' ہاں وہمی ضرورت اور فضولیات سے محض مٹی پانی میں رقم برباد کرنے کی اجازت نہیں" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۷۹)

اونچا مکان بنانے کی حد

سوال: مکان کس قدر اونچا بنوانا درست ہے' زید کہتا ہے کہ چھ گز سے زیادہ اونچا مکان بنوانا نہ چاہئے؟

جواب: ضرورت سے زائد تعمیر ناپسند ہے مگر جس قدر کہ ضروری ہو اور چھ گز کی کچھ قید نہیں' ہر شخص کی ضرورت مختلف ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۶۳)

زمین کو چک بندی سے بچانے کی ترکیب

سوال: زید کی ایک زمین جس پر وہ اپنے دادا کے زمانے سے قابض ہے اور اس پر درخت بھی لگا چکا ہے' اب معلوم ہوا کہ وہ زمین بنجر ہے' لہٰذا گرام سماج کی ملکیت ہے اور بوقت چک بندی زید کی ملکیت سے نکل جائے گی لیکن ایک صورت اس کے بچانے کی ہے کہ زمیندار سے زمینداری ٹوٹنے سے پہلے باغ لگانے کی اجازت نامہ حاصل کر لیا جائے تو ایسا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ زمین کا مالک ہے اور اس کی یہ مملوکہ زمین اس طرح بچ سکتی ہے تو اس ترکیب کو اختیار کرنے کی گنجائش ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۴)

۱۰ رمحرم اور ۱۲ ربیع الاول کو کاروبار بند رکھنا

سوال: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ۱۰ رمحرم اور ۱۲ ربیع الاول کو کاروبار بند رکھنا چاہیے اور کچھ مخالفت کرتے ہیں' شرعاً کیا حکم ہے؟ جواب: شریعت کی طرف سے ان دنوں میں کاروبار بند کرنے کا حکم نہیں ہے' اس کو شرعی حکم سمجھنا غلط ہے۔ "۱۲ ربیع الاول میں جو بڑے شہروں میں بڑی خرافات اور دین کے نام سے بددینی کے جلوس اور تفاخر کا سلسلہ جاری ہو گیا' یقیناً قابل ترک ہے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۹۱)

چونگی کی ملازمت کرنا

سوال: ایک شخص چونگی کا داروغہ ہے اس کی نظر سے ایک حدیث گزری کہ جس کے پاس کوئی عذر کرے اور وہ قبول نہ کرے تو اس کو ایسا گناہ ہوتا ہے جتنا کہ چونگی وصول کرنے والے کو اب وہ پریشان ہے؟

جواب: شریعت نے ٹیکس کو حرام کیا ہے اور ٹیکس وصول کرنے والے کے لیے سخت وعید ہے اس کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی' آج کل چونگی کا حال بھی تقریباً ایسا ہی ہے اس لیے جب دوسری ملازمت کو پانے یا گزارے کی صورت ہو جائے تو چونگی کی ملازمت نہ کی جائے' اگر ملازمت کر لی ہے اور دوسری جائز اس سے بہتر موجود ہے تو چونگی کی ملازمت ترک کر دی جائے۔ "مطلب یہ کہ چونگی کی ملازمت نہ کرے اور لگا ہوا دوسرے پیشہ کے لیے کوشاں رہے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۴۷)

تصویر بنانے کی کمائی جائز ہے یا نہیں؟

سوال: میں ٹھیکیداری کا کام کرتا ہوں' رنگ' لوہا' جنگلے وغیرہ کا ٹھیکہ بھی میرے ذمہ ہوتا ہے' بعض لوگ مجھ سے تصویر بھی بنواتے ہیں تو اس کی کمائی میرے لیے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جاندار کی تصویر خود بنانا یا دوسرے کے ذریعے بنوانا ہر طرح ناجائز ہے' مگر اس کی وجہ سے بقیہ تمام لوہے وغیرہ کے کام اور اس کی آمدنی کو ناجائز نہیں کہیں گے' اگر آپ تصویر بنانے کی ذمہ داری نہ لیں' نہ اس کا معاملہ کریں تو بہت اچھا ہے' پھر جس جگہ چاہیں اور جو معاملہ چاہیں کریں' آپ بری ہوں گے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۴۸)

کھیت کٹائی کی اجرت "لائی"

سوال: گندم کاٹنے والوں کو جو محنت "لائی" کے نام سے دی جاتی ہے اس کا کسی قسم کا کوئی تول نہیں ہوتا' وہ جائز ہے یا ناجائز؟ لائی کاٹنا' اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کھیتی کاٹنے کی مزدوری جائز ہے' اگر اجرت متعین ہے اور اگر کسی نے اجرت متعین نہیں کی اور محنت دیتے وقت جھگڑا ہوا' مزدور نے کہا یہ کم ہے' مالک نے کہا کہ کم نہیں بلکہ زائد ہے تو اجرت کے مجہول ہونے کی وجہ سے یہ اجارہ فاسد ہے' اسی طرح اگر اجرت کے متعلق شرط کر لی کہ جو گندم کاٹے گا اسی میں سے اجرت دی جائے گی یہ بھی اجارہ فاسد ہے' جواز کی صورت یہ ہے کہ اجرت اور عمل دونوں کو متعین کر لیا جائے اور مزدوری کے متعلق شرط نہ کی جائے کہ اسی اناج سے ہو گی جس کو کاٹا جائے گا' اس طرح جو اناج مزدوری میں ملے گا اس کا کھانا جائز ہے۔ "مثلاً فی بیگھہ گندم کا کھیت کٹائی اجرت ۵ کلو

غلہ دیں گے" (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۴۰)

کرایہ کی سائیکل چوری ہو جائے تو؟

سوال: ایک شخص میری دکان سے سائیکل کرایہ پر لے گیا تھا' اس کا بیان ہے کہ میں نے سائیکل کارخانہ کے دروازے پر رکھی تھی لیکن جب میں واپس آیا تو سائیکل وہاں نہیں تھی' تو اب دکاندار کو سائیکل کی قیمت لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وہ سائیکل امانت تھی' اس کی حفاظت لازم تھی اگر وہ جگہ جہاں سائیکل رکھی تھی محفوظ جگہ نہیں ہے پھر بھی بغیر حفاظت کا انتظام کیے وہاں رکھ دی اور کسی نے اٹھا لی تو حفاظت میں کوتاہی کی وجہ سے دکان دار کو ضمان وصول کرنے کا حق ہے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۴۳۱)

کیمیا بنانے کے لیے خنزیر کا دودھ

سوال: ایک صاحب کیمیا بنانا چاہتے ہیں جس میں خنزیر کا دودھ استعمال ہوتا ہے' کیا قلب ماہیت کے لیے خنزیر کا دودھ استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر خود نہ کرے بلکہ کسی ہندو سے کرائے؟

جواب: خنزیر نجس العین ہے جس کے دودھ سے انتفاع جائز نہیں نہ خود نہ بالواسطہ کیمیا بنانا واجب نہیں۔ "جو اس کے لیے حرام شئی سے انتفاع کی گنجائش تلاش کی جائے" (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۳۷۴)

نئی طرز کی بیت الخلاء بنوانا

سوال: آج کل پاخانہ نئی طرز کا بنایا جاتا ہے جو پانی میں بہا دیا جاتا ہے اور وہ سرکاری نالی میں گر جاتا ہے' فارغ ہونے کے بعد فوراً ہی بذریعہ پانی پاخانہ صاف ہو جاتا ہے' اس قسم کے پاخانے گھر میں بنوانا کیسا ہے؟ جواب: اس قسم کا پاخانہ بنوانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۲۳۲)

دریاؤں میں گھاٹ کا ٹھیکہ لینا

سوال: دریاؤں میں گھاٹ کا ٹھیکہ لینا درست ہے یا نادرست؟ جواب: اگر پل کی لاگت وصول کرنے کے لیے گھاٹ کا ٹھیکہ لیا جائے تو مباح ہے۔ "عموماً نئے پل کی قیمت وصول کرنا ہی مقصود ہوتا ہے جہاں پل خام ہوتے ہیں وہاں دیگر اسباب اباحت پائے جاتے ہیں" (م ع) (کفایت المفتی ج ۹ ص ۲۶۲)

پرائمس چولہا جلانے کا حکم

سوال: آج کل پرائمس بہت رائج ہے' اس میں سپرٹ بھی استعمال کی جاتی ہے اور سپرٹ

شراب کا ست ہے' کیا اس کا استعمال کرنا درست ہے؟

جواب: میتھیلیٹڈ سپرٹ جو چولہے میں جلائی جاتی ہے اس میں مسکر الکحل کے جز نے اس طرح ترکیب پائی ہے کہ میتھیلیٹڈ مسکر نہیں ہے' اس لیے جلانے میں اس کا استعمال جائز ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۴۰)

ازدواجی وخانگی زندگی کے متعلق مسائل واحکام

خطبہ نکاح کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

سوال: عقد نکاح کے وقت خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا سنت ہے یا بیٹھے بیٹھے؟

جواب: اصل خطبوں میں کھڑے ہوکر ہی پڑھنا ہے مگر بیٹھ کر بھی جائز ہے' ہندوستان میں اب عام طور پر یہی رائج ہے' عرب میں بھی اب یہی رواج ہوگیا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۳۷۵) "خطبہ نکاح کا مقصود تذکیر نہیں" (م'ع)

ٹیلی فون پر نکاح کی شرعی حیثیت

سوال: ٹیلی فون پر آج کل نکاح ہوتا ہے' کیا یہ درست ہے اور نکاح ہوجاتا ہے؟

جواب: نکاح میں چونکہ یہ ضروری ہے کہ دو گواہ مجلس نکاح میں حاضر ہوں اور ایجاب وقبول دونوں سنیں۔ اس لیے ٹیلی فون پر نکاح درست نہیں ہوتا' اگر دوسرے شہر یا ملک میں نکاح کرنا ہو تو اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس شہر میں کسی شخص کو اپنے نکاح کا وکیل مقرر کردیں' وکیل اس کی طرف سے دوسرے فریق کے ساتھ دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کرے' اس طرح نکاح صحیح ہوجائے گا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (فتاویٰ عثمانی ج ۲ ص ۳۰۴)

انصار کی بیویوں سے مہاجرین کے نکاح کی صورت

سوال: مکہ سے مہاجرین کا قافلہ جب مدینہ پہنچا تو انصار نے اپنی بیویوں کو مہاجرین کے حوالے کردیا تو اس میں نکاح کی کیا صورت تھی؟

جواب: خاص طور سے کوئی تصریح میں نے نہیں دیکھی' لیکن بجز اس کے اور کوئی صورت نہیں ہوسکتی کہ انصار کے طلاق دینے کے بعد عورت عدت گزارے' پھر مہاجر حسب قاعدہ شریعت

عورت سے نکاح کرے جیسا کہ سعد بن ربیع نے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا تھا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیدوں گا' جب اس کی عدت گزر جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج۱ص ۳۳۹) ''اور اگر دوسری صورت بھی اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تجویز ہوتی وہی ان کے لیے بے غبار صحیح ہوتی''(م'ع)

شادی میں نکاح کے وقت کھجور لٹانا

سوال: شادی میں وقت نکاح کے خرموں کا لٹانا اور لوٹنا جائز ہے یا نہیں؟ اور حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو کہ چھوارے لوٹنے کی بابت ہے معتمد ہے یا نہیں؟

جواب: یہ روایت چنداں معتمد نہیں اور اس فعل سے اکثر چوٹ آ جاتی ہے' اگر مسجد میں نکاح ہو تو بے تعظیمی مسجد کی بھی ہوتی ہے' لہٰذا حدیث ضعیف پر عمل کر کے مسلم کی اذیت کا سبب ہونا اور مسجد کی شان کے خلاف فعل ہونا مناسب نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۶۷)

دلہن سے اجازت کے وقت گواہوں کا ہونا

سوال: دلہن کے سامنے اجازت لیتے وقت گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: دلہن کے سامنے اجازت لیتے وقت گواہوں کا موجود ہونا ضروری نہیں (ہاں بہتر ہے) البتہ ایجاب وقبول کے وقت جس میں عورت کا وکیل یا ولی موجود ہے گواہ ہونا ضروری ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج۲ص ۳۷۵) ''اسی طرح اگر مرد کا وکیل یا ولی ہو اور عورت قبول کرے تو وہاں گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے''(م'ع)

نکاح کے گواہ کیسے ہونے چاہئیں؟

سوال: عقد نکاح کے گواہوں کا عادل ہونا شرط ہے یا نہیں؟

جواب: احناف کے نزدیک عقد نکاح کے لیے گواہوں کا عادل ہونا ضروری نہیں' البتہ ثبوت عندالقاضی کے لیے عدالت ہونا شرط ہے' تحقق نکاح فاسق معلن گواہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج۲ص ۳۷۵)

سید کا غیر سیدہ سے نکاح کرنا

سوال: ایک عورت جو نسباً سید ہے' اس سے کسی شخص نے نکاح کیا جو سید نہیں ہے تو لوگ اسے کافر کہتے ہیں؟

جواب: کیا واہیات ہے' حضرت علیؓ سید نہ تھے اور حضرت فاطمہؓ سیدہ تھیں' حضرت عثمانؓ سید نہ تھے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیوں سے ان کا نکاح ہوا اور یہ سب نکاح حضور صلی اللہ

علیہ وسلم ہی نے کیے تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کافر بنایا۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۷۶)
''نعوذ باللہ من شرور انفسنا'' (م ع)

نکاح کا اعلان بذریعہ دف

(دف ایک قسم کا باجا ہے جسے ہمارے دیار میں ڈغلا اور دیہات میں ڈھپڑا کہتے ہیں۔ م ع)

سوال: گانا بجانا اور سننا جب حرام ہے تو دف باجا کس طرح حلال ہوا؟

جواب: نکاح کے اعلان کا حکم ہے۔ جس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس پر دف بجایا جائے' اگر اعلان بلا دف کے ہو جائے تو اس کی ضرورت نہیں ہے اور دف بھی وہ جس میں جلاجل نہ ہو' جلاجل ''گھونگرو'' کے ساتھ مکروہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۴۰۹) ''سدّ الباب الفتنہ اس سے بھی منع کیا جاتا ہے'' (م ع)

زانیہ کی وضع حمل کے بعد شادی کرنا

سوال: ایک آدمی نے ایک لڑکی سے زنا کیا جس سے ایک بچی پیدا ہوئی تو اب اس لڑکی کی شادی کس سے کرائی جائے؟ زانی سے یا کسی اور سے؟ زانی شادی شدہ بھی ہے اور شراب نوش بھی اور بچی کو عیسائی لے گئے ہیں' اس کے لیے کیا حکم ہے؟ جواب: بحالت حمل تو اسی بدکار لڑکے سے شادی کرا دینا مناسب تھا تاکہ بچی کی بھی حفاظت ہو جاتی' جب کہ یہ مصلحت نہ رہی اور لڑکا زانی شرابی بھی ہے اور عیالدار بھی' نباہ ہو یا نہ ہو' اس لیے دوسرے نیک لڑکے سے شادی کر دی جائے' اگر میسر نہ ہو اس سے کر دی جائے' بچی قبضہ میں کر سکتے ہو تو کوشش کی جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۲۵۵)

عورت کے محرم کون کون ہیں؟

سوال: عورت کے محرم کون کون شخص ہیں اور نامحرم کون ہیں؟

جواب: جس سے نکاح جائز ہے وہ محرم ہے اور جس جس سے نکاح ناجائز ہے وہ نامحرم ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۳۴۴) ''تفصیل ان کی حرمت الآیۃ کے تحت دیکھی جا سکتی ہے'' (م ع)

اندیشہ کی صورت میں محارم سے بھی پردہ

سوال: محرم یعنی حقیقی باپ' بھائی' چچا' تایا' ماموں وغیرہ کے کردار کے مشکوک ہونے کی صورت میں لڑکی کو ان کے سامنے آنے سے شوہر منع کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: فتنہ کا اندیشہ ہو اور بگڑنے کا اندیشہ ہو تو ان سے بھی پردہ کرایا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۲۷۲) ''فقہاء نے خسر سے بھی پردہ کا مشورہ دیا ہے'' (م ع)

کیا نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے پردہ ہے؟

سوال: کچھ لوگوں نے ایسا مشہور کر رکھا ہے کہ عورت کے نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے جس سے نکاح ہوا ہے اس سے پردہ ضروری ہے؟ جواب: عورت کا جس مرد سے نکاح ہوا ہے وہ اس کا شوہر ہو گیا اگرچہ ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو اس سے پردہ نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۲۷۳) "یہ شہرت غلط ہے" (م ع)

مشترکہ مکان میں شرعی پردہ

سوال: جس مکان میں پورا خاندان ساتھ رہتا ہو وہاں پر پردہ قائم رکھنے کی صورت تحریر فرمائیں' جب کہ دیور' جیٹھ یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہوں؟

جواب: باقی بدن تو چھپا ہی رہتا ہے' چہرہ بھی سامنے نہ کریں' خلوت کا بھی موقعہ نہ دیں' ہنسی مذاق سے بھی احتیاط رکھیں' یہ اس وقت جب کہ مکان میں تنگی کی وجہ سے اتنی گنجائش نہ ہو کہ نامحرم کی آمد کے وقت مکان کے اندرونی حصہ میں چلی جاویں' یا پردہ درمیان میں لٹکائیں' اگر گنجائش ہو تو چہرہ چھپا کر بھی سامنے آنے سے اجتناب کریں' یہ تو عورتوں کے حق میں ہے۔

اور مردوں کے حق میں یہ ہے کہ جب مکان میں جائیں' اطلاع کریں اور نگاہ نیچی رکھیں اور ہنسی مذاق اور خلوت سے احتیاط رکھیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۷۳)

جیٹھ اور دیور کے پردہ میں فرق

سوال: عورتوں کے لیے پردہ کے لحاظ سے جیٹھ اور دیور میں کچھ فرق تو نہیں؟

جواب: کچھ فرق نہیں۔ "دونوں سے پردہ واجب ہے" (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۷۳)

خالو سے شرعاً پردہ ضروری ہے

سوال: زید کی لڑکی کو اس کی خالہ نے بچپن میں اپنے پاس رکھ لیا' اب جوان ہونے کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ لڑکی خالو کے پاس نہ رہے کیونکہ شرعاً اس سے پردہ ہے' کیا ہمارا یہ خیال درست ہے؟

جواب: جی ہاں! خالو سے پردہ فرض ہے اور وہ نامحرم ہے' بشرطیکہ اس سے کوئی اور رشتہ رضاعت وغیرہ کا نہ ہو۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۸۶)

اپنی زوجہ کو اجنبی کے سامنے کرنا

سوال: زید اور اس کے رشتہ داروں کی خواہش ہے کہ زید کی بیوی ہندہ ایسے شخص کے سامنے

آئے جو اجنبی محض ہے لیکن ہندہ اور اس کے رشتہ دار اس بات پر راضی نہیں تو اب ہندہ کو شوہر کے قول پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ جواب: اجنبی مرد کے لیے جائز نہیں کہ اجنبیہ کے چہرہ اور ہاتھوں کو بلا ضرورت دیکھے باوجودیکہ شہوت سے مامون ہو خصوصاً موجودہ زمانے میں خوف فتنہ کی بناء پر البتہ بوقت ضرورت دیکھا جا سکتا ہے مثلاً قاضی یا شاہد یا طبیب ہو یا نکاح کرنے کا ارادہ ہو۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص۴۹۴) ''ہندہ کو اپنے شوہر کی اطاعت اس امر میں جائز نہیں'' (م ع)

کافر عورتوں سے مواضع جسم چھپانے کا حکم

فرمایا: جن مواضع جسم کا چھپانا نامحرم مرد سے فرض ہے کافر عورتوں سے بھی ان کا چھپانا فرض ہے مثلاً سر کا کھولنا یا گلا کھولنا نامحرموں کے سامنے جائز نہیں ان مواضع کا کھولنا کافر عورت کے سامنے بھی بلا ضرورت معالجہ کے حرام ہے البتہ اگر ان مواقع کو علاج کی غرض سے کھولنا پڑے تو جائز ہے۔ (الکمال فی الدین للنساء ص۱۸) (اشرف الاحکام ص۱۶۵)

مزدور پیشہ عورت کو سر اور کہنیوں تک ہاتھ کھولنا

سوال: جو عورتیں گھر میں کھانا پکاتی ہیں وہ اکثر گھر میں بے احتیاط رہتی ہیں سر کھلا رکھتی ہیں اور بعض اوقات آٹا گوندھنے میں کہنیاں کھلی رہتی ہیں تو ان کے بارے میں ستر کا کیا حکم ہے؟ آیا بوجہ ضرورت یہ امور ان کے لیے درست ہو سکتے ہیں اور مالک مکان کو کس طور سے احتیاط کرنی چاہیے؟ سر کہنیاں کھلی رہیں؟ جواب: سر کھولنے کی تو ضرورت نہیں البتہ کہنیوں میں امام ابو یوسفؒ اجازت دیتے ہیں اور مواضع غیر مباحہ کو اگر عورت نے ڈھانکے تو مرد کو ''غض بصر'' ''آنکھوں کو پست کرنا'' واجب ہے اور نظر اچانک پڑ جانا معصیت نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج۴ ص۱۹۹)

خوش دامن کا اپنے داماد سے پردہ

سوال: خوش دامن سے پردہ واجب ہے یا نہیں؟ جواب: فی نفسہ تو واجب نہیں لیکن ''جوان خوش دامن سے'' عارض ''جوانی'' کی وجہ سے لکھا ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج۴ ص۲۰۰)

کنواری لڑکیوں کو عورتوں کا عورتوں سے پردہ کرانا

سوال: میں نے لڑکی کو لڑکے کی والدہ پھوپھی اور بہن کو اس لیے دکھلا دیا کہ احادیث کی رو سے خود لڑکے کو دیکھنا درست ہے تو اس کے اقرباء عورتوں کو دیکھنا بھی درست ہو گا؟

جواب: یہ عرف اس حدیث کے خلاف نہیں کیونکہ حدیث سے رویت ثابت ہے نہ کہ ارایت

یعنی حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ لڑکی والے اس خاطب کو خود لڑکی دکھلا دیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ خاطب کو اجازت ہے کہ اگر تمہارا موقع مل جائے تو تم دیکھ لو پس اس طرح جو خاطب کے قائم مقام عورت ہے اس کا دیکھنا بھی حدیث میں حکماً داخل ہوسکتا ہے باقی یہ ہرگز حدیث کا مدلول نہیں کہ لڑکی والے اہل خاطب کو دکھلایا کریں' حدیث اس سے محض ساکت ہے' اگر تجربہ سے نسواں خاطب کو دکھلانا خلاف مصلحت ثابت ہوا ان سے پردہ کرانے کا عرف ہرگز خلاف حدیث نہیں جیسا کہ عورتوں کو دکھلا دینا بھی خلاف حدیث نہیں' شرعاً دونوں شقوں کا اختیار ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۰۰)

اگر وقوع فتنہ نہ ہو تو چہرہ کا کھولنا

سوال: اگر شرعی حجاب موجب بدگمانی کے نہ ہوسکے تو ان اجنبیوں سے جو اس کے چچازاد یا بھائی' دیور' جیٹھ' بہنوئی یا ان کے فرزند وعلیٰ ہذا القیاس اور رشتہ دار ہوں تو ان سے فقط ستر پر کفایت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: حجاب شرعی کا ترک کرنا ہر حال میں موجب گناہ ہے' شر وفساد کے اندیشہ سے ترک کرنا حجاب کا جائز نہیں ہوسکتا' البتہ چہرہ کا ڈھکنا اگر بوجہ اندیشہ شر ترک کر دیا جائے' بشرطیکہ ترک میں فتنہ نہ ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ یہ حجاب بوجہ مصلحت ''وقوع فتنہ'' ہے اور وہ اعضاء جن کا ستر واجب ہے ان کا کھولنا کسی حال میں جائز نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۹۲)

نامحرم ملازم سے پردہ

سوال: زید نے اپنی بیوی کے لیے ایک نامحرم شخص کو ملازم رکھا ہے جو ہر وقت اس کی خدمت یعنی کھانا پکانا اور جھاڑو لگانا اور گھر کے کام میں مشغول رہتا ہے مگر اب وہ بالغ ہوگیا ہے تو کیا اپنے آرام کی خاطر اس کا گھر میں بے روک ٹوک آنا درست ہے' بیگم صاحب اس کو علیحدہ نہیں کرنا چاہتی؟

جواب: نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے اور جب وہ ملازم ہے' گھر کے کام بھی کرتا ہے تو بسا اوقات اس سے خلوت کی بھی نوبت آتی ہوگی اور نامحرم کے ساتھ تنہائی کرنا حرام ہے' لہٰذا اس ملازم کو علیحدہ کر کے کسی عورت یا نابالغ کو ملازم رکھا جائے ورنہ اس سے باقاعدہ پردہ کرنا چاہیے' آرام کی خاطر شریعت کی خلاف ورزی کرنا' خدا اور رسول کے حکم کو نہ ماننا سخت گناہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۷۸)

محرم سے پردہ کی حد

سوال: پردہ دار عورت' بہنوئی' بھائی' پھوپھا' چچا' دیور سے پردہ کس حد تک کرے' یعنی شریعت میں اس کا کیا درجہ ہے اور ہاتھ صرف گٹوں تک اور چہرہ کھول کر سامنے آجائے تو کچھ حرج تو نہیں؟

جواب: بھائی اور چچا سے پردہ نہیں' بہنوئی' پھوپھا' چچازاد بھائی وغیرہ سے پردہ ہے' بالکل ان کے سامنے نہ آئے' اگر ایک ہی مکان میں رہتے ہوں اور مکان میں تنگی ہو تو مجبوراً اتنا پردہ بھی کافی ہے کہ چہرہ ہاتھ نہ کھولے بلکہ گھونگھٹ کرے اور تنہائی میں ایک جگہ ان کے ساتھ نہ ہو اور بے تکلفی ہنسی مذاق نہ کرے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۹۰)

چچی اور ممانی سے پردہ

سوال: چچی اور ممانی سے پردہ کرنا ضروری ہے یا دیگر محارم کی طرح ہیں؟

جواب: یہ دونوں سوتیلی ہوں یا سگی' شرعاً اجنبی ہیں اور ان سے پردہ ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ غیروں سے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۸۹)

قبلہ کی طرف رخ کر کے وطی کرنا

سوال: کیا اپنی رفیقہ حیات سے قبلہ کی جانب وطی کرنے میں کوئی قباحت ہے؟

جواب: قبلہ کی طرف پیر کر کے بیوی سے صحبت کرنا بھی مکروہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۳۹۷)

"قبلہ کا یہ بھی ادب ہے کہ اس کی جانب نہ تھوکے نہ پیشاب کرے نہ بیت الخلاء" (م' ع)

لاعلمی سے حالت حیض میں وطی کرنا

سوال: ایک شخص نے لاعلمی میں حالت حیض میں وطی کی بیوی نے بھی شوہر سے حالت حیض کو نہیں بتایا' بعد میں بتایا تو اس صورت میں گناہ کا مرتکب مرد ہوگا یا نہیں؟ نیز اگر عورت حالت حیض میں بوجہ غلبہ شہوت کے اپنے شوہر کو وطی کرنے پر مجبور کرے تو مرد کو ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے عورت کی جانب سے بھی خطرہ ہے کہ اگر اصرار کو پورا نہ کیا جائے تو کوئی برا فعل نہ کر بیٹھے؟

جواب: اگر حالت حیض میں مرد نے عدم علم کی بناء پر جماع کیا اور عورت کو معلوم ہے تو عورت گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوگی' نیز اگر عورت حالت حیض میں بوجہ غلبہ شہوت کے مرد کو وطی پر مجبور کرے تو مرد کو وطی کرنا بالکل درست نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۷) "ایسے وہمی خطرے تو جملہ محرمات کو مباح کر ڈالیں گے' وہمی مجبوری کا اعتبار نہیں" (م' ع)

پانی مضر ہونے کی صورت میں اجازت جماع

سوال: زوجین میں جب کوئی بیمار ہو کہ پانی ٹھنڈا ہو یا گرم نقصان دیتا ہو تو کیا ایسی صورت میں جماع جائز ہے؟ جواب: جی ہاں! اس کو بیوی سے جماع جائز ہے' اگرچہ پانی اس کو نقصان

دیتا ہو اور جب مرض کی وجہ سے قدرت نہ ہو تو تیمم کر لے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۱ص ۳۸۵) ''کہ غسل کے لیے بھی تیمم صحیح ہے'' (م'ع)

ایک بیوی سے دوسری بیوی کے ہوتے ہوئے ہمبستر ہونا

سوال: ایک آدمی کے دو بیویاں ہیں اور وہ دونوں کو ایک ہی مکان میں رکھتا ہے اور رات کو بھی ایک ہی بستر پر سلاتا ہے اور گاہے ایک دوسرے کے دیکھتے ہوئے ہمبستر بھی ہوتا ہے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دوسری بیوی کے دیکھتے ہوئے صحبت کرنا بے حیائی ہے اور دوسری عورت کا دل دکھانا ہے' ایک عورت کو دوسری عورت کا ستر دیکھنا بھی گناہ ہے' لہٰذا اس سے باز آنا چاہیے۔
(فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ص ۲۵۴)

برہنہ ہمبستری کرنا

سوال: زید اور اس کی بیوی جذبات سے مغلوب ہو کر برہنہ ہمبستری کیا کرتے ہیں' درست ہے کہ نہیں؟

جواب: حیا کا تقاضا یہ ہے کہ چادر وغیرہ اوڑھ لیا کریں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ص ۳۸۷)
''اگرچہ برہنہ ہمبستری کرنا جائز ہے'' (م'ع)

میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو چومنا

سوال: عورت جب پاک ہو تو اس کی شرمگاہ کا ظاہری حصہ پاک ہے یا ناپاک؟
اگر بوقت ہمبستری عورت مرد کی شرمگاہ ''یا اس کا عکس'' منہ میں لیوے تو ایسی حرکتوں میں قباحت ہے یا نہیں؟

جواب: بے شک شرمگاہ کا ظاہری حصہ پاک ہے' لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر پاک چیز کو منہ لگایا جائے اور چوما چاٹا جائے' ناک کی رطوبت پاک ہے' پاخانہ کے مقام کا ظاہری حصہ پاک ہے لیکن کیا اس کو چومنے چاٹنے کی بھی اجازت ہوگی' ہرگز نہیں' اسی طرح عورت کی شرمگاہ کو زبان لگانے کی بھی اجازت نہ ہوگی' کتوں اور حیوانات کی خصلت کے مشابہ ہے' اگر شہوت کا غلبہ ہے تو صحبت کر کے ختم کرلے البتہ اگر عورت صحبت کی درخواست کرنے میں شرم محسوس کرے اور شہوت سے مغلوب ہو کر عضو کو منہ میں لے لے تو معذوری ہے لیکن عادت بنالینا مکروہ ہے۔

غور کیجئے! جس منہ سے پاک کلمہ' قرآن مجید اور دُرودشریف پڑھا جاتا ہے اس کو ایسے خسیس کام میں استعمال کرنے کو دل کیسے گوارا کرسکتا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۳۰۷)

''مومن کا دل ہرگز گوارا نہیں کرے گا'' (مع)

بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھ کر قتل کا حکم

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو کسی کے ساتھ زنا کرتے دیکھا تو غصہ میں آ کر اپنی زوجہ وزانی کو قتل کردیا تو قاتل کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ اگر کوئی عورت غیر شوہر سے مجامعت کرائے تو شوہر کے لیے اس کا قتل جائز ہے یا نہیں؟ اگر شوہر کو اندازہ ہے کہ مرد صرف زجر وتوبیخ سے زنا سے باز رہے گا تو اس کے لیے قتل حلال نہیں اور اگر اندازہ ہے کہ ڈانٹ ڈپٹ سے باز نہ آئے گا تو قتل کرنا حلال ہے اور یہی حکم عورت کا ہے اگر اس نے مرد کی اطاعت بخوشی کی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۲۹)

''غصہ میں غور وفکر کا ہوش نہیں رہتا'' (مع)

شادی سے پہلے زنا کرنے کے بعد توبہ کرنے والی عورت کو طلاق دینے کا حکم

سوال: ایک لڑکی جو بڑے اچھے گھرانے کی شریف لڑکی ہے' نیک سیرت' نماز روزے کی پابند ہے' ایک ایسے ہی لڑکے سے شادی ہوگئی ہے' بیس سال کی عمر میں تین ماہ تک خوشی سے زندگی بسر کرتے رہے' تین ماہ کے بعد لڑکے نے لڑکی سے کہا کہ سچ بتا تو نے کبھی کسی کے ساتھ بدفعلی تو نہیں کی؟ اس پر لڑکی نے کہا کہ آج سے چار سال قبل ایک لڑکے سے میں نے بدکاری کی تھی جس کا کسی کو علم نہیں' اس دن سے لڑکا اپنی بیوی سے نفرت ظاہر کرتا ہے اور طلاق کا ارادہ رکھتا ہے' کیا اس حالت میں طلاق دینا صحیح ہے؟

جواب: توبہ اگر صدق دل کے ساتھ کی جائے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم بھی دل میں ہو تو اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرمادیتا ہے' لہٰذا اگر لڑکی توبہ کرچکی ہے اور اب اس کے حالات درست ہیں تو شوہر کو بھی درگزر کرنا چاہیے اور اس بناء پر طلاق نہ دینا چاہیے۔ (فتاویٰ عثمانی ج ۲ ص ۳۲۹)

بیوی کا پستان منہ میں لینا

سوال: اپنی منکوحہ کا پستان منہ میں لے کر چوسنا وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مرد کو اپنی منکوحہ سے ہر قسم کا نفع اٹھانا درست ہے جیسے رخسار کا چومنا' ہونٹوں کا چومنا وغیرہ' البتہ پستان کا چومنا ٹھیک نہیں ہے کہ اس میں پستان سے دودھ نکلنے پر مرد کے حلق میں جانے کا اندیشہ ہے۔ ''اور عورت کا دودھ پینا بعد مدت رضاعت حرام ہے' گو دودھ پی لینے سے نکاح فاسد نہ ہو'' (م'ع) (فتاوی محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۰)

بیوی کے جسم کو اپنے جسم سے رگڑنا

سوال: اپنی منکوحہ سے اس طرح بغل گیر ہونا کہ جسم کے کسی حصہ پر رگڑنے سے انزال ہو جائے تو کوئی گناہ تو نہیں؟

جواب: میاں بیوی کو ایک دوسرے کے بدن کو مس کرنا درست ہے اور مس ''چھونے'' میں اگر انزال ہو جائے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ (فتاوی محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۱)

شوہر کا عضو مخصوص ہاتھ میں لینا

سوال: اپنی منکوحہ کے ہاتھ میں عضو مخصوص دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر گناہ ہے تو کفارہ ادا کرنے پر بری ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر عورت نے اپنے مرد کا عضو مخصوص پکڑ لیا تو کوئی گناہ نہیں ہوا' البتہ ایسا کرنا کچھ اچھا نہیں ہے۔ ''اگرچہ گناہ نہیں'' (م'ع) (فتاوی محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۰)

بوڑھی بیوی سے جماع کرنا

سوال: اپنی بوڑھی بیوی سے ہمبستر ہونا عندالشرع کیسا ہے؟

جواب: بوڑھی بیوی اگر جماع کی متحمل نہ ہو اور جماع اس کو مضر ہو تو شوہر کو اس سے جماع درست نہیں۔ (فتاوی محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۶)

نابالغہ بیوی سے وطی کرنا

سوال: اپنی نابالغہ بیوی سے وطی کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر نابالغہ بیوی جماع کی متحمل نہ ہو اور جماع اس کو مضر ہو تو اس سے جماع درست نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۷)

لاعلمی سے بیوی کی دُبر میں جماع کرنا

سوال: مرد نے بیوی سے بجائے قبل کے دُبر میں جماع کیا اور گمان یہ ہے کہ قبل ہی میں ہے' فارغ ہونے کے بعد عورت نے بتایا کہ تم نے ناجائز راستہ استعمال کیا تو اس صورت میں گناہ کا مرتکب کون ہوگا مرد یا عورت؟ جب کہ عورت جانتی تھی کہ ناجائز راستہ استعمال ہو رہا ہے؟

جواب: حالت مذکورہ میں بیوی گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوگی' جیسا کہ گزشتہ پہلے ایک مسئلہ سے ظاہر ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ۱۲ ص ۳۱۷)

حالت حمل میں وطی کرنا

سوال: حاملہ بیوی سے وطی کرنا کیسا ہے؟ اگر جائز ہے تو وضع حمل سے کتنے دن پہلے؟

جواب: شوہر کو حاملہ بیوی سے وطی کرنا درست ہے' علاوہ ان ایام کے جب کہ وطی بچے کو مضر ہو اور اس سلسلہ میں حکیم حاذق سے معلوم کرلیا جائے کہ کب وطی بچہ کو مضر ہوتی ہے۔ ''ان ایام کو چھوڑ دیا جائے'' (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۶)

جو شخص لڑکی سے زنا پر اصرار کرے اس کو ہلاک کرنے کا حکم

سوال: زید اپنی لڑکی سے زنا بالجبر کرنا چاہتا ہے' لڑکی اور بیوی اس بات کے لیے قطعاً آمادہ نہیں' بیوی حد درجہ تنگ آنے کے بعد چاہتی ہے کہ یہ کسی طرح مر جائے' تو کیا ایسی صورت میں شوہر کو زہر وغیرہ دے کر مارنا جائز ہے؟ یا خود زہر کھا لے؟ جواب: بیوی کو نہ خود زہر کھانے کی اجازت ہے نہ اس کمینہ شوہر کو زہر کھلانے کی اجازت ہے بلکہ شوہر کو لڑکی سے علیحدہ رکھنے کی ضرورت ہے' اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ لڑکی کی رضامندی سے خاندان میں اس کا نکاح کر دیا جائے' اگرچہ والد رضامند نہ ہو' زید اس بے حیائی اور بدترین معصیت پر اصرار کر رہا ہے' یہ نہایت خطرناک ہے اللہ اس کو ہدایت دے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۹۳)

حائضہ کے ساتھ سونا

سوال: حیض ونفاس کی حالت میں مرد اپنی بیوی کے پاس سو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: سو سکتا ہے۔ ''جماع نہیں کر سکتا کہ جائز نہیں'' (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۴۱۱)

فرج میں وطی پشت کی طرف سے

سوال: اپنی منکوحہ کو اس کی پشت کی طرف سے لے کر لیٹے کہ اعضاء مخصوص پشت کی جانب سے پیشاب کی جانب رہے اس شکل میں کفارہ لازم آئے گا یا نہیں؟

جواب: پشت کی جانب سے بھی جماع شرمگاہ میں درست ہے۔ ''کوئی کفارہ نہیں'' (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۱)

ولادت کے وقت بیوی کی مدد کرنا

سوال: ایک امام صاحب نے ولادت کے وقت اپنی بیوی کی مدد کی' دونوں میاں بیوی نے اس کو انجام دیا لڑکے کو غسل دینے کے بعد کانوں میں اذان دیدی مگر دیہاتیوں نے اس کام پر امام صاحب کو توبہ پر مجبور کیا اور میاں صاحب نے مسجد کی مجلس عام میں توبہ کی' کیا ایسے فعل پر شرعاً یہی حکم ہے؟

جواب: شرعاً یہ فعل ناجائز نہیں' ایسے فعل کی بناء پر امام کے ساتھ تذلیل کا معاملہ کرنا سخت معصیت ہے اور دیہاتیوں اور دیہاتی علماء کو توبہ لازم اور امام سے معافی مانگنا واجب ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۷۰)

شادی شدہ یا بے شادی شدہ کے لیے مشت زنی کا حکم

سوال: ایک شخص شادی شدہ نہیں ہے' مشت زنی کرتا ہے عمر رسیدہ شخص ہے' ایک شخص کی شادی ہو چکی ہے' وہ بھی اس لعنت میں مبتلا ہے' دونوں کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: بعض روایات میں اس کام کے کرنے والے پر لعنت وارد ہوئی ہے جس کی شادی ہو چکی ہے اور بیوی سے صحبت کا موقعہ بھی ہے اس کے لیے یہ فعل زیادہ شنیع ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۵۷)

عضو کو رانوں میں دبا کر انزال کرنا

سوال: تفخیذ یعنی عضو مخصوص کو رانوں میں دینا شہوت کے ساتھ اور انزال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تفخیذ بلا ضرورت حرام ہے اور اضطرار میں ہو تو مباح ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۲۴۹) ''اضطرار کا مطلب کسی عالم سے زبانی معلوم کر لیا جائے'' (م ع)

ربڑ کی عورت سے مباشرت کا حکم

سوال: ایک شخص نیم پاگل ہے' ایک حاذق حکیم نے علاج جماع کرنا بتلایا ہے مگر اس سے کوئی

شادی کرنے کے لیے تیار نہیں تو کیا اس کو مصنوعی ''ربڑ'' کی عورت سے جماع کرنا جائز ہے وہ عورت امریکہ نے تیار کی ہے اس میں پھونک بھردی جاتی ہے جس کی وجہ سے اس میں عورت کی صورت اور جنسی اعضاء ابھرآتے ہیں اور بعینہ عورت معلوم ہوتی ہے اس میں ایسی صنعت ہے کہ وہ متحرک بھی ہوتی ہے اور ملازم جو اپنی بیویوں سے دور رہتے ہیں کیا وہ بھی اس کا استعمال کرسکتے ہیں؟

جواب: مصنوعی عورت کے ساتھ جماع سے وہ فائدہ نہیں ہوسکتا جس کا ڈاکٹر یا طبیب نے مشورہ دیا ہے اس طبیب سے استصواب کرلیا جائے' جنسی خواہش جائز طور پر دو طرح سے پوری کی جاسکتی ہے جس کی قرآن نے صراحت کی ہے' ایک بیوی' دوسری لونڈی اور باندیاں۔ ''اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِھِمْ اَیْ مِنْ زَوْجَاتِھِمْ اَوْمَامَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ اَیِ السَّرَارِیُّ ''جلالین'' آگے قرآن کہتا ہے: ''فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَاءَ ذَالِکَ ......الخ'' امام مالک اور امام شافعی نے اس آیت سے ثابت کیا کہ مشت زنی حرام ہے اور فقہاء احناف نے مکروہ تحریمی کہا ہے ''لحدیث ناکح الید ملعون'' البتہ اگر کوئی دیانتداری سے سمجھتا ہے کہ اس نے ایسا نہ کیا تو زنا میں مبتلا ہوجائے گا تو اس کے لیے کراہت تنزیہی کے ساتھ اس کی گنجائش ہوسکتی ہے۔ حدیث نبوی میں ہے کہ اگر کوئی شادی پر قادر نہ ہو تو وہ روزے رکھے کہ اس سے شہوت ٹوٹتی ہے۔

ان تمام حوالوں سے ثابت ہوا کہ جنسی خواہشات کی تکمیل کے طریقے شریعت میں دو ہی ہیں' بیوی یا اپنی باندی سے ہمبستری' تیسری کسی صورت کی اجازت نہیں دی گئی۔

اس میں بیلون کا استعمال بھی آتا ہے' ازروئے شرع مصنوعی عورت سے شہوت زنی جائز نہیں ہے اگر کوئی استعمال کرے گا گنہگار ہوگا' البتہ اگر اس پاگل کا وہی علاج ہو جو سوال میں درج ہے اور کوئی دوسرا علاج کارگر نہ ہو اور حاذق مسلمان طبیب ذمہ داری قبول کرتا ہو تو تداوی بالمحرم کے قاعدہ سے علاجاً تجویز کیا جاسکتا ہے اگر دوسرا علاج ہے اور اس کے ملنے کی توقع بھی ہے تو پھر اس نیم پاگل کے لیے مصنوعی عورت ''بیلون'' سے مجامعت کی اجازت نہ ہوگی اس لیے کہ استمنا بالید کرنے والوں کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔ علامہ شامی نے بحث کی ہے کہ ہاتھ سے منی خارج کرنے میں گناہ کی وجہ آدمی کے ایک جز ہاتھ کا استعمال' پانی کا ضائع کرنا اور شہوت کا بھڑکانا ہے' اور لکھا ہے کہ ہاتھ کے سوا دوسری چیز کے ذریعے بھی منی خارج کرے گا تو بھی گنہگار ہوگا تو اس سے معلوم ہوا کہ منی کو بے فائدہ قصداً ضائع کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ باقی ملازمت پیشہ لوگ جو اپنی بیویوں سے دور رہتے ہیں یا نوجوان طالب علموں

کے لیے اس کی اجازت قطعاً نہیں ہے' وہ اپنی بیویوں کو لا سکتے ہیں' دوسری شادی کر سکتے ہیں' اسی طرح مجرد نوجوانوں کو بھی شادی کی اجازت ہے یا پھر بمطابق حدیث روزہ کو لازم کر لے' اس سے بھی شہوت ٹوٹتی ہے۔ اسلام نے بلوغ کے بعد شادی کی تاکید کی ہے' نیز جہاں باپ کی ذمہ داری لڑکے کے لیے تعلیم وتربیت کا انتظام ہے وہیں بالغ ہونے کے بعد شادی کا نظم کرنا بھی ہے۔

اگر مصنوعی مرد یا مصنوعی عورت کا استعمال لوگ شروع کر دیں گے تو فتنہ فساد زیادہ پھیل پڑے گا نہ مرد کو عورت کی ضرورت باقی رہے گی نہ عورت کو مرد کی' اس طرح انسانوں کی پیدائش کا سلسلہ بتدریج رک جائے گا اور نسل کشی کی ایک نئی قسم عام ہو جائے گی۔ دراصل یورپ سے مذہب بیزاری کا جو طوفان چلا ہے وہ بڑھتا اور پھیلتا جا رہا ہے اور لوگ اس کی گرفت میں آتے جا رہے ہیں' یہ بھی نسل بندی کی ایک نئی قسم ہے۔ جس کی علماء مخالفت کرتے آ رہے ہیں۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ ج ۱ ص ۴۰۷)

انجکشن کے ذریعے اولاد حاصل کرنا

سوال: میری شادی کو بارہ برس گزر گئے' میری منی میں جراثیم مردہ پائے گئے اس لیے بچہ پیدا نہیں ہوتا' ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ جس طرح ٹیوب سے مویشی کو حمل کرایا جاتا ہے اسی طرح تم اپنی عورت کو حاملہ کرالو' یہ صورت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عورتوں کو اس طرح گھوڑی بنا کر اولاد حاصل کرنا ہرگز جائز نہیں' ڈاکٹروں' حکیموں سے اپنا علاج کرائیں' حق تعالیٰ سے دعا کریں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۴۵) ''مردہ جراثیم میں جان ڈالنا اس ذات کے لیے کچھ مشکل نہیں'' (م'ع)

عورت کے رحم میں شوہر کی منی انجکشن کے ذریعہ پہنچانا

سوال: ایک عورت کی اولاد نہیں ہوتی' ڈاکٹروں کی تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ عورت یا مرد میں کوئی خراب نہیں بلکہ مباشرت میں مادہ تولید رحم کے اندر اپنے مقام تک نہیں پہنچتا' اس لیے اگر مرد سے مادہ تولید لے کر عورت کے رحم کے اندر پہنچایا جائے تو استقرار ہو جائے' کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟ اور اولاد جائز وصحیح النسب ہوگی یا نہیں؟

جواب: یہ طریقہ نہایت بے حیائی کا ہے جو شرعاً مذموم ہے۔ تقدیر پر قانع رہنا امر مستحسن ہے' باقی نفس جواز میں کلام نہیں' جب شوہر خود ہی یہ عمل کرائے' اس طریق عمل سے جو بھی اولاد ہوگی وہ جائز اولاد اور صحیح النسب شمار ہوگی۔ بحکم حدیث پاک: ''اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ

السَّلَامُ" (نظام الفتاویٰ ج ۱ ص ۳۷۹)

انجکشن کے ذریعے مادہ جانوروں کو حاملہ کرنے کا حکم

سوال: افزائش نسل کے لیے گائے بھینس وغیرہ کو انجکشن لگوانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چونکہ حیوانات میں نسب کا لحاظ رکھنا شرعی لحاظ سے ضروری نہیں اس لیے کہ ماں جانوروں میں اصل ہے اور بچہ بھی حلت وحرمت میں ماں کا تابع ہے' بنابریں جانوروں کو افزائش نسل کے لیے انجکشن لگوانا کوئی قبیح عمل نہیں۔

لما قال الامام السّيّد احمد بن محمد الحموی المصریؒ: والمولود بين الاهلی والوحشی يتبع الام لان الاصل فی التبعية الأمُ حتی ان نزی الذئب علی الشاة يضحی بالولد. (غمزعيون البصائر شرح الاشباه والنظائر ج ا ص۳۳۷) (لما قال الامام ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص رحمه الله : ولوولدت حمارة وحشية من حمارا هلی أكل ولدها فكان الولد تابعاً لأمه دون ابيه. (احکام القرآن للجصاص ج۵ ص ۳ سورة النحل) (فتاویٰ حقانیه ج ۲ ص ۳۹۹)

ابن انجکشن کس کی طرف منسوب ہوگا؟

سوال: "قائم مقام ماں" جس کی صورت یہ ہے کہ مرد کا مادہ لے کر بجائے بیوی کے کسی اجنبی عورت کو بطور اجیر حاصل کر کے رحم میں انجکشن سے پہنچایا جاتا ہے وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے اس صورت کا کیا حکم ہے؟

اور اس طریقہ سے جو بچہ ہو وہ کس کا کہلائے گا؟ ان زوجین کا جن میں سے مردہ کا مادہ استعمال کیا گیا ہے یا اسی عورت کا جس کا رحم استعمال کیا گیا ہے؟

جواب: وہ عورت جس کے رحم میں انجکشن سے شوہر کے علاوہ کسی مرد کا مادہ منویہ پہنچایا گیا ہو وہ عورت عقل سلیم کے نزدیک مزنیہ اور طوائف سے بھی زیادہ قبیح و مذموم ہوگی اور صورت تو اضطرار کی نہیں اس لیے اس کی اجازت بھی ہرگز نہ ہوگی۔

اس عمل سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ کس کا ہوگا؟ اس کا حکم یہ ہے کہ وہ عورت اگر شوہر والی نہیں ہے تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ اسی عورت کا کہلائے گا جس کے شکم سے وہ بچہ پیدا ہوا بالکل اسی طرح جس

طرح طوائف جس کے پاس متعدد مرد آ کر زنا کر جاتے ہیں اور اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ بچہ ان زنا کرنے والے مردوں میں سے کسی کا شمار نہیں ہوتا بلکہ اسی رنڈی کا شمار ہوتا ہے جس کو شریعت کی اصطلاح میں منسوب الی امہ اور صحیح النسب کہا جاتا ہے۔

اور اگر وہ عورت شوہر والی ہے تو وہ بچہ اگرچہ نامشروع طریقے سے آیا لیکن اس کے شوہر کا شمار ہوگا اور اس کی صورت ایسی ہی ہوگی جیسی یہ صورت کہ کوئی عورت اپنے شوہر کی مرضی سے اس کے سامنے بھی زنا کرائے اور علوق ٹھہر جائے اور بچہ پیدا ہو جائے تو وہ بچہ اسی شخص کا شمار ہوگا جس کی وہ بیوی ہے۔ لحدیث اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ ...... الخ اور یہ حکم اس صورت کا بھی ہے جب کہ شوہر نے اس سے کبھی بھی وطی نہ کی ہو۔ لِاَنَّ الْفِرَاشَ لَهٗ لہٰذا ہر حال میں یہی حکم ہوگا اور بچہ اسی شخص کا شمار ہوگا جس کی بیوی نے یہ حرکت کرائی ہے۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ ج ۱ ص ۳۳۷)

آلات کے ذریعہ اولاد حاصل کرنا

سوال: انگلینڈ کے سائنس داں مرد کے تخم کو آلات کے ذریعے عورت کے بیض میں داخل کر کے وجود انسانی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں' کیا بغیر مرد و عورت کی مقاربت کے آلات کے ذریعہ اولاد حاصل کرنا جائز ہے؟

جواب: صورت محررہ فطرت کے خلاف ہے اور بہت سے مفاسد کو اپنے اندر لیے ہوئے' ایک مرد کی منی لی گئی اور اس کی بیوی کی منی لی گئی' دونوں کو مصنوعی بچہ دانی میں رکھا' پھر مختلف مراحل طے کر کے بچہ تیار ہوا' اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ مرد کی منی کو اس کی بیوی کے علاوہ غیر عورت کے ساتھ مخلوط کر دیا جائے یہ بھی ممکن ہے کہ کسی جانور کے ساتھ مخلوط کر دیا جائے' اس عمل کے ذریعے ایک اور قسم کی مخلوق تیار ہوگی' چنانچہ بعض جگہ بچے کتے اور بندر کی صورت لیے پیدا ہو رہے ہیں اور رات دن تجربات کیے جا رہے ہیں کہ کس کس کی منی کو مخلوط کرنے سے کیسی کیسی صورت کے بچے بنتے ہیں' اسی طرح حرمت مصاہرت' بنوت' نسب' حق ولایت' پرورش اور حق وراثت وغیرہ کے مسائل بھی ایک کھلونا بن کر رہ جاتے ہیں جس قدر غور کیا جائے اسی قدر یہ عمل قباحتوں کا مجموعہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۶۲) ''اس لیے قطعاً اجازت نہ ہوگی'' (م' ع)

تبدیل جنس سے پہلے اور بعد والی اولاد میں مناکحت

سوال: ایک عورت تھی وہ مرد بن گئی' عورت ہونے کے زمانے میں اس کے ایک لڑکا تھا' اب مرد

بننے کے بعد اس کے چند بچے پیدا ہوئے' ان میں ایک لڑکی بھی ہے' کیا عورت ہونے کے زمانے میں جو لڑکا پیدا ہوا تھا اس کی شادی اس لڑکی سے ہو سکتی ہے جو تبدیل جنس کے بعد میں پیدا ہوئی' نیز ان ہر دو اولاد میں بھائی چارہ کی کون سی نسبت ہوگی؟ وہ حقیقی بہن بھائی ہوں گے یا علاتی اخیافی؟

جواب: ایک ہی ذات سے جو لڑکا لڑکی پیدا ہوئے' اگرچہ ہر ایک کی پیدائش پر اس کی صفت جداگانہ تھی' پھر بھی ایک ذات سے مولود ہونے کی وجہ سے ان کے درمیان ازدواج کا تعلق درست نہیں جس طرح عینی بہن سے نکاح حرام ہے' اسی طرح علاتی اور اخیافی بہن سے بھی حرام ہے' ہر ایک کی تولید کے وقت جو مولود منہ کی صفت تھی اسی کے اعتبار سے رشتہ قائم کیا جائے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۵ص۱۶۴)

بعض درست اور نادرست نام

سوال: کسی کا نام (۱) عبدالحبیب' (۲) غلام نبی' (۳) غلام مصطفیٰ' (۴) عبدالنبی' (۵) عبدالرسول' (۶) محمد رسول' (۷) شیخ محمد' (۸) محمد' (۹) احمد' (۱۰) رب الدین' ہو تو ایسا نام رکھنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب: ان میں ۲' ۳' ۷' ۸' ۹ نام درست ہیں' باقی نام رکھنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۲ص۳۱۳)

ہدایت علی نام رکھنا

سوال: کسی شخص کا نام ہدایت العلی تھا مگر اس نے اسماء شرکیہ کے ایہام کی وجہ سے اس کو بدل کر ہدایت علی کر لیا' لہٰذا ایسا اسم جس میں اسم شرکیہ اور غیر شرکیہ ہونے کا احتمال ہے اس کا بدلنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیونکہ جس طرح لفظ ہدایت مشترک ہے ارائۃ الطریق اور ایصال الی المطلوب میں ایسے ہی اسم علی بھی مشترک ہے اسم باری اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں؟

جواب: ہدایت العلی نام رکھنا بہ نسبت ہدایت علی کے زیادہ اولیٰ ہے کیونکہ العلی میں اشتباہ نہیں کہ اس سے مراد کون ہے اور علی کہنے میں امر ممنوع کا اشتباہ موجود ہے' لہٰذا اشتباہ کی صورت میں احتراز ہی اولیٰ ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص۵۲۱) "اور جائز دونوں ہیں" (م'ع)

بچہ کا نام محمد رسول اللہ یا موسیٰ کلیم اللہ رکھنا

سوال: کسی بچہ کا محمد رسول اللہ یا موسیٰ کلیم اللہ' حضرت رسول اللہ نام رکھنا جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: محمد' موسیٰ' کلیم اللہ جداگانہ تینوں نام رکھنا جائز ہے' رسول اللہ' یا محمد رسول اللہ یا موسیٰ کلیم اللہ نام نہ رکھے جائیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۴ص۴۲۳)

عبدالرسول، عبدالحسین نام رکھنا

سوال: عبدالرسول، عبدالحسین نام رکھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا نام جس میں عبد کی اضافت غیر خدا کی طرف ہو شرعاً درست نہیں، اگرچہ اس قسم کا نام رکھنے سے حکم شرک کا نہ ہوگا کیونکہ اس میں احتمال ہے کہ عبد سے مراد خادم و مطیع ہو مگر بوئے شرک سے ایسا نام خالی نہیں۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۵۳) "لہٰذا ایسا نام نہ رکھا جائے۔" (م،ع)

اقدس نام رکھنا کیسا ہے؟

سوال: چند دن گزرے لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام "اقدس" رکھا ہے جیسے لوگ انور اکرم رکھتے ہیں یہ نام رکھنا کیسا ہے؟ جواب: بچہ کا نام "اقدس" رکھنا مناسب نہیں ہے، اقدس کے معنی "بہت پاک" ہے اور حق جل شانہ کا ارشاد ہے: "فَلَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمْ" تم اپنے کو مقدس نہ سمجھو۔ لہٰذا اقدس نام پسندیدہ نہیں۔ حدیث میں رباح "فائدہ، یسار، آسانی، اور افلح، نافع" نام رکھنے کی ممانعت وارد ہے اس لیے بھی یہ نام مناسب نہیں۔ اکرم، انور، تنہا تو مناسب نہیں محمد اکرم، محمد انور رکھ سکتے ہیں۔ "آدم، نوح، لوط، ہود باوجود تبرک اور آسان ہونے کے خدا جانے کیوں رکھنے کا رواج نہیں" (م،ع) (فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۲۰۲)

حسین احمد نام رکھنا

سوال: حسین احمد نام رکھنا کیسا ہے؟ جواب: صراحۃً میں نے اس کو نہیں دیکھا لیکن ترتیب لغوی جواز سے مانع نہیں، مضاف مضاف الیہ کے لیے صفت ہونے کی وجہ سے اور کلام عرب میں اس کے شواہد موجود ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۶۹)

یٰسین نام رکھنا

سوال: میرا نام محمد یٰسین ہے، احکام شریعت اول میں مولوی احمد رضا خان صاحب نے یٰسین نام رکھنے کو منع لکھا ہے کیونکہ معنی اس کے معلوم نہیں، کیا حکم ہے؟

جواب: جس شخص کو کسی لفظ کے معنی معلوم نہ ہوں، اس کے نزدیک وہ لفظ نامعلوم المعنی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ نفس الامر میں بھی نامعلوم المعنی ہو۔ عدم علم کا علاج سوال ہے نہ یہ کہ عدم علم کے ساتھ فتویٰ بھی لگانا شروع کر دے، نہ جاننے کی صورت میں فتویٰ لگانے کا نتیجہ "ضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا" ہے تفسیر فتح القدیر للشوکانی میں ہے: وقال سعید بن جبیر وغیرہ ھو اسم من

اسماء محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعنی یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ اص ۳۱۱) ''اس لیے محمد یٰسین نام رکھنا جائز ہے'' (م ع)

مرسلین نام رکھنا

سوال: میرے لڑکے کا نام مرسلین ہے درست ہے کہ نہیں؟

جواب: کسی بچہ کا نام مرسلین نہیں رکھنا چاہیے اگر لفظ مرسلین کا نام میں لانا ہی ملحوظ ہے تو خادم المرسلین یا غلام المرسلین وغیرہ کچھ رکھ دیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ اص ۲۹۱) ''ہدایت ہے کہ بچہ کا نام اہل علم سے دریافت کر کے تب رکھا جائے'' (م ع)

ربانی نام رکھنا

سوال: کیا بچہ کا نام ربانی رکھا جا سکتا ہے؟ جواب: ربانی نام رکھنا درست ہے اس کا ترجمہ ''اللہ والا'' لیکن پیغمبروں کے نام کے موافق نام رکھنا یا پھر ایسا نام رکھنا جس میں عبد آئے اور اللہ کے نام کی طرف مضاف ہو بہتر و پسندیدہ ہے جیسے عبدالرحمٰن عبدالرحیم وغیرہ۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۸۵)

جنت الفردوس نام رکھنا

سوال: زید کی لڑکی کا نام جنت الفردوس ہے یہ نام درست ہے یا نہیں؟ اور اس نام پر نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ جواب: زید کی لڑکی کا نام جنت الفردوس درست ہے اور اس نام پر اس کا نکاح جائز ہے۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ ص ۳۴۸) ''منع کی کوئی وجہ نہیں'' (م ع)

سراج الدولہ نام رکھنا

سوال: سراج الدولہ نام رکھنا درست ہے یا نہیں؟ جواب: اس قسم کے نام رکھنا مناسب نہیں ایسا نام جس کو نہ حق تعالیٰ نے اپنے بندوں میں ذکر کیا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ذکر کیا اور نہ جماعت مسلمین نے اس کا استعمال کیا تو ایسے نام میں کلام کیا گیا ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ ایسا نام نہ رکھا جائے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۲۴۸) ''گو نا جائز نہ کہا جائے'' (م ع)

بچہ کا نام رکھتے وقت مجلس منعقد کرنا

سوال: ایک شخص اپنے بچے کا نام رکھتے وقت بہت سے لوگوں کو دعوت طعام دیتا ہے معزز حاضرین جلسہ کے روبرو اپنے بچے کو اٹھا کر لاتا ہے اور امام مسجد اس بچے کا نام لے کر پکارتے ہیں بچے

کا باپ لبیک کہتا ہے' پھر سب لوگ اس بچے کے لیے دعا مانگتے ہیں' یہ عمل ناروا بدعت ہے یا نہیں؟

جواب: یہ طریقہ تو شریعت میں وارد نہیں' بے اصل ہے' کسی بزرگ سے بچے کا نام رکھوانا تو اچھا ہے مگر یہ تمام کارروائی جو سوال میں مذکور ہے ترک کردینی چاہیے۔ (کفایت المفتی ج۹ ص ۳۵۸) ''کہ محض فضول رسم ہے'' (م' ع)

میاں بیوی کا ایک دوسرے کو نام لے کر پکارنا

سوال: میاں بیوی کو اور بیوی میاں کو نام لے کر بلا سکتے ہیں یا نہیں؟ اور بچوں کے نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مرد اپنی بیوی کو اس کے نام سے پکار سکتا ہے لیکن عورت اپنے خاوند کو اس کے نام سے نہ پکارے کہ یہ بے ادبی کی بناء پر مکروہ ہے۔ تعظیمی الفاظ سے بلائے' بچہ بچی کے نام سے بلانا مناسب نہیں بلکہ کنیت شوہر کے لیے استعمال کرے' جیسے ابو محمد وغیرہ۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۴۱۳)

اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام رکھنا

سوال: اگر کوئی عورت اپنے نام کے ساتھ خاوند کا نام لگائے تو یہ کیسا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں' انگریزی طرز ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۲۳)

عورت کیلئے اپنے والدین کی اطاعت مقدم ہے یا شوہر کی؟

سوال: اگر عورت اپنے شوہر کی بات نہ مانے اور باوجود فہمائش کے اطاعت نہ کرے تو شوہر کیا صورت اختیار کرے' اور عورت کے لیے والدین کی اطاعت مقدم ہے یا شوہر کی؟

جواب: شوہر کی اطاعت مقدم ہے اور جو عورت شوہر کی نافرمانی کرے تو شوہر اولاً زبانی فہمائش کرے اور اگر یہ مؤثر نہ ہو تو ترک کلام اور ترک مجامعت کردے تاکہ اس کو تنبیہ ہو جائے اور اگر یہ نسخہ بھی کارآمد نہ ہو تو پھر ضرورت کے مطابق مارنے کی بھی اجازت ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۵۱۲) ''اتنی مار کہ نہ زخم پیدا ہو نہ ہڈی ٹوٹے' نہ جلد پر اس کا نشان ظاہر ہو'' (م' ع)

شبہ زنا کی بناء پر عورت کو طلاق دینا

سوال: ہندہ نے بعد استفسار کے شوہر کے سامنے اقرار کیا کہ میں بکر سے فعل شنیع کی مرتکب ہوئی ہوں' اب شوہر کو طلاق واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اگر زید اپنے نفس پر قادر ہو کہ بعد طلاق کے اس کی طرف التفات نہ کرے تو طلاق

دینا اس کو بہتر ہے اور اگر نہیں تو نکاح میں رکھے اور حتی الوسع نصیحت و زجر و توبیخ کرتا رہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۵۴۵) ''کہ فعل شنیع کا ارتکاب نہ کیا کرے'' (مُ ع)

نوشہ کو گھوڑے پر سوار کرنا

سوال: صرف نوشہ کے لیے عمدہ فرش بچھانا اور پیچھے اس کے کپڑے کا پردہ کھڑا کرنا جس کو مسہری بولتے ہیں اور نوشہ کو سواری پر لے جانا اور سر پر چاندنی کھڑی کرنا اور جو متعلق نوشہ وغیرہ ہوں ان کو کھانا' کھلانا یہ امور مذکورہ بدعت ہے یا نہیں؟

جواب: یہ امور مثل ناچ گانے اور باجے کے کہ جن کی حرمت منصوص ہے نہیں ہیں بلکہ قبیل بدعات مباحہ سے ہیں مگر چونکہ اس قسم کے امور میں اکثر ریا وسمعہ وتفاخر منظور ہوتا ہے اس وجہ سے بعض فقہاء حکم کراہت کا لگاتے ہیں۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۵۵۵) ''اور منع کرتے ہیں'' (مُ ع)

بیوی کا مطالبہ علیحدہ مکان کیلئے

سوال: زید کی بیوی اپنے گھر چلی گئی' زید اس کو دو تین مرتبہ لینے گیا مگر نہ اس کے والدین نے بھیجا اور نہ وہ آنے کے لیے تیار ہوئی' کہتی ہے کہ زید کے ساتھ دوسری اہلیہ کی موجودگی میں نہ رہوں گی' اس کو طلاق دے دو' یا مجھے الگ مکان میں رکھو' اس کا نان ونفقہ زید کے ذمہ ہے یا نہیں؟

جواب: جب تک شوہر کے گھر نہیں آئے گی نفقہ کی مستحق نہیں ہوگی' اپنی زوجہ کے لیے ایک کمرہ ایسا جداگانہ ضروری ہے جس میں کسی دوسرے کا تصرف نہ ہو' باقی صحن' غسل خانہ' بیت الخلاء وغیرہ مشترک ہوں تو کچھ حرج نہیں' اس سے زائد مکان کا مستقلاً مطالبہ غلط ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۴۲۳) ''دوسری بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ بھی غلط ہے'' (مُ ع)

بیوی کو سلام کرنا یا لکھنا

سوال: زید نے اپنی بیوی کو السلام علیکم کیا' یا خط میں لکھا' جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بیوی کو سلام کرنا اور خط میں لکھنا بالکل درست ہے' کوئی شبہ نہ کریں بلکہ شوہر جب مکان میں آئے تو وہ خود سلام کرے' اس کا انتظار نہ کرے کہ بیوی سلام کرے گی تو جواب دوں گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۰۶) ''اس سے محبت میں اضافہ ہوگا'' (مُ ع)

جنت میں مردوں کو حوریں ملیں گی' عورتوں کو کیا ملے گا؟

سوال: یہ بات ثابت ہے کہ جنت میں مردوں کو حوریں ملیں گی لیکن مومن بندیوں کو جنت میں کیا ملے گا؟

جواب: ان کو شوہر ملیں گے اور کنواری عورت کے متعلق یہ تصریح ہے کہ وہ جس مرد کو پسند کرے گی اس کے ساتھ اس کا نکاح ہو جائے گا اور اگر کسی کو پسند نہیں کرے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مرد پیدا کریں گے جو اس کے ساتھ نکاح کرے گا۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج ا ص ۳۳۸)

باکرہ عورت جنت میں کس کو ملے گی؟

سوال: جو عورت شادی سے پہلے مر گئی' تو جنت میں کس کے حوالے کی جائے گی؟

جواب: جس مرد کو بھی وہ پسند کرے گی اس کے ساتھ نکاح ہو جائے گا اور اگر موجودہ لوگوں میں سے کسی کو بھی پسند نہ کرے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک اور مرد پیدا کریں گے جو اس کے ساتھ نکاح کرے گا۔ (فتاویٰ عبدالحیٰ ص ۴۸۲)

حاملہ عورت مر جائے اور بچہ پیٹ میں زندہ ہو؟

سوال: ایک عورت حاملہ تھی لیکن وضع حمل سے چندروز قبل انتقال ہو جاتا ہے تو کیا بچہ کو پیٹ میں سے نکال لیا جائے؟

جواب: جب حاملہ کا انتقال ہو جاتا ہے تو بچہ پیٹ میں مر جاتا ہے لیکن اگر قرائن سے معلوم ہو جائے کہ بچہ زندہ ہے تو فوراً آپریشن کر کے نکال لیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۸۸)

نس بندی کے بعد پیدا شدہ بچے کا حکم

سوال: نس بندی کے بعد بچہ پیدا ہو تو ثابت النسب ہوگا یا نہیں؟

جواب: ثابت النسب ہوگا۔ "اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ" (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۳۰۶)

اگر بیوی قرض لیکر بچوں کی پرورش کرے تو ادائیگی کس پر ہے؟

سوال: زید نے ہندہ کو طلاق دیدی ہے' ہندہ اپنے بچوں کے لیے غیر مسلموں سے سودی قرض لیتی تھی' اب بعد طلاق جو قرض ہندہ پر باقی رہ گیا ہے تو اس کی ادائیگی ہندہ پر ہے یا زید پر؟ کیونکہ قرض زید کے بچوں کے لیے ہی ہوتا تھا؟

جواب: ضابطے میں اس قرض کی ادائیگی ہندہ پر واجب ہے کیونکہ اس نے قرض لیا ہے' زید نے نہیں لیا' اگر زید نے ہندہ سے کہہ دیا تھا کہ قرض لے کر میرے بچوں کی پرورش کرنا میں ادا کر دوں گا تو زید اس قرض کا ذمہ دار ہے اگر چہ تقاضائے دیانت یہ ہے کہ زید اس قرض کو ادا کرے کیونکہ بچوں کا نفقہ

زید پر ہی لازم ہے مگر قرض خواہوں کو زید سے مطالبہ کرنے کا حق نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۴۲۲)

بچہ کے منہ کی رال وغیرہ

سوال: زید کا لڑکا جو کہ ماں کا دودھ پیتا ہے اس کا جھوٹا پانی یا منہ کی رال وغیرہ جوش محبت میں چوس لے کیا ایسی حرکت کرنا جائز ہے اس لیے کہ غالباً بیوی کا دودھ اس کے منہ میں ہو اور زید کے منہ میں چلا جائے کیا ایسی باتوں سے زید کا نکاح منقطع ہو جائے گا؟

جواب: اس سے نکاح منقطع نہیں ہوتا لیکن اگر بچے کے منہ میں دودھ ہو تو اس کا چوسنا اور پینا گناہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۹ ص ۳۸۰) ''وہم کا اعتبار نہیں'' (م ع)

شوہر کو رسوا کرنا

سوال: زید اپنے دوست بکر کو ایک کام کے ہونے نہ ہونے کی اطلاع دینے گئے اور جا کر صحن میں بیٹھ گئے مگر زید کی بیوی جو نہایت لڑاکو اور بدکلام ہے اس نے ''بکر کے مکان کا'' دروازہ بند کر کے شور مچا دیا کہ بکر کی بیوی سے اس کے ناجائز تعلقات ہیں اس واقعہ کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: کسی کام کی اطلاع دینے کے لیے اس طرح مکان اجنبی میں بیٹھنا مناسب نہیں اس سے احتیاط کی جائے عورت کا باہر سے دروازہ بند کر کے شوہر کو رسوا کرنا بڑی ذلیل حرکت ہے اس کو لازم ہے کہ شوہر سے معافی مانگے اور اپنی غلطی کا اقرار کر کے آئندہ کے لیے ایسی حرکت سے اجتناب کا وعدہ کرے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۷۶) ''اور اپنے گناہ کی توبہ کرے'' (م ع)

مرنے کے بعد بیوی کا منہ دیکھنا

سوال: زید اپنی زوجہ کا انتقال ہو جانے کے بعد چہرہ دیکھنے کا حق رکھتا ہے یا نہیں؟

جواب: دیکھنے کا حق ہے مگر جسم کو ہاتھ نہ لگائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۶۰) ''کہ مس کرنا جائز نہیں ہے'' (م ع)

شوہر کا خون بیوی کے جسم میں داخل کرنا

سوال: عورت بالکل مریض ہو چکی ہے ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ اس کے بدن میں خون داخل کیا جائے تو کیا شوہر کا خون بیوی کے بدن میں داخل کر سکتے ہیں؟ اور اس عمل سے کیا نکاح فاسد ہو جائے گا؟

جواب: اس عمل کی وجہ سے نکاح فاسد نہ ہوگا مگر انسانی خون کا استعمال داخلی اور خارجی ہر

طرح حرام ہے' چاہے وہ شوہر کا ہو یا کسی اور کا۔ لہٰذا جب تک اضطرار کا درجہ نہ ہو جائے اس وقت تک جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۴۱) "مثلاً مریض کی جان بلا خون کے باقی نہ رہ سکتی ہو اور خون سے بچنا یقین یا ظن غالب ہو یہ حالت اضطراری ہے" (ناصر)

بیوی کی اجازت کے بغیر جدا رہنا

سوال: اگر کوئی شخص نوکری کے لیے سفر کرے تو اپنی جوان عورت گھر میں چھوڑ کر کتنے ماہ باہر رہنے سے گنہگار نہ ہوگا؟ جواب: صحت' قوت' شہوت' صبر و تحمل کے اعتبار سے عورتوں کے حالات یکساں نہیں تاہم چار ماہ سے زائد بلا رضا مندی و اجازت کے باہر نہ رہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۳۸)

حیض بند ہونے پر بھی بیوی حرام نہیں

سوال: میری زوجہ کی عمر ۴۶ سال ہو چکی ہے' ان کا حیض بند ہو گیا تو ان سے ہمبستری جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: چالیس سال ہو جانے پر حیض بند ہو جانے پر بھی نکاح فسخ نہیں ہوتا' نہ بیوی حرام ہوتی ہے بلکہ بدستور نکاح قائم رہتا ہے' بلا تکلف ہمبستری جائز ہے کوئی شبہ نہ کریں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۶۱)

زوجین کا ایک ساتھ کھانا

سوال: میاں بیوی کا ایک ساتھ کھانا کھانا کیسا ہے؟ **جواب:** درست بلکہ مناسب و افضل ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۶۲) "محبت میں اضافہ کا باعث ہوگا جو کہ مطلوب ہے" (م'ع)

مرد و عورت کو ایک دوسرے کا جھوٹا کھانا پینا

سوال: مسئلہ یہ ہے کہ بہت عرصے سے یہ بات سنی جا رہی ہے کہ صرف بہن بھائی ایک دوسرے کا جھوٹا دودھ پی سکتے ہیں' میاں بیوی اور کوئی غیر مرد و عورت ایک دوسرے کا جھوٹا دودھ نہیں پی سکتے' کیا یہ بات سچ اور حدیث ہے یا ایسی ہی کہاوت ہے؟

جواب: میاں بیوی کا جھوٹا کھانا پینا جائز ہے اور محرم مردوں اور عورتوں کا بھی کھانا پینا جائز ہے' اجنبی مردوں' عورتوں کا جھوٹا کھانا پینا فتنے کے اندیشے کی بناء پر مکروہ ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۱۸۳)

ساس کی خدمت کرنا

سوال: زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ میری ماں کی خدمت کرو' بیوی نے کہا کہ خدمت کے لیے دوسری عورت رکھ لو' میں خدمت نہیں کروں گی' اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے؟

جواب: شرعاً ہندہ کے ذمہ شوہر کی ماں کی خدمت واجب نہیں لیکن اخلاقی طور پر اس کا خیال کرنا چاہیے کہ وہ اس کے شوہر کی ماں ہے تو اپنی ماں کی طرح اس کو بھی راحت پہنچانے کا خیال رکھے اور شوہر کی اطاعت کرے' آخر جب ہندہ کو کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو شوہر کی ماں اس کی خدمت کرتی ہے' اس طرح آپس کے تعلقات خوشگوار رہتے ہیں' شوہر کو بھی چاہیے کہ اپنی بیوی سے نرمی اور شفقت کا معاملہ کرے' اس کو سمجھائے کہ آخر میں تمہاری ماں کا احترام کرتا ہوں' تم بھی میری ماں کو اپنی ماں کی طرح سمجھو' نیز بیوی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۴۰۰) ''محض ضوابط سے نباہ نہیں ہوا کرتا' رابطہ کا تعلق طرفین سے ہونا چاہیے۔'' (م' ع)

شوہر کی اطاعت لازم ہے

سوال: جو عورت اپنے مرد کے کہنے پر نہ چلے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کے ذمہ مرد کی بات ماننا ضروری ہے' نہیں مانے گی تو گنہگار ہوگی' ہاں اگر اس کو شوہر خلاف شرع حکم دے تو اس کا ماننا ضروری نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۴۱۷) ''بلکہ جائز نہیں'' (م' ع)

عورت کو باپ کے گھر بغیر اجازت شوہر جانا

سوال: اگر کسی عورت کا خاوند کہیں باہر گیا ہوا ہو اور اس کا والد سخت بیمار ہو تو وہ عورت اپنے باپ کے پاس جا سکتی ہے یا نہیں؟ جواب: تیمارداری اور عیادت کے لیے جا سکتی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۹ ص ۴۰۹) '' کچھ حرج اور گناہ نہیں'' (م' ع)

خود کمانے والی عورت کا شوہر کو طعنہ دینا

سوال: ایک عورت جو گھر میں جانور وغیرہ پالتی ہے جب اپنے شوہر پر خفا ہوتی ہے تو کہتی ہے کہ میں تیری کمائی کیا کھاتی ہوں' خود کماتی ہوں' تب کھاتی ہوں وغیرہ تو عورت گنہگار ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: عورت کو ایسے الفاظ استعمال کرنا گستاخی اور بے ادبی ہے اس لیے اس کو حد درجہ احتیاط اور زبان کی حفاظت ضروری ہے۔ حدیث شریف میں شوہر کے حقوق کی بہت تاکید آئی ہے اس لیے کوئی لفظ شوہر کی تعظیم کے خلاف کہنا یا طعن دینا درست نہیں۔ ''شوہر کے لیے بھی مقام غیرت ہے کہ بیوی کو کام کاج پر مجبور کرتا ہے' بیوی کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے'' (م' ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۹ ص ۴۱۱)

عورت سے غلط حرکت پر قطع تعلق کرنا

سوال: میری عورت نے شادی کے موقع پر ڈانس کر کے مردوں کا لباس پہن کر مجمع کو ہنسایا' مجھے پتہ چلا تو میں نے اس کو ڈانٹا تو وہ ناراض ہو گئی' اب میں نے طے کر لیا ہے کہ جب تک وہ پہل نہ کرے میں بات نہ کروں گا؟ جواب: بے شک عورت کو اس کی بدکرداری پر تنبیہ کرنے' دھمکانے اور سزا دینے کا شوہر کو حق ہے' مردوں کے مجمع میں ناچنا' مردوں کا لباس پہننا برا کام ہے' اس سے توبہ واستغفار کرے اور شوہر کی خفگی بے موقع نہیں ہے اس سے برا نہ مانے' البتہ شوہر کو بھی چاہیے کہ اس سے اقرار کرائے کہ "اب ایسا نہیں کروں گی" تو معاف کر دے' ذلیل ورسوا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۲۱۶)

غیر مرد کے ساتھ ٹھٹھا کرنا

سوال: اگر عورت غیر مرد کے ساتھ ٹھٹھا کرتی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: کسی عورت کا غیر مرد کے ساتھ ٹھٹھا کرنا جائز نہیں' بہت بے حیائی کی بات ہے' مرد کو چاہیے کہ اس کے جواب میں مذاق کی بات نہ کہے' یا اس کو ڈانٹ دے' یا خاموش چلا جائے اور اس کے باپ' بھائی' شوہر سے کہے کہ اس کو منع کر دیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۴۱۷)

کیا بے عمل بیوی کو چھوڑ دے؟

سوال: اگر بیوی باوجود تاکید و تقاضے کے نماز نہ پڑھے تو کیا اس کو چھوڑ دینا ضروری ہے؟

جواب: اگر اس کی اصلاح سے مایوس ہو گیا اور طلاق دینے کے بعد ادا مہر میں دشواری نہیں ہوگی اور خود بھی معصیت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہیں تو اس کو طلاق دینا مستحب ہے ورنہ اس کو طلاق نہ دے اور اصلاح کی کوشش کرتا رہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۱ ص ۳۷۴)

بدکار بیوی کو زہر کھلا کر مارنا

سوال: زید کی بیوی بدکار ہے' چند بار سزا دی' تب بھی باز نہیں آئی' خود شوہر نے دیکھا' چونکہ آج کل سنگساری کی سزا دشوار ہے تو زہر کھلا کر مار ڈالے تو گناہ تو نہیں؟

جواب: شوہر کے لیے جائز نہیں کہ زہر کھلا کر مار ڈالے' شرعی سزا رجم ہے اور یہ حاکم مسلمان جاری کر سکتا ہے' شوہر کو حق نہیں' جب اس نے دیکھا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کو طلاق دے دے اور مہر باقی ہو تو ادا کرے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۲۰۶) "اور اگر اس بیوی کے بغیر صبر نہ ہو سکے تو اصلاح کی کوشش کرتا رہے" (م'ع)

شادی میں نیوتہ دینا

سوال: اس ملک کا رواج ہے کہ جب بارات چلنے لگتی ہے تو دولہا کے سامنے ایک برتن رکھا جاتا ہے اور اس میں ہر شخص کچھ رقم رکھتا ہے اس کو نیوتہ کہا جاتا ہے' پھر یہ رقم دولہا یا اس کے ورثہ لے لیتے ہیں' کیا یہ جائز ہے؟ جواب: اگر یہ بطریق اعانت کے ہو اور ریا کاری' نام ونمود وغیرہ کچھ نہ ہو تو شرعاً درست ہے بلکہ مستحسن ہے مگر طریقہ مروجہ کی حیثیت بجز رسم ورواج کے کچھ نہیں اور بسا اوقات برادری کے زور یا رسوائی کے خوف سے دیا جاتا ہے بلکہ اگر پاس نہ ہو تو قرض یا سود لے کر دیا جاتا ہے اس لیے ناجائز ہے اور اگر بطور قرض دیا جاتا ہے جیسا کہ بعض جگہ رواج ہے تو اس میں بھی مفاسد ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۸۱) ''اس لیے بہر صورت قابل ترک ہے'' (م ع)

اجتماعی روابط وحقوق اِنسانی

تعدیل حقوق الوالدین

از جانب محشی بہشتی گوہر التماس ہے کہ یہ مضمون جو بعنوان ضمیمہ ثانیہ درج کیا جاتا ہے حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا تحریر فرمودہ ہے جس میں والدین کے حقوق کی تحقیق وتفصیل کی گئی ہے ہر چند کہ بہشتی زیور حصہ پنجم میں بعض حقوق والدین کا بھی اجمالی تذکرہ آ چکا ہے لیکن چونکہ وہ عورتوں اور مردوں کے درمیان مشترک تھا اور اس موجودہ مضمون کا تعلق زیادہ تر مردوں سے ہے اس لئے بہشتی گوہر میں اس کا ملحق کرنا مناسب معلوم ہوا پس اس کو حصہ پنجم بہشتی زیور کا تتمہ سمجھنا چاہئے اور مضمون مذکور یہ ہے۔ **بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم** ' **قال الله تعالیٰ ان الله یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اهلها و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل الآیة** (ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ امانتیں امانت والوں کو ادا کر دو اور جب تم لوگوں میں حکم کرو انصاف سے حکم کرو ۱۲ ای۔ اس آیت کے عموم سے دو حکم مفہوم ہوئے ایک یہ ہے کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق واجبہ ادا کرنا واجب ہے دوسرے یہ کہ ایک حق کیلئے دوسرے شخص کا حق ضائع کرنا ناجائز ہے ان دونوں حکم کلی کے متعلقات میں سے وہ خاص دو جزئی مواقع بھی ہیں جن کے متعلق اس وقت تحقیق کرنے کا ارادہ ہے ایک ان میں سے والدین کے حقوق واجبہ وغیر واجبہ کی تعیین ہے دوسرے والدین کے حقوق اور زوجہ یا اولاد کے حقوق میں تعارض اور تزاحم کے وقت ان حقوق کی تعدیل ہے اور ضرورت اس تحقیق کی یہ ہوئی کہ بے شمار واقعات سے معلوم ہوا کہ

جس طرح بعض آزاد لوگ والدین کے حق میں تفریط کرتے ہیں اوران کے وجوب اطاعت کی نصوص نظرانداز کرتے ہیں اوران کے حقوق کا وبال اپنے سر پر لیتے ہیں اسی طرح بعض دیندار والدین کے حق میں افراط کرتے ہیں جس سے دوسرے حق والے کے حقوق مثلاً زوجہ کے یا اولاد کے تلف ہوتے ہیں اوران کے وجوب ورعایت کی نصوص کونظرانداز کرتے ہیں اوران کے حقوق ضائع کرنے کا وبال اپنے سر پر لیتے ہیں اور بعض کسی صاحب کا حق تو ضائع نہیں کرتے لیکن غیر واجب کوواجب حقوق سمجھ کران کے ادا کا قصد کرتے ہیں اور چونکہ بعض اوقات ان کا تحمل نہیں ہوتا اس لئے تنگ ہوتے ہیں اوران سے وسوسہ ہونے لگتا ہے کہ بعض احکام شرعیہ میں ناقابل برداشت سختی اور تنگی ہے اس طرح سے ان بیچاروں کے دین کوضرر پہنچتا ہے اوراس حیثیت سے اس کوبھی صاحب حق کے حقوق واجبہ ضائع کرنے میں داخل کرسکتے ہیں اوروہ صاحب حق اس شخص کا نفس ہے اس کے بھی بعض حقوق واجب ہیں کما قال صلی اللہ علیہ وسلم ان لنفسک علیک حقا تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ اوران حقوق واجبہ میں سے سب سے بڑھ کر حفاظت اپنے دین کی ہے۔ پس جب والدین کے غیر واجب حق کوواجب سمجھنا مفضی ہوا اس معصیت مذکورہ کی طرف اس لئے حقوق واجبہ وغیر واجبہ کا امتیاز واجب ہوا۔ اس امتیاز کے بعد پھر اگر عملاً ان حقوق کا التزام کرلے گا مگر اعتقاداً واجب نہ سمجھے گا تو وہ محذور تولازم نہ آئے گا اس تنگی کو اپنے ہاتھوں کی خریدی ہوئی سمجھے گا اور جب تک برداشت کرے گا اس کی عالی ہمتی ہے اوراس تصور میں بھی ایک گونہ حظ ہوگا کہ میں باوجود میرے ذمہ نہ ہونے کے اس کا تحمل کرتا ہوں اور جب چاہے گا سبکدوش ہوجائے گا۔ غرض علم احکام میں ہرطرح کی مصلحت ہی مصلحت ہے اور جہل میں ہرطرح کی مضرت ہی مضرت ہے پس اسی تمیز کی غرض سے یہ چند سطور لکھتا ہوں۔

اب اس تمہید کے بعد اول اس کے متعلق ضروری روایات حدیثیہ وفقہیہ جمع کرکے پھر ان سے جو احکام ماخوذ ہوتے ہیں ان کی تقریر کردوں گا اور اگر اس کوتعدیل حقوق والدین کے لقب سے نامزد کیا جائے تو نازیبا نہیں۔

واللہ المستعان و علیہ التکلان فی المشکوٰۃ عن ابن عمرؓ قال کانت تحتی امراۃ احبھا و کان عمرؓ یکرھھا فقال لی طلقھا فابیت فاتی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذٰلک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقھا رواہ الترمذی فی المرقاۃ طلقھا امرندب اووجوب ان کان

هناک باعث اخر و قال امام الغزالیٰ فی الاحیاء جلد۲ صفحه ۲۶
کشوری فی هذا الحدیث فهذ ایدل علی ان حق الوالد مقدم ولکن
والدیکرهها لا لغرض فاسد مثل عمرؓ فی المشکوٰة عن معاذؓ قال اوصانی
رسول الله صلی الله علیه وسلم وساق الحدیث و فیه لاتعصین والدیک و
ان امراک ان تخرج من اهلک ومالک الحدیث فی المرقاة شرط
للمبالغة باعتبار الاکمل ایضاً اما باعتبار اصل الجواز فلا یلزمه طلاق زوجة
امراة بفراقها و ان تاذیا ببقاء هاایذاء شدید (لانه قد یحصل له ضرربها فلا
یکلفه لاجلهما اذمن شان شفقتهما انها لو تحققا ذلک لم یامراه به
فالزمهما له به مع ذلک حمق منهما ولا یلتفت الیه و کذلک اخراج ماله
انتهیٰ مختصراً قلت و القرینة علیٰ کونه للمبالغة اقترانه بقوله علیه السلام
فی ذلک الحدیث لاتشرک بالله و ان قتلت او حرقت فهذ اللمبالغة
قطعاً والا فنفس الجواز یتلفظ کلمة الکفرو ان یفعل ما یقتضی الکفر ثابت
بقوله تعالیٰ من کفر بالله من بعد ایمانه الا من اکره الأیه فافهم فی المشکوٰة
عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اصبح مطیعا لله
فی والدیه الحدیث و فیه قال رجل و ان ظلماه قال وان ظلماه وان ظلماه
وان ظلماه رواه البیهقی فی شعب الایمان فی المرقاة فی والدیه ای فی
حقهما وفیه ان طاعة الوالدین لم تکن طاعة مستقلة بل هی طاعة الله التی
بلغت توصیتها من الله تعالیٰ بحسب طاعتهما لطاعته الیٰ ان قال ویؤیده
انه ورد لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق وفیها وان ظلماه قال الطیبی
یراد بالظلم ما یتعلق بالا مورالدنیویة لا الاخرویة قلت و قوله صلی الله
علیه وسلم هذا وان ظلماه کقوله علیه السلام فی الرضاء المصدق
ارضوامصدقیکم وان ظلمتم رواه ابوداوٗد لقوله علیه السلاؔم فیهم و ان
ظلموا فعلیهم الحدیث رواه ابوداوٗد ومعناه علی ما فی اللمعات قوله وان
ظلموا ای بحسب زعمکم اوعلی الفرض و التقدیر مبالغة ولوکانوا ظٰلمین
حقیقة کیف یامرهم بارضاء هم فی المشکوٰة عن ابن عمرؓ عن النبی صلی

الله علیه وسلم فی قصة ثلثة نفریتما شون واخذهم المطر فمالو االی غارفی الجبل فانحطت علیٰ فم غارهم صخرة فاطبقت علیهم فذکر احدهم من امره فقمت عند رؤوسهمار ای الوالدین الذین کا ناشیخین کبیرین کما فی هذا الحدیث) اکره ان اوقظهما واکره ان ابدا بالصبیة قبلها والصبیة یتضاغون عند قدمی الحدیث متفق علیه فی المرقاة تقدیما لاحسان الوالدین علیٰ المولودین لتعارض صغرهم بکبرهما فان الرجل الکبیریبقی کالطفل الصغیر قلت و هذا التضاغی کما فی قصة اضیاف ابی طلحة قال فعلیهم بشیء ونومیهم فی جواب قول امراته لما سئلها هل عندک شیء قالت لا الاقوة صبیانی و معناه کما فی اللمعات قالو اوهذا محمول علی الصبیان لم یکونوا محتاجین الی الطعام و انما کان طلبهم علی عادة الصبیان من غیر جوع والاوجب تقدیمهم وکیف یترکان واجباوقد اثنیٰ الله علیهما اه قلت ایضاو ممایؤید وجوب الاضطراری الی هذالتاویل تقدم حق الولد الصغیر علیٰ حق الوالد فی نفسه کما فی الدرالمختار باب النفقة ولوبه اب وطفل فالطفل احق به و قیل (بصیغة التمریض) یقسمها فیهما فی کتاب الاثارللامام محمدؒ صفحه ۱۵۴ عن عائشة قالت افضل ما اکلتم کسبکم وان اولاد کم من کسبکم قال محمد لاباس به اذا کان محتاجا ان یاکل من مال ابنه بالمعروف فان کان غنیا فاخذمنه شئیا فهودین علیه وهو قول ابی حنیفة محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لیس للاب من مال ابنه شیء الا ان یحتاج الیه من طعام اوشراب او کسوة' قال محمد و به ناخذ و هوقول ابی حنیفة. فی کنزالعمال صفحه ۲۸۳ جلد۸ عن الحاکم وغیره ان اولادکم هبة الله تعالیٰ لکم یهب لمن یشاء اناثا ویهب لمن یشاء الذکور فهم واموالهم لکم اذا احتجتم الیها اه قلت دل قوله علیه السلام فی الحدیث اذا احتجتم علی تعلیل امام محمد قول عائشة ان اولاد کم من کسبکم بما اذا کان محتاجا ویلزم التقلید کونه دینا علیه اذا اخذمن غیر حاجة کما هو ظاهر قلت و ایضاً فسرابوبکر الصدیق بهذا'

قوله علیه السلام انت ومالک لابیک قال ابوبکر انما یعنی بذلک النفقة رواه البیهقی کذافی تاریخ الخلفاء صفحه ۲۵ وفی الدر المختار لا یفرض (القتال) علی صبی و بالغ له قبلها ابوان اواحدهما لان طاعتهما فرض عین الیٰ ان قال لا یحل سفرفیه خطرالاباذنهما و مالا خطرفیه یحل بلااذن و منه السفر فی طلب العلم فی ردالمختار انهما فی سعة من منعه اذا کان یدخلهما من ذلک مشقة شدیدة و شمل الکافرین ایضاً اواحد هما اذا کره خروجه مخافة ومشقة والابل لکراهة قتال اهل دینه فلا یطیعه مالم یخف علیه الضیعة اذلو کان معسراً محتاجاً الیٰ خدمته فرضت علیه ولو کافراولیس من الصواب ترک فرض عین لتوصل الیٰ فرض کفایة قوله فیه خطر کالجهادو سفرالبحر قوله و مالا خطرکالسفر للتجارة والحج والعمرة یحل بلااذن الاان خیف علیهما الضیعة (سرخسی) قوله و منه السفر فی طلب العلم لانه اولیٰ من التجارة اذا کان الطریق امناولم یخف علیهما الضیعة (سرخسی) اه قلت و مثله فی البحر الرائق و الفتاویٰ الهندیة وفیها فی مسئلة فلا بدمن الاستیذان فیه اذا کان له منه بدجلد ۶ صفحه ۲۴۲ فی درالمختار باب النفقة و کذاتجب لها السکنی فی بیت قال عن اهله و عن اهلها الخ و فی ردالمختار بعد ما نقل الاقوال المختلفة ما نصه ففی لشریفة ذات الیسارلابدمن افرادها فی دارومتوسطة الحال یکفیها بیت واحد من دارواطال الیٰ ان قال و اهل بلادنا الشامیة لا یسکنون فی بیت من دار مشتملة علیٰ اجانب و هذا فی اوساطهم فضلاعن شرفهم الا ان تکون دارا مورثة بین اخوة مثلا فیسکن کل منهم فی جهة منها مع الاشتراک فی مرافقها ثم قال لاشک ان المعروف یختلف باختلاف الزمان و المکان فعلی المفتی ان ینظر الی حال اهل زمانه و بلده اذا بدون ذلک لا تحصل المعاشرة بالمعروف اه

ان روایات سے چند مسائل ظاہر ہوئے اول جوامر شرعاً واجب ہو اور ماں باپ اس سے منع کریں اس میں ان کی اطاعت جائز بھی نہیں واجب ہونے کا تو کیا احتمال ہے۔ اس قاعدے میں

یہ فروع بھی آ گئے مثلاً اس شخص کے پاس مالی وسعت اس قدر کم ہے کہ اگر ماں باپ کی خدمت کرے تو بیوی بچوں کو تکلیف ہونے لگے تو اس شخص کو جائز نہیں کہ بیوی بچوں کو تکلیف دے اور ماں باپ پر خرچ کرے اور مثلاً بیوی کا حق ہے کہ وہ شوہر کے ماں باپ سے جدا رہنے کا مطالبہ کرے پس وہ اگر اس کی خواہش کرے اور ماں باپ اس کو شامل رکھنا چاہیں تو شوہر کو جائز نہیں کہ اس حالت میں بیوی کو ان کے شامل رکھے بلکہ واجب ہوگا کہ اس کو جدا رکھے۔ یا مثلاً حج وعمرہ کو یا فرض علم کے حصول کیلئے نہ جانے دیں تو اس میں ان کی اطاعت ناجائز ہوگی۔

دوم جو امر شرعاً ناجائز ہو اور ماں باپ اس کا حکم کریں اس میں بھی ان کی اطاعت جائز نہیں مثلاً وہ کسی ناجائز نوکری کا حکم کریں یا رسوم جہالت اختیار کرا دیں وعلیٰ ہذا

سوم جو امر شرعاً نہ واجب ہو اور نہ ممنوع ہو بلکہ مباح ہو بلکہ خواہ مستحب ہی ہو اور ماں باپ اس کے کرنے کو یا نہ کرنے کو کہیں تو اس میں تفصیل ہے دیکھنا چاہئے کہ اس امر کی اس شخص کو ایسی ضرورت ہے کہ بغیر اس کے اس کو تکلیف ہوگی مثلاً غریب آدمی ہے پاس پیسہ نہیں بستی میں کوئی صورت کمائی کی نہیں مگر ماں باپ نہیں جانے دیتے یا یہ کہ اس شخص کو ایسی ضرورت نہیں اگر اس درجہ کی ضرورت ہے تب تو اس میں ماں باپ کی اطاعت ضروری نہیں اور اگر اس درجہ ضرورت نہیں تو پھر دیکھنا چاہئے کہ اس کام کے کرنے میں کوئی خطرہ واندیشہ ہلاک یا مرض کا ہے یا نہیں اور یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اس شخص کے اس کام میں مشغول ہو جانے سے بوجہ کوئی خادم وسامان نہ ہونے کے خود ان کا تکلیف اٹھانے کا احتمال قوی ہے یا نہیں۔ پس اگر اس کام میں خطرہ ہے یا اس کے غائب ہو جانے سے ان کو بوجہ بے سروسامانی تکلیف ہوگی تب تو ان کی مخالفت جائز نہیں مثلاً غیر واجب لڑائی میں جاتا ہے یا سمندر کا سفر کرتا ہے یا پھر ان کا کوئی خبر لینے والا نہ رہے گا اور اس کے پاس اتنا مال نہیں جس سے خادم وکافی نفقہ کا انتظام کر جائے اور وہ کام اور سفر بھی ضروری نہیں تو اس حالت میں ان کی اطاعت واجب ہوگی اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں یعنی نہ اس کام یا سفر میں اس کو کوئی خطرہ ہے اور نہ ان کی مشقت وتکلیف ظاہری کا کوئی احتمال ہے تو بلا ضرورت بھی وہ کام یا سفر باوجود ان کی ممانعت کے جائز ہے گو مستحب یہی ہے کہ اس وقت بھی اطاعت کرے۔

اور اسی کلیہ سے ان فروع کا بھی حکم معلوم ہو گیا کہ مثلاً وہ کہیں کہ اپنی بیوی کو بلا وجہ معتد بہ طلاق دیدے تو اطاعت واجب نہیں۔ وحدیث ابن عمر **یحمل علی الاستحباب او علی ان امر عمر کان عن سبب صحیح** اور مثلاً وہ کہیں کہ تمام کمائی اپنی ہم کو دیا کرو تو اس میں

بھی اطاعت واجب نہیں اور وہ اگر اس چیز پر جبر کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ حدیث انت ومالک لا بیک محمول علی الاحتیاج کیف و قد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایحل مال امرأ الابطیب نفس منہ اور اگر وہ حاجت ضروریہ سے زائد بغیر اجازت کے لیں گے تو ان کے ذمہ قرض ہوگا جس کا مطالبہ دنیا میں بھی ہوسکتا ہے اگر یہاں نہ دیں گے تو قیامت میں دینا پڑے گا فقہاء کی تصریح اس کے لئے کافی ہے وہ احادیث کے معنی خوب سمجھتے ہیں خصوصاً جبکہ حدیث حاکم میں بھی اذا احتجتم کی قید مصرح ہے واللہ اعلم (بہشتی زیور)

والدین کیساتھ صبر واحسان کا معاملہ کرے

سوال: زید حتی الامکان والدین کی اطاعت وادب ملحوظ رکھتا ہے لیکن والدین ناراض رہتے ہیں' بددعا کرتے ہیں' کیا ناحق بددعا قبول ہوجاتی ہے' اولاد اور مسلمانوں۔ کے ساتھ کون سا طرز عمل مشروع ہے؟

جواب: والدین اولاد کے لیے کبھی بلاوجہ بددعا نہیں کرتے' جب تنگ آ کر پریشان ہوجاتے ہیں تب مجبور ہوکر بددعا کرتے ہیں اور اگر بلاوجہ بددعا کریں تو اس کے قبول ہونے کی توقع نہیں۔ (اس مضمون کی ایک حدیث حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے۔ م'ع) تاہم اولاد کو چاہیے کہ والدین کی کسی بات پر غصہ کا جواب نہ دے' سب کچھ خاموش سن لے' اس کی سعادت اسی میں ہے۔ اگر والدین ناحق کوئی بات کہیں تب بھی صبر کرے اور والدین کے لیے دعا خیر کرے' البتہ معصیت کے کاموں میں اس کا ساتھ نہ دے' جب اولاد اس طرح صبر ونرمی اور احسان کا معاملہ کرے گی تو والدین کی طبیعت میں نرمی آئے گی اور سب کے ساتھ حسن خلق سے ملنا چاہیے اور حسن خلق یہ ہے کہ مخلوق کے ساتھ ایسا معاملہ کرے کہ جس سے خالق ومخلوق دونوں راضی رہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۹۱)

والدین سے خرچ کا حساب سمجھنا

سوال: سائل نے اپنا ایک خانگی معاملہ لکھنے کے بعد دریافت کیا کہ "زید شادی کا حساب سمجھنے میں حق بجانب ہے یا نہیں؟ اور اولاد کو حساب بتلانا چاہیے یا نہیں"؟

جواب: حساب صاف رکھنا چاہیے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر زید کے والد کے ذمہ کوئی قرض نہ ہو تو والد کی خدمت نہ کرے بلکہ حتی الوسع خدمت ضروری ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۹۱)

اگر والد کی آمدنی بدرجہ کفایت ہو

سوال: اگر والد کی آمدنی بدرجہ کفایت ہو اور زید کوئی خاص طریقہ پر خدمت نہ کرے بجز اس

کے جو شئی وہ طلب کریں بھیج دے تو اس کو گناہ تو نہ ہوگا؟

جواب: جس قدر زید میں طاقت ہو والد کی خدمت کرتا رہے اگر باوجود قدرت خدمت نہیں کرے گا تو حقوق کی ادائیگی میں قصور رہے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۹۱) ''جو صورت سوال میں لکھی ہے والد کے ادائے حق کے لیے کافی نہیں'' (م ع)

والد کو زید کی بیوی کا حق لینا

سوال: کیا زید کے والد کو زید کی بیوی کا حق اپنے لیے لینے کا حق حاصل ہے؟

جواب: جو حق بیوی کا زید ''شوہر'' کے ذمہ واجب ہے وہ والد کو لینا جائز نہیں۔ ''لیکن یہ معلوم نہ ہوسکا کہ سائل بیوی کا حق بول کر کیا مراد لے رہے ہیں'' (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۹۱)

والدین کی ضرور خدمت کرنا چاہیے

سوال: والد صاحب خرچ کا حساب نہیں دیتے اور زید کو اپنے اور شریک کے ذریعے معلوم ہو چکا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی مطالبہ نہیں تو زید کا یہ کہنا کہ ہمارے ذمہ کچھ نہیں داخل گناہ تو نہ ہوگا؟

جواب: اگر والد کے ذمہ قرض نہ ہو بلکہ والد کو خود ضرورت ہو تب بھی اولاد کو ضرور والد کی خدمت کرنی چاہیے اگرچہ خود کسی قدر تنگی کرنا پڑے اگر اپنے پاس ہی موجود نہ ہو تو مجبوری ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۹۱)

والدین کا بیوی کے کپڑے بنانے سے منع کرنا

سوال: کیا زید کے والد کو زید اور اس کی بیوی کے لیے کپڑے نہ بنانے پر مجبور کرنے کا حق ہے؟

جواب: اگر زید اپنے لیے یا اپنی بیوی کے لیے ضروری سے زائد کپڑے بنائے تو والد کو حق حاصل ہے کہ منع کردے اور زید کو ماننا ضروری ہے البتہ ضروری کے موافق کپڑے کہ بغیر انکے گزر نہ ہوسکتا ہو بنانے سے منع کرنے کا حق والدین کو حاصل نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۹۸)

باپ سے تنخواہ چھپانے کا حیلہ

سوال: ایک لڑکے کو جب تنخواہ ملتی ہے تو اس کے والد مانگتے ہیں اور لڑکا حالانکہ عاقل و بالغ ہے مگر شرم کی خاطر تمام پیسہ دے دیتا ہے اس کے بعد والد اس کو نا کافی کرایہ اور خرچ دیتے ہیں تو لڑکا اپنے والد کو کم تنخواہ بتا کر کم دیتا ہے تو یہ فعل چوری ہوگا یا نہیں؟

جواب: جب تنخواہ ملے تو اپنی ضرورت کے موافق اس میں سے کسی دوسرے کے پاس رکھا دیا کرے اور کہہ دے کہ میرے پاس اتنا ہی ہے یا کسی دوسرے سے قرض لے کر ضرورت پوری کر لیا کرے اور تنخواہ ملتے ہی پہلے اس کا قرض ادا کر دے' اس طرح گنجائش ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۹۷) "اور اگر صاف صاف ہی بات کرنے کی ہمت کرلے تو اس حیلہ کی بھی ضرورت نہیں" (م'ع)

چچا کو باپ کہنا

سوال: ایک شخص کے چھ لڑکے ہیں' ایک لڑکے کا انتقال ہوا جس کے تین بچے ہیں' جو اپنے چچا کے پاس رہتے ہیں' چچا ہی ان کے کھانے پینے اور رہائش کے ذمہ دار ہیں' اب وہ بچے چچا کو باپ کہہ کر پکارتے ہیں' کیا یہ جائز ہے؟ جواب: چچا کو مجازاً باپ کہہ سکتے ہیں' خصوصاً جب کہ وہ پرورش وغیرہ کے بھی ذمہ دار ہیں اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۶۰) "قرآن کریم میں چچا کے لیے بھی ابٌ استعمال ہوا ہے" (م'ع)

سسر کو باپ کہنا

سوال: کیا سسر کو باپ کہہ کر پکار سکتے ہیں؟ جواب: جائز ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۰۴) "بلکہ مناسب ہے کہ ادب و تعظیم کا صیغہ استعمال کیا جائے" (م'ع)

ظالم باپ یا شوہر کی اطاعت نہ کرنا

سوال: ایک شخص نے اپنی زوجہ اور لڑکے کو سوائے ظلم کے کبھی شفقت شوہرانہ و پدرانہ سے نہیں دیکھا' اس لیے لڑکا اور زوج اس سے دور ہو گئے' اس میں عاصی کون ہے؟ باوجودیکہ زوجہ اور لڑکا اپنی خواہش سے اطاعت سے محروم نہیں رہے؟ جواب: ایسی صورت میں کہ ابتداء و زیادتی پسر و زوجہ کی جانب سے نہ ہو وہ ماخوذ نہ ہوں گے۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۴۷۵) "یہ بہت ہے کہ ظلم سے مامون ہو گئے" (م'ع)

زانی' شرابی باپ کی بخشش کیلئے کیا کیا جائے؟

سوال: زید ایک کٹر مذہبی انسان تھا' پنج وقتہ نمازی' حج' روزہ' زکوٰۃ ہر طرح سے مذہبی انسان لیکن انہیں غیر عورتوں سے مراسم رکھنے کی عادت تھی' بس یوں سمجھ لیں کہ لفظ "عورت" ان کی سب سے بڑی کمزوری تھی۔ مولانا صاحب! جب سے زید کی موت ہوئی ہے' ہم دونوں بھائی بے حد پریشان ہیں کیونکہ ان کی موت شراب پیتے ہوئے ایک غیر عورت کے ساتھ زنا کرتے ہوئے اچانک ہارٹ فیل

ہونے کی وجہ سے ہوئی۔ کیا والد صاحب کی بخشش ہو جائے گی؟ حالانکہ ہم نے ہر طرح سے ختم قرآن' بھوکوں کو کھانا کھلانا' سب کچھ ان کے پیچھے کیا' مولانا صاحب! ہم اولاد ہونے کے ناطے ان کے لیے اور کیا ایسا نیک ہی کام کریں کہ ان کی بخشش ہو جائے؟

جواب: ہم سب کو اس قسم کے واقعات سے عبرت پکڑنی چاہیے اور حق تعالیٰ شانہ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتے رہنا چاہیے (یا اللہ! حسن خاتمہ نصیب فرما اور بری موت سے پناہ عطا فرما) حدیث میں آتا ہے کہ آدمی جس حالت میں مرے گا اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جہاں تک بخشش کا سوال ہے سو بخشش کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ بغیر سزا کے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمادیں' اس کے بارے میں تو کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ کس پر نظر عنایت ہو جائے' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید بھی رکھنی چاہیے اور اس کی دعا بھی کرنی چاہیے کہ حق تعالیٰ شانہ ہمیں بغیر عذاب وعتاب اور بغیر حساب وکتاب کے بخشش نصیب فرمائیں۔

بخشش کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ اپنی بدعملیوں کا خمیازہ بھگتنے کے بعد پٹ کر کسی وقت عذاب سے رہائی مل جائے' یہ بخشش ہر مسلمان کے لیے ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو' خواہ کتنا ہی گنہگار ہو' کسی نہ کسی وقت اس کی بخشش ضرور ہو جائے گی۔ البتہ جو شخص دنیا سے ایمان کے بغیر رخصت ہوا (نعوذ باللہ) اس کی کسی حال میں بھی بخشش نہیں ہوگی' وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا' آپ اپنے والد کے لیے دعا واستغفار کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کے لیے ایصال ثواب کا اہتمام کرتے رہیں' سب سے بہتر صدقہ جاری ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۴۰۰)

والد کی وصیت کہ میرا فلاں بیٹا کفن دفن میں شریک نہ ہو

سوال: ہم تین بھائی ہیں' ہم میں سے دو کے متعلق والد صاحب کا کہنا ہے کہ ہمارے مرنے کے بعد تم دونوں لڑکے تمہارے بیوی بچے ہمارے جنازہ میں شریک نہ ہونا' اس وصیت پر عمل کرنا کیسا ہے؟ اور اس کے خلاف کرنے پر گناہ ہوگا کہ نہیں؟

جواب: آپ کے والد کی یہ وصیت بالکل بیکار ہے' قابل عمل نہیں' آپ سب ان کی تجہیز وتکفین میں شریک ہوں اور سب کام شریعت کے مطابق کریں' قیامت میں آپ سے اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۲۳) ''وہ حیات ہوں تو ان کی ناراضگی دور کرنے کی کوشش کی جاتی رہے۔'' (م'ع)

باپ کے قاتل کی مدد کرنا

سوال: پانچ بھائیوں نے سازش کر کے اپنے باپ کو قتل کر دیا' ان میں سے چار بھائیوں نے رشوت دے کر رہائی حاصل کر لی' اب اس صورت میں ان لڑکوں کی مدد کرنے' ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے اور ان کا باپ کو قتل کرنے کا کیا گناہ ہے؟ جواب: بلاوجہ شرعی اپنے باپ کو قتل کرنا بہت بڑا ظلم ہے اور سخت قسم کا گناہ ہے' اس کا وبال ناقابل برداشت ہے' اس سلسلہ میں ان کی کوئی مدد نہ کی جائے' نہ رشوت دے کر اس جرم عظیم کو چھپایا جائے۔ ''ایسے ظالموں' مجرموں کو سزا ضرور ملنا چاہیے' ان سے دور رہا جائے'' (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۳)

والدین کے کسی امر میں تعارض

سوال: کسی امر جائز کے لیے باپ لڑکے کو منع کر رہا ہے اور ماں کرنے کا حکم دے رہی ہے' یا بالعکس تو یہ کس کے حکم کی تعمیل کرے؟ جواب: چونکہ عورت شرعاً خود شوہر کی محکوم ہے اس کا حکم کرنا خلاف شوہر کے خود معصیت ہے اور معصیت میں اطاعت ہے نہیں' لہٰذا ماں کا کہنا نہ مانے۔ ''جبکہ دونوں امر مباح ہوں'' (م ع) (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۳۷۰)

والدین کو امر بالمعروف کرنا

سوال: کیا لڑکے کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے والدین کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے؟

جواب: حاصل ہے' اگر والدین قبول کر لیں فبھا و نعمت ورنہ سکوت اختیار کرے اور ان کے لیے استغفار کرے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۱۹۰) ''ان کو امر بالمعروف کرنے میں احترام اور نرمی کا برتاؤ ضروری ہے'' (م ع)

جہاں تک ہو سکے والدین کو راضی رکھے

سوال: زید کی آمدنی بہت محدود ہے نیز اس کا یہ بھی خیال ہے کہ مسلمان اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے تباہ ہو رہے ہیں' زید کے والد اس سے بھی ناراض ہوتے ہیں کہ اپنی اہلیہ کے کپڑے خود بنا لیتا ہے' پس کیا صورت موجودہ میں زید کے ذمہ کوئی امر ضروری ہے؟

جواب: والد کے بہت حقوق ہیں' اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت جگہ اپنی عبادت کے ساتھ والدین پر احسان کی تاکید فرمائی ہے اس لیے جہاں تک ہو سکے والد کو راضی رکھنا چاہیے'

جب تک کسی معصیت کا حکم نہ ہو تو والد کا کہنا ماننا حتی الامکان ضروری ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۹۰) ''اور زید کا یہ خیال اخراجات......الخ مطلقاً صحیح نہیں'' (م'ع)

والدہ سے زیادتی کی بناء پر قطع تعلق کرنا

سوال: ایک شخص کو والد کے ترکہ میں سے برابر کا حصہ نہیں دیا گیا' والدہ محترمہ کے ایماء اور ان کے جانبدارانہ تعلق کی بناء پر دوسرے بھائیوں نے زیادہ جائیداد پر قبضہ کرلیا ہے' ان حالات میں موصوف نے مع والدہ کے سب سے تعلق اس شرط پر توڑ لیے ہیں کہ جب تک موصوف کو اس کا حق نہیں دیا جاتا وہ تعلق بحال نہیں کرے گا' یہ تعلق ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب: ان سب حالات میں قطع تعلق کرنا خود حق تلفی ہے' والدہ کا احترام' ان کی خدمت اور ان کو خوش رکھنا لازم ہے' دوسرے اہل قرابت کا بھی یہی حکم ہے' تعلق قطع کرنے والے کی دعا قبول اور مغفرت نہیں ہوتی اس لیے آپ والدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کو خوش کریں اور دیگر اہل قرابت سے بھی سلام و کلام جاری رکھیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ اص ۴۲۸) ''سائل کی اگر بہن ہے تو کیا اس نے اپنی بہن اور والدہ کا بھی حصہ ترکہ سے نکالا ہے'' (م'ع)

بدکار والدہ سے قطع تعلق کرنا شرعاً کیسا ہے؟

سوال۔ اگر کسی کی والدہ یا بہن بدکار ہو' شریعت میں اولاد کیلئے کیا حکم ہے؟ کیا ان کا احترام وادب ضروری ہے؟ اور ان کی خدمت کرنا فرض ہے؟ کیا اولاد اپنی والدہ سے علیحدگی اختیار کرسکتی ہے جبکہ بار بار نصیحت کے باوجود اس پر کوئی اثر نہ ہو؟ جواب۔ جو شخص گھر میں گندگی کو برداشت کرے' وہ ''دیوث'' کہلاتا ہے' اول تو ہر ممکن کوشش اس گندگی کو دور کرنے کیلئے کی جائے' اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو قطع تعلق کرلیا جائے۔ آپ کے مسائل ج ۷ ص ۲۰۴۔

بہو کا ساس کے بدن کو دبانا اور مالش کرنا

سوال: ایک عورت کے بدن میں درد رہتا ہے' اس کی بہو بالغ اور نابالغ لڑکے بھی ہیں' اس حال میں اس کے بالغ لڑکے اپنی والدہ کی پیٹھ' کمر' ران اور پنڈلیوں پر روغن کی مالش کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بہو کا اس خدمت کو انجام دینا اہون ''آسان تر'' ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ اص ۴۰۴)

باپ کو ستانے کا وبال

سوال: میرا لڑکا میرا نافرمان ہے' ایسے لڑکے کے لیے آپ فتویٰ دیں تا کہ اس کی اصلاح

ہو جائے کہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟

جواب: والد کا بہت بڑا حق ہے' والد کی خدمت و خوشنودی سے اللہ کی خوشنودی اور جنت حاصل ہوتی ہے' والد کو ناراض کرنے سے اللہ ناراض ہوتے ہیں' والد کو ستانا اور تکلیف پہنچانا سخت محرومی ہے' اس کا وبال دنیا و آخرت دونوں جگہ بھگتنا ہوتا ہے' لڑکے کو اپنی حرکتوں سے باز آنا اور توبہ کرنا چاہیے ورنہ انجام نہایت سخت اور ناقابل برداشت ہے۔ "سائل اگر نافرمانی کی بھی وضاحت کر دیتے تو زیادہ اچھا رہتا" (م' ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ا ص ۴۲۲)

والدہ کی خدمت سے اکتا جانا

سوال: میری والدہ بیمار تھی' آخری عمر ان کی تیمارداری کرتے کرتے میرے مزاج میں چڑ چڑا پن آ گیا تھا' مجھے بے حد افسوس ہے کہ میں ماں کے آخری دنوں میں میٹھی زبان سے بات نہ کر سکا' مجھے بتائیں کہ میری ماں نے کیا اثر لیا ہوگا؟ جواب: یہی اثر لیا ہوگا کہ ایسی ضعیفی اور کمزوری کی حالت میں آپ بھی خدمت سے اکتا گئے' ان کے لیے زیادہ سے زیادہ استغفار اور شریعت کے مطابق ایصال ثواب کرتے رہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۴۲۱) "تاکہ ان کی راحت میں اضافہ ہو" (م' ع)

والدین یا استاد کی قبر کو بوسہ دینا

سوال: پیر یا والدین یا استاد کی قبر کو پیار یا عزت سے بوسہ دینا عند الشرع جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: ناجائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۵۸) "قبر کسی کی بھی ہو اور نیت چاہے جو ہو ہر حال میں ناجائز اور حرام ہے" (م' ع)

درجہ کس کا زیادہ ہے ماں کا یا باپ کا؟

سوال: باپ کا حق و مرتبہ زیادہ ہے یا ماں کا؟ جواب: احترام کے لحاظ سے باپ کا رتبہ زیادہ ہے اور خدمت کے لحاظ سے ماں کا حق زیادہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ا ص ۴۳۱)

"اور اکثر حقوق مشترک ہیں" (م' ع)

والدین میں اختلاف ہو تو اولاد کیا کرے؟

سوال: زید کی والدہ کہتی ہے کہ گھر پر رہ کر کام کرو اور والد کہتے ہیں کہ دہلی جا کر کام کرو' دہلی میں آمدنی زیادہ ہے' والدہ کی مانتا ہوں تو والد ناراض ہوتے ہیں' والد کی مانتا ہوں تو والدہ ناراض ہوتی ہیں' کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مکان پر رہ کر گزارا نہیں ہوتا' پریشانی زیادہ رہتی ہے تو باہر جا کر کام کرے اور والدہ کو سمجھا دے کہ خفا نہ ہوں' روپیہ آپ کے واسطے لاؤں گا اور دعا بھی کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو مجھ سے خوش رکھے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ اص ۴۳۰) ''محض ہوس سے باہر رہنا اچھا نہیں'' (م'ع)

والدین اور شوہر میں سے کس کی اطاعت لازم ہے؟

سوال: زید اس بات سے مکمل اتفاق نہیں کرتا کہ والدین کے قدموں تلے جنت ہے' اس کا کہنا ہے کہ لڑکیوں کے لیے جنت اس کے شوہر کی اطاعت میں ہے نہ کہ والدین کی اطاعت میں' بہت ممکن ہے کہ والدین جو بات لڑکی کو کرنے کے لیے کہتے ہیں وہ اس کے شوہر کو قطعاً پسند نہ ہو' ایسی حالت میں لڑکی اگر شوہر کے خلاف اپنے والدین کی بات پر عمل کرتی ہے تو شوہر کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور اگر شوہر کی بات پر عمل کرتی ہے تو والدین کی نافرمانی ہوتی ہے' کیا زید کا یہ قول صحیح ہے؟ لڑکی کو کس کی بات پر عمل کرنا چاہیے؟

جواب: جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے' یعنی ان کی خدمت کرنا اور راضی رکھنا لازم ہے' یہ بھی صحیح ہے کہ شوہر کی اطاعت لازم ہے' لہٰذا شادی کے بعد اگر والدین جائز کاموں میں شوہر کی فرمانبرداری سے روکیں تو ان کو حق نہیں اور ایسی حالت میں لڑکی کو ان کی اطاعت بھی لازم نہیں' والدین اور شوہر سب کا ہی احترام لازم ہے اور ناحق بات کسی کی بھی ماننا جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ص ۳۲۷)

اولاد سے مشورہ کرنا

سوال: زید کے والد کو کوئی اہم کام زید کے مشورہ سے کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مشورہ کر لینا بہتر ہے' لیکن اگر اپنے کام میں والد مشورہ نہ کرے تو زید کو اس میں ناراض ہونا جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ص ۱۹۲) ''چونکہ مشورہ کرنا شرعاً لازم نہیں'' (م'ع)

اولاد کو ضرر پہنچانا

سوال: زید کے والد اگر کوئی ایسا کام کریں جس میں زید کی مضرت یا حق تلفی ہو تو زید ان کی اس طرف توجہ مبذول کرا سکتا ہے یا نہیں؟ نیز والد کے لیے زید کی عدم موجودگی میں ایسا کام کرنا جس سے اس کا ضرر ہو کیسا ہے؟ جواب: والد کو یہ ہرگز جائز نہیں کہ زید کو ضرر پہنچانے کی نیت سے کوئی حکم کرے' البتہ اگر ضرر پہنچانے کی نیت تو نہیں مگر کسی شرعی کام یا ذاتی کام سے زید کو معمولی نقصان پہنچے تو زید کو صبر کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ص ۱۹۱)

بیٹوں کو الگ کرنے کا حکم

سوال: دو بھائیوں میں شدید اختلاف ہو گیا' والد نے اتحاد کی بہت کوشش کی' جب کامیابی نہ ہوئی تو دونوں کو الگ کر دیا' چولہا الگ کر دیا تا کہ آئندہ زیادہ فرق نہ پیدا ہو تو والد صاحب کا یہ فیصلہ کیسا ہے؟

جواب: کوشش و فہمائش کے باوجود جب اتحاد نہ ہو سکا اور دونوں کو علیحدہ کر دیا کہ مزید خانہ جنگی نہ ہو تو اچھا کیا' مگر دونوں کے ساتھ یکساں معاملہ کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ص ۴۲۰) "یعنی تقسیم مال میں برابری کرے جب صرف یہ دو بھائی ہوں اور بھائی نہ ہو" (م'ع)

والد اور والدہ کا اولاد کو ایک دوسرے سے ملنے سے منع کرنا

سوال: میرے دوست الف عمر ۳۵ سال تقریباً میرے دوست کی بہن ب عمر ۳۶ سال' الف اور ب کے ماں باپ آج سے تقریباً ۳۲ سال پہلے کسی گھریلو تنازع میں علیحدہ ہو جاتے ہیں' الف نے اپنی ماں کے ساتھ رہائش اختیار کی اور ب نے اپنے والد صاحب کے ساتھ رہنا پسند کیا' یہ بات یوں قدرتاً ہوئی۔ بعد میں ماں نے دوسری شادی کر لی اور دوسری اولاد بھی ہوئی' والد صاحب نے کوئی شادی نہیں کی۔ اب ان کی عمر تقریباً ۷۰ سال ہے اور الف کو ماں نے پالا پوسا ہے' والد صاحب نے اس عرصے میں پوچھا تک بھی نہیں ہے۔ اب اس عمر میں جبکہ الف اور ب (بہن بھائی) غیر شادی شدہ ہیں آپس میں تین تین سال تک گفتگو یا خط و کتابت نہیں کرتے اور ناراضگی میں شدت ہوتی جا رہی ہے۔ بہن (ب) والد صاحب سے محبت کرتی ہے اور بھائی (الف) والدہ سے بے انتہا محبت کرتا ہے اس دوران بہن اور والد صاحب الف کو کبھی کبھی عاق کرنے کے خط بھی لکھتے ہیں لیکن الف کہتا ہے کہ میں ماں سے الگ رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور نہ ہی ایسی بات کر سکتا ہوں کہ جس سے والدہ کو صدمہ ملے' یہ سارا ماحول والدین کا پیدا کردہ ہے' حقیقتاً اس میں نہ الف کا قصور ہے اور نہ ب کا قصور! میں نے الف کو بہت سمجھایا ہے کہ والد صاحب کے بھی حقوق ہیں' انہیں ادا کرنا چاہیے' وہ جواب دیتے ہیں کہ تین مرتبہ ماں کا خیال رکھنا ہے اور ایک مرتبہ باپ کا جبکہ باپ کے پاس جاتا ہوں تو گھر سے نکال دیتے ہیں؟

جواب: لڑکی اور لڑکے دونوں کی پرورش جن کے پاس ہوئی اس سے تعلق و محبت کا زیادہ ہونا تو ایک طبعی بات ہے لیکن لڑکے کا اپنے باپ سے اور لڑکی کا اپنی ماں سے قطع تعلق کر لینا یا کیے رکھنا ناجائز ہے۔ اسی طرح والد کا اپنے لڑکے کو عاق کرنے کی دھمکیاں دینا بھی گناہ ہے۔ الف اور ب دونوں اب جوانی کی

عمر سے آگے بڑھ رہے ہیں' ان کے والدین نے ان کی دنیا تو برباد کی ہی تھی اب ان کی آخرت بھی تباہ کرنا چاہتے ہیں' الف کو چاہیے کہ وہ والدہ کو سمجھائے کہ وہ والد سے قطع تعلق پر مجبور نہ کرے' اسی طرح ب کو چاہیے کہ وہ والد سے کہے کہ اسے والدہ سے قطع تعلق پر مجبور نہ کرے' ان کا میاں بیوی کا رشتہ اگر شومیٔ قسمت سے ختم ہو گیا تھا تو ماں بیٹی کا اور باپ بیٹے کا رشتہ تو اٹوٹ ہے' یہ تو ختم نہیں ہو سکتا' نہ کیا جا سکتا ہے اور جب رشتہ قائم ہے تو اس کے حقوق بھی لازم اور دائم ہیں۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۲۰۹)

بڑوں کے پیر پکڑ کر دعائیں لینا

سوال: زید اپنے بچوں سے کہتا ہے کہ ماں' دادا' دادی وغیرہ کے پیر پکڑ کر ان سے دعائیں لو' اس لیے کہ وہ نیک بزرگ ہیں' کیا حکم ہے؟ جواب: تبرکاً و تعظیماً کسی بزرگ کے پیر کو بوسہ دینے کی اجازت ہے جبکہ سجدہ کی ہیئت پیدا نہ ہو اور عقیدہ بھی خراب نہ ہو' پیر پکڑنا جس کو پیر لاگن بھی کہتے ہیں' یعنی صرف پیروں کو چھو لینا' یہ برہمنوں کے یہاں تعظیم کا رواج ہے اور ان کا شعار ہے اس سے پرہیز لازم ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۳۹۲) "اور اگر تبرکاً بھی قدم بوسی سے پرہیز رکھیں تو زیادہ بہتر ہے۔" (م'ع)

شوہر یا ماں کے پیروں کو تعظیماً چھونا

سوال: کیا اسلامی اصول کے مطابق تعظیماً ماں کے پیر چھونا جائز ہے؟ اور اسی طرح شوہر کے؟

جواب: یہ اسلامی تعظیم نہیں بلکہ غیروں کا طریقہ ہے جس سے بچنا چاہیے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۵۳) "جیسا کہ پہلے مسئلہ میں معلوم ہو چکا" (م'ع)

بڑے بھائی کی دکان سے پیسہ بچانا

سوال: زید اپنے بڑے بھائی بکر کے ساتھ دکان پر رہتا ہے' زید کو بکر نے کھانے پینے کی اجازت دے رکھی ہے' مگر زید کھانے پینے میں کم خرچ کرتا ہے اور کچھ پیسہ جمع کرتا ہے تو یہ پیسہ اس کو خود خرچ کرنا یا مسجد میں دینا کیسا ہے؟ جواب: بڑے بھائی کو اس کی اطلاع کر دے اور اس سے اجازت لے لے' پھر مسجد وغیرہ میں جہاں چاہے صرف کرے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۴۲۷) "مطلب یہ کہ یا رقم کی مقدار مقرر کرا لے یا صاف اطلاع کر کے اجازت لے لے" (م'ع)

اولاد کی شادی مقدم ہے یا حج وعمرہ؟

سوال: جس شخص کے گھر میں بیٹا یا بیٹی شادی کے لائق ہو اور وہ کافی دولت والا آدمی ہو تو شادی کا فریضہ ادا کرنے سے پہلے کیا وہ حج وعمرہ کے لیے جا سکتا ہے؟

جواب: فرضیت حج کے بعد حج کے لیے جانا ضروری ہے' اولاد کی شادی پر حج وعمرہ موقوف نہیں اوران کا نکاح تو شرعی ایجاب وقبول کا نام ہے اس کے لیے رسم ورواج اور دھوم دھام نہیں ہونا چاہیے۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ص ۲۶۵) ''اسلامی طریقہ پر شادی کرنے میں کچھ خرچ نہیں ہوتا'' (م'ع)

شریک رہنے والے بھائی برابر کے حق دار ہیں

سوال: کئی بھائی مل کر کام کرتے ہیں' گھر پر کوئی کام زیادہ کرتا ہے کوئی کم' اس وقت بھائیوں میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے اور کہا جارہا ہے کہ کم کام کرنے والے بھائیوں کا کوئی حق اس جائیداد میں نہیں ہے' شرعاً کیا حکم ہے؟ جواب: صورت مسئولہ میں سب بھائی برابر کے حق دار ہیں' خواہ کوئی کام کم کرے یا زیادہ۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ص ۳۳۵) ''عدم حق کا قول صحیح نہیں'' (م'ع)

جنت میں اقرباء کے ساتھ رہنا

سوال: بہشت میں ملاقات ہوگی' مگر یہ نہ ظاہر ہوا کہ جورو خصم لڑکے یہاں کے مانند یکجا رہیں گے یا نہیں؟ جواب: جب سب جنت میں جائیں گے تو مانند یہاں کے سب یکجا رہیں گے اور مراتب مختلف ہوں گے تو ایک کے درجے میں دوسرے جا کر یا پاس پہنچ کر ملاقات کرسکیں گے۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۴۴۸) ''دوسرے عالم کی پوری تفصیل سمجھنا سمجھانا بہت ہی دشوار'' (م'ع)

بہوؤں کو سخت لفظ کہنا ناپسندیدہ ہے

سوال: ایوب نے اپنی بہوؤں کو کسی سے بات کرتے ہوئے دیکھا اور کہا کہ میں قبل ازاں ان کو نصیحت کرتا رہا کہ پردہ کیا کرو لیکن انہوں نے میری نصیحت پر عمل نہیں کیا' اب میں بجائے نصیحت کے ان بہوؤں پر پیشاب کروں گا' تو کیا ایسے شخص پر حد واجب ہوگی؟

جواب: ایسے الفاظ کا استعمال کرنا ناپسند ہے' آئندہ ہرگز ایسے الفاظ نہ کہیں' استغفار کریں' کوئی حد ان کو نہ لگائی جائے کہ حد واجب نہیں' البتہ بہو کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنے کی تاکید کی جائے اور ان کو بھی تاکید کی جائے کہ وہ شریعت کے مطابق پردہ کریں' بے پردگی میں بہت فتنے ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ص ۳۷۹) ''ایوب کا غصہ خلاف شرع امر پر ہے جو کہ مطلوب ہے لیکن مذکورہ لفظ کا استعمال خود خلاف شرع ہے'' (م'ع)

بہن کو روپیہ دینا اور سسرال سے روپیہ ملنا

سوال: عام رواج ہے کہ جب بہن وغیرہ کے یہاں جاتے ہیں تو بہن کو روپیہ دیتے ہیں' ایسے

ہی جب داماد سسرال جاتا ہے تو لڑکے کو اس کی ساس اور سالی وغیرہ روپیہ دیتی ہیں' تو یہ دینا کیسا ہے؟

جواب: بہن یا داماد یا دیگر اقرباء کو دینا صلہ رحمی ہے جو کہ موجب اجر و ثواب ہے' لیکن اس سے دکھاوا ہرگز مقصود نہ ہو' نہ ان پر احسان جتلایا جائے نہ کسی رسم کی پابندی ہو نہ وہ بات ہو جو غیر مسلموں میں ہوتی ہے' یعنی وہ بہن کو میراث نہیں دیتے' اس کے عوض مختلف اوقات میں' تقریبات میں دیا کرتے ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۶۲) ''جسے بھات چھوچک وغیرہ کہتے ہیں'' (م ع)

خانگی معاملات کو غیروں سے بیان کرنا

سوال: جب کہ زید اس کے لیے تیار ہے کہ آپس کے معاملات رو بررو بلا شرکت غیرے طے ہو جائیں تو پھر زید کے والد کا ایسے اشخاص کو خانگی معاملات میں ڈالنا جن سے ہوا خیزی کا اندیشہ ہو شرعاً کیسا ہے؟

جواب: معاملات کو آپس میں سلجھانا بہتر ہے لیکن والدین اس سے متاثر نہ ہوں کہ انتہائی درجہ کی شفقت میں کمی نہ کریں' جھوٹی باتیں مشہور کرنا اور بدنام کرنا جائز نہیں' زید کے والد کو اس سے اجتناب لازم ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۹۲)

ہمسایہ کو تصرفات سے روکنا

سوال: زید کے مکان میں کھڑکیاں لگی ہیں اور مکان خالد کا زید کے مکان سے راستہ کے دوسرے کنارے پر ہے چونکہ ایک دیوار مکان خالد کی بقدر ایک گز کے طول میں اور نصف گز کے بلندی میں کم ہے' اس وجہ سے اس کا مکان کھڑکیوں سے نظر آتا ہے' زید اس قدر پردہ ہونے پر بھی راضی ہے لیکن ان کھڑکیوں سے مزاحمت کرتا ہے' پس خالد کو حق تعارض حاصل ہے یا نہیں؟

جواب: صاحب خانہ کو اپنے مکان میں ہر قسم کا تصرف کرنے کا حق ہے یا نہیں' خواہ اس میں دوسرے کا نقصان ہو یا نہ ہو' اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ متاخرین کی ایک جماعت اور اکثر مشائخ کا مسلک یہ ہے کہ جس تصرف میں دوسرے کا ضرر بین ہو تو جائز نہیں اور جس کا بھی نقصان ہو اس کو منع کرنے کا حق ہے' ہمسایہ ہو یا غیر ہمسایہ لہٰذا صورت مسئولہ میں اگر زید کے اپنے مکان میں کھڑکیاں کھولنے سے خالد کو ضرر بین پہنچتا ہے اور بے پردگی ہوتی ہے تو مشائخ بلخ کے مختار مسلک کے مطابق اس کو منع کرنے کا حق ہے اور زید کو چاہیے کہ پردہ کی دیوار بنائے۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۴۴۹)

ہمسایہ کو کواڑ لگانے سے روکنا

سوال: زید کی ایک زمین ہے اب زید اس زمین میں دروازہ لگانا چاہتا ہے' اب ایک غیر شخص جس

کا راستہ اسی زمین میں سے ہے اس دروازہ سے مانع ہے جب کہ زید نہ اس کے راستہ کو بند کرتا ہے اور نہ کوئی حق اس شخص کا زمین سے متعلق ہے تو اس شخص کا منع کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: جب کہ زید راستہ سے نہیں روکتا اور نہ اس میں ضرر بین ہے ہمسائے کا اور چوکھٹ لگانے سے راستہ بند نہیں ہوتا تو ہمسایہ کو چوکھٹ لگانے سے منع کرنے کا حق نہیں۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۵۱)

پڑوس کے ناچ' گانے والوں کے گھر کا کھانا کھانا

سوال: زکریا کے محلے میں ساتھ پڑوس میں ایسے افراد رہتے ہیں جن کا پیشہ ناچ گانا و بدکاری ہے لیکن یہ پیشہ محلے میں نہیں بلکہ اور جگہ کرتے ہیں' محلے والوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آتے ہیں' تو ایسی صورت میں محلے والوں کو طوائف کے خاندان سے میل جول جائز ہے یا نہیں؟ ان کے یہاں سے آیا ہوا کھانا قبول کرنا کیسا ہے؟ اور محلے والوں کے کیا فرائض ہونے چاہئیں؟

جواب: حرام کمائی کا کھانا پینا جائز نہیں' محلے والوں کو چاہیے کہ اپنی حد تک ان کو ترک گناہ کی فہمائش کریں اور اگر وہ اس کاروبار کو نہ چھوڑیں تو ان سے زیادہ تعلق نہ رکھیں' نہ ان کی دعوت میں جائیں۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۲۴۷)

تکلیف دینے والے پڑوسی سے کیا سلوک کیا جائے؟

سوال: سید خاندان کے ایک صاحب عرصہ دس سال سے میرے پڑوس میں رہائش پذیر ہیں اور سرکاری عہدے' ہم دونوں کے مساوی ہیں مگر وہ ہر وقت کسی نہ کسی کو پریشان اور تنگ کرنے کی تدبیریں کرتے رہتے ہیں' مختلف انداز سے ذہنی کوفت پہنچاتے رہتے ہیں' کبھی بچوں کو مار دیا اور کبھی کوئی بہتان لگا دیا' غرضیکہ شیطانی حرکتیں کرتے رہتے ہیں' خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے ان سے ہر طرح سے نبھانے کی کوشش کی مگر وہی مرغی کی ایک ٹانگ! ان کی اولاد' ان کی بیگم اور وہ خود حرام کی بے پناہ دولت کی فراوانی کے باعث غرور میں رہتے ہیں' آپ بتائیں کہ اسلام ان جیسے پڑوسیوں سے کس طرح کا سلوک روا رکھنے کی تلقین کرتا ہے؟

جواب: اپنی طرف سے ان کو کسی طرح ایذا نہ پہنچائی جائے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کیا جائے جن صاحب کا آپ نے تذکرہ کیا ہے اگر وہ واقعتاً سید ہوتے تو ان کا اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوتا۔ حدیث میں ایسے لوگوں کو جو کہ پڑوسیوں کو ایذا پہنچاتے ہیں مومن کی صف سے خارج قرار دیا گیا ہے۔

"عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم: واللّٰه ! لایؤمن' واللّٰه! لایؤمن' واللّٰه! لایؤمن قیل: من یا رسول اللّٰه؟ قال: الذی لا یؤمن جاره بوائقه. رواه مسلم" (مشکوٰۃ ص: ۴۲۲)

ترجمہ:...... "اللہ کی قسم! مومن نہیں ہوگا اللہ کی قسم! مومن نہیں ہوگا' اللہ کی قسم! مومن نہیں ہوگا' عرض کیا گیا: کون؟ یارسول اللہ! فرمایا: وہ شخص جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہوں۔" (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۲۴۷)

کسی کا کبوتر مکان میں آ کر رہنے لگا اس کا حکم

سوال: ایک کبوتر زید کے گھر میں آ کر رہا اور مدت تک رہتا رہا' اب اس کو دو چار بچے بھی ہو گئے ہیں' غالباً یہ کبوتر محلہ ہی کے کسی ہندو کا ہے؟ جواب: اگر وہ کبوتر جنگلی نہیں بلکہ پلا ہوا ہے تو مالک کو تلاش کر کے اس کو واپس کر دیا جائے' پھر اگر وہ مادہ ہے تو اس کے بچے بھی اس مالک کے ہوں گے جو بچے ذبح کر کے کھائے ہیں ان کی قیمت مالک کو دیں اور جو بچے موجود ہیں وہ بھی مالک کو دیں یا اس سے خرید لیں' اور اگر وہ نر ہے تو صرف وہی مالک کو دیں اور اس کی وجہ سے جو بچے پیدا ہوئے ہیں وہ اس کے نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۶۵) "نہ قیمت ادا کرنے کی ضرورت ہے نہ واپس کرنے کی اور جتنے دن اعلان یا اطلاع نہ کر کے مالک کو پریشان رکھا گیا اس کی معافی بھی طلب کریں" (م ع)

دوسرے کی دیوار پر اپنے مکان کی بنیاد رکھنا

سوال: زید کی دیوار جس کے نیچے سے پانی زید کے مکان کا نکلا کرتا تھا اور دونوں مکانوں میں حد فاصل تھی اس پر عمر نے اپنے مکان کی بنیاد رکھی ہے' اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ دیوار زید کی ملک ہے تو زید کی دیوار پر عمر کو اپنے مکان کی بنیاد رکھنا بغیر زید کی اجازت کے ناجائز ہے اور پانی کا راستہ قدیم سے ہے تو عمر کو اس کے روکنے کا حق نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۹۰)

کھڑکیاں بند کرنے کے عوض پیسہ لینا

سوال: ایک شخص نے ایک زمین خریدی' پڑوس میں ایک مکان ہے جس کی دیوار میں کھڑکیاں ہیں' کھڑکیاں کھلے رہتے ہوئے بیس سال کا عرصہ ہوا جس نے زمین خریدی ہے وہ مکان بنانا چاہتا ہے' پڑوسی کہتا ہے کہ تم کھڑکیاں بند نہیں کر سکتے' اگر بند کرنا چاہتے ہو تو تم ہم کو اس قدر روپیہ دو' چنانچہ طے شدہ روپیہ دیدیا گیا تو یہ روپیہ کس چیز کی قیمت یا بدلہ ہے؟

جواب: یہ معاملہ ناجائز ہے جس نے زمین خریدی ہے اسے اپنی زمین اور ملک پر مکان بنانے کا حق حاصل ہے اور پڑوسی کا روکنا ظلم ہے اور اس کے عوض میں روپیہ لینا باطل ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۳۳۲) "جو لینے والے کے لیے حلال نہیں" (م ع)

دو آدمیوں میں تفریق کرانا

سوال: دو آدمیوں میں عرصہ سے میل چلا آ رہا تھا' دو شخصوں نے ان کے درمیان رنجش ڈلوادی' تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟ جواب: اگر بلاوجہ شرعی ایسا کیا ہے تو یہ فعل گناہ ہے اس سے توبہ کرنی چاہیے اور ان لوگوں سے جن میں رنجش ڈلوائی ہے معاف کرانا چاہیے اور ان میں مصالحت کرانی چاہیے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۳۹)

مسلمان کی پیشانی پر سیندور لگانا

سوال: سرکاری تقریبوں میں مسلمانوں کی پیشانیوں کو ہندو لوگ سیندور لگاتے ہیں' کیا حکم ہے؟

جواب: ان کے مذہبی شعار میں شرکت کی اجازت نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۲۶۹) "اور سیندور لگوانا کسی طرح جائز نہیں" (م ع)

حق غیر سے بچنے کی صورت

سوال: اگر کسی حلال چیز میں کوئی حرام چیز "باعتبار امر خارجی" مل جائے تو اتنی مقدار نکال دینے کے بعد مابقی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ مثلاً دو گلاس شربت میں ایک گلاس شربت چوری کا مل جائے تو ایک گلاس شربت نکال دینے کے بعد دو گلاس شربت کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی دوسرے کا حق اگر اپنے حق کے ساتھ مل جائے تو بقدر حق غیر اس سے علیحدہ کر کے مالک کو دیدیا جائے' پھر باقی حلال ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۴۱۶) "جیسا کہ مسئولہ صورت میں شربت" (م ع)

اپنے حق کی بقا کیلئے کوشش کرنا

سوال: ایک پارک میں مسلمان عرصہ دراز سے نماز تراویح اور میلاد شریف پڑھتے آئے ہیں' موجودہ صورت میں ہندو ممبران بورڈ نے اپنی اکثریت سے اس کو بند کر دیا ہے' کیا اس مقام پر مسلمانوں کو بحیثیت پبلک کے افراد ہونے کے مذکورہ یا مذہبی رسوم کو ادا کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: جب کہ پارک میں پبلک کے مشترکہ حقوق ہیں اور مسلمان عرصہ دراز سے اس میں نماز اور مذہبی تقریب ادا کرتے آئے ہیں تو ان چیزوں سے روکنے کی کوئی وجہ نہیں' مسلمانوں کو اپنے قائم شدہ حق کی بقاء کی کوشش کرنی چاہیے۔ (کفایت المفتی ج۹ص۱۰۲) ''لیکن ایسی کوشش جو شر و فساد کا باعث نہ ہو'' (م'ع)

ادائے حقوق کیلئے توبہ کافی ہے

فرمایا: آج کل بہت سے آدمی توبہ کو ہر گناہ کیلئے کافی سمجھتے ہیں حالانکہ حقوق العباد میں محض توبہ کافی نہیں بلکہ بندوں سے حقوق معاف کرانا یا ادا کرنا بھی لازم ہے اور حقوق اللہ میں بھی توبہ سے صرف گناہ معاف ہوتا ہے۔ ادائے حقوق کیلئے توبہ کافی نہیں۔ مثلاً کسی نے نمازیں قضا کردی ہوں' زکوٰۃ نہ دی ہو' حج نہ کیا ہو تو توبہ سے گناہ معاف ہوجائے گا' لیکن قضا کردہ نمازوں کی قضا لازم ہوگی' زکوٰۃ بھی گزشتہ سالوں کی واجب ہوگی' حج کیلئے بھی وصیت وغیرہ لازم ہوگی۔ (النسوان فی رمضان ص۱۰) بحوالہ اشرف الاحکام ص۲۱۰۔

مال مسروقہ کی واپسی کی ایک صورت

سوال: ایک شخص نے چوریاں کیں' پھر اللہ نے اسے ہدایت دی' اس نے چاہا کہ مال مسروقہ واپس کردوں لیکن چوریوں کی کثرت کی وجہ سے حق والوں کو بھول گیا اور وہ سامان بعینہ بھی نہیں ہے' اب وہ اس کو کیسے ادا کرے؟ جواب: مال مسروقہ کی مقدار تخمینہ سے متعین کرکے مالک یا اس کے ورثاء کو پہنچادیں' اگر مالک یا ورثہ کا علم نہ ہو تو اتنی مقدار مالک کی طرف سے غریبوں کو صدقہ کردیں اور خدائے پاک سے توبہ واستغفار کرتے رہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۷ص۳۸۵)

ہندو مسلم اتحاد کے لیے گوشت خوری ترک کرنا

سوال: ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں بعض ہندو دوستوں سے ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان اگر گوشت کھانا چھوڑ دیں تو ہم اس کو اپنے اتحاد میں رکاوٹ ہٹنا سمجھیں گے اور سماج کی چھوت سے ہندو مسلمان ایک ہوسکے گا' اس پر چند آدمی ایک جماعت قائم کرنا چاہتے ہیں' آیا اس صورت میں مسلمان بہ حیثیت مسلمان کے گوشت کو چھوڑ سکتا ہے؟

جواب: ہندو مسلم اتفاق کے لیے یہ شرط نامعقول اور ناقابل عمل ہے' مسلمان اس سمجھوتے کو منظور نہیں کرسکتے۔ ''ہندو کی رعایت میں مسلمان کے لیے حلال شئی کو ممنوع کرنا چاہتے ہیں' سبحان

اللہ! مسلمان کی رعایت سے ہندو کو کھلانا بھی تو شروع کیا جا سکتا ہے ان کے یہاں مذہبی حیثیت سے ممنوع نہیں ہے ہندو مسلم اتحاد اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔" (م ع) (کفایت المفتی ج ۹ ص ۳۴۴)

ہندوؤں کی شادی میں جانا

سوال: ہندوؤں کی شادی برات میں جانا جائز ہے یا نہیں؟ مسمریزم سے جو حالات معلوم ہوں ان کو ٹھیک جاننا درست ہے یا نہیں؟ جواب: یہ دونوں امر نادرست اور حرام ہیں مرتکب ان کا فاسق ہے۔ "امر ثانی میں مقابلتاً فسق زیادہ ہے" (م ع) (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۵)

ہندوؤں کے تہوار میں خوشی کے گیت گانا

سوال: ہندوؤں کے لڑکوں کو ان کے تہوار ہولی یا دیوالی میں بطور عیدی ان کے تہوار کی تعریف میں کچھ اشعار بنا کر جس طور پر میانجی لوگ پڑھایا کرتے ہیں پڑھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ درست نہیں۔ "چونکہ اس طرح ان کی تعظیم ہوگی" (م ع) (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۱)

ہندو کی خنزیر کی قیمت سے مٹھائی تقسیم کرنا

سوال: ایک ہندو نے جس کا واحد ذریعہ معاش خنزیر کا گوشت بیچنا ہے ایک تقریب میں لڈو بنوا کر ہندو مسلمانوں کو تقسیم کیے ہیں کیا ایسی حرام کمائی کی مٹھائی کھانا مسلمانوں کو جائز ہے؟

جواب: جس شخص کی کمائی حرام ہو وہ اگر کسی دوسرے شخص سے قرض لے کر مسلمانوں کو کوئی چیز تقسیم کرے تو اس کو لینا اور استعمال کرنا جائز ہے لیکن ایسے شخص سے جو خنزیر کی بیع و شراء کرتا ہے مسلمانوں کو علیحدگی کرنی چاہیے اور اس کی چیزیں مسلمانوں کو استعمال کرنا بہتر نہیں یہ حکم مسلمانوں کا ہے مگر سوال میں مذکور ہے کہ وہ شخص ہندو ہے تو ہندوؤں کے مذہب میں اگر خنزیر کی بیع جائز ہے تو مسلمانوں کو ان کی تحصیل معاش بذریعہ بیع خنزیر پر لحاظ کرنا ضروری نہیں۔ "تاہم اجتناب اولیٰ ہے" (م ع) (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۱۶)

ہندو سے قرآن کی جلد سازی کرانا

سوال: جہاں جلد ساز مسلمان نہ ہو وہاں ہندو جلد ساز سے کلام مجید کی جلد بنوانا چاہیے یا نہیں؟

جواب: ہندو جلد ساز سے حتی الامکان قرآن مجید کی جلد نہ بنوائی جائے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۲۵۹) "قرب و جوار میں تلاش کر کے کسی مسلمان سے یہ کام لیا جا سکتا ہے" (م ع)

ہندوؤں کو مسجد کے سامنے باجا بجانے سے روکنا

سوال: مسجد کے سامنے باجا بجانے کے سلسلہ میں ایک فساد ہوا' بسلسلہ گفتگوئے صلح ہندوؤں نے ایک تحریر اس مضمون کی دستخط کر کے حاکم کے سامنے دے دی ہے کہ اگر شریعت اسلام اس کو منع کرے تو ہم چھوڑ دیں گے' اب مع دلائل ایک فتویٰ کی ضرورت ہے ورنہ کم از کم مسلمانوں کی آبرو خاک میں مل جائے گی' ہندو اوقات نماز کے علاوہ بجانا چاہتے ہیں' مسلمان یہ کہتے ہیں کہ مسجد عبادت گاہ ہے اور کوئی وقت عبادت سے خالی نہیں' اس لیے کسی وقت بھی مسجد کے سامنے سے باجا بجا کر نہیں گزرنے دیں گے؟

جواب: اوقات نماز میں تو باجے وغیرہ سے نماز میں خلل واقع ہونے کی بناء پر باجے کو روکنا درست ہے لیکن اوقات نماز کے علاوہ میں تو یہ وجہ نہیں' اس میں تو صرف مسجد کا احترام پیش کیا جاسکتا ہے لیکن یہ احترام ایک اسلامی حکم ہے غیر مسلم اپنے مذہبی نقطہ نظر سے احترام کا پابند نہیں' لہٰذا اس معاملے میں رواداری اور تعامل قدیم کو استدلال میں پیش کرنا قرین صواب ہے۔ (کفایت المفتی ج۹ص ۲۴۱) ''احترام مسجد کے لحاظ سے اگر مسلمانوں کی بے حرمتی کا قوی اندیشہ ہو تو بھی رواداری کو ترجیح ہوگی'' (م'ع)

مسجد کے پاس آلات لہو ولعب کے استعمال کا حکم

فرمایا: صلاہی کا اشتغال مسجد کے قریب اگر موجب استخفاف واذلال دین یا اغاظت و اشتغال اہل دین من حیث الدین ہوتا ہو کفر ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: **ماکان صلاتھم عندالبیت الامکاء وتصدیة فذوقو االعذاب بما کنتم تکفرون.**

رہا قصد استخفاف واذلال یا اغاظت واشتغال اس کا مدار قرائن مقالیہ یا جلالیہ پر ہے۔ اسی سے جواب ہو گیا اس شبہ کا کہ مسلمان بھی تو ایسی حرکت کرتے ہیں اور اس شبہ کا کہ مسجد کے پشت پر بجانے سے کیوں ناگواری نہیں ہوتی۔ جواب ظاہر ہے کہ وہاں قصد اذلال یا اشتغال نہیں ہوتا۔ (انفاس عیسیٰ ص:۳۶۸) (اشرف الاحکام ص ۱۷۵)

جاں بلب حربی کے منہ میں پانی ٹپکانا

سوال: ہندوستان کے کافر حربی ہیں یا ذمی یا مستامن؟ کسی حربی کو بھیک دینا یا کسی جاں بلب حربی کے منہ میں انسانیت کے ناتے پانی ٹپکانا کیسا ہے؟ اور کوئی مسلمان کافر حربی کو ووٹ دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: مستامن وہ ہے جو دوسری حکومت کا باشندہ امن لے کر دارالاسلام کو جائے' ذمی وہ ہے جو مسلم حکومت میں رعیت بن کر رہے' حربی وہ ہے جو برسر پیکار ہو' ہندوستان کے کافروں کا ان دو قسموں میں داخل نہ ہونا ظاہر ہے' پس یہاں کے ہر کافر پر حربی کے احکام بھی جاری نہیں ہوں گے۔ قرآن کریم میں ہے: "لَایَنۡهٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ الآیۃ" اس آیت شریفہ سے بھیک دینے اور منہ میں پانی ٹپکانے کا جواز بھی نکل سکتا ہے' اگر اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو اس کو ووٹ بھی دیا جاسکتا ہے' مسلم کو ووٹ دینے کا حکم بھی اسی طرح ہے' ووٹ خیر خواہ کو دیا جاتا ہے بدخواہ کو نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۴۰) "امیدوار میں اہلیت وصلاحیت کے ساتھ قومی ہمدردی اور جذبہ خدمت پایا جانا ضروری ہے' ووٹ (برائے) شہادت ہے" (م'ع)

کافر کا مسلم جنازہ کے ساتھ جانا اور اس کا عکس

سوال: کافر مسلمانوں کے جنازہ کے ساتھ قبرستان جاتے ہیں' اسی طرح مسلمان کافر کے جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں' یہ جائز ہے یا نہیں؟ جواب: پڑوسی کافر بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنا اور اس کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا تو ثابت ہے لیکن ارتھی پکڑنا اور اس کو جلانے کے لیے مرگھٹ جانا ثابت نہیں' اس سے بچنا لازم ہے اسی طرح اس کے برعکس "مسلمان جنازہ کے ساتھ کسی کافر کے جانے کی اجازت نہیں' مسلمان میت کے لیے ساتھی رحمت کے طالب ہیں' کافر کی شرکت نزول رحمت سے مانع ہوسکتی ہے کہ وہ محل لعنت ہے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۴۵)

کافر کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانا

سوال: کسی عیسائی۔ کے ساتھ کھانا کھاسکتے ہیں یا نہیں؟ اگر ایک ہی رکابی میں کھایا جائے تو کیا حکم ہے؟
جواب: کفار سے بے ضرورت اختلاط ممنوع ہے اور کھانا کھانا "ایک ساتھ یا ایک رکابی میں" بے ضرورت اختلاط ہے۔ (امدادالفتاویٰ ج ۴ ص ۱۷۲) "اس لیے پرہیز کرنا چاہیے" (م'ع)

کافر کے حقوق کیسے ادا کیے جائیں؟

سوال: کافر کے حقوق کیسے ادا کیے جائیں؟ مالی نہیں بلکہ غیبت وغیرہ
جواب: اگر وہ مل جائے تو معاف کرائیں ورنہ اس کے لیے دعاء ہدایت۔ (امدادالفتاویٰ ج ۴ ص ۲۶۸) "اور اگر انتقال ہوچکا ہو تو اپنے گناہ پر استغفار" (م'ع)

مال کافر کی ادائیگی

سوال: اگر کسی مسلمان کے ذمہ کسی کافر کا قرض ہو اور اس کی ادائیگی ناممکن ہوگئی ہو تو اس سے بری الذمہ ہونے کی کیا صورت ہے؟ جواب: معاف کرالے اگر ادا کرنے کو نہ ہو ورنہ مواخذہ ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۷۸)

کافر کی اطاعت کرنا

سوال: اگر کوئی کافر اپنے مسلمان ملازم کو نماز عید سے روکتا ہے تو ملازم کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ملازمت چھوڑ دے کیونکہ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں جیسا کہ غیر اللہ کی عبادت کفر و شرک ہے اسی طرح غیر اللہ کی بالاستقلال اطاعت کرنا بھی کفر ہے اور اطاعت بالاستقلال سے مراد یہ ہے کہ اس کو مبلغ احکام سمجھ کر تابعداری کا طوق گردن میں ڈالے کہ اس کی تقلید کو لازم اور ضروری سمجھے باوجود مخالفت احکام الٰہی کے اس کے اتباع کو نہ چھوڑے اور یہ بھی اتخاذ انداد کی ایک قسم ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٰ ص ۴۹۰)

کافر کا مسجد میں آنا اور نماز ادا کرنا

سوال: ایک غیر مسلم نے رمضان کا روزہ رکھا اور عیدگاہ میں عید کی نماز ادا کی بعض لوگوں نے اعتراض کیا کیا حکم ہے؟ جواب: اگر وہ غیر مسلم توحید و رسالت وغیرہ کا معتقد ہے اگرچہ عرفی طریقہ سے اس کو کلمہ نہیں پڑھایا گیا تو اس کو عیدگاہ میں جا کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ اس کے علاوہ غیر مسلم کو بھی داخل ہونے سے نہ روکا جائے۔ "اور اگر اس کے نماز روزے میں کوئی چال ہے تو روک دیا جائے جب تک وہ اپنے اسلام کا صاف اقرار نہ کرے" (م ع) (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۶۳)

کفار سے احتراز کرنا

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو تم سے احتراز کرے تم اس سے احتراز کرو آیا یہ احتراز صرف اکل و شرب میں ہے یا تمام امور موانست و مشاورت وغیرہ میں؟

جواب: تمام امور موانست و مشاورت اور محبت میں کفار سے احتراز کرنا اولیٰ و افضل ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٰ ص ۵۱۱) "اور جن امور میں گنجائش ہے ان کی تفصیل پہلے آ چکی" (م ع)

سیاسی معاملات میں غیر مسلموں سے مدد لینا

سوال: سیاسی معاملات میں اہل اسلام کو غیر مسلموں سے مدد لینا درست اور مباح ہے یا ناروا ہے؟

جواب: اگر مسلمانوں میں بذات خود قوت مقاومت موجود نہ ہو اور ان کے لیے کوئی دوسری جائے پناہ نہیں ہے تو اختیار اہون البلیتین کے اصول کے ماتحت بعض کفار کا مقابلہ بعض کفار کی استعانت سے جائز ہے جیسا کہ حدیث ام سلمہؓ سے واضح ہوتا ہے (شرح السیر الکبیر ج۳ ص:۱۸۷) خصوصاً جبکہ مسلمانوں کے مفاد اور مصالح بھی پیش نظر ہوں تو ایسی استعانت بالکفار کے جواز میں شبہ نہیں ہے چنانچہ شرح سیر کبیر میں اس قسم کی جزئیات بہت سی بیان کی گئی ہیں:

(۱) لو قال اهل الحرب للاسراء فيهم قاتلوا معنا عدونا من المشركين کے ماتحت شارح سرخسی نے فرمایا: فَلاَ رُخْصَةَ فِي ذٰلِکَ الا على اعزاز الدين والدفع عن نفسه ج۳ ص: ۲۴۲،۲۴۱)

(۲) وَلَوْ قال للاسراء قاتلوا معنا عدونا من اهل الحرب آخرين على ان نخلى سبيلكم اذا انقضت حربنا الخ فلا بأس بان يقاتلوا معهم.

شارح نے اس صورت مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے اس اعتراض کو بھی دفع کیا ہے جو عام طور پر پیش کیا جاتا ہے:

قال قيل كيف يسعهم هذا و فيه قوة على المسلمين لانهم اذا ظفروا' بعدوهم فامنوا جانبهم اقبلوا على قتال المسلمين وربما ياخذون منهم الكراع والسلاح فيقودون بها على المسلمين قلنا ذلک موهوم ويحصل لهم النجاة عن اسراء المشركين بهذا القتال معلوم فيترجح هذالجانب ص ۲۴۲. ۲۴۳)

(۳) وان كانوا فى حزوبلد يخافون على انفسهم الهلاک فلا بأس بان يقاتلوا معهم المشركين اذا قالوا نخرجكم من ذلک لان فی هذا القتال غرضا صحيحاً وهو دفع الضرر والبلاء الذى نزل بهم ص ۲۴۲.

(۴) ولو ان اهل الحرب ارسلوا الاسراء خاصة ان يقاتلوا اهل الحرب آخرين وجعلوا الامير من الاسراء وجعلوا له ان يحكم بحكم اهل الاسلام وسلموا بهم الغنائم يخرجونها الى دارالاسلام فلا باس بالقتال على هذا اذا خافوهم اولم يخافو الانهم يقاتلون وحكم الاسلام هو الظاهر عليهم ويكون الجهاد وذالک جهادا

منہم ص: ۴۴۸

جوازِ استعانت کی اور صورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہندوستان کے مشرکین کے ساتھ ان شرائط پر اشتراک عمل کرنا کہ اس مشترکہ جدوجہد میں فتح حاصل کرنے کے بعد ملک کے نظام میں ان کا مؤثر حصہ ہوگا (۲) مسلمانوں کا قانون شخصی (پرسنل لاء) محفوظ ہوگا اور اس پر عمل کرنے کی آزادی ہوگی۔ (۳) مسلمانوں کے مذہبی ادارے اوقاف مساجد مقابر وغیرہ محفوظ رہیں گے اور ان کا کلچر اور تہذیب و تمدن محفوظ رہے گا۔ (۴) ۱۱ میں سے ۵ صوبوں میں مسلم اکثریت کی حکومتیں قائم ہوں گی جو تمام داخلی معاملات قانون سازی نظام تعلیم اقتصادی نظام کے قیام معاشرتی اور تمدنی مسائل میں پوری طرح بااختیار ہوں گی کیا مسلمانوں کے مفاد اور مصالح کے لحاظ سے مفید نہیں ہے؟ یہ مصلحتیں و مفادات ان اغراض سے بہت زیادہ اہم ہیں جن کی بناء پر استعانت بالمشرکین کی اجازت دی گئی ہے اس لیے ہندوستان کی آزادی میں غیر مسلم جماعتوں اور قوموں سے اشتراک عمل کرنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔

واللہ اعلم والیہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

(مکتوبات ۲/۱۲۵/۱۲۸) (فتاویٰ شیخ الاسلام ص ۱۱۸ تا ۱۲۰)

عید کے دن کافر کو ہدیہ دینا

سوال: کافر رئیس کو عید کے موقع پر اگر مسلمان ہدیہ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: محض محبت اور دوستی کی وجہ سے دے تو کچھ حرج نہیں اور اگر کافر کی تعظیم ملحوظ ہو تو جائز نہیں کیونکہ کافر کی تعظیم قلب مسلم سے نور ایمان کو نکال دیتی ہے اور چہرے سے اسلام کی رونق کو زائل کر دیتی ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۹۰)

مسلم تنظیم میں کسی غیر مسلم کی شرکت

سوال: ایک مسلم تنظیم ہے جس کے مقاصد مذہبی خیر اندیشی اور دیگر تفریحی مشغلے ہیں اس کے ممبروں میں ایک غیر مسلم بھی ہے جو حالات و قواعد کے اعتبار سے مذہبی چندہ اور دیگر تنظیمی معاملات میں پورا پورا حصہ لیتا ہے وہ ڈاکٹر پیشہ ہے جس نے خود کو اسلامی اور تنظیمی ماحول میں ڈھال لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مسلمان راستوں کو زیادہ پسند کرتا ہے نیز مسلمان بھی اسے محبوب سمجھتے ہیں وہ مسلمانوں کی تجہیز و تکفین میں بھی شریک ہوتا ہے اس کے ساتھ شرعاً کیسا برتاؤ کرنا چاہیے جس نے خود کو ہر انداز سے مسلمانوں کی تنظیم میں شامل کر رکھا ہے اور اسے مسلم انجمن کا ممبر بننا کیسا ہے؟

جواب: مسلمانوں کو اخلاق و مروت کا معاملہ کرنا چاہیے' رفتہ رفتہ تعلیمات نبوی سے روشناس کرایا جائے اور جب کہ یہ انجمن مسلم تنظیم ہے اور مقصد اس کا خیر ہی خیر ہے اس کے ساتھ تفریحی مشغلہ بھی ہے اور وہ غیر مسلم ظاہر ہے کہ مذہب کے ان کاموں میں تو بالکل شرکت نہیں کرتا جن کے لیے اسلام شرط ہے' صرف تفریحی مشغلہ میں شرکت کرتا ہے' ایسے مذہبی کام میں شرکت کرتا ہے جس کے لیے اسلام شرط نہیں تو اس میں شرعاً قباحت نہیں' بشرطیکہ اس میں کوئی مفسدہ نہ ہو اس کا لحاظ رہے کہ وہ کسی مسلم میت کو غسل نہ دے' نہ اٹھا کر قبرستان میں لے جائے اور نہ قبر میں رکھے اور یونہی مجمع کے ساتھ چلا جائے تو روکنے کی ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۱ ص ۳۳۲) "اگر اس کا انتقال حالت کفر پر ہی ہوتا ہے تو کسی مسلمان کو اس کے جنازہ میں شریک ہونے اور مرگھٹ جانے کی اجازت نہیں" (م'ع)

جلسے کی صدارت غیر مسلم کو دینا

سوال: نصیر آباد میں چند افراد نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے کی صدارت تین روز تک کافر کے حوالے کی' یہ فعل اسلام کے موافق ہے یا مخالف؟

جواب: صدر کو بسا اوقات مقررین کی تقریروں پر محاکمہ یا بعض مقررین کے بیانات پر تنقید کرنا ہوتی ہے' اس لیے کسی خاص جلسے کی صدارت کے لیے جلسہ اور متعلقات مقصد کا ماہر شخص ہی موزوں ہوتا ہے' نیز مذہبی اجتماعات میں مذہبی حیثیت سے ممتاز شخصیت کو صدر بنانا مناسب ہے' بنا بریں ان لوگوں کا انتخاب ناموزوں اور نامناسب واقع ہوا۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۴۴) "اسلامی جلسہ کی صدارت کسی غیر مسلم کے حوالہ کرنا جائز نہیں" (م'ع)

غیر مسلمہ دائی کو عقیقہ کا گوشت دینا

سوال: اگر دائی قوم چمار سے ہو تو بچہ کے عقیقہ کا گوشت اس کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایک ران بکری کی دائی کو دینا بہتر ہے' جیسا کہ زاد المعاد میں ہے' خواہ وہ دائی قوم چمار سے ہو۔ (فتاویٰ عبدالحیٰ ص ۵۴۳) "یا کسی اور قوم سے" (م'ع)

غیر مسلم کا ہدیہ صدقہ یا ہبہ

سوال: ایک کافر نے ایک گائے خدا واسطے دی تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور کوئی چیز دے تو کیا حکم ہے؟ جواب: جو چیز خدا واسطے ثواب سمجھ کر دے اور وہ مسلمان کے مذہب میں

حلال ہو اس کا لینا اور کھانا درست ہے اگر کوئی عارض ہو مثلاً احسان جتائے گا تو نہ لے جو کچھ وہ بتوں کی نذر و نیاز سے دے وہ بھی نہ لے اگر مسلمان مال دار ہے تو خیرات کی چیز یا تہوار کی تعظیم میں کچھ دے یا جس چیز سے تعلق قلبی کا اظہار ہو اس کو بھی نہ لے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۸۱)

عیسائی ملکوں کا ذبیحہ

سوال: عیسائی ملکوں کا ذبیحہ قابل استعمال ہے یا نہیں؟

جواب: چونکہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے: "**ولاتاکلوا ممالم یذکر اسم اللّٰہ علیہ وانہ لفسق وان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ھم لیجادلوکم وان اطعتموھم انکم لمشرکون**" (جس حیوان پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا گیا اس کو مت کھاؤ وہ حقیقت میں فسق ہو گیا' شیاطین اپنے دوستوں کو سمجھاتے اور تلقین کرتے ہیں کہ تم سے ایسے حیوانات کے بارے میں جھگڑے اور بحث کریں اگر تم ان کی تابعداری کرو گے تو تم مشرک ہو) اس لیے ہر حیوان حلال کے کھانے کے بارے میں دو شرطیں ضروری ہیں' اول تو شرعی ذبح ہونا' دوسرے ذبح کرتے وقت اسم الٰہی کا ذکر ہونا' اگر دونوں یا ایک فوت ہو گئی تو حیوان کسی طرح حلال نہیں ہو سکتا۔

(۱) **وذھب الی ان الکتابی اذا لم یذکر اللّٰہ علی الذبیحۃ وذکر غیر اللّٰہ لم یوکل وبہ قال ابو الدرداء عبادۃ بن الصامت وجماعۃ من الصحابۃ وبہ قال ابو حنیفۃ وابو یوسف و محمد وزفر ومالک وکرہ النخعی والثوری اکل ماذبح اھل بہ لغیر اللّٰہ** (البحر المحیط ۲/۴۳۱) بحوالہ معارف القرآن ۳/۵۴)

ہاں اگر مسلمان ذبح کرنے والا ہو اور وہ بھول کر تکبیر ذبح کرتے وقت ذکر نہ کرے تو وہ حسب ارشاد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہے جو حیوانات عیسائی ملکوں میں ذبح ہوتے ہیں اور انکے کارکن عیسائی ہوتے ہیں وہاں نہ ذبح پایا جاتا ہے نہ تکبیر۔ بلکہ بڑے بڑے شہروں اور کارخانوں میں تو حیوانات کو مشینوں کے ذریعے سے ذبح کیا جاتا ہے' یک طرف سے حیوان کو داخل کیا اور تھوڑی ہی دیر میں دوسری طرف کھال علیحدہ گوشت کے ٹکڑے علیحدہ اور جملہ دیگر اشیاء علیحدہ نکلتی ہیں ہاں جہاں یہودی ذبح کرتے ہیں وہ البتہ شروط ذبح کی رعایت کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جیسے کہ کسی چیز کی طہارت اور نجاست وغیرہ میں یا کھانے کی چیزوں میں جب تک نجاست اور حرمت کا یقین یا غلبہ ظن نہ ہو جائے جب تک اس کی حرمت یا کراہت کا فتویٰ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح سے حکم ذبیحہ کا ہو گا مگر یہ سخت غلطی ہے۔ ذبیحہ کا حکم ان دونوں کے خلاف ہے خود

صحیح حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک شکار پر اپنا شکاری کتا جس کو اس نے تکبیر کہہ کر چھوڑا تھا پایا اور ایک دوسرا کتا پایا اور نہیں جانتا ہے کہ کس نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ دوسرے کتے کو تکبیر کہہ کر چھوڑا گیا ہے یا نہیں تو حضرت سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حرام فرمار ہے ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی نظیریں موجود ہیں جن سے صاف طور سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذبیحہ میں شروط ذبیحہ کا جب تک علم نہ ہو جائے حلال نہیں اور یہی مسئلہ فقہاء کا ہے۔ یورپ کے سفر کرنے والے عموماً ہر جگہ کے مسلمان ایسے محرمات میں مبتلا ہوتے ہیں اور واہی تباہی حیلے کر کے خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے: "وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اوتوا الكتاب حل لكم" (اہل کتاب یہود و نصاریٰ کا کھانا تم کو حلال ہے) اس لیے ہم کو ان کے ذبح کیے ہوئے حیوانوں میں حرام ہونے کا کوئی شبہ ہی نہیں ہے۔ مگر یہ بہت بڑی غلطی ہے جو چیز مسلمان سے حلال نہیں ہو سکتی وہ اہل کتاب سے کیوں کر حلال ہو سکتی ہے۔ اگر مسلمان ذبح کرتے وقت قصداً تکبیر چھوڑ دے تو وہ کسی طرح حلال نہیں' پھر کتابی جب ایسا کرے تو کیوں کر حلال ہو سکتا ہے۔ بہر حال وہ مسلمان سے تو کم ہی ہے اور اگر ظاہر الفاظ پر جائیں تو چاہیے کہ سور بھی حلال ہو جائے کیونکہ وہ بھی نصاریٰ کا طعام اور ان کا ذبیحہ ہے یا شراب میں پکا ہوا کوئی دوسرا کھانا ان کا حلال ہو (العیاذ باللہ) اور اگر ان چیزوں کے حرام ہونے کا یقین دوسری آیتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے تو متروک التسمیہ مذبوح نصاریٰ کی حرمت کا بھی قائل ہونا ضروری ہے۔ (سفر نامہ شیخ الہندص ۸۶) (فتاوی شیخ الاسلام ص ۱۲۰)

غیر مسلم کے لیے درازیٔ عمر کی دعا مانگنا

سوال: گاندھی ۲۱ روز کا برت رکھتے ہیں' تا کہ ہندو مسلم اتحاد ہو اس کے بعد ہندو خوشی میں جلسے منعقد کرتے ہیں جس میں گاندھی کی صحت و درازیٔ عمر کی دعا مانگی جاتی ہے' مسلمان شرکت نہیں کرتے مگر ایک امام صاحب اس میں شرکت اور صدارت فرماتے ہیں' کیا امام صاحب کا یہ فعل کفر و شرک کی حمایت نہیں؟ جواب: کسی غیر مسلم کی درازیٔ عمر کے لیے دعا مانگنا اس نیت سے کہ شاید خدا تعالیٰ اس کو ہدایت فرمادے اور آئندہ عمر میں نور اسلام سے منور فرمادے' جائز ہے۔ پس جلسہ مذکورہ کی شرکت اور صدارت کا ایک جائز محمل ہو سکتا ہے اور لوگوں کو زیبا نہیں کہ اس بناء پر امام صاحب کو طعن تشنیع کریں۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۳۵) "امام کو بھی چاہیے کہ کسی طاغوت

اعظم کی خوشی میں ایسی شرکت نہ کرے جس سے مسلمانوں کو سوءظن پیدا ہو" (م'ع)

غیر مسلم کا مسلمان میت کو ایصال ثواب کرنا

سوال: میرے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اس کا ایک شاگرد ہندو ہے اس نے پانچ سو روپے دیئے ہیں کہ اپنے بھائی کو قرآن پڑھوا کر بخشوا دو' کیا کرنا چاہیے؟

جواب: وصول ثواب کے لیے اول عامل کو ثواب ملنا شرط ہے اور ثواب ملنے کے لیے ایمان شرط ہے' پس غیر مومن کے اس عمل (یعنی اعطاء وانفاق) کا ثواب تو پہنچ نہیں سکتا اور اگر قرآن خوانی کے ثواب کا پہنچنا محتمل ہو تو طے ہو چکا کہ جو قرآن اجرت پر پڑھا جاتا ہے اس پر ثواب بھی نہیں ملتا۔ پس صورت مسئولہ میں اگر شاگرد کو زیادہ اصرار ہو تو صرف یہ صورت ہو سکتی ہے کہ یہ پانچ سو روپے کسی مسلمان کی ملک کر دے اور وہ روپیہ کسی مستحق کو دے کر اس کا ثواب میت کو پہنچا دے لیکن ملکیت ہو جانے کے بعد اس مسلمان کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ کسی کو نہ دے' خود ہی رکھ لے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۴۴۴) "حتیٰ کہ مستحق کو بھی نہ دے" (م'ع)

چمار کا مٹی کے برتن کو ہاتھ لگانا

سوال: اگر کسی شخص نے مٹی کے برتن میں کھانا بھر کر یا ٹوکری میں بھر کر چمار کے سر پر رکھ کر کہیں بھیجا' یا کسی کے پاس کھانا اسی طرح آیا تو اس میں کسی قسم کی کراہت شرعی ہے یا نہیں؟

اور اسی طرح اگر گھڑے میں پانی بھر کر مسلمان اپنے ہاتھ سے بہنگی (وہ بانس کی موٹی لکڑی جس کے دونوں طرف رسی باندھ کر بوجھ اٹھاتے ہیں۔"م'ع") میں رکھا اور اس کو ہندو کمہار اٹھا لائے اور مسلمان نے گھڑا اتار کر رکھ لیا تو اس پانی کی طہارت میں کوئی شبہ ہو گا یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۴۰۳) "طہارت میں تو شبہ نہیں البتہ نظافت کے خلاف ہے" (م'ع)

چمار کی زمین میں میت کو دفن کرنا

سوال: ہمارے گاؤں والوں نے جبراً چماروں کی زمین میں اپنے مردے دفن کرنا شروع کر دیئے' جب چمار مر گیا تو اس کے لڑکوں کے نام زمین ہو گئی اور پھر چک بندی میں چماروں نے یہ کھیت مولیٰ بخش سے بدل لیا تو کیا مولیٰ بخش کو اس سے انتفاع جائز ہے؟

جواب: چمار کی زمین میں بلا اجازت و بلا مرضی میت دفن کرنا ظلم اور غصب ہے۔ جب کہ وہ

زمین مولیٰ بخش کی ملکیت میں آ گئی تو اس کو اختیار ہے کہ میت والوں سے کہہ دے کہ یہاں سے اپنی میت نکال لو ورنہ میں یہاں کھیتی کروں گا پھر اس کو کھیتی کرنا مکان بنانا سب درست ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ص ۳۴۱) ''یہ ضرور غور کر لیا جائے کہ وہ زمین چماروں کی ملک میں کیسے آئی'' (م'ع)

بھنگی کے لڑکے کو مسلمان ظاہر کر کے اس کیساتھ کھانا پینا

سوال: ایک شخص نے بھنگی کے لڑکے کو مسلمان ظاہر کیا اور اس کے ساتھ کھایا پیا' اب یہ شخص پاک رہا یا ناپاک؟ کیا اس شخص کو اپنے سے الگ کر دیں؟

جواب: بھنگی کے لڑکے کو مسلمان ظاہر کر کے اس کے ساتھ کھانے پینے کی وجہ سے وہ مسلمان ناپاک نہیں ہوا' ہرگز اس کو اپنے سے الگ نہ کریں' البتہ غیر مسلم کو مسلم ظاہر کرنا خلاف واقعہ ہے' جھوٹ ہے اور اس قسم کا میل جول بھی اس کے ساتھ درست نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ص ۳۴۱) ''اسلام ایسی دوستی کی اجازت نہیں دیتا' اس میں بدنامی بھی ہے'' (م'ع)

بدعتیوں اور مشرکوں سے تعلقات رکھنا

سوال: بدعتی اور مشرک سے کوئی کام یا حاجت پوری کرنے' یا اخلاقی باتیں کرنے سے کچھ ثواب ہے یا عذاب؟ تعلقات رکھنے سے تو فائدہ نصیحت کا معلوم ہوتا ہے اور ترش روئی سے تو یہ متصور نہیں اور کلام کا نہ ہونا بالکل نصیحت سے محروم رکھنا ہے اور شرکت جنازہ سے تجہیز و تکفین مراد ہے یا جنازہ کے ساتھ جانا؟ اگر بدعتی کے جنازہ کی شرکت نہ کرے تو کیا ثواب ہے؟

جواب: جو شخص بوجہ گناہ ترک کرے گا اس کو زیادہ ثواب ہے اور جو بوجہ طعنہ یا کفالت وغیرہ ترک کرے گا تو اگر خدمت کا ثواب اس کو نہ ہوگا مگر گناہ سے بچ گیا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۳)

ہولی میں چندہ دینا

سوال: عمر جس محلہ میں رہتا ہے اس میں مسلمان کم اور ہندو زیادہ ہیں' وہ اس سے کبھی گڑ بنس کی پوجا کے لیے کبھی ہولی کے لیے چندہ مانگنے آتے ہیں' ایک بار اس نے ہولی کا چندہ دینے سے انکار کر دیا' رات کو اس کے احاطے میں لگی ہوئی لکڑیاں اکھاڑ کر لے گئے اور ہولی میں جلا دیں تو کیا ایسی حالت میں ان کو کچھ روپیہ آٹھ آنے دے سکتا ہے؟

جواب: مجبوری کی حالت میں ان کو پیسہ دے دے جو مانگنے آئے' یعنی ان ہی کی ملک کر دے' پھر وہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ص ۳۶۲) ''ہولی وغیرہ کی نیت سے نہ دے'' (م'ع)

اچھا سمجھ کر مندر میں چندہ دینا

سوال: زید بڑا نمازی پرہیزگار ہے اس نے اپنے متعلق ایک ہندو کو خوش کرنے کے لیے ان کے مندر کے بنانے میں چندہ دیا' جہاں بت خانہ بھی ہوگا' یہ شرکت موجب گناہ ہے یا نہیں؟

جواب: اگر زید نے ہندوؤں کے اس کام سے خوش ہو کر پسندیدگی کی راہ سے چندہ دیا ہے تو اس کے اسلام میں شبہ ہوگیا' اس کو احتیاطاً تجدید اسلام واجب ہے' لیکن اگر پسندیدگی کی راہ سے شریک نہیں ہوا ہے بلکہ کسی مجبوری کی وجہ سے چندہ دیا ہے تو وہ کافر نہیں ہوا ہے لیکن شرکت پھر بھی گناہ سے خالی نہیں اور اب اس سے خلاصی کی سبیل توبہ اور انابت الی اللہ ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۲۰)

حرام آمدنی سے چندہ

سوال: حرام آمدنی سے حاصل شدہ رقم کو تنخواہ وغیرہ میں استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: جن لوگوں کی آمدنی سب کی سب یا اکثر اور غالب حصہ حرام ہے اور یقیناً معلوم ہے تو آئمہ مؤذنین وغیرہ کو ان کے چندہ یا انکی دی ہوئی تنخواہ کھانا جائز نہیں اور اگر اکثر حصہ حلال ہے جو کہ حرام سے مخلوط ہوگیا ہے یا علم نہیں ہے تو جائز ہے۔ (مکتوبات ۸۳/۴) فتاویٰ شیخ الاسلام ص ۱۲۴

جن من گن گیت کا پڑھنا

سوال: زید کہتا ہے کہ موجودہ ہندوستان میں سیاسۃً ہندوؤں کے مذہبی کاموں میں چندہ دینا جائز ہے لیکن گیت جن من گن گاندھی جی کا مشہور گیت' مولانا حفظ الرحمٰن نے بہار کے اسکولوں میں سختی سے منع فرما دیا تھا' اس بارے میں کس کا قول درست ہے؟

جواب: حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مرحوم کی رائے صحیح ہے اس راستے کو بند ہی کیا جائے' ہرگز نہ کھولا جائے' تھوڑے کی اجازت سے بات دور تک پہنچ جاتی ہے جس کا نتیجہ بہت خراب ہوتا ہے جیسا کہ بعض جگہ کا مشاہدہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۶۷)

مولانا جامی ورومی کو کافر کہنے والے کا حکم

سوال: ایک شخص مولانا جامی و رومی فرید الدین عطار' مولانا عبدالعزیز دہلوی' خواجہ سلیمان صاحب تونسوی ان سب کو کافر کہتا ہے' ایک جگہ ان کی نسبت لکھا ہے کہ جامی کتے کی طرح اپنے تحفۃ الاحرار میں بھونکتا ہے اور جو ان کے مقلد ہیں سب دوزخ میں جائیں گے' اکثر مشائخ کو کافر کہا' آیا وہ شخص کافر ہے یا فاسق؟ اور اس کی تصنیف شدہ کتابیں قابل اعتماد ہیں یا نہیں؟

جواب: ان مسلم بزرگان عظام کو کافر کہنے والا سخت ترین فاسق ہے، یہ جتنے بزرگ ہیں سب کے سب محترم بزرگ ہیں ان کی بزرگی میں کلام نہیں ان کو جو کافر کہے وہ پرلے درجے کا فاسق ہے اس کی کتابیں پڑھنا اور ہر ایک ایسا کام جس سے اس کی عظمت ظاہر ہو کرنا جائز نہیں، ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو بچنا واجب ہے، ان کی محفلوں میں شرکت ان کے ساتھ اتحاد کسی مسلمان کو جائز نہیں۔ (کفایت المفتی ج۹ ص ۲۴۷) ''ایسے شخص کے خاتمہ بالخیر کی امید نہیں اگر تائب نہ ہو'' (م ع)

یہ کہنا کہ میرے اوپر وحی آتی تھی

سوال: اگر کسی آدمی سے عمداً یا سہواً کلام کرنے میں یہ لفظ زبان سے نکل گیا کہ میرے اوپر وحی آتی تھی ایسے شخص کو شریعت کیا حکم دیتی ہے اور اگر یہ کہا تو گناہ کس طرح معاف کرائے؟

جواب: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ الفاظ سہواً نکل گئے ہیں تو کچھ گناہ نہیں اور اگر قصداً ان الفاظ کو ادا کیا ہے اور مراد وحی نبوت ہے تو وہ کافر ہے اور اگر مراد وحی الہام ہے تو کافر نہ ہوگا تاہم ایسا کہنے سے احتراز کرنا واجب ہے۔ (کفایت المفتی ج۹ ص ۲۴۷) ''تاکہ مغالطہ نہ ہو'' (م ع)

جولاہا کہنا جائز ہے

سوال: پیشہ بافندگی کرنے والے کو جولاہا کہنا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ عوام میں اس سے ذلیل وہتک اور رسوائی متصور ہوتی ہے؟ جواب: جب متکلم کی نیت صحیح ہو تو ایسے عرف جاہلانہ کا اعتبار نہیں کیونکہ معتبر عرف عام ہے، عرف عوام نہیں، جیسے اعمش و اعرج بعض محدثین کا لقب ہے کسی نے بھی ان کے اطلاق کو ناجائز نہیں کہا، گو عرف میں تحقیر کے لیے بولا جاتا ہو جو کفار مسلمانوں کو مسلمان ہونے کی وجہ سے ذلیل حتیٰ کہ ملیچھ کا مترادف سمجھتے ہوں کیا ان کے مجمع میں کسی مسلمان کو مسلمان کہنا ناجائز ہوگا، کیا کوئی متدین عاقل اس کا قائل ہو سکتا ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج۴ ص ۴۴۳) ''نہیں ہو سکتا ایسے ہی یہاں بھی'' (م ع)

تائب کی تذلیل جائز نہیں

سوال: ایک شخص عید الفطر کے دن اپنے بچوں کو لاعلمی میں باجے کے ساتھ عیدگاہ لے گیا جب اس کو بلا کر پوچھا گیا تو اس نے عاجزی کے ساتھ اعتراف قصور کر کے معذرت کر لی اس کے باوجود اس کو ذلت کے ساتھ جماعت سے خارج کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور وہ شخص اپنے قصور کا اعتراف کر کے آئندہ

نہ کرنے کا اقرار کر لے تو وہ شخص تائب ہو گیا' پس اس کو ذلیل کرنا اور جماعت سے نکالنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ باقیات صالحات ص ۲۸۸) ''بلکہ تذلیل کرنے والے اب خود قصوروار ہوں گے'' (م'ع)

ولادت سے ساتویں روز عورت کو برہنہ کر کے نہلانا

سوال: ایک لڑکی کو بچہ پیدا ہوا' ساتویں روز اس کو بالکل برہنہ کر کے نہلایا گیا جس میں تین عورتیں اور شامل تھیں' یہ شرعاً کیسا ہے؟ جواب: کسی عورت کو عورتوں کے سامنے بالکل برہنہ ہونا جائز نہیں' خواہ نہانے کے لیے ہو یا کسی اور مقصد سے' پردہ کر کے نہایا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۴۲) ''چونکہ عورت کا ستر عورت سے بھی ہے' عورتوں میں جو رواج ہے وہ غلط ہے'' (م'ع)

ڈاکٹری معائنہ میں برہنہ ہونے کا حکم

ایک صاحب نے استفتاء کیا کہ میرے لیے بجز ملازمت سرکاری اور کوئی معاش نہیں ہے اور ملازمت سرکاری بغیر ڈاکٹری معائنہ کے ہو نہیں سکتی اور ڈاکٹری معائنہ میں بالکل برہنہ ہونا پڑتا ہے اور میں منتخب ہو چکا ہوں' اس ملازمت کے لیے صرف ڈاکٹری معائنہ کی رکاوٹ ہے تو کیا اس مجبوری میں ڈاکٹری معائنہ جائز ہے یا نہیں؟ جواب تحریر فرمایا کہ جائز سمجھنے کیلئے زیادہ بہتر ہے کہ ناجائز سمجھا جائے؟ اور کرا لیا جائے اور اس کے بعد توبہ کر لی جائے۔ پھر فرمایا کہ ایسے جواب کی یہ بھی وجہ ہے کہ اب کیا معلوم واقعی اس کے سوا اور کوئی تمہیں ذرائع آمدنی مقصود ہیں یا نہیں؟ کیونکہ گھاس تو کھود سکتے ہیں کسی مسجد میں مؤذنی کر سکتے ہیں' البتہ تنعم چاہتے ہوں تو دوسری بات ہے پھر ضرورت کے تحقق پر بھی اگر میں یہ لکھ دیتا کہ جائز ہے تو جرأت بڑھ جاتی' نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچتی۔ میرے اس جواب میں اہل علم کے لیے بڑا سبق ہے کہ وہ ایسے حالات کی رعایت رکھا کریں۔ (الافاضات الیومیہ ج ۷ ص ۴۶۱) (اشرف الاحکام ص ۲۳۵)

عورتوں کو تعزیت کیلئے جانا

سوال: عورتوں کو تعزیت وعیادت کیلئے جانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: عورت کو عورت کی یا اپنے محرم کی عیادت وتعزیت درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۹۴) ''اس زمانے میں جو رواج اور طریق عیادت کا عورتوں نے اختیار کیا ہے مستقل سفر کرنا بلا محرم چل دینا اور لازم سمجھنا یہ قابل ترک ہے'' (م'ع)

کسی مسلمان کی عزت بچانے کے لیے جھوٹ بولنا

سوال: اگر کوئی شخص گرفتار ہوتا ہو اور وہ گرفتاری ناحق ہو یا اس کی بے عزتی ہوتی ہو تو اس کو جھوٹ بول کر چھڑا لینا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: احیاء العلوم میں ایسے موقع پر کہ قتل مسلم ناحق ہوتا ہو اور بدون کذب کے نجات نہ ہو تو کذب کو فرض لکھ دیا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۵۹) ''کہ اس وقت وہ صدق سے بڑھ کر صدق ہے' گو بظاہر کذب ہے'' (م ع)

دفع ظلم کیلئے جھوٹ بولنا

سوال: کسی خاص قضیہ کے متعلق سوال تھا کہ دفع ظلم کے لیے کیا جھوٹ بولا جا سکتا ہے؟

جواب: آپ نے جو صورت دعویٰ کے دفع ظلم اور جلب مصلحت کے لیے لکھی ہے اس کے متعلق میں عبارت ''شامی'' پیش کرتا ہوں۔ (درمختار ۵/۳۰۲)

الکذب مباح لاحیاء حقه ودفع الظلم عن نفسه والمراد التعریض لان عین الکذب حرام قال وهو الحق الخ وقال الشامی فی الحاشیة واعلم ان الکذب قد یباح وقد یجب والضابط فیه کما فی تبیین المحارم وغیره عن الاحیاء ان کل مقصود' محمود یمکن التوصل الیه بالصدق والکذب جمیعا والکذب فیه حرام' وان امکن التوصل الیه بالکذب وحده فمباح ان ابیح تحصیل ذلک المقصود' وواجب ان وجب تحصیله کما لورأی معصوما اختفی من ظالم یرید قتله أو ایذائه فالکذب ههنا واجب وکذا لو سأله عن ودیعة یرید أخذ ها یجب انکارها ومهما کان لا یتم مقصود حرب أو اصلاح ذات البین أو استمالة قلب المجنیٰ علیه. الا بالکذب فیباح رد المحتار ج ۶ ص ۴۲۷' کتاب الحظر والاباحة قبیل کتاب احیاء الموات)

شامی کی اس مفصل عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف تعریض بلکہ کذب صریح بھی خاص خاص صورتوں میں جائز ہے۔ یہ عبارت بغور پڑھئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت مذکورہ میں دروغ گوئی کی اجازت ہے والسلام۔ (مکتوبات ۲۰۸/۴' ۲۰۹)

ترجمہ۔ اپنے حق کو حاصل کرنے اور اپنے سے ظلم کو دفع کرنے کیلئے جھوٹ بولنا مباح ہے مگر یہاں جھوٹ سے تعریض مراد ہے کیونکہ عین جھوٹ تو حرام ہے یہی بات حق ہے اور علامہ شامی حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ جاننا چاہئے کہ جھوٹ بولنا کبھی مباح ہوتا ہے اور کبھی واجب ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں ضابطہ جیسا کہ تبیین المحارم وغیرہ میں ''احیاء'' سے نقل کیا ہے کہ ہر ایسا محمود مقصود جس کا

حصول سچ اور جھوٹ دونوں طرح ممکن ہو تو اس میں جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر صرف جھوٹ ہی کے ذریعہ وہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے تو اگر وہ مقصود مباح ہے تو جھوٹ بولنا بھی مباح ہوگا اور اگر وہ مقصود واجب ہے تو جھوٹ بولنا بھی واجب ہوگا مثلاً اگر کسی بے قصور کو دیکھا کہ وہ ایسے شخص سے چھپ رہا ہے جو اس کے قتل یا ایذاء کے درپے ہے تو اس وقت جھوٹ بولنا واجب ہے اسی طرح اگر کسی شخص نے امانت کے بارے میں سوال کیا اور وہ خود امانت پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو اس امانت کا انکار لازم ہے اور اس طرح جنگ فریقین میں صلح اور آسیب زدہ کے دل کو مطمئن کرنا اگر بغیر جھوٹ کے نہ حاصل ہو سکے تو اس وقت جھوٹ بولنا مباح ہوگا۔

کسی تدبیر سے میونسپلٹی کو ٹیکس کم دینا

سوال: ہماری کپڑے کی دکان ہے اور ہم باہر سے مال منگواتے ہیں' میونسپلٹی کے قانون سے سو روپے کے مال پر ڈیڑھ روپیہ بطور ٹیکس حکومت کو دینا ضروری ہوتا ہے' بہت سے لوگ کسی تدبیر سے یا افسروں کو رشوت دے کر ٹیکس کم دیتے ہیں' تو یہ جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: میونسپلٹی کا ٹیکس بچا کر پولیسیوں اور افسروں کو رشوت دینا اور ان کو اس کا عادی بنانا کوئی اچھا کام نہیں ہے اس سے بہتر تو یہ ہے کہ ٹیکس پورا دیدیا جائے' نہ دینے میں کبھی ذلیل اور بے عزت ہونے کا موقع آ جاتا ہے اور خود کو ذلیل کرنا شرعاً جائز نہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج۶ ص۲۵۶)

''اگرچہ شرعاً ٹیکس خود غلط ہے'' (مؒ ع)

غیر واجبی ٹیکس

سوال: اسلحہ کی تجدید کے وقت وار فنڈ وغیرہ میں کچھ رقم دینا جائز ہے یا نہیں؟ (وار فنڈ یعنی جنگ کے مصارف کے لیے سرکاری لائسنسوں کی تجدید کے وقت جبراً کچھ رقم کاٹی جاتی تھی اس کے متعلق سوال ہے؟) جواب: وَلَاتَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَان. امر ہے اور اسی پر عمل ہونا چاہیے مگر جب مجبوری ہو تو میتہ' خنزیر' خمر بھی حلال ہو جاتے ہیں۔ ریلوے کے ٹکٹوں میں' پارسلوں میں' لگانوں' تجارتوں وغیرہ میں' کیا وار فنڈ نہیں رکھا گیا ہے اس لیے جبکہ فی زمانا اسلحہ اشد ضروری ہیں بدرجہ مجبوری کم سے کم مقدار دی جا سکتی ہے۔ (مکتوبات ۱/۸۸) (فتاویٰ شیخ الاسلام ص۱۶۴)

میلوں اور بازاروں میں وعظ کہنا

سوال: میلوں اور بازاروں میں وعظ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ یہ طریقہ سنت ہے یا بدعت؟

جواب: وعظ کہنا میلے اور بازار میں درست ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجامع میں جا کر اشاعت و تبلیغ کرنا ثابت ہے مگر میلے میں ایسے شخص کو جانا درست نہیں کہ جس سے میلے کو مزید رونق ہو اور میلے والوں کی کثرت ہو جائے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۶ ص ۵۵۵) "وعظ کے لیے نہ اسٹیج کی ضرورت نہ میلے کی' جب دل میں تڑپ ہو تو ایک ایک آدمی سے بھی وعظ کہا جاتا ہے اور ایک بات کا بھی وعظ ہو جاتا ہے" (م'ع)

میت والے مکان پر عید کے روز کھانا بھیجنا

سوال: ہمارے یہاں جب کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو یہ رواج ہے کہ عید کے روز مختلف احباب کھانا لے کر حاضر ہوتے ہیں' اس سے گویا صاحب خانہ کی تعزیت اور ہمدردی مقصود ہوتی ہے' تو یہ کیسا ہے؟

جواب: عید کے روز میت والے کے مکان پر کھانا بھیجنے کا دستور غلط اور قابل ترک ہے' تعزیت تین دن تک ہے اور ایک مرتبہ تعزیت کے بعد دوسری دفعہ تعزیت نہیں اور میت کے گھر پہلے دن کھانا بھیجنا مسنون ہے' اس کے بعد خصوصاً عید کے دن کھانا بھیجنے کی رسم کیسے صحیح ہو سکتی ہے؟ یہ اسلامی طریقہ نہیں غیروں کا طریقہ ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۲۷۳) "کہ ان کے یہاں انتقال کے بعد پہلے تہوار میں خوشی نہیں منائی جاتی" (م'ع)

لوگوں کے سامنے ناک صاف کرنا

سوال: بعض لوگوں کی عادت ہے کہ لوگوں کے سامنے ناک میں انگلی ڈال کر چیپڑے صاف کرتے ہیں' کیا ایسا کرنا برا نہیں؟ جواب: لوگوں کے سامنے ناک میں سے چیپڑے صاف کرنا مکروہ اور بری عادت ہے' اس سے احتراز کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۲۱۴) "ضرورت ہو تو سامنا ختم کر کے فراغت حاصل کر لے" (م'ع)

اگر تادیباً مارنے سے موت واقع ہو جائے؟

سوال: ایک شخص نے اپنی لڑکی کو مارا "جو کہ اس کی دوسری بیوی کی پہلے شوہر سے تھی" دفعتاً لڑکی چند گھنٹے بعد مر گئی' اس کا ارادہ مارنے کا نہ تھا تو ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جس کے مارنے سے وہ لڑکی مر جائے اس کے ذمہ ضمان واجب ہے۔ "کضرب المعلم اجماعاً وان ضرب باذنهما لاضمان على المعلم اجماعاً كذافي ردالمحتار ج ۱ ص ۱۴" "ضمان کیا ہے اور کس کو دیا جائے یہ کسی عالم سے زبانی دریافت کر لیں" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۵۸)

ظالم کی ہمدردی کا طریقہ

سوال: ظالم انسان کے ساتھ ہمدردی کرنا کیسا ہے؟ جواب: ضرور ہمدردی کی جائے اور اس کی ہمدردی یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکا جائے۔ "کَمَاوَرَدَفِی الْحَدِیْثِ اُنْصُرْاَخَاکَ ظَالِمًا اَوْمَظْلُوْمًا" "طرق اس کے مختلف اختیار کیے جاسکتے ہیں" (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۵۷)

بوڑھے آدمی کے ساتھ خلوت

سوال: کسی ساٹھ یا اسی سالہ بوڑھے کو کسی غیر محرم یا کنواری عورت کے ساتھ تنہائی میں باتیں کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: منع ہے: وَاَجْمَعُوْا اَنَّ الْعَجُوزَ لَاتُسَافِرُ بِغَیْرِ مَحْرَمٍ فَلَاتَخْلُوْا بِرَجُلٍ شَابًا اَوْ شَیْخًا (شامی ج ۵ ص ۲۳۵) "خواہ وہ بوڑھا شخص مرشد اور پیر کیوں نہ ہو تب بھی منع ہے" (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۴۲)

راستہ چلنے کا طریقہ

سوال: راستہ میں سڑک کی کونسی طرف چلنا مسنون ہے؟ کیا مرد و عورت دونوں کا حکم ایک ہی ہے؟
جواب: عورتیں کنارے کنارے چلیں، مرد درمیان میں چلیں، عورتیں مردوں کے ساتھ مل کر نہ چلیں۔
"یہ صورت پیدل چلنے میں اختیار کی جاسکتی ہے لیکن اگر سواری ہو تو عورتوں، مردوں کا اختلاط بمجبوری ہوتا ہے سائل کا منشاء غالباً یہ بھی ہے کہ سامنے سے آنے والے کے ہم کس طرف رہیں، سو عرض ہے کہ اسلامی طریق دائیں طرف رہنا ہے اور غیروں کا طریق بائیں طرف کا ہے" (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۴۷)

دعوت میں عام وخاص کا انتظام

سوال: ایک قوم میں یہ رسم ہے کہ شادی وغیرہ کی تقریب میں دعوت طعام میں یا کوئی شیرینی وغیرہ کی تقسیم کے وقت باہر سے آنے والوں کو پانچ حصہ یا دو دیئے جاتے ہیں اور پہلے ہاتھ دھلائے جاتے ہیں اور کھانا بھی پہلے پیش کیا جاتا ہے اور اگر اس رسم کی ادائیگی میں کوئی لغزش ہو جائے تو پنچایتی نظام شروع اور جھگڑے فساد برپا ہو جاتے ہیں، لہٰذا کچھ اہل علم حضرات کا کہنا ہے کہ دسترخوان پر سب کو برابر سمجھا جائے اور برابر حصے تقسیم کیے جائیں، وہ لوگ جواب دیتے ہیں کہ یہ رسم عربوں کی ہے اور یہ رسم اسلامی اصول کے مطابق ہے، لہٰذا آپ قرآن وسیرت نبوی کی روشنی میں جواب سے مطلع کریں؟
جواب: عام دعوت میں ایک دسترخوان پر تفریق مناسب نہیں، دسترخوان اگر جداگانہ ہو، مثلاً ایک کمرے میں مخصوص لوگوں کو بلا کر علیحدہ مخصوص کھانا کھلا دیا جائے اور عام دسترخوان پر دوسری قسم کا کھانا ہو تو

اس میں مضائقہ نہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ص ۳۹۸)

سرِراہ مجلس جمانا

سوال: ایسے راستوں پر جہاں مرد و عورتوں کی آمدورفت رہتی ہے، مجلس جمانا کہ اس سے عورتوں کی آمدورفت میں حرج ہوتا ہے تو اس طرح مجلس جمع کر کے سرِراہ بیٹھنا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کی گزرگاہ پر مجلس آراستہ کرنا لوگوں کو ایذا پہنچانا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کا ہٹانا ایمان کا ایک حصہ ہے اور علامت ایمان میں سے ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کے بجائے خود تکلیف دہ بننا کس قدر برا فعل ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ راستہ پر بیٹھنا اچھا نہیں، مگر اس کے لیے جو راستہ بتائے اور سلام کا جواب دے اور نگاہ نیچی رکھے اور بوجھ اٹھانے میں مددگار بنے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ راستوں پر بیٹھنے سے احتیاط برتو! راستہ کو نشست گاہ نہ بناؤ، صحابہ کرام نے عرض کیا ہمارے لیے اس کے بغیر چارہ نہیں (ہماری بیٹھکیں اور نشست گاہ نہیں ہیں) ہم یہیں راستوں پر بیٹھ کر اپنی باتیں کیا کرتے ہیں، ارشاد فرمایا اگر تمہیں بیٹھنا ہی ہے اور اس کے بغیر چارہ نہیں تو تمہارا فرض ہے کہ راستے کا حق ادا کرو، صحابہ نے عرض کیا راستہ کا حق کیا ہے؟ ارشاد ہوا نیچی نگاہ رکھنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کی ہدایت کرنا، بری بات سے روکنا ظاہر ہے کہ ان حقوق کی ادائیگی آسان نہیں اور ان میں کامیاب ہونا ہر کس و ناکس کا کام نہیں، ان میں سے ایک نگاہیں نیچی رکھنا ہے، دورِ حاضر میں کون اس کی گارنٹی دے سکتا ہے؟ لہٰذا گزرگاہ پر نشست گاہ بنانے کی شرعاً اجازت نہیں، ممنوع اور مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ص ۴۱۹)

آنے والے کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا

سوال: کوئی معظم آدمی مثل علماء و امراء کے کسی مسلمان کے پاس آئے تو ان کی تعظیم کھڑے ہو کر کی جائے یا بیٹھے بیٹھے؟ اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعظیم سے کیوں باز رکھا؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر کسی کی تکریم خود بھی فرمائی ہے یا نہیں؟

جواب: قیام کی چند قسمیں ہیں، ایک محبت کا، وہ ایسے شخص کے لیے جائز ہے جس سے محبت کرنا جائز ہے، دوسری قسم قیام تعظیمی ہے، اس میں اگر تعظیم دل سے ہے تو وہ شخص تعظیم کے قابل ہونا چاہیے ورنہ اگر تعظیم کے قابل نہیں مثلاً کافر ہے تو اس قسم کی اجازت نہیں اور اگر تعظیم صرف ظاہر

میں ہے اور کسی مصلحت سے ہے۔ مثلاً یہ خیال ہے کہ اگر تعظیم نہ کریں گے تو یہ شخص دشمن ہو جائے گا' یا یہ کہ خود اس کی دل شکنی ہوگی یا اس شخص کی ہدایت پر آنے کی امید ہے' یا یہ شخص اس کا محکوم و نوکر ہے یا ایسی ہی کوئی اور مصلحت ہے' تو جائز ہے۔

اور اگر نہ وہ قابل تعظیم ہے' نہ کوئی مصلحت و ضرورت ہے تو ممنوع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عکرمہؓ بن ابی جہل اور عدیؓ بن حاتم کے لیے (جو کہ اپنے اپنے قبیلے کے سردار تھے) بمصلحت ان کی تالیف قلب کے کہ وہ مسلمان ہو جائیں یا اس وجہ سے کہ آپ نے آثار سے ان کو اس کا متوقع پایا' قیام فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں صاحب مشرف باسلام بھی ہوئے' ممانعت جو حدیث میں آئی ہے وہ اس صورت میں ہے کہ ایک شخص بیٹھا رہے اور سب کھڑے رہیں' اعاجم میں یہی عادت ہے' یہ ممنوع اور حرام ہے۔ رہا یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے کیوں پسند نہیں فرمایا' اس کی وجہ تواضع و سادگی اور بے تکلفی تھی۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۷۱)

کسی کے پیر کو ہاتھ لگا کر چہرے پر ملنا

سوال: پیر کو ہاتھ لگا کر چہرے پر ملنا مباح ہے یا بدعت؟

جواب: ظاہراً قواعد سے تفصیل معلوم ہوتی ہے کہ اگر ممسوح "یعنی جس کے پیر پر ہاتھ لگائے جارہے ہیں" متبرک اور متقی ہو اور ہاتھ لگانے والا متبع سنت اور صحیح العقیدہ ہو تو جائز ہے ورنہ ناجائز۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۷۹) "عوام کو منع ہی کرنا چاہیے اور خواص کو بھی التزام نہ کرنا چاہیے" (م'ع)

بدعتی نمازیوں کی خاطر تواضع کرنا

سوال: اگر نمازیان مسجد بدعتی ہوں مگر اس وجہ سے کہ ان سے اخلاق و محبت کرنے سے وہ میری امامت سے خوش رہیں گے ورنہ بغض رہے گا اور جماعت میں فساد پڑے گا' لہٰذا ان سے سلام و اخلاق سے پیش آئے تو کیسا ہے؟ جواب: اس وجہ سے مدارات درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۳)

آواز ملا کر چند لوگوں کا مناجات پڑھنا

سوال: باہم آواز ملا کر چند لوگوں کو خدا یا رسول خدا کی شان میں غزلیں پڑھنا درست ہے یا منع ہے؟

جواب: اس طریقہ سے مناجات یا مدح پڑھنا بشرطیکہ کوئی فتنہ کا خوف نہ ہو نہ قید کسی وقت کی نہ مضمون خلاف شرع ہو' نہ کسی دوسرے کی نماز و ذکر میں حرج ہوتا ہو' نہ ہی پڑھنے والے کی نماز قضا ہو جانے یا جماعت سے رہ جانے کا خوف ہو' الغرض تمام مفاسد شرعیہ سے خالی ہو تو مباح ہے۔ (فتاویٰ

رشیدیہ ص ۱۷۵)''اس قدر شرائط کی رعایت رکھ کر بھی محض مباح ہے اس سے اوپر کا درجہ نہیں'' (م'ع)

احسان کر کے ظاہر کرنا

سوال: احسان کیا اور بغرض ازدیاد محبت' یا بغرض عوض اس کا اظہار کیا یا باہمی رسم جاری کرنے کو ظاہر کر دیا تو ثواب اظہار سے کم ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر لوجہ اللہ نیت خیر سے ایک کام کو ظاہر کر دے تو مضائقہ نہیں ہے بلکہ بعض اوقات ازدیاد خیر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۳)''انداز اظہار بھی احسان جتلانے کا نہ ہو'' (م'ع)

فاسق مہمان کا اکرام کرنا

سوال: اگر فاسق و فاجر مہمان ہو تو اس کی تعظیم و تکریم کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے مہمان میں جب دو حیثیتیں ہوں ایک مہمان ہونے کی' دوسرے فاسق ہونے کی تو پہلی حیثیت سے حق مہمانی ادا کیا جائے اور اکرام کیا جائے اور دوسری حیثیت کو اس میں ملحوظ نہ رکھا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۰۷)''اکرام ضیف کے ساتھ ابلاغ دین بھی ملحوظ رہے'' (م'ع)

مشترک انجن کو صرف ایک شریک کا استعمال کرنا

سوال: باغ کے لیے شرکاء نے انجن خریدا تھا جو باغ میں لگا ہوا تھا' ایک شریک نے اس کو وہاں سے ہٹا کر اپنی زمین میں لگا لیا جس سے باغ کو نقصان پہنچا' کیا بقیہ شرکاء کو نقصان طلب کرنے کا حق ہے؟

جواب: اس شریک کے لیے اس انجن کو باغ مشترک سے اٹھانے کا حق نہیں تھا' اس نے غلطی کی' اس کی وجہ سے باغ کو نقصان پہنچا ہے اس سے دیگر شرکاء کو وصول کرنا درست نہیں' جتنے روز اس نے اپنی زمین میں انجن استعمال کیا ہے اس کا معاوضہ بھی اس سے وصول کرنے کا حق نہیں' اگرچہ اس کا استعمال کرنا غلط' حق تلفی اور ایک قسم کا غصب ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۶۱)''مگر اس کا ضمان نہیں ہاں اس کے ذمہ حق تلفی کی معافی طلب کرنا ہے۔'' (م'ع)

مشترک زمین میں بلا اجازت شرکاء کاشت کرنا

سوال: زید' عمر' بکر' خالد کا مشترک باغ ہے جس کی تقسیم ان چاروں کے درمیان نہیں ہوئی' اب اگر ایک شریک اس میں کاشت کرے اور شرکاء کو کچھ نہ دے اور یہ کہے کہ میں نے جو کاشت کی ہے وہ اپنے حصہ میں کی ہے اس کا یہ قول و فعل کیسا ہے؟ اور دیگر شرکاء کو منافع طلب کرنے حق ہے یا نہیں؟

جواب: بغیر دیگر شرکاء کی رضامندی کے اس کو کاشت نہیں کرنا چاہیے' تقسیم کرا لے پھر اپنے حصہ میں

کاشت کرے لیکن موجودہ صورت میں جب اس نے اپنے حصہ ہی میں کاشت کی ہے اور دیگر شرکاء نے اجازت نہیں دی تو ان کو پیداوار میں سے حصہ طلب کرنے کا حق نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۶۰)

قانون کی آڑ میں کسی کی زمین غصب کرنا

سوال: ہمارے یہاں کمیونسٹ پارٹی نے یہ قانون بنایا ہے کہ جس کے پاس پچھتر بیگھہ زمین سے زائد ہوگی ان سے لے لی جائے گی' اس کے بعد کچھ لوگوں نے ایک مسلمان زمیندار کی زمین پر درخواست کی کہ فلاں فلاں آدمی پانچ چھ سال سے کاشتکاری کرتے ہیں' کمیونسٹ پارٹی نے اس جھوٹی درخواست پر کم ازکم سو بیگھہ زمین زمیندار سے زبردستی لے لی' یہ فعل شرعاً کیسا ہے؟

جواب: کسی کی زمین کو ناحق غصب کرنا ظلم ہے جو شرعاً حرام ہے اس پر سخت وعید آئی ہے کہ جس نے ایک بالشت زمین کسی کی ظلماً لے لی تو سات زمینوں کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۶۴) "ان لوگوں کو وہ زمین مالک کو واپس کرنا چاہیے" (م'ع)

کوچہ غیر نافذہ میں تصرف کرنا

سوال: ایک کوچہ میں فقط حامد ومحمود کا راستہ ہے' ایک تیسرا شخص زید اس کوچہ میں نیا دروازہ کھولنا چاہتا ہے' حامد ومحمود مانع ہیں' اب زید کے لیے دروازہ کھولنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حامد ومحمود کے منع کرنے کی صورت میں زید کو دروازہ بنانے کا حق نہیں ہے کیونکہ سکہ غیر نافذہ میں بلا اجازت اہل سکہ کسی قسم کا تصرف کرنا جائز نہیں' حتیٰ کہ اگر شرکاء سکہ میں سے بھی کوئی شخص نیا دروازہ کھولنا چاہتا ہے تو دوسروں کی اجازت کے بغیر نہیں کھول سکتا تو جب شریک کو حق نہیں تو غیر شریک کو "خصوصاً منع کی صورت میں" اہل سکہ کی اجازت کے بغیر کیسے حق حاصل ہوگا۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۴۴۹)

بیمار قادیانی کی تیمارداری کرنا

سوال: مرزائی مفلوج الجسم مفلس تنگ دست رشتہ دار کی خدمت جسمانی یا مالی کرنا اور کوئی اس کا رشتہ دار خدمت کرنے والا نہ ہو' محض مخلوق خدا کافر اور پلید سمجھ کر جیسے کتے وغیرہ کی خدمت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مرزائی صرف کافر ہی نہیں بلکہ مرتد ہیں' جو معاملہ دیگر کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے مرتد کے ساتھ شرعاً نہیں کیا جاتا' اس لیے مرتد کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں چاہیے' البتہ اگر یہ توقع ہو کہ وہ خوش اخلاقی اور تیمارداری سے متاثر ہو کر ارتداد سے تائب ہو جائے گا اور اسلام قبول کرلے گا تو پھر یہ تیمارداری مستقل تبلیغ کا حکم رکھتی ہے' بشرطیکہ نیت یہی ہو۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۹۲)

''اور اسے توبہ کی دعوت بھی دی جائے'' (م ع)

رخصتی کے وقت شوہر سے روپیہ لینا

سوال: منگنی اور شادی کے وقت لڑکی والا جو روپیہ لیتا ہے اگر اس کی حسب مرضی روپیہ نہ دیں تو وہ شادی سے ہی انکار کرتا ہے اس طرح درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر یہ بطور قرض لیا جائے تو حسب ضرورت تراضی طرفین سے قرض کا لین دین درست ہے مگر اس میں بھی یہ لحاظ رہے کہ شادی کے دباؤ سے نہ ہو اگر یہ قرض نہیں بلکہ شادی ہی کے اثر سے لیا جاتا ہے تو یہ رشوت اور حرام ہے اس کی واپسی ضروری ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۱ ص ۳۷۸)

قیدی کی رہائی کیلئے کوشش کرنا

سوال: اگر کوئی شخص مقدمہ قتل یا کسی دوسرے جرم میں گرفتار ہو تو کچھ مال خرچ کر کے ایسے شخص کی رہائی کے لیے کوشش کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے بلکہ باعث اجر و ثواب ہے کیونکہ کسی کی مصیبت و تکلیف کو دور کرنا باعث اجر ہے ہاں البتہ اگر وہ قیدی بے حیا و مفسد اور علی الاعلان معصیت کا مرتکب ہوتا رہتا ہے تو اس کو سزا ہی ملنا بہتر ہے۔ ''تاکہ اس کا جرم بند رہے اور دوسرے مجرمین کے حوصلے پست رہیں'' (م ع) (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۹۰)

جوان عورتوں کا ولیمہ میں جانا

سوال: اگر دعوت ولیمہ میں کوئی خلاف شرع کام نہ ہو اور پردہ کا بھی معقول انتظام ہو تو اس وقت جوان عورتوں کا دعوت میں شریک ہونا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کو مجالس کی شرکت سے صرف خوف فتنہ کی وجہ سے روکا جاتا ہے لہٰذا صورت مسئولہ میں ممانعت کی کوئی وجہ نہیں البتہ اذن شوہر ضروری ہوگا۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۵۳۴)

''اور سفر شرعی ہو تو محرم کا ہمراہ ہونا بھی ضروری ہوگا'' (م ع)

میت کے گھر میں حسب معمول کھانا پکانا

سوال: میت کے مکان میں مرنے کے دن متعینہ جگہ پر حسب معمول کھانا پکانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۵۴۳) ''اور اگر کوئی قرابت دار کھانا بھیج دے زیادہ بہتر ہے'' (م ع)

مستورات کا آواز بلند کرنا

سوال: زید اور اس کے جملہ اہل خانہ بلند آواز سے آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ باہر

والے بلاتکلف سن لیتے ہیں' اور یہ زید کو اس طرح بولنے سے منع بھی کرتے ہیں تو کیا اپنے گھر میں رہتے ہوئے بھی بلند آواز سے بولنا منع ہے؟

جواب: عورتوں کے لیے تو لازم وضروری ہے کہ بلاضرورت شرعیہ اپنی آواز کسی غیر کو نہ سنائیں اور باآواز بلند کلام کرنا ان کے لیے گناہ ہے اور زید کو بھی احتیاط چاہیے کہ عورتوں سے اس طرح کلام نہ کرے کہ آواز باہر پہنچے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۵۴۵)

ناحق آبروریزی کرنے والے سے قطع تعلق کرنا

سوال: اگر کسی کے والدین کی ناحق کوئی شخص آبروریزی کرتا ہو یا کسی مسلمان برادر کی عزت خراب کرتا ہو تو کیا اولاد کو یا دیگر مسلمانوں کو ایسے شخص سے قطع سلام وکلام جائز ہے؟

جواب: اگر بلاوجہ شرعی کوئی شخص بیہ نالائق حرکت کرتا ہے اور قطع تعلق سے اس کی اصلاح کی توقع ہے یا اس کے فتنہ سے تحفظ ہے تو قطع تعلق کر دیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۴۰۷) "اجازت ہے" (م ع)

حفظ عفت کے لیے ریل سے کود پڑنا خودکشی نہیں

اگر خدانخواستہ زنانہ ڈبے میں کوئی شخص بدنیتی سے سوار ہو جائے تو عفیف بیبیوں کو اس وقت حیاء وعفت کا اکثر اتنا غلبہ ہوتا ہے کہ وقوع ہلاکت یا بتقدیر ذم ہلاکت کی طرف التفات بھی نہیں ہوتا اس لیے ایسی حرکت بطریق اضطرار کے ہوتی ہے' نیز ہلاکت یقینی بھی نہیں ہوتی' بہت لوگ اس طرح کود کر بچ بھی گئے ہیں' البتہ چوٹ ضرور لگی ہے سو ایسے غلبہ کے وقت حق تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ معذور ہوں گے اس لیے خودکشی نہ کہا جائے گا۔ البتہ شعور واختیار کے رہتے ہوئے بقدر قدرت مدافعت ومقاومت کرے (یعنی موجودہ صورت میں ریل میں خطرہ کی زنجیر کھینچ دے' گاڑی ٹھہر جائے گی)۔ (انفاس عیسیٰ ج ۲ ص ۴۳۷) (اشرف الاحکام ص ۲۳۶)

بوڑھی عورت کو بلامحرم کے سفر کرنا

سوال: عورت کے سفر کے لیے محرم کا شرط ہونا فقہاء کہتے ہیں جوان اور بوڑھی کی تعمیم بھی کتب فقہ میں مصرح ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ جناب نے فرمایا ہے کہ عجوز کے لیے ضرورت نہیں ہے اس کو سنداً مکرر کتب فقہ سے مراجعت کی گئی۔ شامی' فتح' بحر' عالمگیری سب میں عجوز کی تصریح ہے اگر جزئی نظر اقدس سے گزری ہو تو مطلع فرمائیں؟

جواب: فِي الدُّرِّ الْمُخْتَارِ اَمَّا الْعَجُوْزُ الَّتِيْ لَاتَشْتَهِي فَلَا بَأْسَ بِمُصَافَحَتِهَا وَمَسِّ

يَدِهَا اِذَا اَمِنَ وَمَتٰى اجَازَ الْمَسُّ جَازَ سَفْرُهٗ بِهَا وَيَخْلُوْا اِذَا اَمِنَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهَا وَاِلَّا لَا اه وَتَكَلَّمَ فِيْهِ صَاحِبُ رَدِّ الْمُحْتَارِ بِشَيْءٍ (ج۵ص۲۶۲) میں نے شاید درمختار کے جزئیہ کے پیش نظر کہا ہوگا گو اچھی طرح یاد نہیں' بہر حال گنجائش ضرور ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج۴ص۲۰۱) ''ضرورت شدید ہو تو گنجائش پر عمل کرلیا جائے ورنہ عدم اجازت کو اصل سمجھا جائے'' (م'ع)

غیر محرم سے تعلق ومحبت کا علاج

سوال: ایک عورت کو ایک اجنبی مرد سے محبت پیدا ہوگئی' معلوم نہیں ان میں محبت کیسی ہے؟ کیا صورت کی جائے؟ جواب: غیر آدمی سے محبت کے نتائج نہایت خطرناک ہیں' فوراً توبہ کرکے اللہ تعالیٰ سے عہد کرے اور دعا کرے کہ حق تعالیٰ توبہ پر قائم رکھے' درود شریف کثرت سے پڑھا کرے' انشاء اللہ غلط محبت سے دل صاف ہو جائے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۲ص۳۰۶) ''اجنبی سے محبت درست نہیں'' (م'ع)

مہمان کیلئے قیام وتقبیل

سوال: عربوں کے یہاں تقریب میں کوئی جاتا ہے تو قدیم دستور کے موافق تمام مجلس کے لوگ کھڑے ہوکر خیر مقدم کرتے ہیں اور تقبیل بھی کرتے ہیں' یہ فعل شرعاً کیسا ہے؟

جواب: بڑوں کے لیے قیام کرنا درست بلکہ مستحسن ہے' مہمان کا اکرام چاہیے اور تقبیل یدین میں بھی مضائقہ نہیں' حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حبشہ سے مدینہ طیبہ آئے تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پیشانی کی تقبیل کی تھی' ہاں محل فتنہ ہو تو اس سے احتراز کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۴ص۳۱۴)

مہمان کا کسی دوسرے کی تواضع کرنا

سوال: مہمان کو اختیار نہیں کہ دوسرے کو کھانے کے لیے بلائے یہ اختیار صرف میزبان کو ہے' یہ مسئلہ کس کتاب میں ہے؟ جواب: یہ مسئلہ درمختار (ص۱۹۷ج۴) میں ہے' لوگوں کو کھانے کی دعوت دی اور ان لوگوں کو مختلف دسترخوان پر بانٹ دیا تو کسی دسترخوان والے کو یہ حق نہیں کہ دوسرے دسترخوان والے کو دے' اسی طرح کسی سائل اور خادم اور میزبان کی بلی کے علاوہ کسی اور کی بلی اور کتے کو چاہے وہ میزبان ہی کا ہو کھلانے کا حق نہیں ہے' ہاں اگر جلی ہوئی روٹی اس کتے کو کھلا دے تو جائز ہے کیونکہ عادۃً اس کی اجازت ہوتی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۲ص۳۱۵)

جس جلسہ کی وجہ سے نماز فجر فوت ہو جائے؟

سوال: جلسہ مروجہ جو کہ رات کے اخیر حصہ دو تین بجے تک علی العموم ہوتا ہے جس سے نماز صبح فوت ہو جانے کا گمان غالب ہوتا ہے اس میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب: نماز فجر فوت ہو جانے کا مظنہ (گمان غالب) ہو تو جلسہ میں شرکت نہ کی جائے' اگر فوت نہ ہو تو شرکت کی اجازت ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ص ۳۷۱)

جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس کا ہدیہ قبول کرنا

سوال: جو لوگ اپنے حلال مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں ایسے لوگوں کے یہاں دعوت کھانا اور وہ کچھ تحفہ دیں تو اس کو قبول کرنا شرعاً کیا جائز ہے؟

جواب: جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے حالانکہ اس کے ذمہ زکوٰۃ فرض ہے تو وہ سخت گنہگار ہے' زکوٰۃ اس کے ذمہ دین ہے مگر اس کی وجہ سے اس کا اصل مال حرام نہیں ہوا' اس کا ہدیہ' تحفہ' دعوت قبول کرنا درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ص ۳۷۷)

مدح صحابہ کا حکم' جب کہ اس سے بدامنی کا اندیشہ ہو

سوال: اگر مدح صحابہ کہنے سے ملک وشہر میں بدامنی پھیلنے کا اندیشہ ہو اور مسلمانوں کو جانی و مالی نقصان پہنچنے کا ڈر ہو اور مدح صحابہ صرف بحث وتکرار کے لیے کی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: مدح صحابہ سے بدامنی پھیلنے کی کوئی صحیح اور معقول وجہ نہیں ہر شخص کو اپنے بزرگوں کی مدح وثناء کرنے کا شرعی اور قانونی شہری حق ہے اگر کوئی شخص اپنا شرعی اور قانونی وشہری حق استعمال کرے تو اس پر کوئی گرفت نہیں ہے' اس کی مثال گائے کی قربانی کا حق استعمال کرنے کی ہے کہ مسلمان اپنا ایک شرعی اور قانونی حق استعمال کرنے میں حق بجانب ہوتے ہیں اور اس میں مزاحمت کرنے والے مجرم قرار دیئے جاتے ہیں۔ (کفایت المفتی ج ۹ص ۲۹۰) "اپنا حق لینے کے لیے بھی صحیح طریق وتدبیر کا استعمال ضروری ہے" (م'ع)

کسی مسلمان کو فرعون کہنا

سوال: کسی مسلمان کو فرعون کہنا کیسا ہے؟ جواب: مسلمان کو فرعون جیسے الفاظ کہنا سخت گناہ ہے اور موجب فسق ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ص ۲۴۸) "نہیں کہنا چاہیے" (م'ع)

ہتک عزت کا ضمان لینا

سوال: زید نے عمر پر فوجداری کا دعویٰ کر کے بلاقصور پھنسا دیا' عمر ہر عدالت سے بری ہوتا چلا گیا' عمر چونکہ نہایت بے آبرو ہوا اور مالی نقصان اٹھایا' روحانی و جسمانی اذیت اٹھائی تو اگر عمر اپنی ہتک عزت اور مالی نقصان کا دعویٰ کرے تو شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: غلط دعویٰ کی جواب دہی جس قدر خرچ ہو وہ سب وصول کرنا درست ہے' جسمانی و روحانی اذیت اور بے آبروئی کا کوئی مالی ضمان نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۲۱) "معاف اور درگزر کر دینا اعلیٰ درجہ ہے" (م'ع)

غیبت کی معافی کا طریقہ

سوال: ایک آدمی کی غیبت کی وہ معافی مانگنے پر بھی معاف نہ کرے تو تلافی کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

جواب: جس کی غیبت کی گئی ہے اس سے وہ باتیں جو اس سے غائبانہ میں کی گئی ہیں تفصیل بیان کر کے خلوص کے ساتھ معافی مانگنا ضروری ہے' بلا اس کے کوئی چارہ نہیں' البتہ اگر تفصیل سے بیان کرنے میں ضرر کا اندیشہ ہو تو مجہولاً ہی کہے "مثلاً یہ کہے کہ مجھ سے جو کچھ غلطی ہوئی ہے معاف کر دیجئے" لیکن اگر معافی مانگنے کے باوجود معاف نہ کرے تو توبہ واستغفار کرے' یہی غیبت کی تلافی کر دے گا' جس کی غیبت کی ہے اس کی تعریف بھی کی جائے' اس کے لیے دعائے خیر و ایصال ثواب کیا جائے خود اس کے ساتھ اور اس کے متعلقین کے ساتھ احسان کیا جائے' انشاء اللہ تعالیٰ مکافات ہو جائے گی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۲۶) "غیبت کرنے سے اس کی حقارت ہوئی تھی' اب غیبت کنندہ اپنے کو چھوٹا سمجھ کر معافی طلب کر رہا ہے لیکن وہ معاف نہیں کرتا تو گویا اب وہ معافی طلب کرنے والے کو حقیر سمجھ رہا ہے" (م'ع)

فاسق کی غیبت کا گناہ

سوال: فاسق کی غیبت کا گناہ ویسا ہی ہے جیسا غیر فاسق کا یا کچھ فرق ہے؟

جواب: فاسق کی غیبت اگر دوسروں کو اس کے ضرر سے بچانے کے لیے یا اس کی اصلاح کے لیے کسی بڑے کے سامنے کی جائے اور بقدر ضرورت کی جائے تو گناہ نہیں ورنہ گناہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۲۱۹) "تجربہ شاہد ہے کہ بقدر ضرورت پر اکتفا نہیں ہوتا اس لیے بالکل نہ کرنا اولیٰ ہے" (م'ع)

موتیٰ کی غیبت اور برائی کرنا

سوال: کسی متبع شریعت مسلمان مردہ کو ابو جہل چور اور فسم قسم کے ناساز الفاظ سے ملقب کرنا اور تہمت لگانا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: اگر کوئی مردہ واقعتہً بھی چوری وغیرہ کبائر میں مبتلا تھا تب بھی اس کے ان افعال کا ذکر کر کے اس کی برائی کرنا غیبت اور حرام ہے اور مردہ کی غیبت کا گناہ زندہ کی غیبت سے زیادہ سخت ہے اور اگر واقعتہً وہ ان میں مبتلا نہ تھا تو یہ بہتان ہے' اس کا گناہ غیبت سے بھی زیادہ ہے' تنبیہ الغافلین میں ہے کہ بہتان سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۷۵) ''مردہ سے معافی طلب کرنا بھی ناممکن ہے'' (م ع)

مسلمان سے کینہ رکھنا

سوال: ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے کسی بناء پر اپنے دل میں کینہ رکھتا ہے اور ظاہر میں وہ اس سے ملتا جلتا ہے تو وہ شخص شرع کے لحاظ سے کیسا ہے؟ جواب: بلاوجہ شرعی کے مسلمان کی طرف سے کینہ رکھنا گناہ ہے' خواہ کتنا ہی بڑا گنہگار کیوں نہ ہو' البتہ کسی کے فسق سے خوش ہونا بھی جائز نہیں بلکہ اس کے فسق کو برا سمجھنا چاہیے اور خود اس کی اصلاح کی کوشش کرتے رہنا چاہیے اور اپنے دل کو بھی اس کی برائی سے صاف کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے' زبان سے سمجھائے' دل سے دعا کرے' اگر اس نے ستایا ہے اس وجہ سے دل میں برائی ہے تب بھی چاہیے کہ دل کو صاف کرنے کی کوشش کرے اور یہ سوچے کہ میں خداتعالیٰ کا نافرمان بندہ ہوں' اگر خداوندتعالیٰ اپنی ناراضی مجھ پر اس وجہ سے کریں تو پھر میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا' جب میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے قصور کو معاف کر دے گا تو مجھے بھی چاہیے کہ میں اس ستانے والے کو معاف کر دوں' اس کے باوجود بھی اگر دل سے برائی نہ نکلے تب بھی اس برائی کے تقاضے پر عمل کرنا جائز نہیں اور ایسی حالت میں یہ شخص معذور ہے تاہم اس کے نکالنے کی کوشش جاری رکھے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۶۴) ''دوسرے شخص کے دل کے کینہ کا علم کیسے ہوا'' (م ع)

مجذوم کے ساتھ کھانا پینا

سوال: مجذوم کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب: جائز ہے۔

مذاق کن لوگوں سے جائز ہے؟

سوال: مذاق کن لوگوں سے جائز ہے؟ جواب: دوستوں اور بے تکلف لوگوں سے لیکن مذاق فحش

اور غیر مہذب اور جھوٹ پر مشتمل نہ ہو۔ (کفایت المفتی ج۹ص۱۰۴) ''جیسا کہ آج کل ہوتا ہے'' (مع)

مسجد میں سے بدلہ میں جوتے لینا

سوال: زید کی جوتی مسجد میں سے کوئی بدل کر لے جاتا ہے' نماز سے فارغ ہو کر جب زید اپنی جوتی تلاش کرتا ہے تو اس کی جوتی نہیں ملتی' جس وقت تمام نمازی مسجد سے چلے جاتے ہیں تو زید کو ایک جوتی رکھی ہوئی ملتی ہے اور اس کا یہ گمان غالب ہوتا ہے کہ کوئی بدل کر لے گیا ہے' کیا وہ جوتی زید لے سکتا ہے؟ جواب: جب اس جوتی کا کوئی مالک نہیں ہے تو زید اسے اس خیال پر کہ یہ اس کی جوتی کا بدل ہے لے سکتا ہے۔ (کفایت المفتی ج۹ص۴۷۶) ''موجودہ جوتی کا مالک نہ ہونا محل نظر ہے' نہیں لینا چاہیے'' (مع)

کچھ نہ دینے کی وجہ سے مقاطعہ کرنا

سوال: ایک مولوی صاحب اپنے مقتدیوں کو حلف اٹھانے پر مجبور کرتے ہیں کہ میرے مخالفوں سے بائیکاٹ کرو جو لوگ انکار کرتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ تم ہماری جماعت سے خارج ہو' وجہ یہ ہے کہ وہ مولوی صاحب کو کچھ دیتے نہیں؟ جواب: مولوی صاحب کا یہ فعل اگر محض نہ دینے کی وجہ سے ہے تو بالکل غلط نامناسب بلکہ ناجائز ہے' ہاں اگر کوئی اور دینی وجہ مقاطعہ کی ہو تو اسے بیان کیا جائے تا کہ اس کا حکم بتایا جا سکے۔ (کفایت المفتی ج۹ص۹۷)

لڑنے والی عورتوں کو کس طرح الگ کرے

سوال: دو عورتوں میں آپس میں لڑائی ہو گئی تو اجنبی آدمی ان میں کس طرح تفریق کرے کیونکہ اگر وہ تفریق کرے تو شریعت کا قانون ٹوٹتا ہے؟

جواب: زبان سے منع کرے' ہاتھ نہ لگائے۔ (کفایت المفتی ج۹ص۲۵۵)

''یا کسی سمجھدار عورت یا ان کے محرم سے یہ کام لے لے'' (مع)

سلام وکلام

کون کس کو سلام کرے؟

سوال: ا۔ مصافحہ کے ساتھ سلام کرنا کیسا ہے جبکہ دونوں ایک بستی میں مقیم ہوں؟

۲۔ اگر کوئی آنے والا سلام نہ کرے اور بیٹھنے والا سلام کرے یا آنے والا بیٹھے پیچھے سلام کرے تو مستحق ثواب ہوگا یا نہیں؟

جواب: ا۔ مصافحہ مستحسن ہے مگر اصرار نہیں کرنا چاہیے۔

۲۔ اس صورت میں بھی ثواب کا حق دار ہوگا' گو افضل طریقہ یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور قلیل کثیر کو سلام کریں' حاصل یہ ہے کہ جو شخص کسی بھی اعتبار سے کم درجہ والا آدمی ہو وہ زیادہ درجہ والے کو سلام کرے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۲۷) ''مصافحہ کے لیے الگ الگ بستی کا ہونا ضروری نہیں'' (م'ع)

صرف سلام کرنے سے کوئی مسلمان نہیں ہوتا

سوال: قرآن میں ہے: ''وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ......الخ'' تو کیا جو کوئی آج بھی مسلمانوں کو السلام علیکم باللفظ یا بالمعنی...... جیسے آپ پر سلام ہو یا آپ کی سلامتی کا خواستگار ہوں کہے تو اس کو بے ایمان نہ کہیں؟

جواب: مراد وہ سلام ہے جس کے معارض دوسرے دلائل کفر نہ ہوں' پس جب کہ دوسرے دلائل سے اس کا کفر معلوم ہو وہ اس آیت میں داخل نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۴۴۳) ''اور اس کو بے ایمان ہی کہا جائے گا'' (م'ع)

سلام میں مردوں اور عورتوں کا فرق

سوال: سلام کرنے کے متعلق مردوں اور عورتوں کے لیے ایک ہی حکم ہے یا کچھ فرق بھی ہے؟ اور اپنی بیوی کو سلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: سلام کرنا سنت ہے' مرد مردوں اور عورتوں کو سلام کرے لیکن اجنبی جوان عورت کو خوف فتنہ کے وقت سلام نہ کریں اور عورت عورتوں اور مردوں کو سلام کریں لیکن جوان مرد کو بوقت اندیشہ فتنہ سلام نہ کریں' شوہر و بیوی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں۔ (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ ص ۳۰۰) ''محبت میں اضافہ ہوگا'' (م'ع)

سلام میں ہاتھ کا اشارہ کرنا

سوال: کسی کو السلام علیکم کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا کیسا ہے؟

جواب: سلام کے ساتھ ہاتھ اٹھانے کی بھی گنجائش ہے' اگر چہ ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۱۹) ''لیکن ہاتھ اٹھانا سلام کا تتمہ نہیں نہ ثواب' سلام کرنے والا اس قدر فاصلہ پر ہو کہ سلام کیے گئے شخص کو آواز نہ پہنچنے کا گمان ہو تو ہاتھ کے اشارہ کی بھی ضرورت ہے'' (م'ع)

جھک کر سلام کرنے کا حکم

ایک صاحب نے ادب مفرط کی وجہ سے جھک کر بات کرنا چاہی اس پر تنبیہ فرمائی کہ اسی طرح تو شرک و بدعت تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے وقت بھی انحناء یعنی جھکنے کو ناجائز فرمایا ہے۔ (الافاضات الیومیہ ج ۱۰ ص ۱۲' ۱۳) (اشرف الاحکام ص ۶۳)

جوڈو کراٹے سنٹر کا سلام میں جھکنے کا قانون خلاف شرع ہے

سوال: درج ذیل مسئلے میں شریعت اسلامیہ کا حکم درکار ہے' ہم چند طلبہ جوڈو کراٹے کے ایک سنٹر میں ٹریننگ حاصل کرتے ہیں' ہماری ٹریننگ کا یہ اصول ہے کہ جب بھی طلبہ سنٹر میں داخل ہوتے ہیں تو انہیں اپنے اساتذہ وغیرہ کے سامنے ہاتھ کھلے چھوڑتے ہوئے اس قدر جھکنا پڑتا ہے جیسے نماز میں رکوع کی حالت ہوتی ہے۔ ہمارے سنٹر میں بعض دفعہ غیر ملکی اور غیر مسلم اساتذہ بھی آتے ہیں اور ٹریننگ کے اصول کے مطابق' ہمیں ان کے سامنے بھی جھکنا پڑتا ہے' ہم نے اس معاملے میں احتجاج بھی کیا کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اساتذہ نے کہا کہ اگر آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل پیش کریں تو یہ قانون ختم کیا جا سکتا ہے تا کہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی نہ ہو۔ آپ سے گزارش ہے کہ اگر اسلام مذکورہ بالا صورت میں کسی کے سامنے جھکنے کی اجازت نہیں دیتا تو اس کی وضاحت فرمائیں تا کہ ہم اپنے اساتذہ کو قائل کر سکیں؟

جواب: آپ کی ٹریننگ کا یہ اصول کہ سنٹر میں داخل ہوتے وقت یا باہر سے آنے والے اساتذہ وغیرہ کے سامنے رکوع کی طرح جھکنا پڑتا ہے' شرعی نقطہ نظر سے صحیح نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرتے وقت جھکنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ چہ جائیکہ مستقل طور پر اساتذہ کی تعظیم کے لیے ان کے سامنے جھکنا اور رکوع کرنا جائز ہو۔ حدیث شریف میں ہے جس کا مفہوم ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: ''ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے دریافت کیا کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو اس کے سامنے جھکنا جائز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! نہیں۔" (مشکوٰۃ ص: ۴۰۱ بروایت ترمذی)

مجوسیوں کے یہاں یہی طریقہ تھا کہ وہ بادشاہوں' امیروں اور افسروں کے سامنے جھکتے تھے' اسلام میں اس فعل کو ناجائز قرار دیا گیا۔ ٹریننگ کا مذکورہ اصول اسلامی احکام کے منافی ہے۔ لہٰذا ذمہ دار حضرات کو چاہیے کہ وہ فوراً اس قانون کو ختم کریں' اگر وہ اسے ختم نہیں کرتے تو طلبہ کے لیے لازمی ہے کہ وہ اس سے انکار کریں' اس لیے کہ خدا کی ناراضی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۲۵۷)

سرکاری اداروں میں افسران کو سلیوٹ (سلام) کرنے کی شرعی حیثیت

سوال: سرکاری افسروں کو ماتحت عملہ کے لوگ سلیوٹ (سلام) کرتے ہیں اسی طرح سکولوں اور بعض دیگر سرکاری سکولوں میں پرچم کشائی کے موقع پر لوگ کھڑے ہو کر پرچم کو بھی سلام کرتے ہیں' کیا اس قسم کا سلام شرعی سلام میں داخل ہے یا نہیں؟

جواب: شریعت مطہرہ میں سنت سلام کے لیے سلام کے الفاظ زبان سے ادا کرنا ضروری ہے تاہم جہاں کہیں ایک آدمی دوسرے آدمی سے اگر کچھ فاصلے پر ہو جس میں ایک دوسرے کی آواز نہ سنی جا سکتی ہو تو زبان سے سلام کے الفاظ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ہاتھ سے اشارہ کرنا بھی مرخص ہے۔

لما فی الهندية: وفی النوازل رجل جالس مع قوم سلم عليهم رجل فقال السّلام عليک فرده بعض القوم ينوب ذٰلک عن الذی سلم عليه المسلم ويسقط عنه الجواب يريد به اذا اشار اليهم ولم يسم لان قصده التسليم علی الكل ويجوز ان يشار الی الجماعة بخطاب الواحد هٰذا اذا لم يسلم ذٰلک الرّجل فامّا اذا سمّاه فقال السّلام عليک يا زيد فاجابه غير زيد لايسقط الفرض عن زيد و ان لم يسم و اشار الٰی زيد يسقط لان قصده التسليم علی الكل. (الفتاویٰ الهندية ج۵ ص ۳۲۵ كتاب الكراهية' الباب السابع فی السّلام)

سرکاری محموں میں سلام کا جو طریقہ رائج ہے اس میں اصل دخل ہاتھ اور پاؤں کے اشارہ کو ہے چاہے سلام کرنے والے ایک دوسرے سے دور ہوں یا قریب' ہر حال میں سلام ہاتھ اور پاؤں کے اشارہ سے ہوگا' زبان سے سلام کے الفاظ کا ادا کرنا محض ضمناً ہوتا ہے۔ شریعت مطہرہ نے صرف ہاتھ وغیرہ کے اشارہ سے سلام کرنے کو مکروہ اور یہود و نصاریٰ سے مشابہت قرار دیا ہے۔

کما فی الحدیث النبوی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم: عن النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم قال لیس منا تشبہ بغیرنا لاتشبّھوا بالیھود والا بالنصاریٰ فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاریٰ الاشارۃ بالاکف. (الجامع الترمذی ج۲ ص ۹۹ ابواب الاستیذان والادب) (روی الامام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاویؒ: عن ابراھیم النخعی قال ترفع الایدی فی سبع مواطن فی افتتاح الصلٰوۃ وفی التکبیر للقنوت فی الوتر وفی العیدین وعند استلام الحجر وَعَلَی الصفاء والمروۃ وبجمع عرفات وعندالمقامین عندالجمرتین. قال ابو یوسفؒ فامّا فی افتتاح الصّلٰوۃ وفی العیدین وفی الوتر وعند استلام الحجر فیجعل ظھر کفّیہ الٰی وجھہ وامّا فی الثلٰث الأخر فیستقبل بباطن کفیہ. (شرح معانی الآثار ج ا ص ۴۱۷ باب رفع الیدین)

رہی یہ بات کہ پرچم کشائی کے موقع پر لوگ کھڑے ہو کر ہاتھ کے اشارہ سے تعظیم کے لیے پرچم کو سلام کرتے ہیں تو یہ محض ایک رسم ہے۔ شریعت مطہرہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ خیرالقرون میں بھی مجاہدین اسلام پرچم رکھتے تھے لیکن کسی سے پرچم کی اس طرح تعظیم ثابت نہیں۔ اس کے علاوہ شریعت مقدسہ میں جن مواقع پر ہاتھ اٹھا کر تعظیم کرنا ثابت ہے ان میں پرچم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ (فتاویٰ حقانیہ ج ۲ ص ۴۲۹)

سلام کے لیے سر پر ہاتھ رکھنا

سوال: بعض جگہ زبان سے سلام کرنے کو سوء ادبی سمجھ کر سر پر ہاتھ رکھنے اور جھک کر آداب بجالانے ہی کو سلام تصور کرتے ہیں اس طرح سنت ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اس طرح سنت ادا نہیں ہوتی۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۳۱) ''بلکہ اس طرح کا سلام غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے۔'' (م ع)

دونوں یکدم سلام کریں تو؟

سوال: بسا اوقات دو مسلمانوں کی ملاقات ہوتی ہے اور دونوں بیک وقت السلام علیکم کہہ دیتے ہیں تو اس صورت میں جواب دینا ضروری ہے کہ نہیں؟

جواب: اِذَا الْتَقَیَا فَضْلُھُمَا اَسْتَبَقُھُمْ ٭ سَلَّمَا مَعًا یَرُدُّ کُلُّ وَاحِدٍمِّنْہُ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں جواب دیں۔ ''اور اگر جواب نہ دیں تب بھی مضائقہ نہیں' جواب ہو گیا'' (م ع)

(فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۹۷)

وَفِي الْمِرْقَاتِ وَاِذَا تَلَاقٰى رَجُلَانِ وَسَلَّمَ كُلُّ وَاحِدٍمِّنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ دَفْعَةً وَّاحِدَةً اَوْ اَحَدُهُمَا بَعْدَ الْاٰخَرِ فَقَالَ الْقَاضِي حُسَيْنٌ وَصَاحِبُهٗ اَبُو سَعِيْدِ الْمُتَوَلِّي يَصِيْرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مُبْتَدِاءً بِالسَّلَامِ فَيَجِبُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ اَنْ يَّرُدَّ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَقَالَ الشَّاشِيُّ فِيْهِ نَظَرٌ فَاِنَّ هٰذَا اللَّفْظَ يَصْلَحُ الْجَوَابَ فَاِذَا كَانَ اَحَدُهُمَا بَعْدَ الْاٰخَرِ كَانَ جَوَابًا وَاِنْ كَانَا دَفْعَةً لَمْ يَكُنْ جَوَابًا قَالَ وَهُوَالصَّوَابُ o

ترجمہ: ''مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ جب دو شخصوں کی ملاقات ہو اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کو سلام کرے' ساتھ ساتھ ہی یا کچھ آگے پیچھے تو قاضی حسین اور ان کے ساتھی ابو سعید متولی فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک سلام کی ابتداء کرنے والا ہے' لہٰذا ہر ایک پر سلام کا جواب دینا واجب ہے لیکن شاشی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ جواب بننے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے' پس اگر دونوں نے سلام میں کچھ تقدیم و تاخیر کی ہے تو اسی لفظ سے جواب ہو جائے گا۔ (مستقل جواب دینے کی ضرورت نہیں) اور اگر ساتھ ساتھ سلام کیا ہے تو پھر یہ سلام کرنا کافی نہ ہوگا (بلکہ مستقل جواب دینا واجب ہوگا)۔ (مرقات باب السلام الفصل الثانی ص ۵۵ ج ۹) (ناصر عفی عنہ)

نامحرم عورت کو سلام کرنا

سوال: نامحرم عورتوں کو سلام کرنا یا ان کے سلام کا جواب دینا درست ہے یا نہیں؟

جواب: نامحرم عورتوں کو سلام کرنا یا ان کے سلام کا جواب دینا جوان عورت سلام کرے تو دل ہی دل میں جواب دے' زبان سے جواب نہ دے اور اگر بوڑھی عورت ہو تو زبان سے بھی جواب دے سکتے ہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۲۶۸)

ٹی وی اور ریڈیو کی نیوز پر عورت کے سلام کا جواب دینا

سوال: ٹی وی اور ریڈیو پر خبروں سے پہلے نیوز ریڈر (خواتین) سلام کرتی ہیں' جیسا کہ تاکید ہے کہ سلام کا جواب دینا چاہیے' کیا یہ خواتین جو سلام کرتی ہیں' اس کا جواب دینا چاہیے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر ہاں تو اس کی کوئی دلیل؟ امید ہے تفصیلی جواب سے میری اور کئی مسلمانوں کی الجھن ختم کر دیں گے؟ جواب: میرے نزدیک تو عورتوں کا ٹی وی اور ریڈیو پر آنا ہی شرعاً گناہ ہے کیونکہ یہ بے پردگی اور بے حیائی ہے' ان کے سلام کا جواب بھی نامحرموں کے لیے ناروا ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۲۵۹)

السلام علیکم میں مغفرتہ کا اضافہ کرنا

سوال: زید بکر کی ملاقات کے وقت السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اور بکر اس کے جواب میں وبرکاتہ ومغفرتہ کہتا ہے' بکر کا یہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر زید وبرکاتہ ومغفرتہ کہتا ہے اور بکر اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ صرف نہ کہہ کر یہ بھی کہتا ہے کہ سلام کا جواب دینے والا ومغفرتہ نہیں کہے گا۔ لہٰذا یہ سب صورتیں جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: روایات میں مغفرتہ بھی آیا ہے اور بعض میں اس سے زائد بھی ''سلام میں بھی اور جواب میں بھی'' اور بعض روایات میں برکاتہ کو سلام کی انتہا بتایا ہے اور اضافہ کو منع کیا ہے۔ اسی لیے علماء نے لکھا ہے کہ سلام اس طرح کرنا مستحب ہے۔ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ'' اور اسی طرح جواب بھی اور اس پر اضافہ نہ سلام کرنے والا کرے' نہ جواب دینے والا کرے۔ ''جیسا بعض لوگ ''جنت مقام دوزخ حرام'' کا اضافہ کر لیتے ہیں' نہیں کرنا چاہیے'' (م'ع) فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۷۷)

صبحک اللہ بالخیر ومساک اللہ بالخیر کہنا

سوال: بعض جگہ رواج ہے کہ صبح کے وقت صبحک اللہ بالخیر اور شام کی ملاقات میں مساک اللہ بالخیر کہا جاتا ہے تو شرعی حکم کیا ہے؟ جواب: سلام کے بعد کہا جائے تو جائز ہے اور اگر بجائے سلام کے کہا جائے تو جائز نہیں' بدعت ہے۔ ''یہی حکم شب بخیر کا ہے'' (م'ع) (فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۲۰۶)

فساق وفجار کو سلام کرنے کی تفصیل

سوال: فساق کو ابتداء بالسلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہ کیا جائے تو بد اخلاقی اور تکبر ہے' اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ جواب: سلام دعا ہے جس سے اکرام وتعظیم کے ساتھ دعاء مقصود ہے' فاسق معلن شرع کا اکرام نہیں کرتا جس کی وجہ سے وہ بھی مستحق اکرام نہیں اس لیے اس کو سلام کرنا مکروہ ہے لیکن بسا اوقات یہ ترک سلام دشمنی کا باعث بن جاتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے احکام کی خلاف ورزی بلکہ ہتک ہوتی ہے نیز اس کے فسق کی وجہ سے اس کے ایمان سے صرف نظر ہو کر اس کی بے توقیری بھی بعض دفعہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں بحیثیت مومن اس کو سلام کیا جائے اس سے تعلیم اسلام کی اشاعت باہمی الفت ومحبت بھی پیدا ہوگی جس کی وجہ سے وہ احکام اسلام سننے پر آمادہ ہوں گے۔ بغض اور دشمنی سے تحفظ پیدا ہوگا اور اپنی بڑائی بھی پیدا نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ اص ۴۱۳)

کفار کو سلام کس طرح کیا جائے؟

سوال: غیر مسلم کو سلام کرنے کا کیا حکم ہے؟ اگر ان کے مجمع سے گزر ہو تو ان کو سلام کیا جائے یا نہیں؟

جواب: جو کلمات ان کے یہاں بطور سلام مستعمل ہوتے ہیں ان کو نہ ابتداء کہے نہ جواباً مثلاً ''نمستے'' رام رام وغیرہ'' وقت ضرورت ان کو السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ سے خطاب کرنا درست اور ثابت ہے۔ اگر وہ السلام علیکم کہیں تو جواب میں وعلیکم کہہ دیا جائے' اگر وہ اپنے کلمات میں نمستے وغیرہ کہیں تو جواب میں ہداک اللہ اور سلام کہہ دیا جائے۔ فقط سلام کہہ دینا بھی درست ہے جب مجمع مخلوط ہو تو السلام کہنا چاہیے' اور نیت ان کی ہو جو اس کے اہل ہیں' اگر خالص ان کا مجمع ہو تو السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ کہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ اص ۴۱۳)

غیر مسلم کو سلام کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا

سوال: آج کل ملا جلا معاشرہ ہے جس میں غیر مسلم بھی ہیں' لوگ ان کو بھی سلام کرتے ہیں' غیر مسلم بھی سلام کر دیتے ہیں' جس کا جواب بھی دیا جاتا ہے' یہ بتایا جائے کہ غیر مسلم کو سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا کتاب و سنت کی روشنی میں حدیث کی رو سے منع ہے یا کہ صرف اخلاقی طور پر منع ہے؟ کیا ایسی کوئی حدیث موجود ہے جس کے تحت منع کیا گیا ہو کہ غیر مسلم کو سلام و جواب نہ کیا جائے؟

جواب: سلام ایک دعا بھی ہے اور اسلام کا شعار بھی' اس لیے کسی غیر مسلم کو ''السلام علیکم'' نہ کہا جائے اور اگر وہ سلام کہے تو اس کے جواب میں صرف ''وعلیکم'' کہہ دیا جائے' یہ مضمون حدیث شریف میں آیا ہے:

''عن انس رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: اذا سلّم علیکم اھل الکتاب فقولوا: وعلیکم متفق علیہ'' (مشکوٰۃ ص:۳۹۸)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم جواب میں ''وعلیکم'' کہہ دیا کرو۔'' (صحیح بخاری' صحیح مسلم) (آپ کے مسائل ص ۲۵۴)

ہندوؤں کو نمستے کہنا

سوال: ہندوؤں کو نمستکار یا نمستے کہنا کیسا ہے؟ جواب: اس کی اجازت نہیں۔ ''کیونکہ یہ مخصوص مذہبی لفظ ہے' البتہ جو الفاظ مذہبی نہیں ہیں بلکہ معاشرتی ہیں' جیسے آداب یا (آداب عرض ہے) ان کی گنجائش ہے۔'' حاشیہ از مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہم'' (فتاویٰ رحیمیہ ج ۶ ص ۲۵۶)

سلام کا جواب سنانا ضروری ہے محض آہستہ کہنا کافی نہیں

سوال: سلام کا جواب اگر آہستہ دیا کہ سلام کرنے والے نہ سنا تو جواب ادا ہوگا یا سنانا بھی ضروری ہے' بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کا جواب نہایت آہستہ سے دیا کہ نہ سننے کی وجہ سے تکرار کی نوبت آئی' آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تھے' گو علت یہاں استماع کلام وتحصیل برکت ہے مگر بظاہر شبہ جواز کا ہوتا ہے؟

جواب: سنانا ضروری ہے اگر قریب ہو تو اسماع سے ورنہ اشارہ سے' اگر دور ہو یا سلام کرنے والا بہرا ہو مع تلفظ بلسان کے اور صحابی کا یہ فعل عارض سے تھا۔ لہٰذا اس پر کسی غیر کو قیاس نہیں کیا جائے گا۔ "جیسا کہ سائل نے کہا" (م'ع) (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۷۵)

جواب میں علیکم السلام بغیر واؤ کے کہنا

سوال: سلام کے جواب میں علیکم السلام کہنا چاہیے یا وعلیکم السلام اور لفظ حضرت سلامت کہہ دینے سے جواب ہو جائے گا یا نہیں؟ جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں وعلیکم السلام واؤ کے ساتھ فرماتے تھے اور اگر بغیر واؤ کے کہہ دیا جائے تو بھی کافی ہے لیکن حضرت سلامت الفاظ جواب میں سے نہیں۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۳۰) "من گھڑت الفاظ ہیں اسلامی سلام کا جواب نہیں" (م'ع)

جواب سلام میں زیادتی کرنا

سوال: سلام کے جواب میں صرف وعلیکم السلام کہنا چاہیے یا اس میں زیادتی کرنا چاہیے؟

جواب: مستحب ہے کہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے۔ (فتاویٰ عبدالحیٔ ص ۴۳۱) "اور اگر صرف وعلیکم السلام کہہ دیں یہ بھی کافی ہے" (م'ع)

سلام غائب کا جواب

سوال: اگر کوئی شخص کسی کا سلام پیش کرے تو جواب کس طرح دینا چاہیے؟

جواب: عَلَیْهِ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ "یا عَلَیْهِمْ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہہ دیں" (م'ع)

(فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۳۷۵)

با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

سوال: بستی کے بعض اہل ہنود بوقت ملاقات کہتے ہیں نمستے کسی کو رام رام کرتے ہیں' مسلمانوں کو کیا جواب دینا چاہیے' حافظ شیرازی کے اس شعر کا کیا مطلب ہے؟

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص وعام ۔۔۔ با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

کیا حافظ شیرازی رام رام کا جواب رام رام سے دینے کی اجازت دیتے ہیں؟

جواب: جواب میں ہداک اللہ کہہ دیا جائے۔ یہ حافظ شیرازی کا نہیں اللہ جانے کس کا ہے' یہ کوئی دلیل شرعی نہیں جس سے رام رام کے جواب پر استدلال کیا جا سکتا ہو۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۱ص ۳۵۹) ''اگر حافظ شیرازی کا بھی ہو تب بھی حجت نہیں' مطلب اس شعر کا فقط اتنا ہے کہ سالک مبتدی کو باہمی جھگڑوں میں نہیں الجھنا چاہیے ورنہ سلوک کے منازل طے کرنے میں دشواری رہے گی' مرشد اپنے مرید کو ہدایت دے رہا ہے۔'' (م'ع)

غیر مسلم کے سلام کا جواب

سوال: کیا کسی ہندو کو رام رام کرنے یا لینے سے کفر عائد ہوتا ہے' یا جے رام کرنے سے؟

جواب: اسلامی شعار السلام علیکم ہے' غیر اسلامی شعار کو اختیار کرنا ہرگز جائز نہیں' پھر اگر وہ غیر کا شعار صرف قومی ہے تو اس کو اختیار کرنا معصیت ہے' اگر مذہبی شعار ہو تو کفر تک پہنچ جانے کا خطرہ ہے' اس لیے جواب میں ہداک اللہ الاسلام کہہ دیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ص ۳۰۵) ''یا صرف ہداک اللہ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے'' (م'ع)

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی کا محل استعمال

سوال: یہ لفظ کسی قوم مسلمین کو لکھنا یا منہ سے کہنا صحیح ہے یا نہیں؟ اگر درست ہو تو کس جماعت پر بولا جائے؟ جواب: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نامہ ہائے مبارک کفار بادشاہوں کو تحریر فرمائے ہیں' ان میں یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے بھی یہی الفاظ فرمائے تھے۔ سورہ طٰہٰ میں ہے:

قَدْ جِئْنَاکَ بِاٰیَۃٍ مِنْ رَّبِّکَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

تفسیر خازن میں ہے کہ ان الفاظ میں سلام سے تحیہ مراد نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ جو مسلمان ہو جائے گا عذاب سے بچ جائے گا۔ پس مسلمانوں کو آپس میں یہ الفاظ استعمال کرنا نہیں چاہیے اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام و تحیہ جو آدم اور ان کی ذریت کے لیے مقرر کیے گئے تھے وہ السلام علیکم اور وعلیکم یا وعلیک السلام ہیں' دوسرے یہ کہ چونکہ صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ سے ثابت ہے کہ وہ ان الفاظ کو کفار کے لیے استعمال فرماتے تھے اس لیے کسی مسلمان کے لیے انہیں استعمال کرنا ایک قسم کا ایہام ہے جو ناجائز ہے اور اس کی برائی استعمال کنندہ کی نیت کے موافق مختلف درجات میں ثابت ہوگی۔ (کفایت المفتی ج۹ص ۴۴)

سلام کن کن اوقات میں کرنا منع ہے؟

سوال: سلام کن کن مواقع پر نہیں کرنا چاہیے؟ جواب: بول و براز کرنے کی حالت میں' ذکر کرنے والے کو' نماز پڑھنے والے کو' تلاوت کرنے والے کو' لہو ولعب میں مشغول شخص کو' کھانا کھانے والے کو' اذان کہنے والے کو سلام نہ کرنا چاہیے۔ (کفایت المفتی ج۹ص۹۴)

کھانا کھانے والے کو سلام کرنا

سوال: کھانا کھانے والے کو سلام کرنے کا کیا حکم ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کھانے والے کو سلام نہ کرنے کی وجہ اس کا جواب سے عاجز ہونا تشویش میں مبتلا ہونا' یا لقمہ کا اٹک جانا ہے' پس جہاں یہ علت مرتفع ہو جائے گی سلام کی کراہت بھی ختم ہو جائے گی اور یہ علت میں نے قیاس سے مفہوم کی ہے کہیں منقول ہونا یاد نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج۴ص۲۸۰)

قرآن مجید پڑھنے والے کو سلام کرنا

سوال: قرآن مجید پڑھنے والے کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا' کھانے والے کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: قرآن مجید تلاوت کرتے ہوئے اور کھانا کھاتے ہوئے کو سلام کرنا مکروہ ہے اور ایسے سلام کا جواب دینا بھی واجب نہیں۔ "جائز ہے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج۶ص۳۷۴)

تاش کھیلنے والوں کو سلام کرنا

سوال: اگر کسی جگہ پر تاش وغیرہ کھیلا جا رہا ہو تو ایسے موقعہ پر السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چوسر وغیرہ کھیلنے والوں کو سلام کرنے کی امام ابو یوسف اور امام محمد نے ممانعت فرمائی ہے اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ ان کو سلام کر لیا جائے' اس نیت سے کہ جتنی دیر بھی ان کی توجہ اس معصیت سے ہٹ کر دوسری طرف منتقل ہو جائے اچھا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۶ص۳۶۲) "اسی طرح دیگر معصیتوں میں مبتلا لوگوں کا حکم ہے" (م'ع)

بحالت اذان سلام کرنے اور اس کا جواب دینے کا حکم

سوال: اذان ہوتے وقت اگر کوئی سلام کرے تو جواب سلام کا دینا چاہیے یا نہیں؟ اور ایسے وقت سلام کرنا کیسا ہے؟ جواب: اذان کے وقت سلام کا جواب دینا واجب نہیں کیونکہ جواب اذان ذکر ہے اور ذکر کی حالت میں اگر سلام کیا جائے تو اس کا جواب واجب نہیں ہوتا لیکن جواب اذان سے فارغ ہو کر سلام کا جواب دینا مناسب ہے اور جو شخص جواب اذان میں مشغول ہو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۵ص۲۲۹)

''اور اگر اذان ہوتے ہوئے راستہ میں سلام کر لیا تو اسی وقت جواب مناسب ہے'' (م ع)

مسجد میں آتے اور جاتے وقت سلام کرنا

سوال: کیا یہ صحیح ہے کہ جب مسجد میں آئے یا جائے تو بلند آواز سے سلام کرے' خواہ مسجد میں کوئی ہو یا نہ ہو؟ خواہ کوئی نماز میں مشغول ہو اور بعض خالی بیٹھے ہوں یا سب کے سب نماز یا کسی وظیفہ میں مشغول ہوں؟ جواب: محض غلط ہے بلکہ ایسی حالت میں کہ لوگ نماز و وظائف میں مشغول ہوں' سلام کرنا مکروہ ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۲۷۸) ''یہی حکم دیگر مجالس دین میں مشغولی کے وقت کا ہے جیسے سبق وعظ وغیرہ کا ہونا'' (م ع)

متکبر کو سلام نہ کرنا

سوال: زید ایک فقیری صورت آدمی ہے جس مجمع میں جاتا ہے سلام میں تقدیم نہیں کرتا' ہاں عالم یا کسی وجیہ شخص کو سلام میں تقدیم کر لیتا ہے' ظاہر حال سے لگتا ہے یہ فقیر لوگوں کے سلام کا منتظر رہتا ہے' جب لوگ اس کو سلام کرتے ہیں تو ہاتھ یا زبان سے سلام کا جواب دیتا ہے' جب کبھی اتفاق سے کوئی ایسا ہی وجیہ شخص مثلاً عالم یا درویش وغیرہ ملتا ہے تو سلام میں تقدیم کرتا ہے ورنہ نہیں' ظاہر حال بھی کہتا ہے کہ یہ شخص اپنی فقیری اور عبادت کے سبب لوگوں کے سلام کا منتظر رہتا ہے' آیا ایسے کو سلام کرنا یا سلام میں تقدیم کرنا شرعاً ممنوع تو نہیں؟ امام غزالی نے لکھا ہے کہ متکبرین کا سلام یہی ہے کہ ان کو سلام نہ کرو' امام صاحب کے اس قول پر عمل کرنا خلاف سنت تو نہ ہوگا کیونکہ ہر اجنبی و غیر اجنبی کو سلام کرنا اور سلام میں تقدیم کرنا احادیث سے مسنون معلوم ہوتا ہے؟

جواب: تکبر حرام ہے اور مرتکب اس کا بالخصوص اس پر جو مصر ہو فاسق ہے اور فاسق کو ابتداء سلام نہ کرنا جائز بلکہ اولیٰ ہے۔

فِی الدُّرِالمختار فی شَرحِ الْبُخَاری لِلْعَیْنِیْ فی حدِیث اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرِءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعرِفْ اِلٰی قَوْلِہٖ وَکَذَایَخُصُّ مِنْہُ الْفَاسِقُ بِدَلِیْلٍ آخَرَ

جب معلوم ہوا کہ حدیث عام مخصوص البعض ہے تو امام صاحب کے قول پر عمل کرنا خلاف سنت نہ ہوگا۔ ''دوسرے شخص پر تکبر کا حکم لگانے میں عجلت نہیں کرنا چاہیے'' (م ع) (امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۲۷۸)

قادیانی وشیعہ کوسلام وجواب

سوال: روافض اور قادیانی لوگوں کوسلام کرنا یا ان کے سلام کا جواب دینا شرع شریف میں کیسا ہے؟

جواب: ان لوگوں کوسلام نہیں کرنا چاہیے' اگر یہ لوگ سلام کریں تو فقط وعلیکم کہہ دیا جائے یا ہداک اللہ کہہ دے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ص ۲۲۱) ''چونکہ قادیانی مرتد کافر ہیں'' (م'ع)

ڈھیلے سے استنجا کرتے وقت سلام کرنا

سوال: استبراء کرتے وقت سلام کرنا یا جواب دینا چاہیے یا نہیں؟ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حائضہ بھی سلام کرتی تھی اور سلام کا جواب دیتی تھیں تو معلوم ہوا کہ تقاطر مانع تحیت نہیں؟

جواب: درمختار میں سلام کے مکروہ مقامات کوشمار کیا ہے مگر اس میں استنجاء کرنے کی حالت کو شمار نہیں کیا اور بھی کوئی دلیل منع کی معلوم نہیں ہوتی۔ پس ظاہراً یہ بلاسند محض رسم پڑ گئی ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ص ۲۷۹) ''یہ الگ بات ہے کہ استنجاء خشک کرنے والے کولوگوں کی آمد ورفت کے مقام پر کھڑا ہونا خلاف حیاء ہے'' (م'ع)

گھٹنے کھولے ہوئے کوسلام کرنا

سوال: ایک آدمی گھٹنے کھولے ہوئے بیٹھا ہے' دوسرا شخص اس کے پاس آتا ہے تو یہ آنے والا بیٹھے ہوئے کوسلام کرے یا نہیں؟ جواب: حنفیہ کے نزدیک گھٹنا عورت ہے اور کاشف عورت کوسلام کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ص ۴۱۲) ''ہاں اگر سلام کے ساتھ گھٹنا چھپانے کی نرمی سے ہدایت بھی کرے تو سلام میں مضائقہ نہیں'' (م'ع)

نکاح کے بعد نوشہ کا سلام کرنا

سوال: نکاح کے فوراً بعد اسی مجلس میں نوشہ کا اٹھ کر سلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: سلام بوقت ملاقات مسنون ہے نہ کہ مجلس کے درمیان پس اس وقت کا سلام بے اصل اور بے دلیل ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔ ''جیسا کہ بعض مہذب گھرانوں میں دستور ہے کہ کسی جانب سے اگر تحفہ ملے تو فوراً اٹھ کر سلام کرتے ہیں یہ بھی غیر اسلامی سلام ہے'' (م'ع) (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ص ۱۴۱)

مصافحہ کا وقت کیا ہے؟

سوال: مصافحہ کس وقت مسنون ہے؟ جواب: دومسلمانوں کی باہم ملاقات کی صورت میں سلام کے بعد دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا مسنون ہے۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۴۳۱)

مصافحے کے کتنے طریقے ہیں؟

سوال: مصافحہ کی کیا تعریف ہے اور از روئے شرع اس کے کتنے طریقے ہو سکتے ہیں؟ اور افضل طریقہ کونسا ہے؟ جواب: داہنے ہاتھ کے بطن کو دوسرے آدمی کے داہنے بطن سے ملانا اور بایاں ہاتھ دونوں کا دونوں سے داہنے ہاتھ کے ظہر سے ملانا یہ مصافحہ ہے' یہ ہی سنت ہے بعض دفعہ صرف داہنے ہاتھ سے بھی ثابت ہے' انگوٹھے کو انگوٹھے کی جڑ سے ملا کر اور ہاتھ کو پکڑ کر کسی قدر حرکت دینا بھی ثابت ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷اص ۳۸۶)

محرم عورتوں کا مصافحہ

سوال: محرم عورتوں سے مصافحہ کرنا کیسا ہے؟ جیسا کہ والدہ ہے یا ہمشیرہ وغیرہ؟

جواب: درست ہے۔ کما ورد فی الروایات۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷اص ۳۲۶)

عورتوں سے مصافحہ کرنا

سوال: اپنی محرم عورتوں سے مصافحہ اور دست بوسی کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: جن عورتوں سے نکاح حرام ہے ان سے مصافحہ اور دست و بوسی کی جا سکتی ہے شہوت نہ ہونی چاہیے۔ (مکتوبات ۴/۸۷) (فتاویٰ شیخ الاسلام ص ۱۳۳)

بعد نماز مصافحہ و معانقہ پر حدیث سے استدلال کا جواب

سوال: بعد نماز جمعہ و عیدین مصافحہ و معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز ہے تو پھر ان احادیث کا کیا مطلب ہے؟

قَالَ مَامِنْ مُسْلِمَيْنَ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَلَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا وَفِیْ رِوَايَةٍ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَالَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ

یہ احادیث بلا کسی تعیین کے مصافحہ و معانقہ کو ثابت کر رہی ہیں۔

وَقَالَ النَّوَوِیُّ اِعْلَمْ اَنَّ الْمُصَافَحَةَ سُنَّةٌ مُسْتَحَبَّةٌ عِنْدَ كُلِّ لِقَاءٍ وَمَا اعْتَادَهُ النَّاسُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ لَااَصْلَ لَهُ فِی الشَّرْعِ عَلٰی هٰذَاالْوَجْهِ وَلٰكِنْ لَّا بَاسَ اِلٰی قَوْلِهٖ وَهِیَ مِنَ الْبِدْعَةِ الْمُبَاحَةِ

اس کلام سے بھی اگر مصافحہ کی عدم اصلیت ثابت ہوتی ہے تو فقط صلوٰۃ صبح و عصر کے وقت مگر پھر بھی لفظ لاباس کہا گیا؟

جواب: عیدین یا جمعہ کی تخصیص سے مصافحہ و معانقہ کرنا کئی وجہ سے مکروہ اور بدعت ہے اول یہ کہ بسا اوقات یہ تخصیص جہلاء کے فساد اعتقاد کا باعث ہو جاتی ہے۔ دوم یہ کہ یہ طریقہ روافض کا تھا اور اب ہمارے زمانے میں روافض کی مشابہت کے علاوہ ہندوؤں کے ساتھ بھی مشابہت ہے کہ وہ اپنی ہولی کے روز ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں' سوم یہ کہ مصافحہ کا مسنون وقت ملاقات کا وقت ہے' احادیث سے بوقت ملاقات مصافحہ ثابت ہوتا ہے' امام نووی نے بھی زیادہ سے زیادہ لفظ لاباس کا استعمال کیا ہے اور بدعت مباحہ ہونا بتلایا ہے' ان کے قول سے بھی مسنون یا مستحب ہونا ثابت نہیں ہوتا' پھر یہ جواز کا قول ان کا خیال ہے ورنہ محققین شوافع کا یہی مذہب ہے کہ یہ تخصیص بدعت ہے بلکہ ابن حجر پہلی مرتبہ تنبیہ کرنے اور دوسری مرتبہ تعزیر کا حکم دیتے ہیں اور یہی مذہب مالکیہ اور محققین حنفیہ کا ہے۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۲۲)

عید کے روز معانقہ کرنا شرعاً کیسا ہے؟

سوال: عید کے روز لوگ اظہار خوشی کے لیے گلے ملتے ہیں' شریعت میں اس کی کیا حیثیت ہے؟ یہ سنت ہے' مستحب ہے یا بدعت ہے؟ جواب: عیدین کا معانقہ کوئی دینی' شرعی چیز تو ہے نہیں' محض اظہار خوشی کی ایک رسم ہے اس کو سنت سمجھنا صحیح نہیں' اگر کوئی شخص اس کو کار ثواب سمجھے تو بلاشبہ بدعت ہے لیکن اگر کار ثواب یا ضروری نہ سمجھا جائے تو محض ایک مسلمان کی دلجوئی کے لیے یہ رسم ادا کی جائے تو امید ہے گناہ نہ ہوگا۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۲۶۰)

عید کے بعد مصافحہ اور معانقہ

سوال: مصافحہ اور معانقہ کی فضیلت سے انکار نہیں' مگر اس کی عید کے دن سے کیا خصوصیت ہے؟ ایک ہی گھر میں رہنے والے عید پڑھنے کے بعد مصافحہ یا معانقہ کرتے ہیں' کیا ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عید پڑھنے کے بعد ایسا ہی کیا کرتے تھے؟

جواب: عید کے بعد مصافحہ یا معانقہ کرنا محض ایک رواجی چیز ہے' شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت نہیں' اس لیے اس کو دین کی بات سمجھنا بدعت ہے' لوگ اس دن گلے ملنے کو ایسا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی اس رواج پر عمل نہ کرے تو اس کو برا سمجھتے ہیں' اس لیے یہ رسم لائق ترک ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۲۶۰)

معانقہ کس سے کیا جائے؟

سوال: معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور معانقہ کس سے کیا جائے؟

جواب: سفر سے آنے والے کے ساتھ معانقہ مسنون ہے اور اس کے ماسوا بھی مسلمان کی تعظیم کے لیے جائز ہے لیکن اگر معانقہ کرنے والوں کے بدن پر تہبند کے علاوہ دوسرا کپڑا نہ ہو تو بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عبدالحئی ۴۳۲)

چھوٹی لڑکیوں سے معانقہ کرنا

سوال: بسا اوقات اپنے اقارب سے معانقہ کرنا پڑتا ہے' ان میں چھوٹی لڑکیاں بھی ہوتی ہیں' تو یہ معانقہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: اپنے بیٹے' بیٹی' بہن وغیرہ سے معانقہ کرنا درست ہے جن سے معانقہ کرنے میں شہوت نہ ہو اور جہاں اس کا خطرہ ہو وہاں پرہیز کیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۳۹۴)

لفظ "حضور" کا استعمال

سوال: لفظ حضور صرف حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہی کے لیے مخصوص ہے اس لیے اگر لفظ "حضور" کسی دوسرے انسان کے لیے استعمال کیا جائے تو کیا گناہ نہیں ہے؟

جواب: نہیں گناہ نہیں۔ "چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ اختصاص کی کوئی دلیل نہیں" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۱۹)

کسی کو شیطان کہنا

سوال: کسی کو شیطان کہنا کیسا ہے؟ جواب: اگر کوئی شخص شیطانی کام کرتا ہے تب بھی اس کو شیطان نہیں کہنا چاہیے۔ "کسی کافر کو کافر کہنا بھی منع ہے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۴۱۶)

دینی مضرت کے اندیشہ سے ترک گفتگو کرنا

سوال: کسی شخص سے مصلحت دینی کی وجہ سے ترک کلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر گفتگو کرنے میں دینی مضرت ہو تو ترک گفتگو درست ہے۔ "گفتگو میں دینی نفع ہے یا ضرر اس کا فیصلہ خود نہ کرے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۱۲)

رنجش کی وجہ سے ترک کلام کی حد

سوال: یہ جو مشہور ہے کہ اگر مسلمان آپس میں تین روز تک کلام نہ کریں اور اسی میں مرجاویں تو دوزخی ہیں یہ مسئلہ خاوند بیوی کے ساتھ خاص ہے یا عام ہے؟

جواب: اگر کسی شخص سے کلام کو ترک کر دیا جائے اس وجہ سے کہ اس کی دینی حالت خراب ہے یا اس سے اس کی اصلاح ہو جاوے گی یا اس سے ضرر کا اندیشہ ہے تو یہ شرعاً مذموم نہیں البتہ اگر ذاتی اور دنیوی امور کی وجہ سے ترک کلام کیا جاوے اور تین روز سے زیادہ گزر جائیں اور کوئی دینوی نفع پیش نظر نہ ہو بلکہ محض غیظ نفسانی ہو تو شرعاً مذموم ہے اور یہ حکم شوہر و بیوی سب کو عام ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۹ ص ۴۲۴)

ضرورت پڑنے پر نامحرم سے گفتگو

سوال: آج کل نامحرم عورتوں پر ضرور نظر پڑتی ہے کیونکہ جدھر نظر ڈالیں عورتیں ہی عورتیں نظر آتی ہیں، دفتروں میں، ہسپتالوں میں، دکانوں میں، کالجوں میں، اس طرح ان سے کیسے بچا جائے؟

جواب: نامحرم سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات نہ کی جائے، نگاہ بچا کر بھی بات کی جا سکتی ہے۔ ''اور آواز و لہجہ میں بھی شدت ہو خواہ وہ خوش اخلاق نہ سمجھیں'' (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۷ ص ۲۷۷)

شکریہ کے بجائے ''آداب عرض'' کہنا

سوال: زید نے بکر سے پینے کے لیے پانی مانگا اور پانی پی کر ''آداب عرض'' کہا یہ جائز ہے کہ نہیں؟ اور یہی جواب کھانا کھانے یا پان کھانے کے بعد کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی بھی بھلائی کا کام کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا اور اس کے لیے دعائے خیر کرنا مکافات کا کم از کم درجہ ہے، شکریہ ادا کرنا یا دعا دینے مثلاً جزاک اللہ یا اسی قسم کا کوئی دعائیہ جملہ کہنے سے احسان و خدمت کرنے والے کا ثواب باطل نہیں ہوتا بلکہ جس کو پانی وغیرہ پلایا گیا ہے اس کی انسانیت اور اخلاق و احسان شناسی ظاہر ہوتی ہے اور خود بھی شکر گزاری کے ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ ادائے شکریہ میں یہ الفاظ یعنی ''آداب عرض'' کہنا کیسا ہے؟ تو اگرچہ آج کل کے عرف میں ان الفاظ کو ادائے شکریہ کے لیے کافی سمجھا جاتا ہے مگر یہ اپنے مفہوم کے لحاظ سے نہ ادائے شکریہ کے لیے کافی ہے نہ دعائے خیر کیلئے اگر بجائے ان کے جزاک اللہ یا شکریہ یا دلی شکریہ قبول فرمائیے کہا جائے تو زیادہ مناسب اور بہتر ہوگا۔ (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۰۳)

سلام میں پہل کرنا افضل ہے تو لوگ پہل کیوں نہیں کرتے؟

سوال: اسلام میں سلام کرنے کو ایک افضل کام قرار دیا گیا ہے، اول سلام کرنے والے کو زیادہ ثواب ہے، عموماً دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ سلام میں پہل کرنے میں عمداً احتراز کرتے ہیں، کچھ عالم لوگوں کو بھی

دیکھا ہے وہ سلام کا جواب تو دیتے ہیں لیکن پہل کبھی نہیں کرتے' اس بارے میں شرعی احکام کیا ہیں؟

جواب: سلام میں پہل کرنا افضل ہے' عالم کے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی۔

(آپ کے مسائل ج ۷ ص ۲۶۶)

کیا سلام نہ کرنے والے کو سلام کرنا ضروری ہے؟

سوال: میں ایک شخص کو اکثر و بیشتر سلام کرتا رہا ہوں' جب کبھی وہ شخص مجھے دوسری جگہ راستے میں ملا' میں نے عمداً اس کو سلام نہیں کیا' یہ دیکھنے کے لیے کہ آیا یہ شخص بھی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں؟ وہ شخص بغیر سلام کیے گزر گیا' ایسا دو تین بار ہوا' اب وہ شخص مجھے ملتا ہے تو میں بھی اس کو سلام نہیں کرتا ہوں' یوں وہ سلسلہ جو میری طرف سے شروع ہوا تھا' منقطع ہو گیا ہے' آیا اس شخص کا اخلاقی جواز نہیں تھا کہ جب سلام قبول کرتا تھا تو اب موقع پر وہ خود بھی سلام کرے؟ کیونکہ جتنا سلام کرنے کا احترام یا خیال میرا تھا اس کا بھی ہونا چاہیے' ہم دونوں میں سے کون گنہگار ہے؟

جواب: آپ کو اس کا انتظار نہیں کرنا چاہیے تھا کہ وہ آپ کو سلام کرے اور سلسلہ سلام کو منقطع کرنے کی نوبت آئے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۶۶۲)

نامحرم کو سلام کرنا

سوال: کیا نامحرم عورتوں کو سلام کرنا چاہیے یا ان کے سلام کا جواب دینا چاہیے؟ اگر سلام نہیں کرتے تو کہتے ہیں کہ ان کو ان کے ماں باپ نے کچھ سکھایا نہیں ہے اور اگر کوئی سلام کرتا ہے اور اس کا جواب نہیں دیتے تو ان کی دل آزاری ہوتی ہے' کیا نامحرم عورتوں کو سلام کرنا یا جواب دینا جائز ہے؟ ذرا تفصیل سے جواب دیں؟

جواب: نامحرم جوان عورت کو سلام کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا خوف فتنہ کی وجہ سے ناجائز ہے' البتہ کوئی بڑی بوڑھی ہو تو اس کو سلام کہنا جائز ہے۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو ماں باپ نے کچھ سکھایا ہی نہیں ان سے یہ کہا جائے کہ ماں باپ نے نہیں بلکہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی سکھایا ہے کہ فتنے کی جگہ سے بچا جائے' اگر اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے سے کسی کی دل آزاری ہوتی ہے تو اس کی پرواہ نہ کی جائے کیونکہ کسی کی دل شکنی سے بچنے کے بجائے اپنی دین شکنی سے بچنا زیادہ اہم ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۲۶۳)

طب وعلاج اور عمل جراحی

یعنی احکام متعلقہ علاج ودوا وغیرہ

بغیر طب پڑھے اپنا اور دوسروں کا علاج کرنا

سوال: جس شخص کی تحصیل علم طب میں کافی نہ ہو اپنے مرض کا علاج کرتا ہو یقین کامل ہو کہ اللہ تعالیٰ شافی ہے اور بوجہ اس توکل کے بلا تشخیص کے مریض کا علاج کرتا ہو عند اللہ مواخذہ دار ہے یا نہیں؟ اور خاص اپنے ترک علاج سے مصیب ہوگا یا نہیں؟ جواب: بلغیر واقفیت معالجہ کرنا درست نہیں ہے اور نہ اپنا معالجہ کرنا درست ہے۔ ''اور جو شخص تجربہ رکھتا ہو تشخیص مرض بھی جانتا ہو اگرچہ اس کے پاس سند نہ ہو اس کے لیے علاج کرنا درست ہے'' (م ع) (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۲)

مسلمان طبیب کو غیر مسلم کیلئے دوا نجس دینے کا حکم

مسلمان طبیب کو غیر مسلم کے لیے دوا نجس دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا شراب بھی اس میں داخل ہے؟ جواب: مسلمان طبیب کا شرعاً نجس دوا غیر مسلم کو استعمال کرانا جائز ہے بشرطیکہ وہ مریض اپنے مذہب کی رو سے نجس یا ناجائز نہ سمجھتا ہو اور بعد اطلاع اگر وہ مریض غیر مسلم باختیار خود استعمال کرے تو خواہ وہ اس کو پاک سمجھتا ہو یا ناپاک ہر طرح سے جائز ہے اور شراب بھی اسی حکم میں داخل ہے بشرطیکہ یہ طبیب محض زبانی بتلا دیتا ہے یا نسخہ لکھ دیتا ہے اور اگر اپنے پاس سے دیتا ہے تو ایسی دوا اگر نجس العین مثل خمر کے ہے تو ناجائز ہے۔ (فتاویٰ مظاہر العلوم ج ۱ ص ۲۲۴)

کیا فاسق کا معالج بھی فاسق ہے؟

سوال: تبلیغ الدین ص ۵۵ کی خرابی چہارم میں ہے کہ اکثر ظالم وفاسق کی مدح کی جاتی ہے اور وہ اپنی تعریف سے خوش ہوتا ہے تو فاسق کو خوش کرنے والا مداح بھی عاصی و نافرمان ہوا۔ حدیث میں آیا ہے کہ فاسق کی تعریف سے حق تعالیٰ کا عرش کانپ اٹھتا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فاسق کی بقائے عمر کا دعا گو بھی فاسق ہے تو اب ارشاد فرمایا جائے کہ کیا اس توجیہ سے فاسق کا معالج بھی فاسق ہے؟

جواب: اصل کافر سے محبت ناجائز ہے اور رحمت وہمدردی جائز ہے پس مدح کا منشا چونکہ محبت ہے اس

طرح حضرت حسن کے نزدیک دعا کا منشا بھی اس لیے اس سے منع کیا جائے گا اور معالجہ کا منشار حمت و ہمدردی ہے اس لیے جائز ہے۔ "اس تقسیم سے اور بھی اشکالات ختم ہوگئے" (م ع) (امداد الفتاویٰ ج۴ص ۳۶۸)

خون دینے سے رشتہ قائم نہیں ہوتا

سوال: ایک مسلمان دوسرے مسلمان مرد یا عورت کو خون دے تو اس صورت میں ان کے درمیان رشتہ قائم ہوجاتا ہے یا نہیں؟ جواب: اس کی وجہ سے رشتہ قائم نہیں ہوتا' جیسے پہلے تھے ویسے رہی رہیں گے۔ "ہاں خون لینے دینے کے حدود ہیں' وہ معلوم کرلینے ضروری ہیں" (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج۱۵ص ۳۴۲)

بیمار کو خون دینے کا حکم

سوال: بوقت ضرورت کسی بیمار کی جان بچانے کے لیے انسانی خون سے انتفاع کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: بوقت ضرورت (حادثہ یا شدید بیماری کی صورت میں) جان بچانے کے لیے انسانی خون سے استفادہ مرخص ہے۔

لما قال العلامة الشيخ محمد كامل بن مصطفىٰ الطرابلسي الحنفيؒ: قال التهذيب يجوز لعليل شرب البول والدم والميتة للتداوى اذا اخبره طبيب مسلم ان شفاء ه فيه ولم يجد من المباح ما يقوم مقامه. (الفتاوىٰ الكاملية ص۲۶۷ كتاب الكراهية) (لمافى الهندية: يجوز لعليل شرب البول والدم وأكل الميتة للتداوى' اذا اخبره طبيب مسلم ان شفاء ه فيه ولم يجد من المباح ما يقوم مقامه (الفتاوىٰ الهندية ج۵ ص ۳۵۵ الباب الثامن عشر فى التدوى والمعالجات) وَمِثْلُهُ فى البحرالرائق ج۸ص ۲۰۵ كتاب الكراهية فصل فى البيع) (فتاوى حقانيه ج ۲ ص ۴۰۰)

ہسپتال میں بچہ کی ولادت

سوال: زید کی منکوحہ ہندہ پہلے بچہ کی ولادت کے وقت زید نے گھر پر زچگی کا بندوبست کیا' لیکن بچہ کسی طرح نہیں ہوا' مجبوراً ہسپتال لے جانا پڑا اور آپریشن کے ذریعے بچہ کی پیدائش ہوئی' ہسپتال میں پردہ کا کوئی انتظام نہیں' دوسرے بچہ کی ولادت کا وقت قریب ہے' گھر پر انتظام میں جان کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں زید کیا کرے؟

جواب: جب جان کے لالے پڑ جائیں تو یہ بے پردگی انتہائی مجبوری کے باعث ہے' نہ اختیاری ہے' نہ خوشی کے باعث ہے۔ اللہ پاک بندوں کی مجبوریوں کو خوب جانتے ہیں۔ "غیرت کا تقاضا یہ ہے

کہ مسلمان اپنا زچہ خانہ قائم کریں جو اسلامی حدود کا پابند ہو" (م ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ ص ۲۲۱)

مانع حمل دوا کا استعمال کرنا

سوال: ایک شخص کی بیوی کثرت اولاد کی وجہ سے اور ایام حمل کی طرح طرح کی بیماریوں کی وجہ سے چاہتی ہے کہ مانع حمل دوا استعمال کرے اور اس کا شوہر بھی رضامند ہے کیا ایسی صورت میں ایسی دوا استعمال کرنا جائز ہے؟ جواب: جائز ہے لیکن عسرت "مفلسی" کے خیال کو دل سے نکال دینا چاہیے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدگمانی ہے کہ وہ اولاد کو رزق نہیں دیں گے بلکہ وہ سب کو رزق دیتے ہیں دوسری وجوہ بیماری وغیرہ کی بناء پر شوہر کی اجازت سے ایسا کرنا درست ہے۔ "ایام حمل میں کچھ نہ کچھ پریشانی ہر حاملہ کو ہوتی ہے جس کو قرآن پاک میں "وَحَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ" فرمایا ہے محض بیماریوں سے پریشانی کے خیال سے مانع حمل دوا کا استعمال نہ کرے عسرت اور تنگی کا چور اندر بیٹھا رہتا ہے" (م ع) فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۷۰)

مانع حمل تدابیر کو قتل اولاد کا حکم دینا

سوال: سورہ بنی اسرائیل کی آیت "اور تم اپنی اولاد کو مال کے خوف سے قتل نہ کرو" کی تفسیر میں مولانا مودودی صاحب نے "تفہیم القرآن" میں آج کل کی مانع حمل تدابیر کو بھی قتل اولاد میں شامل کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ موجودہ دور میں جو نامناسب تقسیم رزق اور دولت انسان نے خود قائم کی ہے وہ غاصب کے لیے تو پابند مسائل نہیں لیکن مظلوم اپنے حصے سے محروم ہے اس صورت حال میں اگر وہ اپنی انفرادی حیثیت سے صرف مستقبل کے خوف سے مانع حمل تدابیر اختیار کرتا ہے تو کیا یہ خلاف حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا؟ ذات باری تعالیٰ پر یقین کامل اپنی جگہ اور اسی کی عطا کی ہوئی عقل سلیم ہمیں غور و فکر کی دعوت بھی دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم بارش دھوپ آندھی طوفان سے بچاؤ کی تدابیر کرتے ہیں نہ کہ ایسے ہی بیٹھے رہتے ہیں کہ یہ سب اسی کے حکم سے ہوتا ہے اور یہی اس کی رحمت ہے مقصد کہنے کا یہ کہ جب ایک وجود کو اس نے زندگی دینی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی لیکن انسان صرف اپنی مصلحت کی بناء پر اس کے برخلاف تدابیر کرنے کی سعی کرے تو کیا یہ خلاف حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شمار ہوگا؟

جواب: منع حمل کی تدابیر کو قتل اولاد کا حکم دینا تو مشکل ہے البتہ فقر کے خوف کی جو علت قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محض اندیشہ فقر کی بناء پر مانع حمل تدابیر

اختیار کرنا غیر پسندیدہ فعل ہے اور آپ کا اس کو دوسری تدابیر پر قیاس کرنا صحیح نہیں اس لیے کہ دوسری جائز تدابیر کی تو نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ ان کا حکم فرمایا گیا ہے جبکہ منع حمل کی تدبیر کو ناپسند فرمایا گیا ہے۔ بہرحال منع حمل کی تدابیر مکروہ ہیں جبکہ ان کا منشاء محض اندیشہ فقر ہو اور اگر دوسری کوئی ضرورت موجود ہو مثلاً عورت کی صحت متحمل نہیں یا وہ اوپر تلے کے بچوں کی پرورش کرنے سے قاصر ہے تو مانع حمل تدبیر میں کوئی مضائقہ نہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی کا شرعی حکم

سوال: ریڈیو اور اخبارات کے ذریعے شہروں اور دیہاتوں میں بھرپور پروپیگنڈا کر کے عوام کو اور مسلمان قوم کو یہ تاکید کی جارہی ہے کہ وہ خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کر کے کم بچے پیدا کریں اور اپنے گھر اور ملک کو خوشحال بنائیں۔ محترم! اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ جو انسان بھی دنیا میں جنم لیتا ہے اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے نہ کہ انسان کے ہاتھ میں بلکہ انسان تو اس قدر گنہگار اور سیاہ کار ہوتا ہے کہ وہ تو اس قابل ہی نہیں ہوتا کہ اسے رزق دیئے جائیں، اسے جو رزق ملتا ہے وہ بھی ان معصوم بچوں ہی کے طفیل ملتا ہے تو کیا بچوں کی پیدائش کو روکنے اور خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے کی اسلام میں کوئی گنجائش ہے؟

جواب: خاندانی منصوبہ بندی کی جو تحریکیں آج عالمی سطح پر چل رہی ہیں ان کے بارے میں تو علمائے اُمت فرما چکے ہیں کہ یہ صحیح نہیں، البتہ کسی خاص عذر کی حالت میں جبکہ اطباء کے نزدیک عورت مزید بچوں کی پیدائش کے لائق نہ ہو علاجاً ضبط ولادت کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۳۴۷)

مانع حمل دوا غیر مسلم کو دینا

سوال: زید ایک طبیب ہے زید سے غیر مسلم عدم استقرار حمل کے لیے دوائیں طلب کرنے آتے ہیں تو زید ان کو ایسی دوا دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: درست ہے۔ وھو ظاہر لا یخفی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۸۹)

اسقاط حمل جائز ہے یا نہیں؟

سوال: ایک کنواری لڑکی اپنی غلط کاری کی وجہ سے حاملہ ہوگئی اور اب اس کے حمل کو چار ماہ ہو چکے ہیں، ادھر والدین کی عزت کا سوال ہے، ایسی صورت میں حمل گرانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بچہ کے اعضاء بن چکے ہوں اور بچہ میں جان پڑ گئی ہو جس کی مدت ۱۲۰ دن یعنی چار مہینے ہیں، ایسی حالت میں کسی کے نزدیک بھی حمل گرانا جائز نہیں، حرام اور گناہ ہے، بچہ ضائع ہوگا اور اس

کی ماں کی جان کو بھی خطرہ ہے۔اس لیے اس کی اجازت نہ ہوگی۔(فتاویٰ رحیمیہ ج۶ص۲۵۵)
"ہاں اگر بچہ میں جان نہ پڑی ہو تو صورت مسئولہ میں اسقاط درست ہے" (م'ع)

نفخ روح سے پہلے اسقاط کرانا

سوال: عورت کو حمل گروا دینا حرام ہے یا درست ہے؟ (۲) جو عورت بہت جلدی حاملہ ہو جاتی ہے' مثلاً ابھی بچہ نو ماہ کا ہے اور ایام آ گئے اور وہ اسی وقت میں حاملہ ہو جاتی ہے' (۳) تیسرے وہ عورت جو بہت بچے جن چکی ہے اور وہ بہت لاغر ہوگئی ہو' ان کو مانع حمل دوا کھلانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: (۱) بلا عذر ناجائز ہے اور بعذر جائز "بصورت عذر بھی تفصیل ہے جو پہلے گزر چکی" (م'ع) (۲) اگر اس عورت کو یا بچہ کو اس حمل سے کچھ نقصان ہو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (۳) جائز ہے۔(امداد الفتاویٰ ج۴ص۲۰۴)

سخت بیماری میں اسقاط کرانا

سوال: ایک عورت کے شکم میں بچہ زندہ ہے اور وہ عورت سخت بیمار ہے' ظاہراً بدون اسقاط فائدہ معلوم نہیں ہوتا' پس اس حالت میں اسقاط حمل درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست نہیں۔فی الدُّرِ الْمُخْتَارِ وَیُکْرَہُ اَنْ تَسْعٰی لِاسْقَاطِ حَمْلِھا وجاز بِعُذْرٍ بِحَیْثُ لایُتَصَوَّرُ (امداد الفتاویٰ ج۴ص۲۰۴)

زنا کے حمل کو ساقط کرانا

سوال: میں ایک ڈاکٹر ہوں' میرے پاس ایک لڑکی تین ماہ کا حمل گروانے کے لیے آئی اور کہا اگر حمل نہیں گراؤ گے تو میں خودکشی کرلوں گی' میری شادی ہونے والی ہے' ایسی صورت میں حمل گرایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ جواب: جس لڑکی نے آ کر کہا مجھے ناجائز حمل ہے میری شادی ابھی نہیں ہوئی' اس کو ساقط کر دیا جائے تو اگر وہ حمل ایسا ہے کہ اس میں ابھی جان نہیں پڑی تو اس کو ساقط کر دینا درست ہے' جان پڑنے کے بعد ساقط نہیں کیا جائے گا۔(فتاویٰ محمودیہ ج۱۷ص۳۶۲) "چار ماہ ایک سو بیس دن کے حمل میں جان پڑ جاتی ہے' لہٰذا چار ماہ یا اس سے اوپر کے حمل کا اسقاط جائز نہ ہوگا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے" (م'ع)

کسی عضو کو معطل کر دینا

سوال: ایک شریف خاندان کی لڑکی آوارہ ہوگئی ہے' ہر چند روک تھام کی جاتی ہے مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی' ایسی صورت میں کسی دوا یا عمل سے لڑکی مذکورہ کے جسم کے کسی حصہ کو بے حس و

بے حرکت بنا دینا شرعاً کیسا ہے؟ جواب: سوال بہت مجمل ہے جس سے مطلب صاف حل نہیں ہوتا' اگر یہ مقصود ہے کہ کسی عضو کو معطل کر دیا جائے یا قطع کر دیا جائے کہ اس کی بدچلنی موقوف ہو جائے تو ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی ہونے کی اجازت نہیں دی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۲۸۰) ''اور اگر سائل کا مقصود کچھ اور ہے تو اس کو صاف لکھا جائے'' (م'ع)

ضبط تولید کی منافقانہ دلیل

سوال: ضبط تولید کے متعلق کارکنان یہ دلیل پیش کرتے ہیں: ''اِنَّمَا اَموَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ'' کہ تمہارے اموال و اولاد تمہارے لیے آزمائش ہے اور اے مسلمانو! تمہارے اموال و اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے' نیز اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا' اس طرح کے تراجم اور گمراہ کن تشریحات سے لوگوں کو اپنے دام میں لاتے ہیں' مدلل جواب سے نوازیں؟ جواب: آیات مذکورہ سے استدلال کرنے والوں سے پوچھا جائے کہ جس طرح اولاد کی پیدائش کی پابندی عائد کی جا رہی ہے اس لیے کہ یہ فتنہ اور خدائے پاک سے غفلت کا سبب ہیں تو اموال پر کیوں پابندی نہیں کی جاتی جبکہ دونوں کو ایک ہی ساتھ بیان کیا ہے' چاہیے کہ اقل قلیل مال پر قناعت کی جائے مگر حرام و حلال کی تمیز ختم کر کے مال سمیٹنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں' سود ہو رشوت ہو' مردار کی بیع ہو' شراب کی تجارت ہو' غرض کسی طرح ہو مال ملنا چاہیے۔ ''اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ'' ان لوگوں کی عقل ماری گئی'' (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۹۵)

وبائی امراض میں نشتر وغیرہ لگوانا

سوال: شہر میں طاعون پھیلنے کی بناء پر بیماری سے بچنے کی نیت سے لوگوں کا نشتر لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہر جائز طریق سے بیماریوں کا علاج کرانا' اس اعتقاد سے کہ شفا دینے والا خدا ہی ہے اور اس نے دوا تدبیر کو سبب شفاء ٹھہرایا ہے نہ صرف جائز بلکہ سنت ہے' اسی بناء پر طبیبوں اور ڈاکٹروں کے پاس جو جو دوا اور تدبیر امراض کے لیے مفید ثابت ہوں جیسے پچھنے لگانا' فصد لینا' چیچک کے لیے ٹیکہ لگانا وغیرہ جنہیں لوگ بے کھٹکے جائز سمجھتے ہوں' شرعاً منع نہ ہوگا' بشرطیکہ شافی اللہ ہی کو سمجھے۔ (باقیات صالحات ص ۲۹۵) ''حفظ ماتقدم کے طور سے علاج و تدبیر درست ہے'' (م'ع)

طبی معائنہ کرنے کی ایک صورت کا حکم

سوال: کیا کسی مسلمان ڈاکٹر کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ بیمہ زندگی کارپوریشن کی جانب سے

مقرر ہو کر ان لوگوں کی صحت کا معائنہ کرے جن کا بیمہ ہونا ہے؟ اور پھر فیس لے؟

جواب: زندگی کا بیمہ ناجائز ہے' ڈاکٹر معائنہ کرنے کی فیس لیتا ہے وہ جائز ہے اس کو اپنے ہر کام میں خرچ کر سکتا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ اص ۳۱۴) ''لیکن معائنہ میں اگر ڈاکٹر کے لیے پردہ کے مقامات کا دیکھنا بھی لازم کیا گیا ہو تو ایسی ملازمت نہ کی جائے'' (م'ع)

پوسٹ مارٹم کا حکم

سوال: پوسٹ مارٹم کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ بسا اوقات اس میں یہ حکمت ہوتی ہے کہ کسی شخص کی موت کا سبب معلوم نہ ہو تو تفتیش جرائم کا محکمہ یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کی موت زہر کھانے سے ہوئی یا گلا گھوٹنے سے' یا ڈوب کر' یا کسی پوشیدہ سبب سے تاکہ ظالم کی شناخت کر کے اس کو سزا دی جائے اور جرائم کی راہ مسدود ہو۔

۲۔ بسا اوقات میت کی موت کا سبب معلوم نہ ہونے کے سبب ایک بے قصور گرفتار صرف شبہۃً ہو جاتا ہے لیکن پوسٹ مارٹم سے پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ طبعی موت مرا ہے۔

۳۔ بعض مرتبہ وبائی امراض پھیل جاتے ہیں تو ڈاکٹر لوگ پوسٹ مارٹم کے ذریعے اس کثرت اموات کے اسباب معلوم کرتے ہیں تاکہ ان پر غور کر کے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں' نیز انسانی اعضاء کی ترکیب ہڈیوں کے جوڑ' مختلف اعضاء کا تناسب وغیرہ کو اس مقصد سے دیکھتے ہیں تاکہ بیماری اور اس کے اسباب اور طریق علاج پر عبور حاصل کر سکیں۔

جواب: پوسٹ مارٹم آیت کریمہ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىٓ آدَمَ الآیہ کے صریح خلاف ہے اور اس میں جو مصالح ومقاصد تحریر ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی واجب التحصیل نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اس میں انسان کو ننگا کرنا بھی لازم ہے جس کا حرام ہونا ظاہر ہے اور علاوہ ازیں اور بہت سے دیگر مفاسد کا باب کھلتا ہے اور بر سبیل تسلیم پتہ بھی لگ جائے کہ اس کی موت زہر وغیرہ سے ہوئی ہے جب بھی ظالم یا مجرم کی تعیین نہیں ہو سکتی اس لیے اس فعل کے ارتکاب کی شرعاً اجازت نہ ہوگی' اگر کوئی غیر مسلم کی نعش پر ایسا کرے یا کسی غیر اسلامی ملک میں ایسا کیا جائے' تو یہ فعل حجت شرعی نہیں بن سکتا' اس لیے شرعاً اس کی اجازت نہیں ہوگی۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ ج ۱ص ۴۱۲)

طبی تجربہ کیلئے لاش چیرنا

سوال: طبی اغراض کے لیے مردہ انسانوں کی لاشوں کا چیرنا پھاڑنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شریعت نے مردہ انسانوں کا احترام اسی طرح ضروری قرار دیا ہے' جس طرح زندہ کا۔ پس محض طبی تجربات کے لیے مردوں کا چیرنا پھاڑنا جائز نہیں' البتہ اگر کسی عورت کے پیٹ میں بچہ ہو اور عورت

مرجائے تو پیٹ چاک کر کے بچہ کو نکال لیا جائے گا' اگر عورت تو زندہ ہے لیکن بچہ پیٹ میں مرجائے تو بچے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکال لیا جائے گا بلاقصداً اگر کوئی کسی کا موتی نگل لے اور پھر مرجائے تب بھی پیٹ چاک کر کے موتی نکالنا درست نہیں کیونکہ حرمت نفس حرمت مال سے اعظم ہے' حاصل یہ نکلا کہ اگر مردہ انسان سے زیادہ قابل لحاظ شئی بغیر لاش چیرے فوت ہوتی ہو تو تب بھی لاش کا چیرنا درست ہے ورنہ درست نہیں' حتیٰ کہ اگر حاملہ عورت ایام حمل پورے ہونے کے بعد مری اور بچہ اس کے پیٹ میں متحرک تھا اس کو دفن کر دیا گیا پھر کسی نے خواب میں دیکھا کہ عورت کے بچہ پیدا ہو گیا تو اس خواب پر قبر کو کھودنا جائز نہیں کیونکہ اگر یہ خواب صحیح ہے تب بھی بچہ کے زندہ رہنے کی توقع نہیں بلکہ ظن غالب یہ ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی مر گیا ہو گا اور قبر کھودنے میں لاش کی توہین ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۳۵۵) ''طبی تجربہ بعض دیگر حیوانات پر بھی ممکن ہے جن کے اعضاء انسانی اعضاء سے قریب ہیں'' (م'ع)

کسی دوسرے شخص کا گردہ استعمال کرنا

سوال: میرے فرزند کے دونوں گردے خراب ہو گئے' ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر کسی دوسرے شخص کا ایک گردہ اسے لگا دیا جائے تو امید ہے کہ افاقہ ہو گا' والدہ گردہ دینے کے لیے تیار ہے' تو شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: انسان اپنے بدن یا کسی عضو کا مالک نہیں کہ اس میں آزادانہ تصرف کر سکے' اسی بناء پر اس کے لیے جائز نہیں کہ اپنا کوئی عضو کسی دوسرے شخص کو قیمتاً یا بلاقیمت دے' یہی وجہ ہے کہ اسلام میں خودکشی حرام ہے' اس لیے کہ کوئی شخص اپنی روح کا مالک نہیں کہ اسے ضائع کر دے' لہٰذا کسی زندہ یا مردہ انسان کا گردہ آپریشن کر کے نکال کر دوسرے انسان کے جسم میں لگانا جائز نہیں' حدیث میں تو یہاں تک آیا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے واصلہ اور مستوصلہ پر (واصلہ وہ عورت جو دوسرے کے بال عورتوں کے بال میں لگاتی ہے تاکہ سر کے بال زیادہ لمبے معلوم ہوں' مستوصلہ وہ عورت جو اپنے بالوں میں دوسرے کے بال لگوائے) لہٰذا صورت مسئولہ میں والدہ کے لیے شرعاً جائز نہیں ہے کہ اپنا گردہ بیٹے کے جسم میں لگانے کے لیے دے۔

آج کل کی تحقیق کے اعتبار سے نفع ہوتا ہے تو اس سے انکار نہیں مگر اِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا کے اصول پر ناجائز ہی ہو گا' نیز اس طریقے میں انسانیت کی توہین بھی ہے کہ اگر یہ طریقہ چل پڑا تو انسانی اعضاء ''بکری کا مال'' بن جائیں گے' یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہیے کہ جس کا گردہ لیا جائے گا' اس کی صحت اور زندگی خطرہ میں پڑے گی اور جس کو گردہ دیا جائے گا اس کی صحت بھی یقینی نہیں ہے۔

اللہ ہی سے شفا کی امید رکھیں' دوا اور علاج کے ساتھ دعاؤں کا بھی خصوصی اہتمام رکھیں' صدقہ و خیرات بھی حسب حیثیت کریں کہ صدقہ بلاؤں کو دور کرتا ہے' اللہ کو منظور ہو گا تو ضرور شفا عطا فرمائے گا'

قضائے الٰہی پر راضی رہیں اور ہر حال میں اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج۶ ص۲۸۵)

آپریشن کے ذریعے تبدیل جنس کرانا

سوال: آپریشن کے ذریعے مرد سے عورت بننا یا عورت سے مرد بننا شریعت مطہرہ کی رو سے کیسا ہے؟

جواب: جو مرد زنانہ ہیئت اختیار کرلے یا زنانہ لباس پہنے اس پر حدیث پاک میں لعنت آئی ہے اسی طرح جو عورت مردانہ ہیئت اختیار کرے یا مردانہ لباس پہنے اس پر بھی حدیث پاک میں لعنت آئی ہے یہاں تک کہ عورت مردوں کی طرح گھوڑے پر سوار ہو اس پر بھی لعنت آئی ہے پھر مستقلاً صفت ذکورت کو انوثت میں تبدیل کرنا یا اس کا عکس کہاں درست ہوگا کہ اس میں ہر دو کی تخلیق کی مخصوص غایت ہی فوت ہوجاتی ہے تغییر خلق اللہ کی قباحت قرآن کریم میں مذکور ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۵ ص۱۶۲) ''الغرض مرد سے عورت بننا یا عورت سے مرد بننا جائز نہیں'' (م ع)

زائد انگلی کا کٹانا

سوال: اگر کسی آدمی کے ایک انگلی زائد ہو اور وہ بدنما معلوم ہوتی ہو تو اس کو کٹوانا کیسا ہے؟

جواب: کٹوانا جائز ہے حکم الٰہی کے خلاف نہیں مگر تکلیف بھی ہوگی اپنے تحمل کو دیکھ لیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۲ ص۳۲۵) ''آج کل آپریشن میں تکلیف کا احساس نہیں ہونے دیا جاتا'' (م ع)

اعضاء انسانی کی پیوندکاری

سوال: زید کو ڈاکٹر نے یہ کہا کہ اگر تم بکر کا دل اپنے جسم میں ڈال لوگے تو زندہ رہ سکتے ہو ورنہ نہیں بکر مرنے کے قریب ہے اس کے اعزاء بھی دینے کے لیے تیار ہیں شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: بکر کے رشتہ دار نہ زندگی میں بکر کے مالک ہیں نہ مرنے کے بعد ان کو بکر کے کسی عضو کو نہ قیمتاً دینے کا حق ہے نہ ہدیۃً لہٰذا ان کی رضامندی کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے بلکہ بکر خود بھی اپنے اعضاء کا مالک نہیں کہ جو عضو جس کو چاہے کاٹ کردے دے بکر اور اس کے اعضاء کا شریعت نے ایک حق مقرر کردیا ہے وہ یہ کہ مرنے کے بعد اس کو غسل و کفن دے کر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کردیا جائے۔

آج اس کے دل پر زید کی زندگی کو منحصر کردیا گیا ہے کل کو کہا جائے گا کہ اس کا گوشت کھانے پر زندگی موقوف ہے۔ لہٰذا اس کا گوشت بند کرکے ہسپتال میں محفوظ رکھا جائے انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے اس کا حال بھی گائے بکری کی طرح ہو کر ''ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ'' کا ایک نمونہ بن جائے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۱۴ ص۴۲۹)

بحالت مجبوری خنزیر کے کسی عضو کو انسان کے جسم میں پیوند لگانا

سوال: خنزیر کے کسی عضو کو بحالت اضطرار انسان کے جسم میں پیوند کر کے لگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ یہ تو ثابت ہے کہ بوقت اضطرار خنزیر کا گوشت کھانا حلال ہے' مگر آج کل ڈاکٹر اعضائے خنزیر کو بدن انسانی میں استعمال کرتے ہیں' مثلاً دل' گردہ' جگر وغیرہ تو اگر یقین ہے کہ فلاں عضو کی پیوند کاری سے جان بچ جائے گی ورنہ تو موت ہے ایسے موقع پر اعضائے خنزیر استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

نیز بعض کیپسول جو مریض کو تجویز کیے جاتے ہیں ان میں خنزیر کے اجزاء شامل ہیں تو ایسی دوا کا استعمال درست ہے یا نہیں؟ جب کہ ان کا بدل میسر نہیں؟

جواب: اس معاملہ کو اضطرار یا اضطراری حالت کہنا مغالطہ ہے خاص کر خنزیر و شراب کے معاملے میں جب کہ لوگ خنزیر و شراب کو بے محابا اور علانیہ جائز سمجھتے ہیں بلکہ اضطرار یہ ہوگا کہ مسلم' دیندار' حاذق طبیب و ڈاکٹر مکمل تشخیص کر کے یہ کہہ دے کہ اس مرض کا فقط یہ ہی علاج ہے اور کوئی علاج و تدبیر نہیں اور یہاں ایسا نہیں ہے اس لیے کہ مسلم' دین دار' حاذق ڈاکٹر طبیب کی اس متعین تشخیص کے بغیر یہ لوگ ایسا کرتے ہیں اس کو اضطرار کہنا غلط ہوگا اور پھر اعضاء انسانی کو باعتبار خنزیر کے بندر وغیرہ کے اعضاء سے زیادہ مناسبت مسلم ہے جس کے ذریعے ذبح شرعی کے بعد یہ علاج بدرجہ اولیٰ ہو سکتا ہے۔ نیز جمادات و حیوانات کے اجزاء سے یہ پیوند کاری بخوبی ہو سکتی ہے جو بلاشبہ جائز ہے بلکہ اب پلاسٹک اور سیکلون کے ہر قسم کے اعضاء اندرونی و بیرونی ایسے ایجاد ہو گئے ہیں جو ہر مزاج کے موافق' دیرپا' زیادہ مفید اور سہل الحصول بھی ہوتے ہیں اور شرعاً بھی جائز رہتے ہیں پھر وہ اضطرار کہاں رہا' بلکہ اگر غور کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خنزیر کے اعضاء کا بے محابا استعمال دہریت ولا مذہبیت کی اشاعت کی غرض سے بھی ہوتا ہے۔ فافہم

اور اگر اضطرار مان بھی لیں تو بھی اعضاء کے استعمال کو بحالت اضطرار کھانے پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہوگا' اس لیے کہ کھانے کی صورت میں وہ ہضم ہو کر ختم ہو جاتا ہے' یا خون' چربی اور گوشت سے بدل جاتا ہے جبکہ عضو خنزیر ہونے کی صورت میں عضو مردار ہونے کے ساتھ ساتھ نجس العین کا بقاو تلبس بھی لازم آتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان کا جسم ہمیشہ گندہ پلید رہے گا' کسی وقت بھی پاک نہ ہو سکے گا اور نماز جیسی اہم عبادت فوت ہو جائے گی۔ پس ایک مومن کا جذبہ ایمانی کبھی اس کو گوارا نہ کرے گا' بخلاف اکل کی صورت کے کہ کھا لینے کے باوجود گندہ و پلید نہ ہوگا اگر ہاتھ منہ گندہ بھی ہوگا تو دھو کر پاک و صاف کر لے گا اور کسی خاص جز کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر اس خاص جز کی گنجائش بھی نکل آئے تو بھی یہ حکم کلی یا عمومی نہ ہوگا اور عموم جواز کا مثمر نہ ہوگا'

ہاں دواؤں یا کیپ سولوں میں مخلوط ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا قیود کے ساتھ اضطراری حالت میں ان کا حکم حلت اکل میتہ کے حکم میں ہوگا اور وقتی طور پر بقدر ضرورت و مجبوری استعمال کی گنجائش ہوگی مگر وہ بھی حکم کلی و عمومی جواز کے لیے نہ بن سکے گا اور صحیح نہ ہوگا۔

اسی طرح اگر جسم کے اندرونی اعضاء دل' گردہ وغیرہ کی ضرورت ہو کر واقعی وہ اضطرار شرعی متحقق ہو جائے اور جمادات و نباتات یا پلاسٹک سیکلون نہ بنے تو بھی خنزیر کے دل' گردہ وغیرہ کی پیوندکاری نہ کی جائے۔ حتی المقدور غیر خنزیر لے کر اس کو ذبح شرعی کے بعد اس کے ان اجزاء کی پیوندکاری کی جائے ورنہ ایسا مکروہ ہوگا اور خنزیر کے دل گردہ کی پیوندکاری میں فقہ کے اعتبار سے کراہت شدیدہ بحکم حرام ہوگی اور اس صورت کو بھی مذکورہ دواؤں' کیپسولوں اور اکل میتہ وغیرہ پر قیاس کرنا صحیح نہ ہوگا۔ کماھو واضح مع التقریر السابق. (منتخبات نظام الفتاویٰ ج ۱ص ۳۴۸)

بچہ دانی نکلوانا

سوال: میرے گھر میں جب حمل قرار پاتا ہے تو بہت الجھن اور سخت تکلیف ہوتی ہے اور جس قدر پیدائش کا زمانہ قریب آتا ہے تکلیف بڑھتی جاتی ہے' پھر بچہ بھی ضائع ہو جاتا ہے' ڈاکٹر علاج سے عاجز آ چکے ہیں' کوئی صورت نفع کی نہیں ہوتی' ولادت کے بعد بہت مدت تک علاج جاری رہتا ہے' تب تکلیف دور ہو کر قوت آتی ہے' ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ بچہ دانی نکلوا دیجیے' کیا شرعاً اس کی اجازت ہے؟

جواب: ان سخت امراض سے تحفظ کی اور بھی صورتیں ہیں مثلاً عزل کر لیا جائے' مانع حمل دوا استعمال کی جائے' یا حمل بعد علوق ضائع کر دیا جائے یا شوہر دوسری شادی کرلے' موجودہ بیوی سے ہمبستر نہ ہو' اگر کوئی صورت ممکن نہ ہو تو پھر بحالت مجبوری عورت کی جان بچانے کے لیے بچہ دانی نکلوانے کی بھی گنجائش ہے۔ جب تک دوسری صورت ممکن ہو بچہ دانی نہ نکلوائی جائے' ممکن ہے کہ آئندہ حالات اور عمر کے تغیر سے موجودہ تکلیف اور امراض کی کیفیت ختم ہو کر بچہ سہولت سے پیدا ہو سکے' بچہ دانی نکلوانے کے بعد توقع ہی ختم ہو جائے گی اور ایک عورت کو نسل کے لحاظ سے بیکار کر دیا جائے گا اور حمل اور ولادت کی تکلیف تو سب کو ہی ہوتی ہے۔ قرآن پاک سے ثابت ہے: "حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا" ایسی عمومی تکلیف کی وجہ سے بچہ دانی نکلوانے کی اجازت نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ص ۱۱۴)

زندہ بچے کو ماں کے پیٹ سے کاٹ کر نکالنا

سوال: زچہ کے شکم میں بچہ زندہ ہے لیکن باوجود کوشش کے صحیح و سالم پیدا ہونے کا امکان نہیں' تاوقتیکہ کاٹ کر نہ نکالا جائے' اگر تاخیر کی جائے تو دو صورتیں ہیں' یا تو زچہ شدت تکلیف سے مر جاتی

ہے اور پھر بچہ بھی مرحومہ کے پیٹ سے آلات نہ ہونے کے سبب نکالا نہیں جا سکتا تو اس صورت میں زچہ اور بچہ دونوں ضائع ہو جاتے ہیں' آیا ایسی صورت میں زچہ کی جان بچانے کے لیے بچہ کو کاٹ کر نکالنا جائز ہے یا نہیں؟ یا یہ کہ اول بچہ پیٹ میں مر جائے اور پھر اس بچہ کے زہر کی وجہ سے ماں مر جائے اور پھر بچہ کو کاٹ کر نکالا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: زندہ بچے کو نکالنے کے لیے پیٹ ماں کا چیر کر نکالنا جائز ہے کیونکہ ایسے آپریشن کامیابی سے ہو جاتے ہیں اور ماں و بچہ دونوں زندہ رہتے ہیں مگر زندہ بچے کو کاٹ کر نکالنا جائز نہیں' بچہ پیٹ میں مر گیا ہو تو اس کو کاٹ کر نکالنا جائز ہے۔ (کفایت المفتی ج۹ ص ۱۳۹)

مردہ عورت کے پیٹ سے بچہ نکالنے کا حکم

سوال: اگر کوئی حاملہ عورت فوت ہو جائے اور طبی نقطہ نظر سے اس بات کی تصدیق ہو جائے کہ عورت کے پیٹ میں بچہ ابھی زندہ ہے تو کیا اس کا پیٹ چاک کر کے بچہ نکالنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: فقہاء کرام نے انتہائی مجبوری کے تحت مردہ عورت کے پیٹ کو چاک کر کے بچہ نکالنے کو مرخص کہا ہے مگر اس شرط پر کہ بچہ پیٹ میں حرکت کر رہا ہو یعنی اس کا زندہ ہونا یقینی ہو چونکہ موجودہ دور میں سائنسی ترقی کی وجہ سے مذکورہ بالا صورت میں الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے بچے کا زندہ ہونا معلوم کیا جا سکتا ہے' لہٰذا جب الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے معلوم ہو جائے کہ بچہ واقعی زندہ ہے تو مردہ عورت کا پیٹ چاک کر کے بچہ کو نکالنا شرعاً مرخص ہے۔

لما قال العلامة الحصكفیؒ: حامل ماتت وولدها يضطرب شق بطنها ويخرج ولدها. (الدرالمختار علیٰ صدر ردالمحتار ج۲ ص ۲۳۸ باب الجنائز' مطلب فی دفن المیت) (قال الشیخ اشرف علی التھانویؒ: اس سے معلوم ہوا کہ پیٹ چاک کر کے بچہ نکال لینا اس وقت جائز ہے جب بچہ زندہ حرکت کرتا ہوا معلوم ہو ورنہ اگر بچہ بھی مر گیا تو پیٹ چاک کرنا جائز نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج۴ ص ۲۰۶ کتاب الحظر والاباحة) (فتاویٰ حقانیہ ج ۲ ص ۴۰۱)

دوا میں بحری جانور کا استعمال کرنا

سوال: بقول اطباء دوا میں حیوان بحری کا استعمال درست ہے یا نہیں؟

جواب: استعمال اس کا جائز ہے اور وہ پاک ہے اگرچہ وہ غیر ماہی ہو کہ دیگر آئمہ کے نزدیک وہ جائز ہے اور ضرورۃً احناف کے نزدیک بھی جائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۹۶)

کیکڑا اور کچھوا بطور دوا کھانا

سوال: کیکڑے کو جلا کر' شہد میں ملا کر استعمال کرنا پرانی کھانسی اور دمہ میں مفید بتلاتے ہیں' نیز ایسے ہی کچھوے کو پکا کر اسی مرض میں مفید بتلاتے ہیں؟

جواب: دریائی جانوروں میں احناف کے نزدیک مچھلی کے علاوہ کوئی اور جانور درست نہیں' کیکڑا اور کچھوا بھی درست نہیں لیکن اگر کیکڑے کو مار کر جلا دیا جائے تو قلب ماہیت ہو کر اس کا حکم بدل جائے گا' اس کا کھانا ممنوع نہ ہوگا' کچھوا کھانا بھی درست نہیں لیکن اگر دیندار تجربہ کار ماہر معالج تجویز کر دے کہ شفا اسی میں منحصر ہے تو اس کا کھانا درست ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۳۲۶)

بطور دوا سانپ کی سوکھی کھال کا استعمال

سوال: زید کو بواسیر کی بیماری ہے اس کے علاج کے لیے بہت سے لوگوں سے معلوم ہوا کہ ایک جنگلی سانپ کا سوکھا چمڑا ہے جس کو کمر میں باندھنے سے فائدہ ہو جاتا ہے تو اس کو باندھ کر نماز میں تو کوئی حرج واقع نہ ہوگا؟ جواب: نماز ہو جائے گی کیونکہ انسان وخنزیر کے سوا ہر چیز کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ "اور جب وہ سوکھ گیا تو دباغت اس کی ہو گئی" (م'ع) (فتاویٰ احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۶۹)

شیر کی چربی سے مالش کرنا

سوال: کسی علاج میں شیر کی چربی سے مالش کرانا جائز ہے یا نہیں؟ اور بغیر دھوئے نماز ہو جائے گی یا اس کو دھونا پڑے گا؟ جواب: شیر کی چربی حرام اور نجس ہے اور تداوی بالمحرم میں فقہاء کا اختلاف ہے بعض ممنوع کہتے ہیں اور بعض اس شرط کے ساتھ جائز رکھتے ہیں کہ اگر طبیب حاذق مسلم یہ کہے کہ اس مرض کی کوئی اور دوا نہیں اور اس میں شفا کا یقین یا گمان غالب ہے اور برتقدیر استعمال بغیر دھوئے ہوئے کوئی نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ عبدالحیؒ ص ۵۱۴)

معجون جند بیدستر' ماہی روبیاں و بیر بہوٹی وغیرہ

سوال: وہ معجون جس میں جند بیدستر یا ماہی روبیاں' یا خراطین' یا بیر بہوٹی پڑی ہو اس کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: جند بیدستر کھانا جائز نہیں' البتہ اگر استحالہ ہو جائے تو پھر ماہیت بدل جانے کی وجہ سے کھانا درست ہے۔

ماہی روبیاں "جھینگا مچھلی" کو حیات الحیوان میں مچھلی لکھا ہے۔ پس اگر وہ مچھلی ہے تو حلال ہے ویسے کھانا بھی اور دوا میں ڈال کر کھانا بھی' بعض حضرات کہتے ہیں کہ وہ مچھلی نہیں بلکہ مچھلی کے علاوہ کوئی

دوسرا دریائی جانور ہے تو اس کا کھانا جائز نہیں۔" الغرض جھینگا مچھلی کا کھانا کراہت سے خالی نہیں" (م' ع)

خراطین کیچوے کو کہتے ہیں' اس کی تحقیق مخزن الادویہ ص ۳۸۱ میں ہے۔" اس کا کھانا بھی جائز نہیں" (م' ع)

بیر بہوٹی حشرات الارض میں سے ہے اس کھانا بھی جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۲۰۵)

گھوڑی کی زبان کو دواءً استعمال کرنا

سوال: بعض لوگوں سے معلوم ہوا کہ گھوڑی جب بچہ جنتی ہے تو اس کے منہ سے گوشت کا ایک ٹکڑا کٹ کر گر جاتا ہے جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی زباں کا حصہ ہوتا ہے' اس ٹکڑے کو گھس کر پلانے سے متعدد امراض میں افاقہ ہو جاتا ہے تو اس کا پلانا مریض کو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس واقعہ کی تو تحقیق نہیں' البتہ اس کی زبان جو کٹ کر گر جائے وہ مردار اور حرام ہے' اگر دیندار' ماہر معالج تجویز کرے کہ فلاں مرض سے صحت حرام چیز میں منحصر ہے' کسی اور طرح شفا نہیں ہو سکتی تو بدرجہ مجبوری ایسی دوا کا استعمال کرنا درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۱۱۲)

حرام دوا کا استعمال

سوال: گل ارمنی' گل مختوم' افیون دوا میں شربا وضمادا اور شیر زناں طلاء اطباء استعمال کراتے ہیں' آیا وہ عنداللہ ماخوذ ہوں گے اور مریض ہندو ہو یا مسلمان؟

جواب: متقدمین دوائے محرم کو بضرورت بھی جائز نہیں کہتے اور متاخرین ضرورت میں اجازت دیتے ہیں اور شیر زناں محرم ہے اس لیے مختلف فیہ ہوگا' احوط قول متقدمین ہے اور عامل قول متاخرین پر بھی دار و گیر نہیں' باقی جوادویہ فی نفسہ مباح ہیں اور نہی بعض آثار وعوارض سے ہے اگر وہ عوارض نہ ہوں مثلاً مٹی میں ضرر اور افیون میں سکر نہ ہو تو وہ حرام نہیں اور ہندو مسلمان کا حکم اس میں یکساں ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۰۵)

سعوط استعمال داخلی ہے یا خارجی؟

سوال: سعوط استعمال داخلی ہے یا خارجی؟ اور ایسے ہی فرزجہ اور اکتحال اور تقطیر احلیل کے اندر اور تقطیر کانوں میں اور استعمال داخلی یا خارجی کی کیا حد ہے؟

جواب: فقہاء کے کلام سے کسی جگہ داخلی اور خارجی استعمال کی تفریق مفہوم نہیں ہوتی' البتہ اکل اور غیر اکل کا فرق معلوم ہوتا ہے اس اعتبار سے صرف اکل کو استعمال داخلی قرار دیا جائے اور

اکل کے علاوہ فرزجہ (وہ کپڑا جو دواؤں میں تر کر کے دبر یعنی مقعد اور عورت کے اندام نہانی میں رکھیں: لغات کشوری ص ۵۳۱: ناصر) اور اکتحال "سرمہ لگانے" اور تقطیر فی الاحلیل "پیشاب کے راستہ میں قطرہ قطرہ کر کے دوا ڈالنے" وغیرہ کو خارجی قرار دیا جائے۔ بناء علیٰ ہذا سعوط "ناک میں چڑھانے کی دوا" بھی استعمال خارجی ہوگا' بشرطیکہ جو دوا سونگھی جائے وہ حلق کی راہ پیٹ میں نہ پہنچے۔ (فتاویٰ مظاہر العلوم ج ۱ ص ۲۲۵)

حکیم کا عطار سے کمیشن لینا

سوال: جو حکیم عطاروں سے حصہ معینہ لیتے ہیں' تو عطار کافر کہتے ہیں کہ مریض سے بھی ہم قیمت زیادہ لیتے ہیں ورنہ کم لیتے ہیں اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر طرح قیمت زیادہ لیتے ہیں تو ایسے اقرار زبانی عطار کافر سے طبیب کو حصہ چہارم لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ نادرست ہے' ہرگز لینا درست نہیں' اب عطار سچ بولے تب بھی نادرست ہے اور جھوٹ بولے تب بھی نادرست ہے۔ "چونکہ ہر حال میں کمیشن ہے' حکیم صاحب اپنی فیس کیوں مقرر نہیں کر لیتے جو درست ہے" (م'ع) (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۵۸)

جراح کا زخم اچھا ہونے تک کا ٹھیکہ لینا

سوال: آج کل جراح زخم کے اچھا ہونے تک کا ٹھیکہ لے لیتے ہیں تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بغیر معاملہ کیے ہوئے زخم اچھا ہونے پر حق الخدمت اتنا ہی دیدیں جتنے کا ٹھیکہ ہوتا ہے۔ "مطلب یہ کہ اس قسم کے ٹھیکہ کا معاملہ درست نہیں اور جائز طریقہ یہ ہے جو بتلایا گیا" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۳۲۰)

جن بھوت کے علاج پر معاوضہ لینا

سوال: زید اپنے عامل ہونے اور بھوت پریت ختم کرنے کا دعویٰ کرتا ہے' کہتا ہے کہ میرے قبضہ میں موکل ہیں' علاج کرانے والوں سے ۳۰۰، ۴۰۰ روپے تک پیسہ لیتا ہے' زید کا یہ عمل قرآن و حدیث کی رو سے کیسا ہے؟ اور کہیں ایسا عمل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے؟

جواب: جنات کا وجود بھی ثابت ہے اور علاج بھی' حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی علاج تجویز فرمایا ہے۔ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں جن تھا' پریشان کرتا تھا' اس کا علاج فرمایا' علاج پر معاوضہ لینا بھی جائز ہے جیسے حکیم ڈاکٹر لیتے ہیں۔ بس اتنی شرط ہے کہ واقعتاً علاج جانتا ہو

دھوکہ نہ دیتا ہو اور علاج میں کوئی ناجائز چیز نہ ہو جیسے شرکیہ کلمات وغیرہ' معاوضہ علاج شریعت کی جانب سے متعین نہیں ہے' طرفین کی رضامندی پر ہے' بغیر معاوضہ علاج کیا جائے تو یہ خدمت خلق ہے اس کا بہت بڑا اجر وثواب ہے۔"اور نفع بھی مخلوق کو زیادہ ہوتا ہے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۷۰)

جانور کے مقام مخصوص میں ہاتھ ڈالنا

سوال: جانوروں کے بیوپاری جانور کے مقام مخصوص میں ہاتھ ڈال کر اس کے گابھن ہونے کو دیکھتے ہیں' یہ فعل شرعاً کیسا ہے؟ جواب: اگر کوئی صورت اس علم کی نہ ہو تو اس کی گنجائش ہے ورنہ اس کا قبیح ہونا ظاہر ہے۔"اگر بیوپاری جھوٹ ترک کر دیں تو اس کی نوبت نہ آئے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۴۴)

گوبر کی راکھ منجن میں استعمال کرنا

سوال: دانتوں کے منجن میں جلا ہوا گوبر یعنی راکھ ملائی جاتی ہے جس سے اس کی افادیت بڑھ جاتی ہے تو کیا اس راکھ کو استعمال کر سکتے ہیں؟ جواب: گوبر ناپاک ہے لیکن جلانے کے بعد جب وہ راکھ بن گیا اور اس کی ماہیت بدل گئی تو اس کا حکم بھی بدل گیا' اب اس راکھ کو ناپاک نہیں کہا جائے گا اس لیے منجن میں ملا کر اس کا استعمال درست ہوگا۔"کھانا درست نہ ہوگا جیسے مٹی بسبب ضرر" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۴۵)

مشت زنی کر کے منی چیک کرانا

سوال: زید کو اولاد نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اس کو اپنی منی چیک کرانی ہے اور منی کی جانچ استمنا بالید کے بغیر نہیں ہو سکتی تو کیا ایسی صورت میں ہاتھ سے منی نکالنا جائز ہے؟ اور اگر جانچ سے معلوم ہو جائے کہ اولاد نہیں ہوگی تو کیا اس کی اطلاع بیوی کو دینا واجب ہے؟ جب کہ اطلاع کی صورت میں طلاق کے مطالبہ کا ڈر ہے؟

جواب: علاج کے دوسرے طریقہ بھی ہیں تاہم اگر بغیر اس کے علاج نہ ہو سکے تو اس کی گنجائش ہے"اولاد کے متعلق" پھر بیوی کو اطلاع کرنا ضروری نہیں۔"بالخصوص ایسی صورت میں کہ مطالبہ طلاق کا اندیشہ ہے" (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۳۹۳)

شراب کو بطور دوا استعمال کرنا

سوال: بدن پر شراب کی مالش جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ بہت سے لوگ اپنا تجربہ بتلاتے

ہیں کہ اس کے استعمال سے چوٹ وغیرہ کا درجہ ختم ہو جاتا ہے؟

جواب: شراب کی مالش ناجائز ہے' چوٹ کے درد کے لیے دوسری دوائیں بھی مجرب ہیں۔ ''ان کو استعمال کیا جائے' اگر کچھ گندے لوگ پیشاب کی مالش کا بھی تجربہ بتلانے لگے تب کیا کریں گے'' (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ اص ۴۲۸)

زچہ کو شراب میں علاج کے لیے بٹھانا

سوال: آج کل شفاخانوں میں عام طور پر بچہ ہونے کے فوراً بعد زچہ کو یا تو لال برانڈی یا کسی اور قسم کی تیز شراب میں بٹھایا جاتا ہے یا اس کے پھائے اندام نہانی میں رکھوائے جاتے ہیں' مقصد اس سے یہ ہوتا ہے کہ رحم کا منہ سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آ جائے' کیا مسلمان عورتوں کے لیے یہ علاج جائز ہے؟

جواب: یہ فعل شراب کا خارجی استعمال ہے' اگر اس فعل سے زچہ کو نمایاں فائدہ حاصل ہوتا ہو تو یہ حرام نہیں ہے' البتہ اس سے احتراز اولیٰ اور افضل ہے۔ ''اس سے قبل شراب کا مالش میں عدم جواز معلوم ہو چکا' یہ حکم اس وقت ہے جب حلال دوا مؤثر نہ ہو'' (م'ع) (کفایت المفتی ج ۹ ص ۱۴۱)

بطور علاج عورت کا دودھ استعمال کرنا

سوال: کسی تکلیف کے باعث شوہر کو اپنی بیوی کا دودھ خالص یا کسی اور نسخہ کے ساتھ حلق اور آنکھ وغیرہ میں استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں' اپنی عورت کا ہو یا کسی اور عورت کا ہو لیکن اس سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ ''حرمت رضاعت کی مدت مقرر ہے'' (م'ع) (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ اص ۳۹۳)

انگریزی ادویات کے استعمال کا حکم

سوال: دور حاضر میں اکثر امراض میں انگریزی ادویات استعمال ہوتی ہیں جن میں الکحل بھی استعمال ہوتا ہے' شرعی نکتہ نگاہ سے ان ادویات کا کیا حکم ہے؟

جواب: انگریزی ادویات کے بارے میں متاخرین علماء کرام کا فتویٰ یہ ہے کہ اگر ان میں شراب یا دیگر محرم اشیاء کا استعمال یقینی یا ظن غالب سے ثابت ہو تو بغیر شدید ضرورت کے استعمال کرنا درست نہیں' ویسے انگریزی ادویات کا استعمال مرخص ہے۔

لما قال العلامة فخرالدين عثمان بن علي الزيلعيؒ: وكره شرب دردي الخمر والامتشاط به لان فيه اجزاء الخمر فكان حراماً نجساً والانتفاع

بمثله حرامٌ (تبيين الحقائق ج٦ ص ٤٩ كتاب الاشربة) (قال العلامة علاؤ الدين الحصكفي رحمه الله : (وكره شرب دردى الخمر) أى (والامتشاط) بالدردى لان فيه اجزاء الخمر و قليله ككثيره كمامر. (الدرالمختار علىٰ صدر ردالمحتار ج٦ ص٤٥٧ كتاب الاشربة) ومثله فى البحرالرائق ج٨ص ٢١٩ كتاب الاشربة) (فتاوى حقانيه ج ٢ ص ٣٩٧)

ہومیو پیتھک کی حرام دوا کا استعمال کرنا

سوال: ایک قطرہ کتیا کا دودھ یا ایک قطرہ خون سل کے مریض کا یا ایک قطرہ پیپ کا ان کو اگر نوے قطرے سپرٹ میں ڈال دیا جائے تو ان دواؤں کا استعمال مسلم یا غیر مسلم کے لیے کرنا کیسا ہے؟

جواب: یہ دوا حرام ہے اس کا استعمال کرنا یا کرانا مسلم وغیر مسلم سب کے لیے ناجائز ہے حرام چیز جانور کو بھی کھلانا منع ہے فقہاء نے لکھا ہے کہ مردار چوہا بلی کے سامنے بھی لاکر نہ ڈالا جائے اگر کوئی ایسا مرض کسی کو لاحق ہو کہ مسلم حاذق متدین معالج بتائے کہ شفا اسی میں منحصر ہے تو پھر گنجائش ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴ص ۴۰۸)

بیوی کا آپریشن کرانے کی ایک صورت کا حکم

سوال: بیوی پیروں کی وجہ سے معذور ہے کہ چلنا پھرنا تو در کنار پاخانہ پیشاب کے لیے بھی سرک کر نہیں جاسکتی اور اب بھی اس کو بچے ہوتے ہیں لیکن پریشانی اس میں اتنی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال بھی نہیں کرسکتی اور میاں جوان ہونے کی وجہ سے اس سے صحبت بھی کرتا ہے لیکن وہ اس پریشانی کو دیکھتے ہوئے آپریشن کرانا چاہتا ہے کیا اس کے لیے گنجائش نکل سکتی ہے؟

جواب: مجبوری ومعذوری کی صورت مسئولہ میں آپریشن کرانا جائز ہے۔ (فتاویٰ مفتاح العلوم غیر مطبوعہ)

اضافہ از صاحب فتویٰ:

سوال میں مطلق آپریشن کرانا مذکور ہے لیکن عورت کی معذوری وپریشانی کے بیان سے اغلب اور ظاہر یہی ہے کہ عورت کا آپریشن کرانا مقصود ہے۔ جواب اسی پر مبنی کیا گیا اور عورت کے لیے یہی صورت زیادہ اطمینان کی ہے۔ اس لیے دوسری صورتوں سے تعرض نہیں کیا گیا۔

جدید میڈیکل مسائل اور اُن کا حل

پیش لفظ

زیرِ نظر رسالہ میڈیکل سائنس سے متعلق جدید مسائل کے بارے میں ہے جو کہ مختلف اوقات میں ان کی ضرورت تھی کہ ان کا اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق جائزہ لیا جائے۔ اس میں بہت سے مسائل تو مختلف طریقۂ علاج کے سلسلہ میں ہیں اور بہت سے ڈاکٹروں اور مختلف دواساز کمپنیوں اور مریضوں سے متعلق ہیں۔ بہت سے لوگوں نے اس شعبہ کو انسانی ہمدردی کی بجائے معاش کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ ایسے لوگوں کی خواہ وہ ڈاکٹر ہوں یا میڈیکل کے کسی شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں، اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ مریض کی مصلحت اور اس کی خیر خواہی کو مدِ نظر رکھ کر شرعی واخلاقی تقاضے پورے کریں۔

اسی فرض کو ادا کرنے کیلئے عزیز ڈاکٹر محمد طیب صاحب کا رسالہ پیش نظر ہے۔

دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس رسالہ کو پیشۂ طِب سے وابستہ افراد کیلئے بالخصوص اور عام مسلمانوں کے بالعموم نافع بنائیں۔ آمین!

بندہ عبدالحکیم

نائب مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆منصوبہ بندی کی جائز و ناجائز صورتیں☆

سوال نمبر 1۔ کیا منصوبہ بندی جائز ہے یا نہیں؟

(الف)۔ اگر ماں کی صحت کو خطرہ ہو تو کیا منصوبہ بندی کرائی جا سکتی ہے؟

(ب)۔ کیا اولاد کی پیدائش میں وقفہ کرنا جائز ہے؟

(ج)۔ وہ کونسی صورتیں ہیں جن میں منصوبہ بندی جائز ہے؟

(د)۔ وہ کونسی صورتیں ہیں جن میں بچوں کی پیدائش میں وقفہ کرنا جائز ہے؟

جواب: الف تا د: خاندانی منصوبہ بندی کیلئے ایسی صورت اختیار کرنا جس کے سبب دائمی طور پر اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہی ختم ہو جائے خواہ مرد کی طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے، کسی دوا یا انجکشن کے ذریعہ یا آپریشن یا خارجی تدابیر سے کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرمایا۔ صحیح بخاری میں یہ واقعہ مذکور ہے۔

قال عبد اللہ کنا نغزو مع رسول اللہ ولیس لنا شئ فقلنا الا نستخصی فنہانا عن ذالک (بخاری شریف ج ۲ ص ۷۰۹)

البتہ کمزور عورت کو حمل کی وجہ سے شدید تکلیف ہوتی ہو یا اس کا حاملہ ہونا دوسری اولاد کیلئے مضر ہو تو وقتی طور پر ایسی تدابیر اختیار کرنا یا دوا کھالینا تا کہ دو یا تین سال یا تندرست ہونے تک حمل قرار نہ پائے تو اس کی گنجائش ہے۔

محمد کمال الدین احمد الراشدی
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۱۴۱۷/۷/۱۴ھ

الجواب صحیح
محمود اشرف عثمانی
۱۵/۷/۱۴۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆کسی صورت میں چار ماہ کے بعد اِسقاطِ حمل جائز نہیں☆

سوال نمبر 2۔ کیا فرماتے ہیں حضرات علماء کرام ان درج ذیل مسائل کے بارے میں؟

(الف) اگر حمل کے چھٹے یا ساتویں مہینے میں معلوم ہو کہ بچہ معذور ہے تو کیا اسقاط حمل کروایا جا سکتا ہے؟

(ب) اگر ماں کی صحت کو خطرہ ہو تو چھٹے ساتویں مہینے میں اسقاط کروا سکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(الف، ب) شرعاً چھ سات ماہ کے بعد بلکہ چار ماہ کے بعد بھی بچے کے معذور ہونے، کمزور ہونے یا عورت کی صحت کو خطرہ لاحق ہونے کی وجہ سے اسقاط حمل جائز نہیں کیونکہ اس میں قتل نفس کا گناہ ہے جو گناہ عظیم ہے۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اسقاطِ حمل ناجائز ہے اور اس سے احتراز لازم ہے اور صحت کیلئے جہاں تک ہو سکے احتیاطی تدابیر بھی کرتے رہنا چاہئے۔

فی الدرص ۱۷۶ ج ۳ وقالوا یباح اسقاط الولد قبل اربعة اشهر لو بلا اذن الزوج

وفی الشامی تحت قوله (وقالوا) فی النهر بقی هل یباح الاسقاط بعد الحمل نعم یباح ما لم یتخلق منه شیء ولن یکون ذلک الا بعد مائة وعشرین یوما وهذا یقتضی انهم ارادوا بالتخلیق نفخ الروح والا فهو غلط لان التخلیق یتخلق بالمشاهدة قبل هذه المدة کذا فی الفتح واطلاقهم یفید عدم توقف جواز اسقاطها قبل المدة المذکورة علی اذن الزوج وفی کراهته الخانیة ولا اقول بالحل اذا دخل الهرم لو کسر بیض الصید ضمنه لانه اصل الصید فلما کان یؤاخذه بالجزاء فلا اقل من ان یلحقها اثم اذا اسقطت بغیر عذر قال ابن وهبان ومن الاعذار ان ینقطع لبنها قبل ظهور الحمل لیس لابی الصبی ما یستاجر به الظئر ویخاف هلاکه ونقل من الذخیرة لو ارادت الالقاء قبل مضی الزمن ینفخ فیه الروح هل یباح لها ذلک ام لا؟ اختلفوا فیه وکان الفقیه علی بن موسیٰ یقول انه یکره فان الماء بعد ما وقع فی الرحم ما له الحیاة فیکون له حکم الحیاة کما فی بیضة صید الحرم ونحوه فی الظهیریة قال ابن وهبان فاما اباحة الاسقاط محمولة العذر او انها لا تاثم اثم القتل.

فی الهندیة ص ۳۵۶/ ج ۵ العلاج لاسقاط الولد اسبتان خلقه

کالشعر والظفر ونحوهما لا یجوز وان کان غیر مستبین المحلق یجوز واما فی زماننا یجوز علی کل حال وعلیه الفتویٰ واللّٰہ اعلم بالصواب۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

☆ چار ماہ سے قبل شدید عذر کیوجہ سے اسقاطِ حمل جائز ہے ☆ (3,4)

سوال نمبر 3۔ اگر Abnormal Foetus ہو تو کیا ۴ ماہ سے قبل Abortion کرائی جاسکتی ہے USG کے ذریعے ۴ ماہ قبل Feuts کی Abnormality پتہ چل جاتی ہے۔

جواب: حمل میں جان پڑنے سے قبل یعنی ۱۲۰ دن سے پہلے پہلے اگر طبی تحقیق سے حمل میں کسی شدید بیماری یا نقص کا علم ہو جائے اور کوئی امانتدار ڈاکٹر اسقاط (Abortion) کا مشورہ دے تو اسقاط کرنا جائز ہے۔

سوال نمبر 4۔ وہ کونسی صورتیں ہیں جن میں Abortion کرائی جاسکتی ہے؟

جواب: کسی عذر کی وجہ سے مثلاً ماں کی جان خطرے میں ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ بچہ مردہ پیدا ہوگا، صحت کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو یا کسی شدید بیماری یا معذوری میں مبتلا ہو جائے وغیرہ وغیرہ تو حمل میں جان پڑنے سے پہلے پہلے اسقاط کرانا جائز ہے اور جان پڑنے کے بعد اسقاط کرانا ناجائز اور بڑا گناہ ہے۔

وفی الشامیة قال فی النهر: بقی هل یباح الاسقاط بعد الحمل؟ نعم یباح ما لم یتخلق منه شیءٌ ولن یکون ذلک الا بعد مائة وعشرین یوما، وهذا یقتضی انهم أرادوا بالتخلیق نفخ الروح والا فهو غلط، لان التخلیق یتحقق بالمشاهدة قبل هذه المدة، کذا فی الفتح، واطلاقهم یفید عدم توقف الجواز اسقاطها قبل المدة المذکورة علی اذن الزوج، وفی کراهته الخانیة ولا اقول بالحل اذا لمحرم لو کسر

بیض الصید ضمنه لانه اصل الصید فلما کان یؤاخذ بالجزاء فلا أقل من ان یلحقها اثم هنا اذا أسقطت بغیر عذر (۱۵) قال ابن وهبان: ومن الاعذار أن ینقطع لبنها بعد ظهور الحمل ولیس لابی الصبی ما یستأجر به الظئر ویخاف هلاکه. شامیة ۱۷٦ ج ۳)

☆ آج کل کی اہلِ کتاب لڑکی سے نکاح نہ کیا جائے ☆

سوال نمبر 5۔ کیا اہلِ کتاب لڑکی سے نکاح جائز ہے؟

جواب: اگرچہ کسی اہلِ کتاب لڑکی سے نکاح اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ وہ واقعۃً اللہ تعالیٰ کے وجود، کسی آسمانی کتاب اور اس مذہب کے نبی پر ایمان رکھتی ہے (محض نام کی یہودی، عیسائی ہونا کافی نہیں) مگر شدید مجبوری کے بغیر کسی اہلِ کتاب لڑکی سے نکاح نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ بے شمار خرابیوں کا باعث ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے زمانے میں مسلمانوں کو اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا تھا، حالانکہ حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ خیر کا زمانہ تھا، تو آج اس فتنے کے زمانہ میں جبکہ خود مسلمانوں کے ایمان و اعمال میں کمزوری آ گئی ہے، کسی اہلِ کتاب عورت سے نکاح کے بعد بچوں کے اس سے متاثر نہ ہونے اور دینی تربیت کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا مسلمان کیلئے اہلِ کتاب لڑکی سے نکاح نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ (ماٗخذ رجسٹر نقل فتاویٰ دارالعلوم کراچی)

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف عفی اللہ عنہ
۱۴۱۸-۱۲-۲۵ھ

محمد حسان
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۶-۱۲-۱۴۱۸ھ

(مہر: دارالافتاء دارالعلوم کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے معلوم کرنا کہ رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی، جائز ہے ☆

سوال نمبر 6۔ کیا الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے معلوم کرنا کہ ماں کے رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی جائز ہے۔

جواب: الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ معلوم کرنا کہ ماں کے رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی، جائز ہے لیکن اس پر یقین نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس کے ذریعہ جو علم حاصل ہوتا ہے وہ یقینی نہیں ہے اس میں غلطی کا قوی امکان ہے اور یہ حق تعالیٰ کے علم غیب کے منافی بھی نہیں ہے کیونکہ الٹرا ساؤنڈ وغیرہ سے تخمینہ اور اندازہ ہوتا ہے یقینی علم صرف حق تعالیٰ کو ہے اور یہ اندازہ بھی آلات و تجربات سے ہوتا

ہے جبکہ حق تعالیٰ کو ان چیزوں کے بغیر علم ہے۔

اس مسئلہ کی تفصیل مطلوب ہو تو مطالعہ کریں معارف القرآن (۳۴۲، ۳۴۷/ ج ۳)

فی التفسیر المنیر: قال القرطبی وقد یعرف بطول التجارب اشیاء من ذکورة الحمل وأنوثته الی غیر ذلک (۲۱: ۱۷۹) واللہ سبحانہ تعالیٰ۔

محمد جمیل الرحمٰن ڈیرہ می غزلہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۲/۱۱/۱۴۲۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۳-۱۱-۱۴۲۱ھ
نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح
محمد عبداللہ غفرلہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۲۳-۱۱-۲۱

دارالافتاء [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆انسانوں میں کلوننگ جائز نہیں☆

سوال نمبر 7: کیا کلوننگ جائز ہے؟

جواب: انسانوں میں کلوننگ کا تجربہ جائز نہیں، کیونکہ اس سے بہت سارے مفاسد پیدا ہو جائیں گے مثلاً کلوننگ کی وجہ سے نسب جس کی بدولت انسانیت کی بقاء ہے، وہ ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح عفت کا مسئلہ بھی قصۂ پارینہ بن کر رہ جائے گا اور جرم کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اس سے چھٹکارا حاصل کرنا بظاہر محال ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دوسرے انسان سے ہر لحاظ سے مختلف پیدا کیا ہے، خصوصاً شکل وصورت میں، اور یہ بات ظاہر ہے کہ شکل وصورت کی وجہ سے مجرموں کی شناخت آسان ہے، جبکہ کلوننگ کی وجہ سے ایسے متعدد افراد کا وجود لازمی ہے جو شکل وصورت میں ہو بہو ایک جیسے ہونگے۔ اب ان میں سے اگر کسی نے جرم کا ارتکاب کیا تو اصل مجرم کی شناخت اور پہچان ممکن نہیں ہوگی، جس کی وجہ سے معاشرہ میں خطرناک قسم کے لاینحل اور مشکل مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ بہر حال ان مفاسد کی وجہ سے انسانوں میں کلوننگ کا تجربہ ہرگز جائز نہیں۔

☆ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے بچوں کی پیدائش کے جائز و ناجائز طریقے☆

سوال نمبر 8: کیا ٹیسٹ ٹیوب بی بی کے ذریعے بچوں کی پیدائش کا طریقہ جائز ہے؟ اس میں

باپ کے جرثومہ اور ماں کے انڈے کو باہر ملایا جاتا ہے اور پھر بعد میں اس کو ماں کے رحم میں رکھ دیتے ہیں؟

جواب: مصنوعی تولید کے مندرجہ ذیل طریقے معروف ہیں:۔

☆ نطفہ شوہر کا ہو اور کسی ایسی عورت کا بیضہ لیا جائے جو اس کی بیوی نہ ہو، پھر یہ لقیحہ اس شوہر کی بیوی کے رحم میں رکھا جائے۔

☆ نطفہ شوہر کے سوا کسی اور کا ہو اور بیضہ بیوی کا ہو اور اسی کے رحم میں رکھا جائے۔

☆ شوہر کا نطفہ اور بیوی کا بیضہ لے کر بیرونی طور پر ان کی تلقیم کی جائے اور پھر یہ لقیحہ کسی دوسری عورت کے رحم میں رکھا جائے جیسے مستعار رحم کیا جاتا ہے۔

☆ کسی اجنبی شخص کے نطفہ اور اجنبی عورت کے بیضے کے درمیان بیرونی طور پر تلقیم کی جائے اور لقیحہ بیوی کے رحم میں رکھا جائے۔

☆ شوہر کا نطفہ اور بیوی کا بیضہ لے کر بیرونی تلقیم کی جائے اور اس کو اسی شوہر کی دوسری بیوی کے رحم میں رکھا جائے۔

☆ نطفہ شوہر کا ہو، بیضہ اس کی بیوی کا ہو، ان کی تلقیم بیرونی طور پر کی جائے اور پھر اس بیوی کے رحم میں رکھا جائے۔

☆ شوہر کا نطفہ لے کر اسکی بیوی کے مہبل یا رحم میں کسی مناسب جگہ پر بطور اندرونی تلقیحہ رکھا جائے۔

ان سات صورتوں میں سے پہلی پانچ صورتیں قطعاً حرام ہیں جن کی کسی حالت میں گنجائش نہیں، کیونکہ اس میں نسب کا اختلاط اور خاندان و نسل کا ضیاع بھی لازم آتا ہے۔ اور اس میں دوسرے شرعی محظورات بھی پائے جاتے ہیں۔ البتہ چھٹی اور ساتویں صورت میں مجمع نے یہ قرار دیا کہ ضرورت کے وقت ان طریقوں کے استعمال کی گنجائش ہے، بشرطیکہ لیڈی ڈاکٹر یہ عمل انجام دے اور دیگر تمام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہوں۔ (ماخذ ماہنامہ البلاغ ۳ شعبان، ۱۴۰۸) واللہ سبحانہ اعلم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ خاندان میں شادی کرنے سے وراثتی بیماری کے پھیلنے کا شریعت میں ثبوت نہیں ☆

سوال نمبر 9۔ کیا فرماتے ہیں حضراتِ علماءِ کرام ان مسائل کے بارے میں؟

(الف) ڈاکٹری کی رو سے خاندان میں شادیاں کرنے سے وراثتی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ شریعت میں اس کی کیا حقیقت ہے؟

(ب) خاندان میں شادی کرنا افضل ہے یا خاندان سے باہر شرعی لحاظ سے؟

(ج) کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں چچازاد اور ماموں زاد کے علاوہ دور کے رشتہ داروں میں یا اور کسی خاندان میں شادی کرنے کی ترغیب دی ہے (میں نے کسی کتاب میں یہ پڑھا تھا، کتاب کا نام یاد نہیں)۔

(د) کیا آدمی وراثتی بیماریوں سے بچنے کیلئے خاندان سے باہر شادی کرسکتا ہے؟

والسلام!

محمد طیب۔ 99 اقبال ہال نشتر میڈیکل کالج ملتان۔

جواب: نکاح کرتے وقت جن اوصاف کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے، ان میں سے ایک عورت کے حسب یعنی خاندان، شرافت کو دیکھنا ہے۔ لیکن شریعت نے اصل بنیاد دین کو ٹھہرایا ہے۔ لہٰذا اگر اپنے خاندان میں دیندار رشتہ نہ ملتا ہو اور نسبتاً بعید خاندان میں دیندار رشتہ ملتا ہو تو شادی کرنے میں اس کو ترجیح دینا چاہئے۔ جیسا کہ "مصنف عبدالرزاق" میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تمہارے پاس ایسا رشتہ آئے جس کی امانت داری اور اچھے اخلاق سے تم رضامند ہو تو نکاح کردیا کرو، وہ کوئی بھی ہو اس لئے کہ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو زمین پر فساد پیدا ہوجائے گا۔

رہا خاندان میں زیادہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ شادیاں کرنے سے وراثتی بیماریوں کا آنے والی نسل میں منتقل ہونا یا بچے کا جسمانی اور ذہنی اعتبار سے ضعیف ہونا، سو شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ اس کا تعلق تجربے سے ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ کبھی ایسے نکاح کے بعد کوئی بیماری ظاہر نہیں ہوتی، کبھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس بناء پر رشتہ داروں سے نکاح کو ہمیشہ کیلئے برا سمجھنا درست نہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص سبب کے درجہ میں طبی احتیاط کے طور پر اس سے اجتناب کرے تب بھی شرعاً کوئی مانع نہیں ہے۔

بعض کتابوں میں ایک بات حدیث کے طور پر پیش کی جاتی ہے، "لا تنکحوا القرابۃ القریبۃ

فان الولد یخلق ضاویاً ای نحیفاً'' یعنی قریبی رشتہ داروں سے شادی نہ کرو، اس لئے کہ اس سے اولاد ضعیف پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس بات کا حدیث ہونا سند سے ثابت نہیں۔

حافظ ابنِ حجرؒ فرماتے ہیں کہ اگر یہ بات بطورِ حدیث کے مانی جائے تو اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اور اگر یہ بات تجربہ پر مبنی ہے تو قبول کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

علامہ زبیدیؒ نے اس حدیث کے متعلق ابن صلاحؒ کا قول ''اتحاف السادۃ المتقین'' میں نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس حدیث کی کوئی قابلِ اعتماد اصل نہیں مل سکی۔

حاصل یہ کہ شریعت کے طرف سے نہ اپنے خاندان میں شادی کرنے کی ممانعت ہے اور نہ غیر خاندان میں شادی کرنے کی ترغیب۔ البتہ فطری شرافت دینداری اور مستقبل میں موافقت جیسے اُمور کا خیال رکھنا بہرحال ضروری ہے۔ اور اگر اپنے قریبی خاندان میں شادی کرنا کسی مصلحت کے خلاف ہو جس میں طبی مصلحت بھی داخل ہے تو پھر دوسرے خاندان میں شادی کرنا بہتر ہے۔

عن ابی ہریرۃؓ عن النبی قال تنکح المرأۃ لا ربع لما لها ولحسبها ولجما لها ولدینها فاظفر بذات الدین تربت یداک. (بخاری ۲،۷۶۲)

عن عبد الرزق عن معمر عن یحیی بن أبی کثیر قال قال رسول اذا جاء کم من ترضون أمانته وخلقه فانکحوه کائنا من کان فان لا تفعلوا تکن فتنة فی الأرض وفساد کبیراً وقال عریض (مصنف عبد الرزاق ۶: ۱۵۳)

لا تنکحوا القرابة فان الولد یخلق ضاویاً نحیفاً قال المختصر لیس بمرفوع (الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة للشوکانی ۱۳۱)

لا تنکحوا القرابة القریبة فان الولد یخلق ضاویاً ای نحیفاً لیس بمرفوع تذکرة الموضوعات للفتنی ۱۳۷.

ان لا تکون من القرابة القریبة فان ذالک یقلل الشهوة قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا تنکحوا القرابة القریبة فان الولد یخلق ضاویاً ای نحیفاً اصله ضاووی وزنه فاعول (ای نحیفاً) قلیل الجسم وجاریة ضاویة کذالک کذا فی الصحاح قال ابن صلاح لم أجد لهذا الحدیث اصلاً معتمداً قال العراقی انما یعرف من قول عمرؓ انه قال لال السائب قد أضویتم فانکحوا فی النزائع رواه

ابراهيم الحربی فی غريب الحديث وقال معناه تزوجوا فی الغرائب قال ويقال اغتربوا ولا تضووا وللطبرانی من طلحة بن عبد اللّٰه "الناكح فی قومه كالعشب فی داره" فی اسناده سليمان بن ايوب الطلحی قال ابن عدی عامة احاديثه عندی صحاح ورجحها الضياء المقدسی فی المختارة قلت وفی الصحاح للجوهری فی الحديث اغتربوا ولا تضووا أی تزوجوا فی الأجنبيات ولا تتزوجوا فی العمومة وذالک ان العرب تزعم ان ولدا لرجل من قرابته يجئی ضاوياً ای نحيفاً غير أنه يجئی كريماً علی طبع قومه. (اتحاف السادة المتقين لزبيدی ۵: ۳۴۹)

اما قول بعض الشافعية يستحب أن لا تكون المرأة ذات قريبة فان كان مستنداً الی الخبر فلا اصل له أو الی التجربة وهو أن الغالب أن الولد بين القرابتين يكون أحمق فهو متجه. (فتح الباری ۹: ۱۳۵)

الاغتراب فی الزوج

من توجيهات السلام الحكمية فی اختيار الزوجة تفضيل المرأة الأجنبية علی النساء ذوات النسب والقرابة حرصاً علی نجابة الولد وضماناً لسلامة جسمه من الأمراض السارية والعاهات الوراثية وتوسعاً لدائرة التعارف الأسرية وتمتيناً للروابط الاجتماعية ففی هذا تزداد أجسامهم قوة ووحدتهم تماسكا وصلابة وتعارفهم سعة وانتشاراً فلا عجب ان تری النبی صلی اللّٰه عليه وسلم قد حذر من الزواج بذوات النسب والقرابة حتی لان ينشاء الولد ضعيفاً وتنحذر اليه عاهات أبويه وامراض جدوده فمن تحذير انه عليه الصلاة والسلام فی هذا قوله لا تنكحوا القرابة فان الولد تخلق ضاوياً ای نحيفاً وقوله اغتربوا ولا تضووا قال الشيخ عبد اللّٰه ناصح لم اعثر علی تخريج المحدثين حتی الآن. (تربية الاولاد فی الاسلام ۱: ۳۹).

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۲۹-۵-۱۴۱۸ھ

الجواب صحیح
۲۹-۵-۱۴۱۸ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۲۹/۵/۱۴۱۸ھ
نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ میڈیکل کے طالبعلم کیلئے علاج کا طریقہ سیکھنے کیلئے
ولادت کا عمل دیکھنا جائز نہیں ☆

سوال نمبر 10۔ میں میڈیکل کالج کا طالب علم ہوں، آخری سال میں زچہ و بچہ وارڈ میں ڈیوٹی لگتی ہے۔ وہاں ولادت کے تمام مراحل کا معائنہ کرایا جاتا ہے۔ کیا شرعاً اس کی گنجائش ہے؟ اس کی تعلیم ضروری ہے اور وہاں حاضری لازمی ہے، ورنہ امتحان میں فیل کر دیا جاتا ہے۔

جواب: عام حالات میں کسی عورت کی شرمگاہ اور ستر کو دیکھنا کسی بھی اجنبی مرد یا عورت کیلئے جائز نہیں۔ میڈیکل کے طالب علم کیلئے ولادت کا عمل محض علاج کا طریقہ سیکھنے کیلئے دیکھنا جائز نہیں۔

الجواب صحیح

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ مرد ڈاکٹر کیلئے عورتوں کے مخصوص علاج کیلئے
مہارت حاصل کرنا جائز نہیں ☆

سوال نمبر 11۔ کیا مرد Gynacologist بن سکتے ہیں؟

جواب: عورتوں کے خصوصی امراض کے علاج کے سلسلہ میں عورتوں کو مہارت حاصل کرنی چاہئے۔ مردوں کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ بطورِ خاص اسے سیکھیں بلکہ انہیں دوسرے امراض میں مہارت حاصل کرنی چاہئے۔

فی الدر! وینبغی أن یعلم امرأة تداویها لأن نظر الجنس الی الجنس أخف. وفی الشامیة! وان کان فی موضع الفرج فینبغی أن یعلم امرأة تداویها. وفیه والظاهر أن "ینبغی" هنا للوجوب (ص ۳۷۱ ج۶). وفی العالمگیریة! امرأة اصابتها قرحة فی موضع لا یحل للرجل ان ینظر الیها لکن یعلم امرأة تداویها (ص ۳۳۰، ج۵)

☆ شدید عذر کے وقت مرد ڈاکٹر، عورت کا مخصوص آپریشن کرسکتا ہے ☆

سوال نمبر 12۔ وہ کونسی صورتیں ہیں جس میں مرد Gynacologist سے آپریشن کرواسکتے ہیں؟

جواب: اگر کوئی بیماری ایسی ہو جس میں ناقابلِ برداشت درد ہو یا کوئی آپریشن وغیرہ ایسا ہو کہ اس کے بغیر عورت کی جان کی ہلاکت کا اندیشہ ہو یا بیماری کا علاج ممکن نہ ہو اور کوئی لیڈی ڈاکٹر میسر نہ ہو جس سے تسلی بخش علاج ہو سکے اور کسی عورت کو دوا وغیرہ بتا کر علاج کرنا بھی ممکن نہ ہو تو سخت مجبوری کی حالت میں اجنبی مرد ڈاکٹر سے علاج اور آپریشن کرانا جائز ہے اور ایسی مجبوری کی حالت میں عورت مرد "Gynoeclologist" کے پاس جا سکتی ہے۔ لیکن اس مجبوری کی صورت میں بھی یہ ضروری ہے کہ بدن کا صرف اتنا حصہ ہی کھولا جائے جتنا علاج کیلئے ضروری ہے۔ باقی پورے بدن کو مکمل طور پر ڈھانپ لیا جائے اور ڈاکٹر بھی صرف بقدرِ ضرورت نظر ڈالے اور جسم کے باقی حصوں کو دیکھنے سے اپنی نگاہ نیچی رکھے۔

فی الشامیة: وقال فی الجوهرة اذا کان المرض فی سائر بدنها غیر الفرج یجوز النظر الیه عند الدواء لأنه موضع الضرورة وان کان فی موضع الفرج فینبغی أن یعلم امرأة تداویها فان لم توجد وخافوا

علیها أن تهلک أو يصيبها وجع لا تحتمله يستروا منها كل شيئٍ اَلا موضع تلک القرحة ثم يداويها الرجل ويغض بصره ما استطاع اَلا عن ذٰلک الموضع ولا فرق فی هٰذا بين ذوات المحارم وغيرهن لأن النظر الى العورة لا يحل بسبب المحرمية كذا فی فتاویٰ قاضی خان (ص ۳۳۰، ج۵)

خلیل احمد اعظمی عفا اللہ عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۸/۳/۱۴۱۸ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
۹/۳/۱۴۱۸ھ

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ عفی عنہ
۹/۳/۱۴۱۸

الجواب صحیح

نائب مفتی دار العلوم کراچی

دار الافتاء دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ مرد ڈاکٹر کیلئے بلا ضرورتِ شدیدہ،

عورت کے علاج کیلئے معائنہ کرنا درست نہیں ☆

سوال نمبر 13۔ کیا ڈاکٹر نامحرم مستورات کا معائنہ کرسکتا ہے؟

جواب: مرد ڈاکٹر کیلئے بلا ضرورت نامحرم عورت کے علاج کیلئے معائنہ کرنا درست نہیں، بلکہ یہ کام کسی لیڈی ڈاکٹر کے سپرد کرنا چاہئے اور حتی المقدور مرد ڈاکٹر کو نامحرم عورت کا معائنہ کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی لیڈی ڈاکٹر میسر نہ ہو یا میسر ہو مگر اس کا معائنہ اطمینان بخش نہ ہو تو سخت مجبوری کی حالت میں مرد ڈاکٹر بھی چند شرائط کے ساتھ نامحرم عورت کا معائنہ کرسکتا ہے۔

☆ مریض کے صرف اس حصہ کو دیکھے جہاں بیماری ہو، باقی پورا جسم اچھی طرح پردہ میں چھپا ہوا ہو۔

☆ ڈاکٹر اپنی نظر کو مریضہ نامحرم عورت کے دوسرے اعضاء سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرے اور حتی المقدور اپنے دل کو بھی شہوت سے بچائے۔

وفی الهندية: امرأة اصابتها قرحة فی موضع لا يحل للرجل ان ينظر اليه، لا يحل ان ينظر اليها، لكن تعلم امرأة تداويها فان لم يجدوا امرأة تداويها ولا امرأة تتعلم ذٰلک اذا علمت وخيف عليها البلاء او

الوجع او الهلاک فانه يستر منها كل شيء الا موضع تلك القرحة ثم يداويها الرجل ويغضّ بصره ما استطاع الا عن ذالك الموضع، ولا فرق في هذا بين ذوات المحارم وغيرهن لان النظر الى عورة لا يحل بسبب المحرمية، كذا في فتاوىٰ قاضي خان (۵/۳۳۰)

وفي الدر المختار: (وشرائطها ومداوتها ينظر) الطبيب (الى موضع مرضها بقدر الضرورة) اذا لضرورات تتقدر بقدرها وكذا نظر قابلة وختّان وينبغي ان يعلم امرأة تداويها لأن نظر الجنس الى الجنس اخف وفي الشامية تحت قوله (وينبغي) الخ فينبغي ان يعلم امرأة تداويها فان لم توجد وخافوا عليها ان تهلك او يصيبها وجع لا تحتمله يستتروا منها كل شيء الا موضع العلة، ثم يداويها الرجل ويغض بصره ما استطاع الا عن موضع الجرح اه فتأمل والظاهر ان ينبغي هنا للوجوب (ج۲، ص ۳۷۱/۳۷).

محمد عامر عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴
۷-۴-۱۴۲۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
نائب مفتی دار العلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴
۷-۴-۱۴۲۱ھ
نائب مفتی دار العلوم کراچی ۱۴

دار الافتاء دار العلوم کراچی

بسم الله الرحمٰن الرحيم

☆ڈاکٹر کا مریض کو کسی مخصوص لیبارٹری یا ہسپتال کی طرف بھیجنے پر کمیشن وصول کرنا چند شرائط کے ساتھ جائز ہے☆

سوال نمبر 14۔اگر ڈاکٹر کسی لیبارٹری والے، کسی ایکسرے والے، الٹراساؤنڈ والے یا سی ٹی سکین والے سے کہے کہ اگر میں تمہارے پاس مریض کو ٹیسٹ کیلئے، ایکسرے کیلئے یا سی ٹی سکین

وغیرہ کیلئے بھیجوں تو تم نے مجھے اس ٹیسٹ کی فیس کے اتنے فیصد پیسے دینے ہیں۔ کیا ڈاکٹر کیلئے یہ پیسے لیبارٹری والے، ایکسرے والے یا سی ٹی سکین والے وغیرہ سے لینا جائز ہے؟

جواب: (تمہید) سوالات کے جوابات سے پہلے تمہید کے طور پر بات سمجھ لیں کہ طب اور ڈاکٹری ایک ایسا شعبہ ہے جس میں ڈاکٹر کا مریض کی مصلحت اور اس کی خیر خواہی کو مدِ نظر رکھنا شرعی اور اخلاقی تقاضا ہے۔ اس بناء پر ڈاکٹر اور مریض کے معاملہ کی ہر وہ صورت جو مریض کی مصلحت اور فائدے کے خلاف ہو یا جس میں ڈاکٹر اپنے پیشہ یا مریض کے ساتھ کسی قسم کی خیانت یا بد دیانتی کا مرتکب ہوتا ہو، درست نہیں۔ لہٰذا اگر ڈاکٹر اپنے مالی فائدے یا کسی اور قسم کا ذاتی منفعت ہی کو ملحوظ رکھتا ہے اور مریض کی مصلحت اور فائدے سے صرفِ نظر کرتے ہوئے علاج تجویز کرتا ہے تو یہ دیانت کے خلاف ہے، جس کی وجہ سے ڈاکٹر گناہگار ہوگا۔ اور اگر صورتحال ایسی نہیں تو پھر ڈاکٹر گناہگار نہ ہوگا۔ اس تمہید کے بعد سوالات کا جواب ذیل میں ملاحظہ ہو!

جواب: ذکر کردہ تمہید کی روشنی میں ڈاکٹر کا مریض کو مخصوص لیبارٹری یا ہسپتال کی طرف بھیجنا اور پھر اس پر ان سے کمیشن وصول کرنا، چند شرائط کے ساتھ جائز ہے اور وہ شرائط یہ ہیں۔

(۱) اپنے فہم و تجربہ کی روشنی میں ان کی طرف بھیجنا مریض کیلئے زیادہ مفید اور زیادہ تسلی بخش سمجھتا ہو۔

(۲) انہی سے علاج یا ٹیسٹ کروانے پر مریض کو مجبور نہ کیا جاتا ہو۔

(۳) کمیشن فیصد کے اعتبار سے یا متعین رقم کی صورت میں طے ہو۔

(۴) کمیشن ادا کرنے کی وجہ سے لیبارٹری یا ہسپتال والے مریض سے علاج اور ٹیسٹ کے سلسلہ میں کسی قسم کا دھوکہ نہ کرتے ہوں۔ (۵) اس کمیشن کی ادائیگی کا بوجھ ریٹ بڑھا کر مریض پر نہ ڈالا جائے، بلکہ کمیشن دینے والے حاصل شدہ نفع سے کمیشن ادا کریں۔

(۶) مریض کو بلا وجہ اور ضرورت سے زائد ٹیسٹ لکھ کر نہ دیئے جائیں۔

اگر ان شرائط کا لحاظ نہیں کیا جاتا تو پھر ڈاکٹر کیلئے کمیشن وصول کرنا اور لیبارٹری یا ہسپتال والوں کا کمیشن دینا جائز نہیں۔

☆ کمیشن طے کئے بغیر ڈاکٹر کو رقم دینا، ڈاکٹر کیلئے لینا، تفصیل مذکور کے مطابق جائز ہے ☆

سوال نمبر 15۔ بعض دفعہ جب ڈاکٹر کسی مریض کو بھیجتا ہے (Refer) کرتا ہے کسی پرائیویٹ ہسپتال یا کسی ٹیسٹ کیلئے یا الٹرا ساؤنڈ کیلئے یا سی ٹی سکین کیلئے تو وہ پرائیویٹ ہسپتال والے، لیبارٹری والے، سی ٹی سکین والے ڈاکٹر کو کچھ رقم دیتے ہیں تو کیا ڈاکٹر کیلئے یہ رقم لینا جائز

ہے؟اس کو اپنے استعمال میں لاسکتا ہے یا وہ رقم کسی غریب کو دیدے یا اسی مریض کو واپس کر دے؟

جواب:اس کے حکم میں وہی تفصیل ہے جو جواب نمبر 14 میں لکھی گئی ہے اور اس تفصیل کے مطابق جس صورت میں کمیشن لینا ڈاکٹر کیلئے جائز ہے تو اس رقم کو استعمال کرنا ڈاکٹر کیلئے جائز ہے۔ مریض کو واپس کرنا یا کسی غریب کو دینا کوئی ضروری نہیں۔ اور جس صورت میں کمیشن لینا ڈاکٹر کیلئے جائز نہیں بلکہ یہ رقم جہاں سے وصول کی ہو وہاں واپس کرنا ضروری ہے۔

☆کسی مخصوص کمپنی کی دوائی لکھنے پر ڈاکٹر کا تحائف و کمیشن لینا کیسا ہے؟☆

سوال نمبر 16۔(ج) بعض دفعہ جب ڈاکٹر کسی میڈیکل کمپنی کی دوائی لکھتا ہے اور ڈاکٹر کے علم کے مطابق وہ دوائی اس مریض کیلئے موزوں ہے تو میڈیکل کمپنی والے ڈاکٹر کو مختلف تحائف دیتے ہیں تو کیا وہ تحائف لینا جائز ہے؟اس میں ڈاکٹر اس کمپنی والوں سے کچھ مطالبہ نہیں کرتا۔

جواب:کسی مخصوص کمپنی کی دواء مریض کو لکھ کر دینا، پھر دواساز کمپنیوں سے کمیشن و دیگر مراعات حاصل کرنا جائز ہے جبکہ اوپر ذکر کردہ شرائط کے ساتھ درج ذیل شرائط کا بھی لحاظ کیا جاتا ہو۔

(۱)محض کمیشن وصول کرنے کی خاطر ڈاکٹر غیر معیاری و غیر ضروری اور مہنگی ادویات تجویز نہ کرے۔

(۲) کسی دوسری کمپنی کی دواء مریض کیلئے زیادہ مفید سمجھتے ہوئے خاص اس کمپنی ہی کی دوا تجویز نہ کرے۔(۳) دواء ساز کمپنیاں ڈاکٹر کو دیئے جانے والے کمیشن تحفہ اور مراعات کا خرچہ ادویات مہنگی کر کے مریض سے وصول نہ کریں۔(۴) کمیشن تحفہ و مراعات کی ادائیگی کا خرچہ وصول کرنے کیلئے ادویات کے معیار میں کمی نہ کرے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
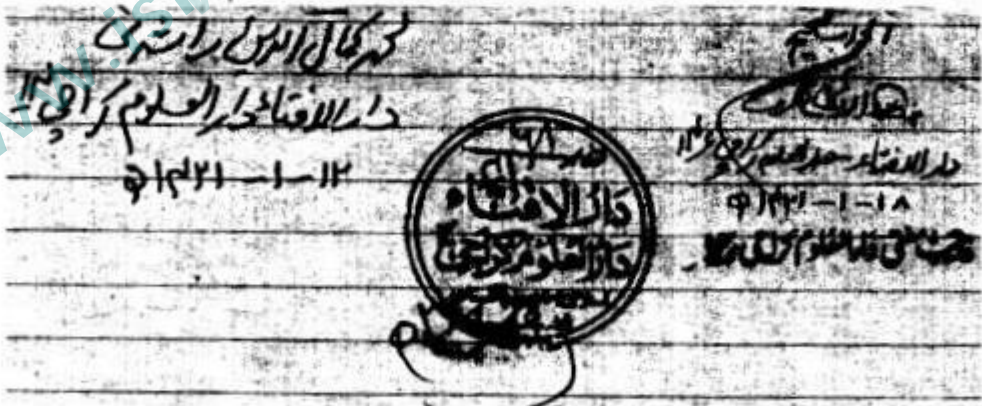
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆نمونے والی ادویات کا ذاتی استعمال کیسا ہے؟☆

سوال نمبر 17۔مختلف ادویات ساز کمپنیاں اپنی ادویات کی فروخت کو بڑھانے کیلئے ڈاکٹر حضرات کو Sample (ادویات کے نمونے) دیتے ہیں اور یہ Sample دینے کے دو مقاصد ہوتے ہیں۔

(۱) اپنی دوائی کا تعارف کروانا۔ (۲) ڈاکٹر کو خوش کرنے کیلئے تا کہ وہ ہماری دوائی لکھے تو کیا

(الف) یہ Sample اپنی ذات کیلئے استعمال کرنا جائز ہے ڈاکٹر کیلئے؟

(ب) یا یہ Sample کسی غریب مریض کو دیدینا جائز ہے؟ Sample لے کر ڈاکٹر ان کی ادویات لکھنے پر مجبور نہیں ہوتا۔

جواب: مسئولہ صورت میں کمپنی کی طرف سے جو دوائیں دی جاتی ہیں وہ اگر ڈاکٹر کو مالک اور قابض بنا کر دی جاتی ہیں تو ان دواؤں کا مالک ڈاکٹر ہے اور اس کیلئے ان کا استعمال جائز ہے۔ اور اگر ڈاکٹر کو مالک بنا کر نہ دی جاتی ہوں بلکہ غریب مریضوں کیلئے دی جاتی ہوں تو پھر ان کا استعمال ڈاکٹر کیلئے جائز نہیں بلکہ مریضوں کو دینا ڈاکٹر کیلئے ضروری ہے۔

☆ کسی دوائی کے تعارف کیلئے ڈاکٹر کا ہوٹل پر جا کر کھانا کھانا جائز ہے ☆

سوال نمبر 18۔ ادویات ساز کمپنیاں ڈاکٹر حضرات کو بڑے ہوٹل پر کھانے کھلاتی ہیں، بعض دفعہ کھانے کے ساتھ بڑے پروفیسر کا لیکچر ہوتا ہے اس دوائی کے موضوع پر اور بعض دفعہ صرف کھانا ہوتا ہے لیکچر نہیں ہوتا۔ کھانا کھلانے کا مقصد بھی ڈاکٹر سے تعلقات بنانا اور اپنی دوائی کا تعارف کرانا ہوتا ہے تو کیا ڈاکٹر کیلئے یہ کھانا کھانا جائز ہے؟

جواب: ڈاکٹر کیلئے یہ کھانا جائز ہے۔

☆ مختلف دواساز کمپنیوں کیطرف سے دیئے گئے تحائف ڈاکٹر کیلئے لینا جائز ہے ☆

سوال نمبر 19۔ ادویات ساز کمپنیاں ڈاکٹر حضرات کو مختلف اقسام کے تحائف دیتی ہیں تو (۱) کیا یہ تحائف لینا جائز ہے؟ (۲) کیا یہ تحائف لے کر کسی غریب کی مدد کی جاسکتی ہے؟

جواب: ڈاکٹر کیلئے یہ تحائف جائز ہیں بشرطیکہ ان تحائف کی وجہ سے ڈاکٹر مریض کو غیر معیاری یا مہنگی دوائی لکھ کر نہ دیتا ہو، ورنہ یہ تحائف نہیں ہونگے بلکہ رشوت ہوگی اور ڈاکٹر کیلئے اس کو لینا جائز نہیں ہوگا۔...... جواز کی صورت میں یہ تحائف ڈاکٹر خود بھی استعمال کرسکتا ہے اور اپنی مرضی سے کسی غریب مریض کو بھی دے سکتا ہے۔

☆ ڈاکٹر کا خود کمپنی سے کمیشن کا مطالبہ کرنا، چند شرائط کیساتھ جائز ہے ☆

سوال نمبر 20۔ بعض دفعہ ڈاکٹر صاحبان ادویات ساز کمپنی والوں سے مطالبے کرتے ہیں، مثلاً یہ آلہ دلوا دو یا فلاں چیز دلوا دو یا فلاں جگہ کا ٹکٹ دلوا دو وغیرہ وغیرہ۔ اس میں بعض دفعہ مریضوں کا فائدہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ ڈاکٹر کا اپنی ذات کا فائدہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر حضرات کا کہنا

ہے یہ کمپنیاں مریضوں سے ادویات میں اتنا زیادہ ناجائز فائدہ حاصل کرتی ہیں اس لئے ان سے مریضوں کیلئے مطالبہ کرنا ٹھیک ہے یا ہماری وجہ سے یعنی ڈاکٹر کی وجہ سے ان کی کمپنی کو اتنا فائدہ ہو رہا ہے، اس لئے ان سے مطالبہ کرنا ٹھیک ہے۔ شرعی لحاظ سے کیا ڈاکٹر اپنی ذات کیلئے یا مریضوں کیلئے کمپنی سے مطالبہ کر سکتا ہے؟

جواب: کسی مخصوص کمپنی کی دوا مریض کو لکھ کر دینا اور پھر دوا ساز کمپنیوں سے کمیشن یا مذکورہ دیگر مراعات حاصل کرنا جائز ہے بشرطیکہ مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ کیا جاتا ہو۔

(الف) محض کمیشن وصول کرنے کی خاطر ڈاکٹر غیر معیاری و غیر ضروری اور مہنگی ادویات تجویز نہ کرے۔

(ب) کسی دوسری کمپنی کی دواء مریض کیلئے زیادہ مفید سمجھتے ہوئے خاص اس کمپنی ہی کی دواء تجویز نہ کرے۔

(ج) دواء ساز کمپنیاں ڈاکٹر کو دیئے جانے والے کمیشن اور مراعات کا خرچہ ادویات کو مہنگی کر کے وصول نہ کریں۔ کمیشن اور مراعات کی ادائیگی کا خرچہ وصول کرنے کیلئے ادویات کے معیار میں کمی نہ کریں۔ (مأخذہ تبویب ۱۸۶/۳۶،۹۶/۹۷ بتصرف) واللہ سبحانہ اعلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ دواساز کمپنیوں کی طرف سے ڈاکٹر کا سہولیات سے فائدہ حاصل کرنا کیسا ہے؟ ☆

سوال نمبر 21۔ میکٹر فارما پاکستان کی صفِ اوّل کی دوا ساز کمپنیوں میں سے۔ دو سال قبل ادارے نے اپنے "VISION" سازی کے دوران مندرجہ ذیل بنیادی اقدار ادارے پر عائد کرنے پر اتفاق کیا۔ ۱۔ سچائی اور دیانتداری: ۲۔ انصاف: ۳۔ خوش اخلاقی: ۴۔ رزقِ حلال: رزقِ حلال کے حصول کیلئے شریعت کے احکامات کی پابندی اور ادارے کے قوانین کی پابندی اصول ٹھہرائے گئے۔ اور ہر ڈیپارٹمنٹ پر لازم کر دیا گیا کہ اپنے دائرۂ کار میں ان تمام چیزوں کی نشاندہی کریں جس میں شریعہ سے غیر مطابقت کا یقین یا شک ہو اور منصوبہ بندی کے تحت ان تمام کاموں کو شریعہ کے مطابق کیا جائے یا رَدّ کر دیا جائے۔

ادارے کے دو بنیادی ڈیپارٹمنٹ مارکیٹنگ اور فنانس ہیں۔ فنانس میں معاملہ بالکل واضح ہے۔ ہمیں سود ختم کرنا ہے اور ہمیں گورنمنٹ کے Taxes & Duties قانون اور شریعت کے دائرۂ کار میں رہتے ہوئے مکمل ادا کرنے ہیں۔

مارکیٹنگ میں چیزیں اتنی واضح نہیں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس خط کے ذریعہ آپ سے شریعت کی روشنی میں مدد اور مشورہ درکار ہے۔

فارماسیوٹیکل مارکیٹنگ کے بارے میں چند الفاظ: ادویات کی مارکیٹنگ کو Indirect Marketing بھی کہا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر (جو مریض کو دوائی لکھتا ہے) دواساز کمپنی کا کسٹمر ہوتا ہے، لیکن Consumer مریض ہوتا ہے۔ پاکستان میں ۵۰۰ سے زائد دواساز کمپنیاں ہیں، ہزاروں Registered ادویات (۱۳۰۰۰ ہزار سے زائد) اور دواساز کمپنیوں کے ہزاروں کارندے (Salds rep) ڈاکٹر حضرات کو اپنی دوائی لکھوانے پر مأمور ہیں۔ ایک سروے کے مطابق ہر دِن ایک مناسب پریکٹس رکھنے والے ڈاکٹر کو ۲۰ سے زیادہ Sales Rep ملتے ہیں جو کم از کم اپنی تین دوائیاں اس ڈاکٹر کو Promote کرتے ہیں۔ اس صورتِ حال میں ایک ڈاکٹر کے کلینک میں ہونیوالی مارکیٹنگ کی جنگ کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

غرض یہ کہ ڈاکٹر سے دوائیاں لکھوانے کیلئے دواساز کمپنیاں مختلف طور طریقے اپناتی ہیں۔ مثلاً

1۔ Product Literature: دوائی سے متعلق ضروری معلومات Brochure کی شکل میں ڈاکٹر کو دیئے جاتے ہیں۔ Sales Rep ان کی مدد سے ڈاکٹر کو اپنی پروڈکٹ کی خصوصیات سے آگاہ کرتا ہے۔

2۔ Free of Cost Samples: ڈاکٹر کا اعتماد حاصل کرنے کیلئے ڈاکٹر کو اپنی پروڈکٹ کے Samples فراہم کرتے ہیں۔ اس کے استعمال سے ڈاکٹر کو دوائی کی کوالٹی پر اطمینان بھی ہو جاتا ہے اور بعد میں ان Samples کے دینے سے ڈاکٹر کو دوائی یاد بھی رہتی ہے۔

3۔ Gift/Giveaways: ڈاکٹر کی عام استعمال کی چیزیں مثلاً Pens، Pads، Table Clocks، Files، Torches وغیرہ وغیرہ ان تحائف پر کمپنی کے پروڈکٹس کا نام لکھا ہوتا ہے تاکہ ڈاکٹر کو دوائی کا نام یاد رکھنے میں مشکل نہ ہو۔

مندرجہ بالا Activities میں ظاہری طور پر شریعہ سے غیر مطابقت نظر نہیں آتی۔ البتہ یہ ذمہ داری اپنی جگہ برقرار رہتی ہے کہ کمپنی اس بات کا اہتمام کرے کہ جو کچھ میڈیکل لٹریچر میں لکھا

جا رہا ہے، وہ سچ ہے اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ اسی طریقے سے اگر دوائی کے Samples دیئے جا رہے ہیں (چونکہ ان کو قانوناً فروخت نہیں کیا جا سکتا) کہیں ڈاکٹر یا Sales Rep ان کو بیچ تو نہیں رہا، یا اگر عام استعمال کے تحفے دیئے جا رہے ہیں تو ان کی قیمت مناسب ہونی چاہئے نہ کہ یہ کہ انتہائی قیمتی تحائف دیئے جائیں۔

ان Activities کے علاوہ مندرجہ ذیل Marketing Activities ہیں جو موجودہ حالات میں عام رائج ہیں۔ فارما کمپنیاں یہ Services بڑھ چڑھ کر ڈاکٹرز کو Offer کرتی ہیں یا دوسری طرف ڈاکٹرز فارما کمپنیوں سے ان کا بھرپور تقاضا کرتے ہیں۔ معذرت کرنے کی صورت میں ڈاکٹر سے تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔ یعنی اگر تو ڈاکٹر صاحب دوائی لکھ رہے تھے تو لکھنا کم کر دینگے یا بند کر دینگے اور اگر دوائی پہلے یہ نہیں لکھ رہے تھے تو آئندہ بھی نہیں لکھیں گے۔

4۔ Personal Services: کئی ڈاکٹرز دوائی کو لکھنے کے عوض کسی بھی قسم کی چیز کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس میں ڈاکٹر کے گھر یا ذاتی کلینک کے لئے Carpet، Fridge، A/c، فیملی کے ساتھ سیر و تفریح کے اخراجات وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

5۔ Academic Service: ان سے مراد وہ تمام تحائف (Gifts) جن کا تعلق میڈیکل کے علم سے ہو۔ اس میں میڈیکل کی Text Books، مختلف Specialities کے چھپنے والے قومی اور بین الاقوامی ریسرچ Journals وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی ہونیوالی Medical Conferences میں ڈاکٹر حضرات کو Sponsor کرنا۔ اندرونِ ملک کانفرنس میں اخراجات (جس میں ٹکٹ، رجسٹریشن اور رہائش شامل ہے) تقریباً 30,000 روپے فی ڈاکٹر جبکہ غیر ملکی کانفرنس میں ایک لاکھ سے تین لاکھ تک خرچہ آتا ہے۔

6۔ Ward Services: گورنمنٹ ہسپتال مسلسل فنڈز کی کمی کا شکار رہتے ہیں۔ ان حالات میں میڈیکل وارڈز کی مرمت، رنگ و روغن، Patient Beds یا کسی بھی قسم کے آلات، کمپیوٹرز کی ضرورت پڑنے پر فارما کمپنیوں سے تقاضا کیا جاتا ہے۔ جو کمپنیاں Co-operate کرتی ہیں، ان ہی کی دواؤں کو لکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا یہاں یہ ہوتا ہے کہ یہ اخراجات ہماری اپنی ذات پر نہیں کئے جا رہے، ان سے مریضوں کا بھلا ہوتا ہے۔

دو سال سے ہم نے ایک قدم تو یہ اُٹھایا کہ اپنی تمام دوائیاں جن کی قیمتیں زیادہ تھیں، ان دواؤں کی قیمتوں کو جس حد تک ممکن تھا، کم کر دیا۔ اس کے باوجود بھی ڈاکٹرز کے تقاضے اپنی جگہ پر ہیں۔ ایسے

میں شریعت کیا رہنمائی کرتی ہے؟ کیا Academic Service اور Ward Service جائز ہیں کہ ناجائز؟ اور کسی طریقے سے یا کس نیت کے ساتھ کی جائیں تو شرعاً جائز قرار پائیں گی؟

مجھے اس بات کا احساس ہے کہ میری اردو تحریر ضعیف ہے اور اس لئے میں گزارش کرونگا کہ خط پڑھنے کے بعد آپ ضرور کوئی ایسا وقت طے کرلیں جس میں میں آپ سے مل کر اور تفصیل سے ان Marketing Activities کی وضاحت کرسکوں۔

شکریہ! السلام وعلیکم

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں ذکر کردہ Academic Service اور Ward Service پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ان کا تعلق ڈاکٹرز کی ذات سے ہے، اسی طرح یہ اقدامات مریضوں کے علاج میں بھی بہتری پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔ جیسے میڈیکل کی درسی کتابوں (Text Books، بین الاقوامی جرائد، intenational Journals) کا مطالعہ اور میڈیکل کے حوالے سے ملکی وغیر ملکی کانفرنسوں میں شرکت کہ ان سے استفادہ کرکے ڈاکٹر حضرات مریضوں کا علاج زیادہ اچھے انداز میں کرسکتے ہیں۔

اسی طرح Ward Service میں میڈیکل وارڈ کے مطلوبہ سامان کی فراہمی علاج کو کامیاب بنانے میں بہت معاون ہے۔ اس کے علاوہ بعض مرتبہ میڈیکل وارڈ کی مرمت وغیرہ کی بھی کسی حد تک واقعی ضرورت بنانے میں بہت معاون ہے۔ لہٰذا اگر آپ ڈاکٹر حضرات کیلئے مذکورہ خدمات اس نیت سے سرانجام دیں کہ اس میں مریضوں کا بھی فائدہ ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ البتہ اس میں درج ذیل شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

1۔ ان خدمات کی ادائیگی کا بوجھ ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کرکے مریضوں پر نہ ڈالا جائے بلکہ کمپنی کے حاصل شدہ منافع سے یہ خدمات سرانجام دی جائیں۔

2۔ ان خدمات کی ادائیگی کا خرچہ وصول کرنے کیلئے ادویات کے معیار میں کمی نہ کی جائے۔

3۔ یہ خدمات سرانجام دیتے وقت یہ شرط نہ لگائی جائیں کہ ڈاکٹر حضرات ان خدمات کے بدلے اسی کمپنی کی ادویات لکھنے پر مجبور ہونگے، بلکہ انہیں مکمل طور پر آزادی ہو کہ وہ جس دوائی کو مریض کیلئے مفید سمجھیں، وہ لکھ کردیں اور ڈاکٹر حضرات بھی اس کی پابندی کریں کہ کسی دوسری کمپنی کی ادویات مریض کیلئے زیادہ مفید سمجھتے ہوئے خاص اسی کمپنی کی ادویات تجویز نہ کریں۔

4۔ محض ان خدمات کے حصول کیلئے ڈاکٹر اسی کمپنی کی غیر ضروری، غیر معیاری اور مہنگی ادویات تجویز نہ کریں، بلکہ اس کمپنی کی ادویات صرف اس وقت لکھیں جب ان کے فہم و تجربہ کی روشنی میں ادویات کا استعمال زیادہ مفید ہو۔ نیز بلا وجہ ضرورت سے زائد ادویات لکھ کر نہ دی جائیں۔

ان شرائط کے علاوہ **Ward Service** کے سلسلے میں بہتر یہ ہے کہ ڈاکٹر کے کسی مطالبے کے بغیر کمپنی کے افراد خود جا کر وارڈ کا معائنہ کریں اور پھر اس کے لئے مناسب خدمات سرانجام دیں۔ واضح ہو کہ یہ ساری تفصیلات **Academic Services** اور **Ward Service** کے متعلق ہیں۔ جہاں تک ذاتی خدمات (**Personal Services**) کا تعلق ہے، تو ڈاکٹر حضرات کی طرف سے ان کا تقاضا کرنا کسی طرح جائز نہیں اور ان کے تقاضے کی وجہ سے میڈیکل کمپنی کیلئے بھی ان کو مذکورہ خدمات مہیا کرنا جائز نہیں۔ اس سے بچنا لازم اور ضروری ہے، کیونکہ یہ رشوت میں داخل ہے، جس کا لینا دینا حرام ہے۔

لیکن اگر ڈاکٹر حضرات کی طرف سے کسی بھی قسم کے (صراحتاً یا اشارتاً) تقاضے بغیر کمپنی اپنی طرف سے کوئی خدمت کر دے اور اس میں درج بالا تمام شرائط پائی جاتی ہیں تو اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، لیکن آج کل **Personal Service** کے معاملات میں ان شرائط کی پابندی کرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے، اس لئے ان خدمات کے سرانجام دینے سے بچنا بہر حال بہتر ہے۔...... واللہ تعالیٰ اعلم:

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمِ طب حاصل کرنے کی اہمیت اور ضرورت

چند احادیث و آثار سے ثابت ہے

سوال نمبر 22۔ کیا طب کا علم حاصل کرنے کی ترغیب قرآن و حدیث میں آئی ہے؟

جواب: کچھ احادیث اور آثار ایسے ملتے ہیں جن سے علمِ طب کی اہمیت اور ضرورت معلوم ہوتی ہے۔

وفی المشکوٰۃ: ۳۸۷/۲: وعن جابرؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم : لکل داء الدواء برأ باذن اللّٰہ.

وفیه ایضاً: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم : لا تعذبوا صبیانکم بالغمز من العذرۃ وعلیکم بالقسک، متفق علیه.

وفیه ایضاً: بعث رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم الٰی ابی ابن کعب طبیباً فقطع منه عرقا ثم کراہ علیه. رواہ مسلم.

وفی الطب من الکتاب والسنة: ۱۹۱: عن مجاهد قال سعد: مرضت فاتانی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال: انک رجل مفؤد فأت الحارث بن کلدۃ من ثقیف فانه رجل یتطبّب وفیه ایضاً: ۱۸۰: قال الشافعیؒ: لا اعلم علماً بعد الحلال والحرام أنبل من الطب الخ وقال البقراط وغیرہ: الطب الهام من اللّٰہ.
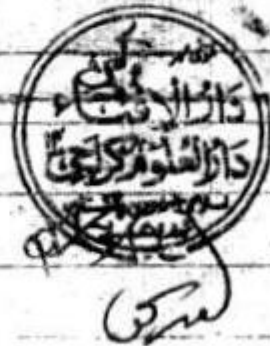
بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

☆علم الابدان کو جائز طریقہ سے حاصل کرنا جائز ہے☆

سوال نمبر 23۔ علم الابدان کا حاصل کرنا کیسا ہے؟

جواب: علم الابدان ایک جائز علم ہے اس کو جائز طریقے سے حاصل کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کی

نافرمانی کے کاموں سے بچتے ہوئے حاصل کرنا شرعاً پسندیدہ اور مطلوب ہے اور اگر کوئی بھی اس کا جاننے والا نہ ہوتو اس کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔(فی ردالمختار ص ۲۲ اج ابیروت)

واما فرض الكفاية من العلم، فهو كل علم لا يستغنى عنه فى قوام امور الدنيا كالطب. وفى احياء العلوم للغز الى (بيان العلم الذى هو فرض كفاية) اما فرض الكفاية فهو علم لا يستغنى عنه فى امور قوام الدنيا كالطب اذ هو منه ضرورى فى حاجة بقاء الابدان وفيه وهذه هى العلوم التى لو خلا البلد عمن يقوم بها حرج اهل. البلد واذا اقام بها واحد كفى وسقط الفرض عن الاخرين وفيه واما ما يعد فضيلة لا فريضة فالتحق فى رقائق الحساب وحقائق الطب وغير ذلك مما يستغنى عنه.

۲۔میڈیکل کالج میں مروّج منکرات اور ناجائز امور سے بچتے ہوئے علم الابدان حاصل کرنا جائز ہے۔

۳۔علم الابدان حاصل کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس علم سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی نیت کرنا چاہئے البتہ منکرات اور ناجائز امور سے بچنا واجب ہے۔(فی البخاری ۲ ج ۱)

انما الاعمال بالنيات وانما لامرى مانوى الحديث، والله تعالىٰ اعلم بالصواب.
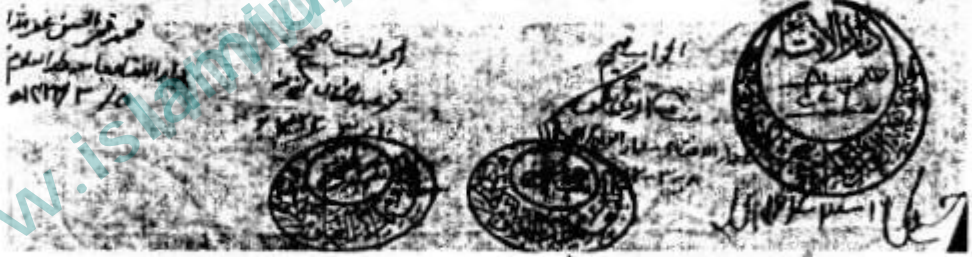
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆مستند ڈاکٹر کیلئے مشورہ فیس لینا جائز ہے۔☆

سوال نمبر 24۔کیا ڈاکٹر مشورہ فیس لے سکتا ہے؟

جواب:اگر ڈاکٹر مستند ہے یعنی فنِ علاج سے باخبر بھی ہے اور کسی مستند طبیب یا ادارہ نے اسے علاج کرنے کی اجازت و اہل قرار دیدیا ہے تو اس کیلئے علاج کرنا اور مشورہ دے کر فیس لینا جائز ہے۔لیکن یہ فیس مریض کی مالی حالت کو مدِّ نظر رکھ کر لینی چاہئے۔مرتب حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرتِ اقدس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ نے ''امداد المفتیین ص ۹۷۶'' میں تحریر فرمایا:''یہ حکیم کی اجرت، جاننے اور تشخیصِ مرض اور تجویزِ نسخہ کی ہے۔اس میں کسی قسم

کی کراہت نہیں ہے۔ بلا شبہ جائز ہے بشرطیکہ حکیم حکیم ہو یعنی کسی حاذق طبیب نے اس کو علاج کرنے کی اجازت دی ہو، ورنہ معالجہ کرنا جائز نہیں"۔

☆ بلاضرورت مریض کو مطمئن کرنے کیلئے انجکشن یا ڈرپ لگانا جائز نہیں ☆

سوال نمبر 25۔ کیا ڈاکٹر مریض کو مطمئن کرنے کیلئے ڈرپ یا انجکشن لگا سکتا ہے؟ جبکہ مریض کو اس کی ضرورت نہ ہو، صرف مریض کے ذہنی اطمینان کیلئے ڈرپ یا انجکشن بعض دفعہ لگانا پڑتا ہے۔

جواب: ڈاکٹر کا مریض کو صرف اس بنیاد پر ڈرپ یا انجکشن لگانا کہ مریض مجھ سے مطمئن ہو اور آئندہ بھی مجھ سے رجوع کرتا رہے، مریض پر بلاضرورت اور بغیر اس کی مرضی کے اضافی بوجھ ڈالنے اور دھوکہ میں داخل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ لیکن اگر ڈرپ طاقت کی ہے اور ڈاکٹر یہ سمجھتا ہے کہ مرض سے جو کمزوری واقع ہوئی یہ ڈرپ یا انجکشن اس کے ازالہ میں معاون ہے یا ڈرپ یا انجکشن سے کچھ ذہنی سکون و آرام میسر آ سکتا ہے جس سے اس کا موجودہ مرض دور ہونے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے یا ڈاکٹر مریض سے صراحۃً یہ کہہ دے کہ بیماری کے ازالے کیلئے تو ڈرپ یا انجکشن کی ضرورت نہیں، تاہم آپ چاہیں تو اسے لگایا جا سکتا ہے۔ پھر مریض اجازت دیدے تو ان صورتوں میں ڈاکٹر کیلئے ڈرپ یا انجکشن لگانے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

☆ ایک مریض کی ذاتی بچی ہوئی ادویات
بلا اِجازت دوسرے مریض کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ☆

سوال نمبر 26۔ کیا ڈاکٹر ایک مریض کی بچی ہوئی ادویات بغیر اس مریض سے اجازت لئے، دوسرے مریض کیلئے استعمال کر سکتا ہے؟

جواب: اگر یہ ادویات مریض کی ملکیت تھیں یعنی خود اس نے اپنے پیسوں سے خریدی تھیں یا سرکاری ہسپتال سے اس کو ملکیۃً دیدی گئی تھیں تو اس کی اجازت کے بغیر دوسرے مریض کو دینا جائز نہیں اور اگر اس کی ملکیت نہیں تھیں تو دوسرے مریض کو بھی یہ دواء استعمال کرائی جا سکتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ڈاکٹر کیلئے غلط میڈیکل سرٹیفکیٹ بنا کر دینا جائز نہیں☆

سوال نمبر 27۔ کیا ڈاکٹر غلط میڈیکل سرٹیفکیٹ یا میڈیکولیگل سرٹیفکیٹ دے سکتا ہے؟ اور اگر نہیں دے سکتا تو اس گناہ کی کیا سزا ہے؟

جواب: کسی ڈاکٹر کا ایسے شخص کو میڈیکل سرٹیفکیٹ یا میڈیکولیگل سرٹیفکیٹ دینا جو اس کا مستحق نہ ہو یا اس سے غلط بیانی سے کام لینا، شرعاً جائز نہیں۔ اس لئے کہ یہ جھوٹ اور دھوکہ ہے جو بڑا گناہ ہے اور قانوناً بھی جرم ہے جس پر حکومت اپنی صوابدید سے کوئی مناسب سزا تجویز کر سکتی ہے۔ شریعت میں اس کو کوئی خاص سزا مقرر نہیں ہے۔ تاہم ایسے شخص کو چاہئے کہ صدقِ دل سے توبہ کرے اور آئندہ اس سے بچنے کا پکا عزم کر لے۔ واللہ اعلم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ڈاکٹر مریض کی جان بچانے کیلئے نماز قضاء کر سکتا ہے☆

سوال نمبر 28۔ اگر مریض کی حالت کافی خراب ہو اور ڈاکٹر کا وہاں یعنی مریض کے پاس ہونا ضروری ہو تو کیا ڈاکٹر اس صورت میں نماز قضا کر سکتا ہے تا کہ مریض کی جان بچ جائے۔

جواب: اگر مریض کی حالت خراب ہو اور مریض کی جان کو خطرہ ہو تو اس صورت میں ڈاکٹر مریض کی جان بچانے کی خاطر نماز قضا کر سکتا ہے۔

۲/۶۲ فی الدر ومن العذر العدو فی الرد لجواز تأخیر الوقتیه عن وقتها وخوف القابلة موت الولد لانه علیه الصلاة والسلام أخرها یوم الخندق ۳۰۳/۱ فی حاشیة الطحطاوی (قوله وخوف القابلة موت الولد) اما اذا ظنت ذلک یجب علیها التأخیر ابو السعود فی الشرح المذکور.

☆وارڈ میں ڈیوٹی کے دوران ڈاکٹر نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے جاسکتا ہے☆

سوال نمبر 29۔ جب کسی ڈاکٹر کی وارڈ میں ڈیوٹی ہوتو کیا وہ ڈاکٹر مسجد میں نماز باجماعت کیلئے جاسکتا ہے؟ اس میں مختلف صورتیں ہیں۔(۱) وارڈ میں کوئی اور ڈاکٹر نہ ہو۔(۲) وارڈ میں اور ڈاکٹر موجود ہوں۔(۳) وارڈ میں کوئی اور ڈاکٹر نہ ہو اور سب مریضوں کی حالت صحیح ہو۔

جواب: وارڈ میں ڈیوٹی کے دوران ڈاکٹر نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے جاسکتا ہے اور اگر وارڈ میں کوئی ڈاکٹر نہ ہو اور مریض کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو نماز جماعت سے مؤخر کر کے پڑھ لیں۔ بصورتِ دیگر جب وارڈ میں دوسرے ڈاکٹر ہوں تو اس صورت میں نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے مسجد میں جایا جاسکتا ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب مسجد میں فرائض پر اکتفاء کریں اور سنتیں نفلیں وارڈ میں آکر ادا کریں جبکہ مریضوں کو ان کی ضرورت ہو۔

۱/۸۳ فی الهندیه: والصحیح انها تسقط بالمطور والطیف ...... او کان قیما مریض.

۲/۷۰ فی الدر: ولیس للخاص ان یعمل لغیره ولو عمل نقص من اجرته بقدر ما عمل فتاوی النوازل وفی الشامیة (قوله ولیس للخاص أن یعمل لغیره) بل ولا أن یصلی النافلة: قال فی التاتار خانیه: وفی فتاوی الفضلی واذا استأجر رجلا یوما یعمل کذا فعلیه ان یعمل ذلک العمل الی تمام المدة ولا یشغل بشیئ آخر سوی المکتوبة وفی فتاویٰ سمرقند: وقد قال بعض مشایخنا له ان یؤدی السنة ایضا: واتفقوا انه لا یؤدی نفلا وعلیه الفتویٰ.

☆مریض سے نماز کن صورتوں میں ساقط ہوتی ہے؟☆

سوال نمبر 30۔ کن صورتوں میں مریض پر نماز ساقط ہو جاتی ہے؟

جواب: بیمار شخص جب کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھے بیٹھے رکوع وسجدہ سمیت نماز پڑھے اور اگر رکوع وسجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ تو بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے اشارے سے نماز پڑھے اور اگر بیٹھے بیٹھے بھی نماز ادا کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو چت لیٹ کر گھٹنے کھڑے رکھے یا قبلہ کی طرف رخ کر کے کروٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے تکیہ رکھ کر پھر سر کے اشارے سے رکوع وسجدہ کر کے نماز پڑھے۔ اور اگر سر کے اشارے کی بھی طاقت نہ ہو تو نماز مؤخر ہو جائیگی۔ پھر اگر پانچ نمازوں

تک یہی حالت رہے اور ٹھیک ہو جائے تو قضاء پڑھنا واجب ہے اور اگر اس حال میں انتقال ہو جائے تو قضا ضروری نہیں اور فدیہ کی وصیت بھی واجب نہیں اور اگر پانچ نمازوں سے زیادہ یہی حالت رہے تو قضانہیں ہے معاف ہے۔ اسی طرح اگر پانچ نمازوں کے وقت سے زائد مجنون یا بے ہوش رہے تب بھی ان اوقات کی نمازوں کی قضاء اور فدیہ نہیں ہے وہ معاف ہیں۔

اذا تعذر على المريض كل القيام صلى قاعد ابركوع وسجود الركوع والسجود صلى قاعدا بالايماء مستلقيا او على جنبه الاول اولىٰ ويجعل تحت راسه وسادة ليصير وجهه وجهة الى القبله وان تعذر الايماء وأخرت عنه مادام يفهم الخطاب نور الايضاع ملخصا ۱۰۲

۱۰۳ اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد كذا فى الهدايه ولو قدر على القيام متكئاً الصحيح انه يصلى قائما متكئاً ولا يجزيه غير ذالک وكذا كل لو قدر على ان يعتمد على عصا أو على خادم له فانه يقوم ويتكى كذا فى التبيين ثم اذا صلى المريض قاعدا كيف يقعد الاصح أن يقعد كيف يتيسر عليه هكذا فى السراج وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر يصلى قاعدا بايماء وان تعذر القعود او مأ بالركوع والسجود وان اضطجع على جنبه ووجهه الى القبله واومأ جاز والاول اولىٰ كذا فى الكافى وان لم يستطع على جنبه الايمن فعلىٰ الايسر كذا فى السراج ووجهه الى القبله كذا فى القنيه واذا عجز المريض عن الايماء بالرأس فى ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الايماء بالعينين والجاجبين ان زاد عجزه على يوم وليلة لا يلزمه القضاء وان كان دون ذلک يلزمه كما فى الاغماء وهو الاصح وان مات من ذلک المرض لا شئ عليه ولا يلزمه فدية كذا فى المحيط هنديه ملخصاص ۱۳۲ ص ۱۳۷

ومن جن او اغمى عليه خمس صلوٰت قضى ولو اكثر لا (نور الايضاح ص ۱۰۳ ج) من تعذر عليه القيام أى كله لمرض او وجد

لقيمه ألحا شديدا صلى قاعدا ولو مستندا الى وسادة او انسان كيف يشاء لان المرض اسقط عنه الاركان وقال زفر كالمتشهد قيل وبه يفتى بركوع وسجود وان قدر على بعض القيام ولو متكئاً على عصا او حائط قام وان تعذر الاالقيام اومأ قاعدا وافضل من الايماء قائما لقربه من الارض ويجعل سجود اخفض من ركوعه ولا يرفع الى وجه شيأ يسجد عليه فان فعل وهو يخفض براسه بسجود اكثر من ركوعه صح والا لا وان تعذر القعود او مأ مستلقيا على ظهره ورجلاه نحو القبله غير انه ينصب ركبتيه لكراهته مد الرجل الى القبله ويرفع راسه يسيرا ليصير وجهه اليها والاول افضل وان تعذر الايماء براسه وكثرت الفوائت بان زادت على يوم وليلة سقط القضاء عنه وعليه الفتوى الدرا المختار ص ۹۵/٦ ملخصا ۲/۹۹

☆ڈاکٹر کا ڈیوٹی کے دوران دینی کام کرنا کیسا ہے؟☆

سوال نمبر 31۔ کیا ڈاکٹر ڈیوٹی کے دوران دین کا کوئی کام کرسکتا ہے؟

جواب: گورنمنٹ کا ملازم شرعاً گورنمنٹ کا اجیر خاص ہے اور اجیر خاص کے لئے اصول یہ ہے کہ وہ اوقات ملازمت میں ملازمت کے منافی کوئی دوسرا کام نہیں کرسکتا البتہ اگر ڈیوٹی کے دوران وقت کو فارغ پائیں اور اس میں ملازمت اور مریضوں کے حق میں کوئی حرج نہ ہو تو اس وقت دین کا کوئی کام مناجات، دعا، ذکر، تلاوت وغیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔

٦/.٧ في الدر المختار وليس للخاص أن يعمل لغيره ولو عمل نقص من اجرته بقدر ما عمل وفي الشامية (قوله ولو عمل نقص من اجرته الخ) قال في التاتار خانيه نجار استؤجر الى الليل فعمل لاخر دواة بدرهم وهو يعلم فهو اثم وان لم يعلم فلا شئ عليه وينقص من اجر النجار بقدر ما عمل في الدواة.

٨/٧٩ في البحر الرائق: وحكم أجير الواحد انه امين في قولهم جميعا حتى ان ما هلک من عمله لا ضمان عليه فيه الا اذا خالف فيه والخلاف ان يامره بعمل فيعمل غيره فيضمن ماتو لدمنه حينئذ

هكذا في شرح الطحاوي وسمي الاجير خاصا ووحده لانه يختص بالواحد وليس له ان يعمل لغيره ولان منافعه صارت مستحقة لغيره والاجر مقابل بها فيستحقهٗ ما لم يمنع مانع من العمل كالمرض والمطر ونحو ذلک مما يمنع التمكن.

☆ڈاکٹر کیلئے چھٹی لیکر جہاد یا تبلیغ کیلئے جانا جائز ہے☆

سوال نمبر 32۔کیا ڈاکٹر چھٹیاں لے کر یا کر کے جہاد کیلئے یا تبلیغی جماعت کے ساتھ جا سکتا ہے۔اس میں دو صورتیں ہیں۔(الف) پیچھے مریضوں کا حرج نہ ہو۔(ب) مریضوں کا حرج ہو اور انہیں پریشانی اٹھانی پڑی ہے۔ڈاکٹر کا اپنے ایمان کو بنانے کیلئے اللہ کے راستے میں جانا ضروری ہے۔اگر وہ نہیں جاتا تو گندے ماحول کے اثرات کی وجہ سے نمازیں تک چھوڑ بیٹھتا ہے۔

جواب: اگر قانونی طور پر آپ کی چھٹی منظور ہوتی ہے تو چھٹی کے ان ایام میں آپ کوئی کام کر سکتے ہیں چاہے اصلاح نفس، جہاد، تبلیغ وغیرہ سے متعلق ہو چاہے کوئی اور کام ہو اور تعطیلات کے دوران چونکہ ملازم اپنے ذمہ سپرد کردہ کام کا پابند نہیں ہوتا، لہٰذا اگر اس فارغ وقت کو اپنے کسی بھی کام میں لگائے تو اس کی شرعاً گنجائش ہے بشرطیکہ آپ کے اور گورنمنٹ کے درمیان طے شدہ معاہدہ کی خلاف ورزی لازم نہ آئے۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ڈاکٹر کا غیر مسلم این جی او کے فلاحی ہسپتال میں ملازمت کرنا جائز ہے☆

ایک مسئلہ ذہن میں آیا جس کے متعلق علمائے کرام سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

عیسائیوں نے اپنے دین کی تبلیغ کے لئے پوری دنیا میں فلاحی اداروں کا ایک جال بنایا ہوا

ہے ان اداروں میں اور اسی طرح کے ادارے مثلاً این جی او، فلاحی ہسپتال، ڈسپنسریاں، سکول وکالج وغیرہ شامل ہیں۔ ان اداروں کا اصل مقصد اپنے دین کا فروغ ہے۔ ان اداروں کو فنڈ وغیرہ بھی بیرونی ممالک سے ہی ملتا ہے۔

سوال نمبر 33۔ کیا؟ ان اداروں میں ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے کام کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص ان اداروں میں بحیثیت ڈاکٹر ملازمت کرتا ہے اور اس کا کام صرف مریضوں کا علاج کرنا ہے تو اس کی یہ ملازمت فی نفسہ جائز ہے اس سے حاصل ہونے والی آمدنی حلال ہے لیکن اگر یہ ادارہ والے اپنے ہسپتال میں بلاواسطہ طور پر عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں اس صورت میں مذکورہ ڈاکٹر کیلئے یہاں ملازمت کرنا بہتر نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک طرح سے ان سے تعاون ہے اسے چاہئے کہ دوسری مناسب ملازمت تلاش کرے اور جیسے ہی کوئی مناسب ملازمت مل جائے تو یہ ملازمت چھوڑ دے۔

☆ مریض کیلئے غیر مسلم این جی او کے فلاحی ہسپتال سے علاج ☆

سوال نمبر 34۔ کیا ان اداروں میں علاج معالجہ جائز ہے؟ (جبکہ نزدیک کوئی اچھا ہسپتال موجود نہ ہو)، ان ہسپتالوں میں زیادہ تر عملہ عیسائی ہے اور زچگی وغیرہ کے معاملات عیسائی عورتیں ہی سنبھالتی ہیں (جبکہ مسلمانوں کے ہسپتالوں میں مرد حضرات یہ کام انجام دیتے ہیں)۔ ایسی صورت میں حاملہ خاتون کو کس جگہ لے جانا بہتر ہے؟

جواب: ان اداروں کے قائم کردہ ہسپتالوں میں علاج کرانے کا حکم یہ کہ عام حالات میں ان ہسپتالوں میں علاج کرانے سے بچنا چاہئے البتہ اگر شدید مجبوری ہو مثلاً قریب میں اس ہسپتال کے علاوہ کوئی دوسرا ہسپتال نہ ہو یا ہو تو لیکن اس میں اچھے ماہر ڈاکٹر نہ ہوں یا وہ صورت ہو جو آپ نے سوال میں لکھی ہے کہ ان کے ہسپتال میں ڈلیوری کا کیس عورت کرتی ہے اور دوسرے ہسپتال میں ڈلیوری کا کیس مرد کرتا ہے تو ایسی صورت میں ان اداروں کے قائم کردہ ہسپتال میں علاج کرانا جائز ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ہومیو پیتھک ڈاکٹر کا قانونی اجازت کے بغیر ایلو پیتھک پریکٹس کرنا جائز نہیں☆

سوال نمبر 35۔ ایک شخص کو ہومیو پیتھک کی پریکٹس کی اجازت ہے اور اس کو حکومت کی طرف سے ایلو پیتھک کی پریکٹس کرنے کی اجازت نہیں ہے لیکن یہ شخص ہومیو پیتھک کی سند کی آڑ میں ایلو پیتھی کی پریکٹس بھی کرتا ہے کیا اس کا یہ فعل جائز ہے۔

سوال نمبر 36۔ بہت سے لوگوں کو حکومت کی طرف سے پریکٹس کرنے کی اجازت نہیں ہے لیکن یہ لوگ ڈاکٹری کی پریکٹس کرتے ہیں کیا اس کا فعل جائز ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی حلال ہے۔

جواب: (35,36) بغیر سند کے پریکٹس کرنا یا ہومیو پیتھک کی سند پر ایلو پیتھی کی پریکٹس کرنا جائز نہیں اس لئے کہ ان دونوں صورتوں میں قانون کی خلاف ورزی لازم آتی ہے جو نا جائز ہے، البتہ اگر کوئی ایلو پیتھی یا کسی دوسرے طریقہ سے علاج کرنا صحیح طور سے جانتا ہو اس کے مطابق واقعۃً صحیح علاج کرتا ہو تو ایسے علاج سے حاصل شدہ آمدنی حلال ہے لیکن قانون کی خلاف ورزی کا گناہ پھر بھی ہوگا جس سے اس کو بچنا چاہئے اور اگر وہ صحیح طور سے علاج کرنا ہی نہیں جانتا اور اس کے مطابق صحیح علاج نہیں کرتا تو اس کی آمدنی حلال نہ ہوگی اور قانون کی خلاف ورزی کے گناہ کے علاوہ لوگوں کو ڈاکٹر ہونے کا دھوکہ دینے یا کام میں کوتاہی رہنے کا گناہ بھی ہوگا جس سے اس کو بچنا لازم ہے (ماخذہ تبویب ۱۰۰/۱۰۳و۵/۷/۴۲۶)

فی الدر المختار بل یمنع مفت ماجن یعلم الحیل الباطلۃ کتعلیم الردۃ لتبین من زوجھا ولتسقط عنھا الزکاۃ وطبیب جاھل.

وفی رد المختار: بان یسقیم دواء مھلکا واذا قوی علیھم لا یقدر علی ازالۃ ضررہ (۲/۷/۱۴۲) واللہ اعلم.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆حکومت کی مقرر کردہ پرچی فیس سے زیادہ رقم لینا درست نہیں☆

سوال نمبر 37۔ بنیادی مرکز صحت کی مختلف ضروریات ہوتی ہیں مثلاً ادویات، پانی اور ٹیوب لائٹیں وغیرہ وغیرہ اور حکومت یہ اشیاء فراہم کرنے کے لئے ٹال مٹول کرتی رہتی ہے تو کیا ڈاکٹر زپرچی فیس دوروپے سے بڑھا کر پانچ روپے لے سکتا ہے اور زائد رقم کو بنیادی مرکز صحت کی مذکورہ بالا ضروریات پر لگا دے اس کا یہ فعل جائز ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں ڈاکٹر کے لئے پرچی فیس دوروپیہ سے زیادہ لینا درست نہیں البتہ اگر کوئی مریض اپنی خوشی سے بطور عطیہ کچھ رقم اس مد میں دے تو اس کو لینا اور احتیاط سے ان ضروریات میں استعمال کرنا درست ہے تاہم ضروریات کی چیزیں حکومت سے قانونی طور پر حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

☆حکومت کی اجازت کے بغیر ڈاکٹر کا ہسپتال کی بجلی کو اپنی رہائش کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں☆

سوال نمبر 38۔ ڈاکٹر کی سرکاری رہائش ہسپتال کے بالکل قریب ہے اور اس کے سرکاری رہائش پر بجلی نہیں ہے اور نہ گورنمنٹ اس کو بجلی لگا کر دیتی ہے۔ گورنمنٹ ٹال مٹول کرتی رہتی ہے تو کیا ڈاکٹر ہسپتال سے بجلی لے سکتا ہے اور بل کی رقم انداز ے سے ہسپتال کی ضروریات پر لگا دے کیا یہ شرعاً جائز ہے؟

جواب: حکومت کی اجازت کے بغیر سرکاری ہسپتال کی بجلی ڈاکٹر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر لے جانا جائز نہیں۔

فی القرآن المجید: یا ایھا الذین امنوا اطیعو اللہ وأطیعوا الرسول وأولی الامر منکم ...... الآیة. سورة النساء

فی التفسیر المظھری عن أبی ھریرةؓ قال: ھم الامراء وفی الفظ ھم امراء السرایا ھذا لفظ عام یشتمل الملوک وامراء الاحصار والقضات وامراء السرایا والجیوش. (۲/۱۵۱ واللہ تعالی اعلم).

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ پانی کے استعمال سے بیماری کے بڑھنے کا خطرہ ہو تو تیمم کر سکتا ہے ☆

سوال نمبر 39۔ کیا بخار کی حالت میں مریض تیمم کر سکتا ہے؟

جواب: اگر پانی کے استعمال سے مرض کے بڑھ جانے کا غالب گمان ہو تو مریض تیمم کر سکتا ہے۔

☆ ایسا مریض جو خود وضو و غسل نہ کر سکتا ہو نہ ہی اس کی مدد کرنیوالا کوئی ہو تو تیمم کر سکتا ہے ☆

سوال نمبر 40۔ بعض مریضوں کیلئے پانی نقصان دہ نہیں ہوتا لیکن وضو کرنے یا غسل کرنے کی ان کے اندر ہمت نہیں ہوتی، جیسے دل کے مریض۔ تو کیا ایسی صورت میں تیمم کرنا جائز ہے۔

جواب: اگر ایسا شخص جسے خود وضوء یا غسل کرنا مشکل ہو جیسے دل کا مریض وغیرہ، لیکن کسی دوسرے شخص سے مدد لے سکتا ہو اور وہ دوسرا شخص با آسانی اس کی مدد کر دیتا ہو تو ایسی صورت میں اس شخص کیلئے تیمم کرنا درست نہیں۔ لیکن اگر ایسا کوئی مدد کرنے والا موجود نہ ہو تو اس کیلئے تیمم جائز ہوگا۔

☆ غسل کا تیمم وضوء کیلئے کافی ہوگا ☆

سوال نمبر 41۔ کیا اگر غسل کیلئے تیمم کیا تو وضو بھی ہو جائے گا۔

جواب: غسل کا تیمم وضوء کیلئے بھی کافی ہوگا۔

☆ پینٹ والی دیوار پر اگر گرد وغبار ہو تو تیمم کرنا جائز ہے ☆

سوال نمبر 42۔ کیا اگر دیوار پر پینٹ ہوا ہو تو اس پر تیمم ہو جائے گا؟

جواب: اگر دیوار پر پینٹ کیا ہوا ہو تو اس پر تیمم کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر ایسی دیوار پر گرد و غبار لگا ہوا ہو تو اس پر تیمم کرنا درست ہے۔

☆ پکی اینٹ یا سیمنٹ پر تیمم جائز ہے ☆

سوال نمبر 43۔ کیا پکی اینٹ یا سیمنٹ پر تیمم ہو جاتا ہے؟

جواب: پکی اینٹ یا سیمنٹ پر تیمم ہو جاتا ہے۔

وفي الهندية: ۱/۲۸: ولو كان يجد الماء الا أنه مريض يخاف ان استعمل المآء اشتد مرضه او أبطأ. برئهٔ يتيممّ //// فان وجد خادماً او يستأجر به أجيراً أو عنده من لو استعان به اعانه فعلى ظاهر المذهب انه لا يتيمم لانه قدر كذا في فتح القدير، ويعرف الخوف إمّا بغلبة الظن عن امارة أو تجربة أو أخبار طبيب حاذق مسلم غير

ظاهر الفسق. وفي الشامية: ۱/۲۴۸: قال في الوقاية: اذا كان به حدثان كالجنابة وحدث يوجب الوضوء ينبغي ان ينوى عنهما فان نوى عن احدهما لا يقع عن الآخر، لكن يكفي تيممٌ واحد عنهما.

وفي الهندية: ۱/۲۷: فيجوز التيمم بالتراب والرمل //// وبالآجر المشوى وهو صحيح كذا في البحر وهو ظاهر الرواية ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد. وفي الهندية: ۱/۵۳: ويجوز التيمم عند ابي حنيفة ومحمد رحمهما، بكل ما كان من جنس الارض كاتراب والرمل والحجر والجص الخ وكذا يجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد. والله سبحانه تعالىٰ اعلم.

محمد عامر عفي عنه دار الافتاء جامعه دار العلوم كراچى نمبر ۱۴.

بسم الله الرحمٰن الرحيم

☆جس مریض کو پیشاب کی نالی لگی ہو وہ نماز کیسے پڑھے؟☆

سوال نمبر 44۔ (الف) جس مریض کو پیشاب کی نالی لگی ہو وہ نماز کیسے پڑھے۔ پیشاب والی نالی کے ذریعے پیشاب مثانہ سے بیگ میں آتا رہتا ہے جیسے بنتا ہے فوراً بیگ میں آ جاتا ہے اس پر مریض کا کوئی کنٹرول نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح۔

(ب) بعض مریض کی چھوٹی آنت (ILostomy) یا بڑی آنت (Clostomy) کو پیٹ پر جوڑ دیتے ہیں اور اس کے ساتھ بیگ لگا دیتے ہیں مقصد والے راستے کو عارضی طور پر اور

بعض صورتوں میں مکمل طور بند کرنا پڑتا ہے۔ اس صورت میں جو گندگی بنتی ہے اس میں بھی مریض کا کوئی کنٹرول نہیں ہوتا ہے اسی طرح وہ بیگ میں آجاتی ہے۔

(ج) بعض دفعہ مریض کے سینے میں ٹیوب ڈالی جاتی ہے اسمیں سے بھی پانی نکلتا رہتا ہے۔

ان ساری مذکورہ صورتوں میں مریض کے لئے وضواور نماز کے کیا احکامات ہوں گے؟

جواب: (الف، ب) پہلے اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر مریض کا مذکورہ عذر اتنے وقت بھی منقطع نہیں ہوتا کہ وضوء کر کے نماز پڑھ سکے اور اسی حالت میں نماز کا ایک کامل وقت گذر جائے تو ایسا شخص شرعاً معذور ہے اور ایسے شخص کے وضوء اور نماز کے بارے میں حکم یہ ہے کہ ایسا شخص ایک نماز کے وقت میں ایک مرتبہ وضوء کرلے پھر اس وضوء سے اس وقت میں جتنی چاہے فرض اور نفل نمازیں ادا کرسکتا ہے پھر وقت ختم ہونے سے وضوء بھی ختم ہو جائیگا پھر دوسرے وقت کے لئے اس شخص کو دوبارہ وضوء کرنا ہوگا۔

البتہ اس معذوری کے حکم کے باقی رہنے کی شرط یہ ہے کہ مذکورہ عذر آئندہ نماز کے وقتوں میں ہر وقت میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور پایا جائے اور اگر نماز کا ایک کامل وقت ایسا گزر گیا کہ اس میں ایک مرتبہ بھی مذکورہ عذر نہ پایا گیا تو اس وقت معذور کا حکم ایسے شخص سے ختم ہو جائیگا پھر دوبارہ شرعی معذور بننے کیلئے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق عذر کا پایا جانا ضروری ہے۔

جواب: (ج) تیسری صورت واضح نہیں کہ سینہ سے نکلنے والا پانی کیسا ہے؟ اور کس جگہ سے نکل رہا ہے؟ کسی زخم وغیرہ سے تو نہیں نکل رہا؟ وضاحت کر کے جواب معلوم کرلیں۔

وفی الدر المختار ۱/۳۰۵: وصاحب عذر من به سلس بول لا يمكن إمساكه او استطلاق بطن أو انفلات ريح أو استحضاة أو بعينه رمد أو عمش أو غرب وكذا كل ما يخرج بوجع ولو من اذن وثدى سردة ان استوعب عذره تمام وقت صلوة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمنا يتوضا أو يصلى فيه خاليا عن الحدث ولو حكما لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم.

وفي الهنديه: ۱/۴۰: شرط ثبوت العذر ابتداء ان يستوعب استمرار وقت الصلوٰة كاملاً ...... شرط بقائه ان لا يمضى عليه وقت فرض الا والحدث الذى ابتلى به يوجد فيه ...... والله سبحانه تعالىٰ اعلم.
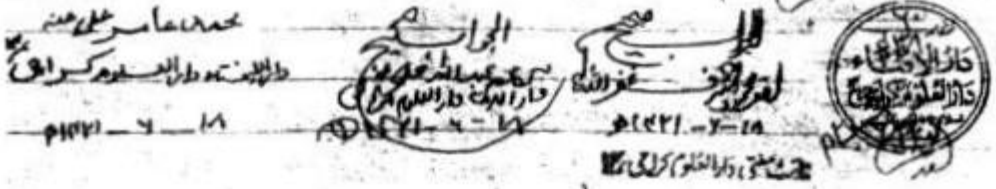
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆نالی والے مریض کا جو ناپاک پانی منہ یا جسم کے کسی بھی حصہ سے خارج ہو، وہ ناقضِ وضو ہے☆

سوال نمبر 45۔ Pleural Fluid اس پانی کو کہتے ہیں جو پھیپھڑے اور چھاتی کے درمیانی خلاء میں بھر جاتے ہیں اس کی وجہ مختلف بیماریاں ہوتی ہیں۔ یہ پانی دو قسم کا ہوتا ہے ایک زردی مائل اور دوسرا سرخی مائل ہوتا ہے جو سرخی مائل ہوتا ہے اس میں خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ Ascitic Fluid اس پانی کو کہتے ہیں جو پیٹ میں پڑ جاتا ہے یہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے ایک زردی مائل اور دوسرا سرخی مائل ہوتا ہے۔ سرخی مائل پانی میں خون کی آمیزش ہوتی ہے۔

(الف) کیا Pleural Fluid پاک ہے۔

(ب) کیا Pleural Fluid نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

(ج) کیا Pleural Fluid سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(د) کیا زردی مائل اور سرخی مائل Pleural Fluid دونوں کے لئے ایک احکامات ہیں۔

(ہ) کیا Ascitic Fluid کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

(و) کیا Ascitic Fluid پاک ہے۔

(ز) کیا Ascitic Fluid سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(ح) کیا زردی مائل اور سرخی مائل Ascitic Flyid دونوں کیلئے ایک ہی احکامات ہیں۔

(ط) کیا پھیپھڑوں اور چھاتی کے درمیانی خلاء میں دوائی ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔

(ی) اگر بلغم کے ساتھ خون کی آمیزش ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ والسلام! ڈاکٹر طیب

الجواب

جن پانیوں کے بارے میں آپ نے تفصیل لکھی ہے۔ چونکہ آپ نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ پانی کس راستے سے خارج ہوتے ہیں؟ آیا پیشاب پاخانے کے راستے سے خارج ہوتے ہیں یا منہ سے خارج ہوتے ہیں یا جسم کے کسی اور حصے مثلاً زخم وغیرہ کے رستے سے یا جسم کے اندر ہی رہتے ہیں، لہٰذا ان سب کے بارے میں اُصولی جواب سمجھ لیں کہ اس قسم کے پانی جب تک جسم

کے اندر موجود ہوں تو وضوء وغیرہ کے لئے ناقص نہیں ہیں لیکن اگر پیشاب پاخانہ جگہ سے نکل جائیں یا جسم کے کسی اور حصہ سے خارج ہو کر اپنی جگہ سے بہہ جائیں تو وضو ٹوٹ جائے گا اور بلغم کا حکم یہ ہے کہ صرف بلغم سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر بلغم کے ساتھ خون آئے تو خون اگر بلغم پر غالب ہو تو وضوء ٹوٹ جائے گا اور اگر بلغم غالب ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

فی الدر المختار: (وینقضه خروج) کل شئ (نجس) بالفتح بکسر (منه) ای من المتوفی الحیٔ معتادا او لامن السبلین او لا الی ما یطهر ثم المراد بالخروج من السبیلین مجرد الظهور وفی غیرها عین السیلان ولو بالقوّة الخ.

فی الشامیة: (قوله کل خارج) لعلّ فائدة التعمیم من اوّل الامر لئلاّ یتوهم اختصاص النجس بالمعتاد أو الکثیر تامل (ص ۱۳۴/ج ۱)

لا ینقضه قیئی من (بلغم) علی المعتمد (أصلاً) الاّ المخلوط بطعام فیعتبر الغالب ولو استویا فکل علیحدة (و) ینقضه (دم) مائع من جوف أوفم (غلب علی بزاق) حکماً للغالب (أو ساواه) احتیاطاً (لا) ینقضه قیئی من (بلغم) علی المعتمد (أصلاً) الاّ المخلوط بطعام فیعتبر الغالب ولو استویا فکل علیحدة (و) (و) ینقضهٗ (دم) مائع من جوف أو فم (غلب علی بذاق) حکماً للغالب (أو ساواه) احتیاطاً (لا) ینقضهٗ (المغلوب بالبزاق. (۱۳۸/ج ۱)

نیز واضح ہو کہ ان اشیاء کے خارج ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر کسی نے زبردستی خود منہ بھر کر قے کی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا جبکہ قے بلغم کی نہ ہو۔

فی الهندیة: اذاقاء او استقاء ملء الضم أو دونه عاد بنفسه أو اعاد او خرج فلا فطر علی الأصح الاّ فی الاعادة والاستقاء بشرط ملٔ الفم هکذا فی النهر الفائق هذا کله اذا کان القیئ طعاماً او ماءً أو مرة فانکان بلغماً فغیر مفسد للصوم الخ (۲۰۴/ج ۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆وریدی اور گوشت میں انجکشن لگانے سے وضوء ٹوٹنے کا حکم☆

سوال نمبر 46۔ کیا وریدی انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال نمبر 47۔ کیا گوشت میں انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب: (46,47) چونکہ وریدی انجکشن میں اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ آیا سوئی رگ میں لگی ہے یا نہیں، پہلے تھوڑا سا خون انجکشن میں کھینچا جاتا ہے اس کے بعد انجکشن لگایا جاتا ہے اس لئے ایسا وریدی انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

البتہ جس وریدی انجکشن سے وضو میں خون بالکل نہ کھنچا جائے بغیر کھنچے رگ میں لگا دیا جائے تو اس انجکشن سے وضو نہیں ٹوٹے گا اسی طرح جو انجکشن گوشت میں لگایا جاتا ہے اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ماخذہ احسن الفتاویٰ ۲۲۳)

وفی الهندية: ذكر محمدؒ فی الاصل اذا خرج من الجرح دم قليل ثم خرج ايضاً ومسحه فان كان الدم بحال لو ترک ما قد مسح منه سال، انتقض وضوئه وان كان لا يسيل لا ينتقض وضوئه. ١/١١.

وفيه ايضاً: (ومنها) ما يخرج من غير السبيلين ويسيل الى ما يظهر من الدم والقيح والصديد والماء لعلة وحد السيلان ان يعلو عن رأس الجرح (١ ص ١٠) وفی خلاصة الفتاوی: وان كرج من قرح به دم أو صديد أو قيح فسال عن رأس الجرح نقض الوضوء عندنا فان مسحه أو اهال التراب ان كان بحال لو تركه يسيل عليه الوضوء وان كان بحال لو ترک لا يسيل لا وضوء عليه (ص ١١٠) وفی البدائع: ولو ظهر الدم على رأس الجرح فمسحه مراراً فان كان بحال لو تركه سال يكون حدثاً والافلا (١٢٧) والله اعلم بالصواب.
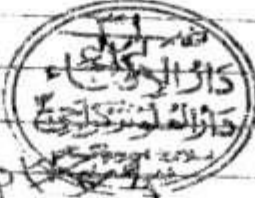
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ کان سے پیپ نکلنے سے ہر حال میں وضوء ٹوٹ جائیگا ☆

سوال نمبر 48۔ کیا کان سے پانی پیپ نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب: کان سے پانی اگر کسی بیماری یا زخم وغیرہ کی وجہ سے نکلے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور بغیر کسی بیماری کے نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ کان سے پیپ نکلنے سے ہر حال میں وضو ٹوٹ جائیگا۔

قال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ تحت قوله (لا بوجع)

تقييد لعدم النقض بخروج ذالک وعدم النقض هو ما مشى عليه الدرر والجوهرة والزيلعي معزيا للحلواى قال فى البحر: وفيه نظر بل الظاهر اذا كان الخارج قيحا او صديداً لنقض، سواء كان مع وجع أو بدونه فانهما لا يخرجان آلا عن علّة، نعم هذا التفصيل حسن فيما اذا كان الخارج ماء ليس غيره اه، وأقره فى الشرنبلالية وأيده بعبارة الفتح الجرح والنفطة وماء الثدى والسرة والأذن اذا كان لعلة سواء على الأصح اه فالضمير فى كان للماء فقط فهو مؤيد لكلام البحر، وفيه اشارة الى ان الوجع غير تبديل وجود الخلة كان وما بحثه فى الجر ماخوذ فى الحية واعترفه.

فى النهر بقوله لم لا يجوز أن يكون القيح الخارج من الاذن عن جرح برأ، وعلامته عدم التألم فالحصر ممنوع

اه: أى الحصر بقول لا يخرجان آلا عن علّة وانت خبير بان الخروج دليل العلة ولو بلا ألم، انما الالم شرط للماء فقط، فانه لا يعلم كون الماء الخارج من الأذن أو العين أو نحوهما دما متغيرا الا بالعلة والألم دليلها بخلاف نحو الدم والقيح، ولذا أطلقوا فى الخارج من غير السبيلين كالدم والقيح والصديد أنه ينقض الوضوء ولم يشترطوا سوى التجاوز الى موضع يلحقه حكم التطهير ولم يقيدوه فى المتون ولا فى الشروح بالالم ولا بالعلة فالتقييد بذالک فى الخارج من الاذن مشكل لمخالفته لا طلاقهم. رد المختار ۱۴۷.۸ ج ۱.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ڈاکٹر مریض کو کن صورتوں میں روزہ توڑنے اور نہ رکھنے کی اجازت دے سکتا ہے؟☆

سوال نمبر 49۔(الف) کن صورتوں میں ڈاکٹر مریض کو روزہ توڑنے کی اجازت یا مشورہ دے سکتا ہے۔

(ب) کن صورتوں میں ڈاکٹر مریض کو روزے نہ رکھنے کا مشورہ دے سکتا ہے۔

جواب: (الف، ب) شریعت میں جن اعذار کی بناء پر کسی شخص کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) شرعی مسافر ہونا یعنی اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ سفر کرنا۔

(۲) اتنا بیمار ہو کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے بیماری میں اضافہ کا غالب گمان ہے (اور یہ غالب گمان کسی علامت یا تجربہ یا کسی ماہر مسلم ڈاکٹر کے بتلانے سے حاصل ہوتا ہے) یا تندرست ہے مگر روزہ رکھنے سے بیمار ہونے کا غالب گمان ہے۔

(۳) کوئی عورت حاملہ یا دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے اس عورت کو یا بچہ کو کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

(۴) کسی کو شدید بھوک یا پیاس کی وجہ سے اپنی جان یا کسی عضو کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

ایسے حالات میں اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو شرعاً کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی ماہر مسلمان ڈاکٹر (پہلی حالت کے علاوہ میں) یہ سمجھے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے اس شخص کی جان کا یا اس کے بدن کے کسی عضو کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو وہ روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے سکتا ہے اور بعد میں وہ روزہ کی قضاء کرے اور اسی طرح حالت سفر کے علاوہ اگر کسی شخص نے روزہ رکھ لیا ہے اور پھر مذکورہ حالت میں سے کوئی حالت پیش آ گئی تو ایسا شخص روزہ توڑ سکتا ہے اور کوئی ماہر مسلم ڈاکٹر ایسے شخص کو

روزہ توڑنے کا مشورہ بھی دے سکتا ہے۔

فی التنویر وشرحه: فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم وقد ذکر المصنف منها خمسة: وبقی الاکراہ وخوف الھلاک او نقصان العقل ولو بعطش او جوع شدید ولسعة حیة (لمسافر) وحامل او مرضع خافت بغلبة الظن علی نفسها او ولدھا او مریض خاف الزیادة لمرضه او صحیح خاف المرض وخادمة خافت الضعف بغلبة الظن بامارة او تجربة او باخبار طبیب حاذق مسلم مستور ...... الفطر وقضوا ما قدروا بلا فدیة وولاء (۲/۳.۴۲۱)

وفی الشامیة: (المبیحة لعدم الصوم) عدل عن قول البدائع المسقطة للصوم لما اورد علیه فی النھر من انه لا یشمل السفر فانه لا یبیح الفطر وانما یبیح عذر الشروع فی الصوم (۲/۴۲۱)

وفی البدائع: فلابد من معرفة الاعذار المسقطة لاثم والمؤاخذة فنبینھا بتوفیق الله فنقول ھی المرض والسفر والاکراہ والحبل والرضاع والجوع والعطش وکبر السن (۲/۹۴)

☆ کیا P.R یا P.V کرنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا؟ ☆

سوال نمبر 50۔ کیا P.R یا P.V کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

(P.R اس میں ڈاکٹر اپنی انگلی ڈال کر اس پر مواد (Lubricant) لگا ہوتا ہے۔ مریض کے مقعد کا معائنہ کرتا ہے۔ P.V میں ڈاکٹر Vagina میں انگلی ڈال کر اس کا معائنہ کرتا ہے اس میں بھی انگلی پر مواد لگا ہوتا ہے۔)

جواب: مذکورہ صورت میں P.R اور P.V کرنے سے جس شخص کا معائنہ کیا جا رہا ہے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس دن کی قضاء اس کے ذمہ ہوگی اس لئے بہتر یہ ہے کہ ایسا معائنہ روزہ کی حالت میں نہ کیا جائے۔

فی الدر المختار: او ادخل اصبعه الیابسة فیه ای دبرہ او فرجھا ولو مبتلة فسد۔ وفی الشامیة تحته: لبقاء شیئ من البلة فی الداخل وھذا لو ادخل الاصبع الی موضع الحقنة کما یعلم مما بعدہ (۲/۳۹۷)

وفي الهندية (باب ما يوجب القضاء دون الكفارة) ولو ادخل اصبعه في استه او المرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار الا اذا كانت مبتلة بالماء او الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء او لدهن هكذا في الظهيرية (۲/۲۰۴) والله اعلم بالصواب.

احقر محمد ہدایت عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۲۱-۶-۱۴۲۱ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۲۱-۶-۱۴۲۱ھ
نائب مفتی دار العلوم کراچی ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆انجکشن یا ڈرپ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا☆

سوال نمبر 51۔(الف) کیا انجکشن لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگر نہیں ٹوٹتا تو اس کی دلیل کیا ہے۔

(ب) کیا ڈرپ لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(ج) کیا طاقت کا انجکشن یا ڈرپ روزہ کی حالت میں لگوانا جائز ہے۔

جواب: (الف، ب، ج) روزہ ٹوٹنے کے لئے کسی چیز کا جوف بطن یا جوف دماغ تک منفذ اصلی منہ، ناک وغیرہ کے ذریعے سے پہنچنا ضروری ہے جبکہ انجکشن اور ڈرپ کے ذریعے جو دوا بدن میں پہنچتی ہے وہ بذریعہ منفذ اصلی نہیں پہنچتی، بلکہ رگوں اور مسامات کے ذریعے سے پہنچتی ہے، جو مفسد صوم نہیں۔

لہٰذا انجکشن اور ڈرپ خواہ طاقت کے لئے ہو یا کسی بیماری کو دور کرنے کے لئے ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ بلا ضرورت طاقت کا انجکشن اور ڈرپ کا استعمال کرنا مناسب نہیں (ماخذہ امداد المفتین ۴۸۸)

وفي الهندية: وفي دواء الجائفة والآمة اكثر المشايخ على ان العبرة للوصول الى الجوف والدماغ، لا لكونه رطباً او يابساً حتى اذا علم ان اليابس وصل، يفسد صومه، ولو علم انّ الرّطب لم يصل، لم

یفسد ھکذا فی العنایة (ا ص ۴۰۲) وفی الدر المختار: (او احتقن او سعّط) فی انفه شیئاً (أو اقطر فی اذنه دھنا أو داوی جائفة أو آمة) فوصل الدواء حقیقة الٰی جوفه ودماغه قال العلامة الشامیؒ تحت قوله (فوصل الدواء حقیقة) اشار الٰی ان ما وقع فی ظاھر الروایة من تقیید الافساد بالدواء الرطب منبی علی العادة من انه یصل، والافالمعتبر حقیقة الوصول حتی لو علم وصول الیالبس افسد او عدم وصول الطریّ لم یفسد ۴۰۲/۲.

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

☆ ناک یا کان میں دواء ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ☆

سوال نمبر 52۔ کیا ناک وکان میں دوائی ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب: ناک یا کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

ومن احتقن أو استعط او اقطر فی اذنه دھنا أفطر ولا کفارة علیه العالمگیریة ۲۰۴ ج ا۔ واذا استعط او اقطر فی اذنه ان کان شیئاً یتعلق به صلاح البدن نحو الدین والدواء یفسد صومه من غیر کفارة التاتار خانیه ۳۶۴ ج ۲۔ وما وصل الی جوف الرأس والبطن من الأذن والأنف والدبر فھو مفطر بالاجماع وفیه القضاء خلاصة الفتاویٰ ۲۵۳ ج ا

ومن: احتقن او استعط او اقطر فی اذنه افطر لقوله علیه السلام

الفطر مما دخل ولو جود معنى الفطر وهو وصول ما فيه صلاح البدن الى الجوف ولا كفارة عليه الهدايه ۲۰۲/ج ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆روزہ کی حالت میں دانت نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا☆ (53تا56)

سوال نمبر 53۔ کیا روزے کی حالت میں دانت نکلوانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جواب: روزے کی حالت میں دانت نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال نمبر 54۔ دانت نکلواتے وقت خون نکلتا ہے مگر جلدی جلدی سے کلی کرنے سے اس کا ذائقہ منہ میں نہ جائے تو روزہ ٹوٹے گا یا نہیں۔

جواب: اس صورت میں بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال نمبر 55۔ دوسری صورت پانی اور خون حلق میں نہ جائے مگر خون کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو اس سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں۔

جواب: اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال نمبر 56۔ اگر دانت نکلواتے ہوئے خون نکل گیا اور وہ تھوڑا سا حلق میں چلا گیا تو اس صورت میں جو روزہ ٹوٹے گا اس کی قضا کیا ہوگی۔

جواب: اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا لازم ہوگی۔

☆روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کا استعمال مکروہ ہے☆

سوال نمبر 57۔ کیا روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنا جائز ہے۔

جواب: روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کا استعمال مکروہ ہے۔

☆ روزہ کی حالت میں ماؤتھ واش سے کلی کرنا مکروہ ہے ☆

سوال نمبر 58۔ کیا روزے کی حالت میں ماؤتھ واش (اس میں ذائقہ ہوتا ہے) سے کلی کرنا جائز ہے۔

جواب روزہ کی حالت میں اس کا استعمال بھی مکروہ ہے۔

☆ دانت نکلواتے وقت مسوڑھے پر انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ☆

سوال نمبر 59۔ دانت نکلواتے وقت دانت کے ارد گرد مسوڑھے سن کرنے کے لئے انجکشن لگاتے ہیں کیا اس سے روزہ تو نہیں ٹوٹے گا۔

جواب: اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

الجواب صحیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ کیا آنکھ میں دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ☆

سوال نمبر 60۔ کیا آنکھ میں دوائی ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ دوائی کا اثر ایک خالی Nasolacremal Ducct کے ذریعے حلق میں پہنچ جاتا ہے۔

جواب: آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ دوائی کا اثر حلق میں محسوس ہو۔

فی الھندیة (۱ ج/۲۰۳) ولو اقطر شیئاً من الدواء فی عینه لا یفطر صومه عندنا وان وجد طعمه فی حلقه واذا بذق فرای اثر الکحل ولونه فی بزاقه عامة المشائخ علی أنه لا یفسد صومه کذا فی الذخیرة وهو الأصح کذا فی التبیین

☆ نیند آور گولیوں میں اگر نشہ نہ ہو تو استعمال جائز ہے ☆

سوال نمبر 61۔ کیا نیند آور گولیوں کا استعمال صحیح ہے۔

جواب: ایسی دوائیاں جنکے استعمال سے نیند آتی ہے اس میں عام طور پر افیون شامل ہوتی ہے اور چونکہ بقدر ضرورت دوائی کے طور پر افیون کا استعمال حرام نہیں لہٰذا ایسی گولیاں جن میں افیون شامل ہو اور نشہ پیدا نہ ہو ان کے استعمال کی دوا کے طور پر گنجائش ہے۔ (ماخذہ رجسٹر نقل فتاوی ۴۹/۳۰)

فی الشامیة (۴۵۷/ج۶) یدل علیه ما فی غایة البیان عن شرح شیخ الاسلام أکل قلیل السقمونیا والبنج مباح للتداوی وما زاد علی

ذلک اذا کان یقتل او یذهب العقل حرام.

فی تنویر الابصار (۲/ج۴۵۷،۵۸): ویحرم اکل البنج والحشیشة والأفیون لکن دون حرمة الخمر فان اکل شیئا من ذلک لاحد علیه وان سکر بل یعذر بما دون الحدّ.

فی الشامیة (۲ ج۳۵۷) (ویحرم اکل البنج) ...... وفی القهستانی: هو احد نوعی شجر القنب حرام لأنه یزیل العقل وعلیه الفتوی بخلاف نوع اخر منه فانه مباح کالأفیون لانه وان اختل العقل به لا یزول وعلیه ما فی الهدایة وغیرها من اباحة البنج کما فی شرح الباب اقول: هذا غیر ظاهر لانّ ما یخلّ العقل لا یجوز أیضا بلا شبهة فکیف یقال مباح بل الصواب ان مراد صاحب الهدایة وغیره اباحة قلیله للتداوی ونحوه ومن صرح بحرمته أراد به القدر المسکر منه یدل علیه ما فی غایة البیان الخ ...... (الٰی قوله) فهذا صریح فیما قلناه مؤید لما سبق بحثناه من تخصیص مامرّ من أن ما اسکر کثیره حرم قلیله بالمائعات وهکذا یقول فی غیره من الاشیاء الجامدة المضرة فی العقل او غیره یحرم تناول القدر المضر منها دون القلیل النافع لأن حرمتها لیست لعینها بل لضررها الخ (والله اعلم بالصواب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆اپنی آنکھ یا جسم کا کوئی عضو دوسرے کو دینے کی وصیت کرنا جائز نہیں☆

سوال نمبر62۔ کیا انسان مرنے کے بعد اپنی آنکھ یا جسم کے دوسرے اعضاء دینے کی وصیت کر سکتا ہے۔

جواب: انسان خود اپنے اعضاء و جوارح کا مالک نہیں ہے لہٰذا اپنی آنکھ یا جسم کے دوسرے اعضاء کسی کو دینے کی وصیت کرنا شرعاً جائز نہیں۔

سوال نمبر 63۔(الف) کیا پوسٹ مارٹم کرنا جائز ہے۔

(ب) کیا انسانی ہڈیوں کی خرید وفروخت جائز ہے۔

(ج) کیا طالب علم پڑھائی کے لئے انسانی ہڈی خرید سکتا ہے۔

(د) کیا انسانی جسم کے اعضاء کی خرید وفروخت جائز ہے۔

جواب: (الف) اللہ تعالیٰ نے انسان کو محترم اور اشرف المخلوقات بنایا ہے، جس طرح زندگی میں اس کا جسم محترم ہے اس طرح مرنے کے بعد بھی محترم رہتا ہے لہٰذا مرنے کے بعد اس کے جسم کو چیرنا پھاڑنا قطعاً ناجائز ہے الا یہ کہ میت سے کسی زندہ شخص کو ایسا خطرہ لاحق ہو کہ وہ میت کی چیر پھاڑ (پوسٹ مارٹم) کے بغیر ممکن نہ ہو، یا کسی کی حق تلفی ہو رہی ہو کہ اس کا ازالہ چیر پھاڑ کے بغیر ممکن نہ ہو، اسی طرح قتل کی صورت میں وجوہات قتل کا پتہ چلانا اس کے بغیر ممکن نہ ہو ایسی صورت میں بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت میت کی قطع و برید (پوسٹ مارٹم) جائز ہے، مثال کے طور پر مردہ ماں کے پیٹ سے زندہ بچہ کو نکالنا، اسی طرح کسی شخص نے دوسرا کا ہیرا یا قیمتی موتی نگل لیا اور مر گیا تو اس کو نکالنے کے لئے پیٹ کو چیرنا بشرطیکہ اس کا نکالنا چیر پھاڑ کے بغیر ممکن نہ ہو اور نہ ہی میت کی ملکیت میں اتنا مال ہو کہ جس سے اس کے ہیرے کی قیمت ادا کی جاسکے اور نہ ہی کوئی اپنے ذمہ میں لینے کو تیار ہو اور قتل کی مثال یہ ہے کہ متوفی کے ورثاء کہیں کہ اس کو قتل کیا گیا ہے اور قتل میں ماخوذ شخص یہ کہے کہ یہ طبعی موت مرا ہے تو ایسی صورت میں موت کے سبب کا پتہ چلانے کے لئے بقدر ضرورت پوسٹ مارٹم جائز ہے کیونکہ اگر ثابت ہو جائے کہ یہ طبعی موت نہیں مرا بلکہ قتل کیا گیا ہے یا زخمی ہونے سے مرا ہے تو مقتول کے ورثاء کو قاتل یا اس کے عاقلہ سے قصاص یا دیت لینے کا حق ہے اور اگر ثابت ہو جائے کہ یہ شخص قتل نہیں کیا گیا ہے بلکہ طبعی موت مرا ہے تو قتل میں ماخوذ شخص کی تکلیف کا ازالہ ضروری ہے لہٰذا دونوں صورتوں میں کسی کا حق دلانے کی غرض سے پوسٹ مارٹم جائز ہے۔

اور اگر کوئی ضرورت شدیدہ نہ ہو جیسا کہ آج کل ہوتا ہے کہ ہر حادثہ اور ہر قتل کے بعد شرعی ضرورت کے بغیر بھی پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے تو اس صورت میں پوسٹ مارٹم کرنا جائز نہیں ہے اس سے بچنا واجب ہے۔ (ماخذہ رجسٹر نقل فتاوی ۲/۱۹۰)

جواب: (ب، ج، د) جیسا کہ بیان جا چکا ہے کہ زندہ ہونے کی حالت میں اور مرنے کے بعد دونوں حالتوں میں انسان محترم ہے اس لئے اس احترام کے پیش نظر ہڈیوں اور دیگر اعضاء کی خرید وفروخت ناجائز ہے۔

مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو انسانی اعضاء کی پیوند کاری، از مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ واللہ اعلم بالصواب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆اگر کسی عضو کو کاٹنے کے بارے میں ماہر معالج کی رائے میں کوئی اور علاج نہ ہو تو وہ عضو کاٹنے کی گنجائش ہے☆

سوال نمبر 64۔(الف) بعض دفعہ بیماری کی وجہ سے مریض کے ہاتھ ٹانگ کو کاٹنا پڑتا ہے تاکہ یہ بیماری پورے جسم میں سرایت نہ کرے تو کیا شرعی لحاظ سے مریض کے کسی عضو کا کاٹنا صحیح ہے؟

(ب) کٹی ہوئی ٹانگ یا بازو کا کیا کرنا چاہئے؟

جواب: (الف) جب ماہر معالج کی رائے میں عضو کاٹنے کے علاوہ کوئی اور علاج نہ ہو تو شرعاً اس اضطراری حالت میں بقدر ضرورت عضو کاٹنے کی گنجائش ہے۔

فی فتاوی النوازل للشیخ الفقیه أبی ☆ السمر قندیؒ عن هشام انه لا بأس بقطع الید من الا كله وشق البطن والمثانة وما یجری مجراه یخشی التلف وأن لم یفعل ذلک قیل قد ینجو او قد یموت أو قیل ینجو او لا یموت یعالج وان قیل لا ینجوا ولا یموت یعالج وان قیل لا ینجو او لا یموت یعالج وقیل لا ینجو اصلا یجوز ترک المعالجة (۲۰۱ باب الكراهیة)

وفی الاصابة فی تمییز الصحابة ان عكرمة بن أبی جهل ضرب معاذ بن عمرؓ وفقطع یده فبقیت معلقة حتی تمطی فالقاها وقاتل بقیة

یومه ثم بقی ذلک دهرا حتی مات فی زمن عثمانؓ. (۳. ۴۲۹)

وفی الدر المختار حامل ماتت وولدها حی یضطرب شق بطنها من الا یسر یخرج ولدها ولو بالعکس (فی الشرح: بأن مات الولد فی بطنها وهی حیة) خیف علی الأم قطع وأخرج لو میتا والا لا ۲ /۲۳۸.

جواب: (ب) کٹے ہوئے عضو کو کسی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔

فی الهندیة وان وجد نصفه من غیر الرأس او وجد نصفه مشقوقا طولا فانه لا یغسل ولا یصلّی علیه ویلف فی خرقه ویدفن فیها کذا فی المضمرات (۱:۱۰۹) وهکذا فی الخانیة (۲:۱۷۸) وهکذا فی البدائع (۱:۳۰۲)

بسم الله الرحمٰن الرحیم

☆اعضاءِ انسانی کی پیوندکاری جائز نہیں☆

سوال نمبر 65۔ کیا Transplantation اعضاء انسان کی پیوندکاری جائز ہے؟ اگر یہ جائز نہیں ہے تو اسلام اسکی صورت بتلاتا ہے کہ ایک انسان مر رہا ہے پیوندکاری Transplantation کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں تو کیا اس کو مرنے دیا جائے حالانکہ زندگی کا خطرہ ہو تو حرام چیز بھی حلال ہو جاتی ہے جیسے بیمار آدمی کو افیون مجبوری کی حالت میں دی جا سکتی ہے تفصیل سے وضاحت فرمادیں کافی پریشانی ہے۔

جواب: انسانی اعضاء کی پیوندکاری اصولاً تو درست نہیں جس کی مکمل تفصیل مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب انسانی اعضاء کی پیوندکاری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے لیکن الضرورات تبیح المحظورات اور اھون البلیتین کو اختیار کرنے کے فقہی قاعدہ کے تحت

شدید مجبوری کے وقت کسی دوسرے شخص کے عضو لگانے کے گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اس دوسرے شخص کی زندگی اور صحت کو خطرہ لاحق نہ ہو دراصل اس مسئلہ میں حضرات علماء کرام کا اختلاف ہے بعض حضرات شدید مجبوری میں ناجائز کہتے ہیں لیکن ہماری رائے شدید مجبوری کی حالت میں یہ ہوئی ہے جو اوپر لکھی گئی۔ احتیاطاً استغفار اور کچھ صدقہ خیرات بھی کر دیں۔ (ماخذہ از تبویب ۸۸/۱۰۶)

☆ کسی مریض کو خون دینا کن صورتوں میں جائز ہے؟ ☆

سوال نمبر 66۔ کیا خون دینا جائز ہے۔

جواب: کسی مریض کو خون دینے کے بارے میں تفصیل ہے۔

☆ جب کسی مریض کی حالت کو خطرہ ہو اور ماہر ڈاکٹر کی نظر میں اس کی جان بچنے کا خون دینے کے سوا کوئی راستہ نہ ہو تو خون دینا جائز ہے۔

☆ اگر ہلاکت کا خطرہ نہ ہو مگر خون کے بغیر صحت کا امکان نہ ہو تو بھی خون دینا جائز ہے۔

☆ اگر خون نہ دیا جائے تو مرض کی طوالت کا اندیشہ ہو تو بھی خون دینے کی گنجائش ہیں۔

☆ جبکہ خون دینے سے محض مریض کی منفعت اور قوت مقصود ہو یعنی کسی کی ہلاکت یا مرض میں طوالت نہ ہو تو خون دینا ہرگز جائز نہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (اعضاء انسانی کی پیوند کاری ۶۲)

☆ مردہ لاش کو پڑھائی کی غرض سے کاٹنا اور اس پر مشق کرنا جائز نہیں ☆

سوال نمبر 67۔ کیا انسانی مردوں کو پڑھائی کی غرض سے کاٹنا جائز ہے۔

جواب: انسان اپنے تمام اعضاء کے ساتھ محترم خواہ کافر ہو یا مسلم زندہ ہو یا مردہ لہٰذا آپریشن سیکھنے یا اس کے اندرونی اجزاء دیکھنے بھالنے کی غرض سے کسی انسانی لاش کو خواہ مرد کی ہو یا عورت کی، تختہ مشق بنانا جائز نہیں۔ یہ مقصد پلاسٹک کے ڈھانچوں سے بھی حاصل ہو سکتا ہے جبکہ ہر ہر عضو علیحدہ ہوتا کہ بت اور تصویر کے حکم میں نہ آئے اور برقی آلہ یعنی اسکریننگ مشین کے ذریعہ بھی انسان کے اندرونی اعضاء کا تفصیلی معائنہ ہو سکتا ہے نیز حیوانی ڈھانچوں سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

دار الافتاء دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆موت کی نشانیاں درج ذیل ہیں☆

سوال نمبر 68۔شرعی لحاظ سے انسان جب مر رہا ہو تو اس کی کیا نشانیاں ہیں؟

جواب: جب انسان مرنے والا ہوتا ہے تو اس پر مختلف حالات ظاہر ہوتے ہیں جنہیں موت کی نشانیاں و آثار سمجھا جاتا ہے۔وہ نشانیاں درج ذیل ہیں۔

(۱)سانس اُکھڑنے لگے اور جلدی جلدی چلنے لگے۔(۲)ٹانگیں ڈھیلی پڑجائیں کہ کھڑی نہ ہوسکیں۔
(۳)ناک ٹیڑھی ہوجائے۔(۴)دونوں کنپٹیاں اندر کو گھس جائیں اور ان میں گڑھے پڑجائیں۔
(۵)خصیتین کی کھال کھنچ جائے۔(۶)منہ کی کھال تن جائے اور اس میں نرمی معلوم نہ ہو۔

فی الدر یوجه المحتضر وعلامته استرخاء قدميه واعجاج منخره وانخساف صدغيه. وفی الشامية: قوله وعلامته أی علامة الاحتضار كما فی الفتح وزاد علی ماهنا أن تمتدّ جلدة خصيتيه لانشمار الخصيتين بالموت (۱۵۷ ج۱۸۹) فی الهندية: وعلامات الاحتضار أن تسترخی قدماه فلاتنصبان ويتعوج انفه وينخسف صدغاه تمتد جلدة الخصية كذا فی التبيين وتمتدّ جلدة وجهه فلا يری فيها تعطف هٰكذا فی السراج الوهاج (ص ۱۵۷ ج ۱)

☆جب موت کے آثار ظاہر ہوں تو مرنیوالے کو کلمہ کی تلقین کرنی چاہیے☆

سوال نمبر 69۔مرتے ہوئے آدمی کو کلمہ کی تلقین کس وقت کرنی چاہیے؟

جواب: جب موت کے آثار مرنے والے پر ظاہر ہوں تو اس وقت اسے کلمہ کی تلقین کرنی چاہیے، جس کی صورت علماء نے یہ لکھی ہے کہ مرنے والے کے پاس کوئی بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھے، براہِ راست اسے کلمہ پڑھنے کا حکم نہ دے۔جب وہ ایک مرتبہ کلمۂ شہادت پڑھ لے تو تلقین کرنے والا خاموش ہوجائے۔ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد مرنے والا دوبارہ کوئی دنیا کی باتیں کرے تو دوبارہ اس کے سامنے زور سے کلمہ پڑھا جائے۔جب وہ پڑھ لے تو خاموش ہو جائے۔(ماخوذ از بہشتی زیور مصنفہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۹۷)

☆ڈاکٹر کا مرنیوالے کی چھاتی کو دبانا کیسا ہے؟☆

سوال نمبر 70۔جب آدمی مر رہا ہو تو ڈاکٹر اس کی چھاتی کو دباتے ہیں، اس کو
(CPR) Cardiopulmonary Resuscitation

کہتے ہیں۔ کیا یہ کرنا صحیح ہے؟

جواب: مرنے والے کی چھاتی کو ڈاکٹر دباتے ہیں۔ دراصل وہ اس کے دل کو پمپ کرتے ہیں اور اس میں حرارت وحرکت پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اگر سکتہ کی وجہ سے یا مرگی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اس کے دل کی حرکت بند ہے تو اسے دوبارہ چالو کیا جائے تاکہ اس کی جان بچ جائے۔ تو اس نیت سے اس عمل میں کوئی قباحت نہیں ہے، بشرطیکہ واقعی ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا جائے۔ تجرباتی طور پر یا رسماً ہر مریض کے ساتھ اس طرح کر کے اسے اذیت دینا جائز نہیں ہے۔

عن محمد بن سیرین قال کنا عند ابی هریرةؓ وعلیه ثوبان ممشقان من کتان فتمخط فی احدهما ثم قال بخ بخ یتمخط ابو هریرة فی الکتان لقد رأیتنی وانی لأخرّ فیما بین منبر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وحجرة عائشة من الجوع مغشیاً علی فیجئ الجائی فیضع رجله علٰی عنقی یری ان بی الجنون وما بی جنون وما هو اٰلا الجوع هٰذا حدیث حسن صحیح (ترمذی شریف ص ۶۱ ج ۲)۔

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

☆ کسی مریض کو مصنوعی طریقہ سے سانس دینے کی مختلف صورتیں ☆

سوال نمبر 71۔ ایک مریض ہے، اس کی Brain Death (دماغ ماؤف) ہو چکی ہے۔ اس کو سانس مصنوعی طریقے (Ventilatro) کے ذریعے دیا جا رہا ہے۔ اس کا دِل حرکت کر رہا ہے۔ اگر اس کا Ventilator ہٹا دیا جائے تو اس کی دِل کی حرکت بھی بند ہو جائے گی، اس کی موت واقع ہو جائیگی۔ سانس ایسا مریض خود نہیں لے سکتا، کیونکہ اس کی Brain Death ہو چکی ہے تو کیا (۱) ایسے مریض کا Ventilator لگا رہے یا ایسے مریض کا Ventilatro اُتار

دیا جائے؟ کیونکہ **Ventilator** پر رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔اس لئے کہ **Brain Death** ہوچکی ہے اور **Brain Death** ہو جائے تو پھر دماغ دوبارہ کام شروع نہیں کرتا۔

جواب: بعض انتہائی سنگین بیماری میں مبتلاء افراد کے دِل کی حرکت برقرار رکھنے کیلئے آج کل ایسے آلات استعمال کئے جاتے ہیں جو دِل کو مصنوعی طور پر حرکت دیتے رہتے ہیں۔اس حالت میں بعض اوقات اطباء اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ مریض کے دماغ کی موت واقع ہوگئی ہے،لیکن قلب کی حرکت اور سانس مصنوعی آلات کی مدد سے اس طرح جاری رہتا ہے کہ اگر وہ آلات ہٹادیئے جائیں تو حرکتِ قلب بند ہو جائے۔تو اگر ایسے شخص میں مندرجہ ذیل علامتوں میں سے کوئی ایک علامت ظاہر ہو جائے تو شرعاً اُسے مُردہ تصور کیا جائیگا اور اس پر موت کے تمام احکام جاری ہونگے۔

(۱) اب جب اس شخص کا قلب اور تنفس مکمل طور پر اس طرح رک جائے کہ ماہر اطباء یہ کہیں کہ اب اس کی واپسی ممکن نہیں۔

(۲) جب اس کے دماغ کے تمام وظائف بالکل معطل ہو جائیں اور اطباء و ماہرین اس بات پر متفق ہوں کہ دماغ کے اس تعطل کی واپسی ممکن نہیں اور اس کے دماغ کی تحلیل شروع ہوچکی ہے،ایسی حالت میں محرک آلات کو اس شخص سے ہٹالینا جائز ہے۔خواہ اس کے بعض اعضاء مثلاً قلب محض آلے کی وجہ سے مصنوعی حرکت کررہا ہو۔(مأخذ قرارداد اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ ۱۹۸۴ھ ص ۴۷)

☆جو مریض دماغی طور مر چکا ہو،اس سے سانس والی نالی اُتار کر دوسرے مریض کو لگانا درست ہے☆

سوال نمبر 72۔بعض مریضوں کو **Ventilatar** پر رکھنے سے ان کی جان بچ سکتی ہے۔ جیسے **G.B. Syndrome** کے مریض ان کو **Brain Death** نہیں ہوتی۔

اگر ہسپتال میں ایک **Ventilatar** ہو تو کیا ایسے مریض جس کی **Brain Death** (دماغی موت) ہوچکی ہو، سے اُتار کر **G.B Syndrome** کے مریض کو لگایا جاسکتا ہے،جبکہ **Brain Death** والے مریض کو لگا رہنے سے بظاہر کوئی فائدہ نہیں اور **G.B. Syndrome** والے مریض کی زندگی بچ سکتی ہے۔

جواب: اوپر کی تفصیل کے مطابق اوپر ذِکر کردہ مریض کو ہٹا کر دوسرے مریض جو اس کیفیت سے بہتر پوزیشن میں ہے،اس کو آلات میں رکھنا درست ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆لڑکیوں کیلئے نرسنگ کے شعبہ کو اختیار کرنا اور نامحرم کو دوائی دینا

درجِ ذیل شرائط سے جائز ہے☆(73،74)

سوال نمبر 73۔کیا لڑکیوں کیلئے نرسنگ کے شعبہ کو اختیار کرنا جائز ہے؟

سوال نمبر 74۔کیا نرس نامحرم مرد کو دوائی دے سکتی ہے؟

جواب: 73،74 خاتون نرس کا نامحرم مریض کو دوا دینا یا انجکشن لگانا بلا ضرورت جائز نہیں، لیکن اگر شدید مجبوری ہو تو شرعی پردے کے اہتمام کے ساتھ اس کی گنجائش ہے۔اسی طرح خواتین کا نرسنگ کی تعلیم حاصل کرنا اور اس شعبہ کو اختیار کرنا اگر اس غرض سے ہو کہ ان علوم کو عورتوں کی خدمت کیلئے استعمال کریں گی،تو ان علوم کی تحصیل اور نرسنگ کے شعبہ کو اختیار کرنے میں فی نفسہ کوئی کراہت نہیں،بشرطیکہ ان علوم کی تحصیل میں اور تحصیل کے بعد ان کے استعمال میں درجِ ذیل شرائط کا لحاظ رکھا جائے۔

(۱) خواتین کی تعلیم گاہیں اور اسکول،کالج صرف خواتین کیلئے مخصوص ہوں،مخلوط تعلیم نہ ہو کہ اور مردوں کا تعلیم گاہوں میں آنا جانا اور عمل دخل نہ ہو۔

(۲) ان تعلیم گاہوں تک خواتین کے آنے جانے کا شرعی پردے کے ساتھ ایسا محفوظ انتظام ہو کہ کسی مرحلہ پر بھی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

(۳) تعلیم وتربیت کیلئے نیک کردار اور پاک دامن خواتین استانیاں ہوں،اگر استانیاں نہ مل سکیں تو مجبوراً نیک اور صالح قابلِ اعتماد مردوں کو متعین کیا جائے اور ان کی کڑی نگرانی کی جائے۔(مأخوذ از تبویب ۲۵۷۶/۳۹ ج۹،۲۶۶/۸۵☆۱۳۲ ج)

چونکہ آج کل مذکورہ شرائط موجودہ تعلیمی نظام میں عام طور پر مفقود ہوتی ہیں،لہٰذا نرسنگ کے

شعبہ کو اختیار کرنا اور تعلیم مذکورہ بالا شرائط کے بغیر حاصل کرنے سے بچنا لازم ہے۔

☆ نامحرم لڑکی کو سلام کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟ ☆ (75,76)

سوال نمبر 75۔ کیا نامحرم لڑکی کو سلام کرنا جائز ہے؟

سوال نمبر 76۔ کیا نامحرم لڑکی کے سلام کا جواب دینا چاہیے؟

جواب: 75,76 نامحرم عورت کو سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے میں کچھ تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ اگر وہ عورت اتنی بوڑھی ہو کہ قابلِ شہوت نہ ہو تو اس کو سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا درست ہے۔ اور اگر نامحرم عورت جوان ہو تو اس کے سلام کا جواب آہستہ سے دل میں دینا چاہیے اور خود نامحرم عورت کو بلا ضرورت سلام کرنا درست نہیں۔

وفی الشامیة: (قوله الفتیات) جمع فتیة المرأة الشابة ومفهومة جوازه علی العجوز بل صرحوا بجواز مصافحتها عند امن الشهوة (١ص٢١٦). وفیه ایضاً: (ویرد السلام علیها والا لا) واذا سلمت سلمت المرأة الاجنبیة علی رجل ان کانت عجوزا رد الرجل علیها السلام بلسانه بصوت تسمع وان کانت شابة رد علیها فی نفسه وکذا الرجل اذا سلم علی امرأة اجنبیة فالجواب فیه علی العکس (٦/٣٦٩) وفی الهندیة: ان کانت لا تشتهی لا بأس بمصافحتها ومس یدها کذا فی الذخیرة وفیه ایضاً وکذالک اذا کان شیخا یأمن علی نفسه وعلیها فلا بأس بان یصافحها وان کان لا یأمن علی نفسه ولیحا فلیجتنب (۵/۳۲۹) وفی الخلاصة: فان المرأة الاجنبیة اذا سلمت علی الرجل ان کانت عجوزاً رد الرجل علیها السلام بلسانه بصوت تسمع وان کانت شابة ردّ علیها فی نفسه وکذا الرجل اذا سلم علی امرأة اجنبیة والجواب فیه یکون علی العکس (۴/۳۳۴) واللّٰه اعلم بالصواب.

محمد عامر عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴
۷-۴-۱۴۲۱ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۷-۴-۱۴۲۱ھ
نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح
محمد عبداللہ ناصح عفی عنہ
۷-۴-۱۴۲۱ھ
نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆میڈیکل کمپنی کے ملازم کیلئے مجبوری میں کوٹ پتلون پہننے اور ٹائی لگانے کی گنجائش ہے☆

سوال نمبر 77۔ میں میڈیکل کمپنی میں ملازم ہوں کوٹ پتلون اور ٹائی کی پابندی کرائی جاتی ہے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: کوٹ پتلون اور ٹائی صلحاء کا لباس نہیں ہے اس سے بچنا چاہئے اگر کسی کمپنی کی طرف سے ملازم کو یہ لباس پہننے پر مجبور کیا جاتا ہے تو ملازم کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر اس کو کوئی دوسری ملازمت ایسی ملتی ہے جس میں یہ قباحت نہیں ہے تو وہ اسے اختیار کر لے اور اگر دوسری ملازمت نہیں ملتی تو یہی ملازمت کرتا رہے اور اس لباس کو مجبوراً پہنتا رہے البتہ دل سے برا بھی سمجھے اور اپنے اس عمل پر استغفار بھی کرتا رہے۔ (ماخذہ رجسٹر نقل فتاویٰ دارالعلوم ۳۰۲/۴۰ ف)

☆میڈیکل ریپ سیمپل والی دوائی فروخت نہ کرے☆

سوال نمبر 78۔ کمپنی دوا متعارف کرانے والے کارندوں کو سیمپل دیتی ہے کہ ڈاکٹر حضرات یا مؤثر لوگوں میں بطور تحفہ پیش کریں جس سے ہماری کمپنی کا تعارف ہو اور دوا چلے اب اسی دوا یا تحفہ جات کو کارندہ خود ہی استعمال کرلے یا اپنے احباب کو دے دے یا ان کی فروخت کردے اس کی اجازت ہے۔

جواب: کمپنی کی طرف سے اگر آپ کو یہ دوائی کا سیمپل خود استعمال کرنے یا اپنے احباب کو دینے یا فروخت کرنے کی اجازت ہے تو آپ یہ دوائی استعمال کر سکتے ہیں اور احباب کو دے سکتے ہیں اور فروخت بھی کر سکتے ہیں اور اگر کمپنی کی طرف سے آپ کو اس کی اجازت نہیں تو یہ تمام کام آپ کے لئے شرعاً بھی جائز نہیں۔ واللہ سبحانہ اللہ عنہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆کیا میڈیکل سٹور والا فزیشن سیمپل (Physician Sample)

کی خرید وفروخت کر سکتا ہے؟☆

سوال نمبر 79۔ کیا میڈیکل سٹور والا فزیشن سیمپل (Physician Sample) کی خرید

وفروخت کرسکتا ہے؟

جواب: کمپنی کی جانب سے فزیشن سیمپل اگر میڈیکل اسٹوروالوں کومفت تقسیم کرنے کیلئے دیئے جاتے ہیں توان کوفروخت کرنااور کمائی کاذریعہ بنانا جائزنہیں ہے۔اس سے بچنا چاہئے(ازتبویب ۱۹۲/۴)

☆میڈیکل سٹوروالا اسمگل شدہ دوائی فروخت نہ کرے☆

سوال نمبر80۔کیا میڈیکل سٹوروالا اسمگل دوائی کی خریدوفروخت کرسکتا ہے؟

جواب: اسمگلنگ کرنا قانوناً جرم ہے جوکہ شرعاً بھی ممنوع ہے،اس سے بچنا چاہئے۔لیکن اگراسمگل شدہ سامان اپنی ذات کے اعتبار سے حرام نہ ہواورکسی نے اس کی خریدوفروخت کرلی تو نفع حاصل ہوگا وہ حرام نہیں کہلائے گا۔البتہ غیرقانونی کاروبار میں ملوث ہونے کا گناہ ہوگا۔لہٰذا اپنے آپ کواس سے بچانا چاہئے۔(ازتبویب ۱۱۵/۱۷)

☆میڈیکل سٹورکھولنے کیلئے لائسنس کرایہ پرحاصل کرنااوردینا کیسا ہے؟☆(81,82)

سوال نمبر81۔کیا کوئی شخص میڈیکل سٹورکھولنے کیلئے کسی شخص سے لائسنس کرایہ پرحاصل کرسکتا ہے؟

سوال نمبر82۔کیا کوئی شخص اپنا میڈیکل سٹورکالائسنس کسی دوسرے شخص کوکرایہ پردے سکتا ہے؟

جواب(81,82) اگرلائسنس کرایہ پردینے یالینے کی قانوناً اجازت ہوتوکرایہ پردینااور لینا جائزہوگا،لیکن اگرقانون میں اس کی ممانعت ہوتوکرایہ پردینااورلیناجائزنہیں ہوگا۔

وفي بحوث قضايا فقهية معاصره (ص ۱۲۰)

فلا يبعد ان تلتحق بالاعيان في جواز بيعها وشرائها ولكن كل ذلک انما يتأتى اذا كان في الحكومة قانون يسمح بنقل هذه الرخصة الى الرجل أخرامااذا كانت الرخصة باسم رجل مخصوص او شركة مخصوصة ولا يسمح القانون بنقلها الى رجل اخرا وشركة أخرى فلا شبهة في عدم جوازها لان بيعة يؤدى حينئذ الى الكذب والخديعة والله اعلم بالصواب.

محمد مقبل الحق

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۲۸ / ۲ / ۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۲۹ / ۲ / ۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆ اگر ماہر عورت ڈاکٹر موجود ہو تو عورت، مرد ڈاکٹر سے دانت نہ نکلوائے ☆

سوال نمبر 83۔ کوئی عورت مرد ڈاکٹر سے دانت نکلوا سکتی ہے یا دانتوں کا کوئی اور کام کروا سکتی ہے۔

جواب: اگر ماہر لیڈی ڈاکٹر ہو تو لیڈی ڈاکٹر ہی سے علاج لازم ہے کسی اجنبی مرد ڈاکٹر سے علاج کروانا جائز نہیں، اور اگر لیڈی ڈاکٹر میسر نہ ہو یا ہو لیکن اس سے اطمینان بخش علاج نہ ہو سکتا ہو اور علاج بھی ناگزیر ہو تو پھر عورت، مرد ڈاکٹر سے علاج کروا سکتی ہے اور دانت نکلوا سکتی ہے۔ اس صورت میں عورت پر لازم ہے کہ چہرے کا بقدر ضرورت حصہ کھولے باقی نہ کھولے اور مرد پر لازم ہے کہ جہاں تک ہو سکے ضروری حصہ پر نظر رکھے دیگر حصے اور اعضاء پر نظر نہ ڈالے اور نہ چھوئے۔

اور جہاں تک مرد کا کسی لیڈی ڈاکٹر سے علاج کروانے کا تعلق ہے تو عام طور پر ماہر مرد ڈاکٹر بآسانی مل جاتے ہیں لہٰذا مرد ڈاکٹر ہی سے علاج لازم ہے، البتہ اگر کہیں ایسی شدید مجبوری آجائے کہ لیڈی ڈاکٹر کے علاوہ کوئی اور ڈاکٹر موجود نہ ہو تو ایسی مجبوری کی صورت میں مرد لیڈی ڈاکٹر سے علاج کروا سکتا ہے۔ (ماخذہ رجسٹر نقل فتاویٰ ۹۰/۱۲۹، ۱۷۳/۲۰۵، ۷۱/۲۵۸، ۸)

فی الدر المختار (۶/۳۷۰، ۷۱) ینظر الطبیب الی موضع مرضها بقدر الضرورة اذا لضرورات تتقدر بقدرها و کذا نظر قابلة وختان

ينبغي أن يعلم امراة تداويها لأن نظر الجنس الى الجنس أخف.

في أيضا (ج٦/٣٧١) (وكذا) تنظر المرأة (من الرجل) كنظر الرجل (وان امنت شهوتها) فلو لم تأمن او خافت أو شكت حرم استحسانا كالرجل هو الصحيح في الفصلين.

☆ دانتوں کو تار لگا کر سیدھا کرنا اور سونے کا دانت لگوانا جائز ہے ☆ (84,85)

سوال نمبر 84۔ کیا دانتوں کو تار لگوا کر سیدھا کرانا جائز ہے۔

جواب: تار لگوا کر دانتوں کو باندھنا اور سیدھا کروانا جائز ہے۔

سوال نمبر 85۔ کیا سونے کا دانت لگوانا جائز ہے۔

جواب: اگر سونے اور چاندی کے علاوہ دوسرے مصنوعی دانتوں سے مذکورہ ضرورت پوری ہو سکتی ہو تو دوسرے مصنوعی دانت لگوانے چاہئیں اور اگر دوسرے مصنوعی دانت خراب ہو جاتے ہوں تو مجبوری کی صورت میں چاندی کے دانت لگوائیں، اگر یہ بھی کامیاب نہ ہوں تو سونے کا دانت لگوانا بھی جائز ہے۔

ولا يشدّ سنّه المتحرک بذهب بل بفضة وجوزهما محمد (الدر المختار ج ٢/٣٦١. ٢٢) في الصحيح للامام مسلم رحمه الله (ج ٢/٢٠٥) ...... عن عبد الله قال: لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله قال فبلغ ذلک امرأة من بني أسد يقال لها أم يعقوب وكانت تقرأ القرآن فأتته فقالت ما حديث بلغني عنک أنک لعنت الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله فقال عبد الله وما لي لا ألعن من لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في كتاب الله فقالت المرأة لقد قرأت ما بين الوحي المصحف فما وجدته فقال لئن كنت قرأتيه لقد وجدتيه قال الله عزوجل وما اتاكم الرسول فخذوا وما نهاكم عنه فانتهوا (٥٩ الحشر ٧) فقالت المرأة: فاني أرى شيئا من هذا على امرأتک الآن فقال: اذهبي فانظري قال فدخلت على امرأة عبد الله فلم تر شيئا فجائت اليه فقالتما رأيت شيئاً فقال: أما لو كان

ذلک لم نجامعها. فی تکملة فتح الملهم (ج۴/۱۹۵) قوله والمتفلجات جمع المتفلجة وهی المرأة التی تبرد ما بین اسنانها (بالمجرد) الثنایا والرباعیات لتحدث فرجة بینها وکانت العجائز یفعلنه لاظهار صغرهن لأن هذه الفرجة اللطیفة بین الأسنان ربما تکون للبنات الصغار فاذا تفلجت امرأة کبیر السن او همت انها صغیرة فی السن ویقال له أیضا الوشر. قوله: المغیرات خلق اللّٰه اشارة الی قوله تعالیٰ فی سورة النساء: ۱۱۸ حکایة عن قول الشیطان: وقال لا تخذن من عبادک نصیباً مفروضا ولأضلنهم ولا منینهم ولأمرنهم فلیبتکن اذان الانعام ولأمرنهم فلیغیرن خلق اللّٰه وفیه تصریح بأن الوصل والوشم والنمص وغیرها من جملة تغییر خلق اللّٰه الذی یفعله الانسان باغواء من الشیطان والذی نها عنه اللّٰه سبحانه وتعالیٰ فی کلامه المجید.

وقال القرطبی فی تفسیره (ج۵/۳۹۶) ثم قیل: هذا المنهی عنه انما هو فیما یکون باقیا لانه من باب تغییر خلق اللّٰه تعالیٰ فاما ما لا یکون باقیا کالکحل والتزین به للنساء فقد اجازه العلماء مالک وغیره وکرهه مالک للرجال واجازه مالک أیضا أن تشی المرأة یدیها بالحنّاء والحاصل أن کل ما یفعل فی الجسم او نقص من اجل الزینة بما یجعل الزیادة أو النقصان مستمرامع الجسم وبما یبدو منه أنه کان فی أصل الخلقة هکذا فانه تلبیس تغییر منهی عنه وأما ما تزینت به المرأة لزوجها من تحمیر الأیدی أو الشفاة أو العارضین بما له یلتبس بأصل الخلقة فانه لیس داخلا فی النهی عند جمهور العماء وأما قطع الاصبع الزائدة ونحوها فانه لیس تغییر الخلق اللّٰه وانه من قبیل ازالة عیب أو مرض فأجازه اکثر العلماء خلافاً لبعضم. واللّٰه اعلم بالصواب.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆کسی مریض کو شدید تکلیف میں دیکھ کر اس کیلئے موت کی دعا کرنا جائز نہیں☆

سوال نمبر 86۔ کیا کسی مریض کو تکلیف میں دیکھ کر اس کے لئے موت کی دعا کی جاسکتی ہے، تاکہ اس کی تکلیف کم ہو۔ جیسے کینسر کے مریض کے لئے۔

جواب: مریض کے لئے شفاء اور عافیت کی دعا کرنا مسنون ہے اور شدید مرض یا کسی بھی دنیاوی مصیبت کی وجہ سے موت کی دعا کرنا جائز نہیں ہے اور یہ کہنا کہ مرنے کے بعد تکلیف ختم ہو جائیگی اس لئے صحیح نہیں کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کیا معاملہ فرمائیں اس کا یقینی علم کسی کو نہیں۔ البتہ اگر تکلیف پر صبر مشکل ہو جائے تو مریض کے لئے اس طرح دعا کرنے کی گنجائش ہے کہ یا اللہ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ، اور جب موت بہتر ہو مجھے موت عطا فرما اور اس شخص کے لئے راحت و آرام کی دعا بھی کی جاسکتی ہے۔

عن حارثة بن مضرب قال: دخلت على خباب وقد اكتوى سبعا فقال لو لا انى سمعت رسول اللّٰهؐ يقول لا يتمن احدكم الموت لتمنية الخ مشكوٰة ص ۱۴۰ ج ۱.

قال ملا على القارى تحت قوله (لا يتمن احدكم الموت) اى بضر نزل به (لتمنية) اى لأ ستريح من شدة المرض اللذى من شأن الجبلة البشرية ان تنفر منه ولا تصبر عليه مرقاة ص ۸۱ ج ۴.

عن انس بن مالک قال قال رسول اللّٰهؐ لا يدعون احدكم الموت لضر نزل به ولكن يقل اللّٰهم أحينى ما كانت الحيوٰة خيراً لى وتوفنى اذا كانت الوفاة خيراً لى ابو داؤد ص ۸۷ ج ۲.

وقال التور پشتى: النهى عن تمنى الموت وان كان مطلقا لكن المراد به المقيد لما فى حديث انسؓ لا يتمنين أحدكم الموت من ضر أصابه وقولهٗ وتوفنى اذا كانت الوفاة خيراً لى فعلى هذا يكره تمنى الموت من ضر اصابه فى نفسه أو ماله لانه فى معنى التبرم من قضاء اللّٰه تعالىٰ ولا يكره التمنى لخوف فساد فى دينه (المرقات شرح مشكوٰة) ص ۶۵ ج ۴.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ایک کی بیماری کا دوسرے کی طرف سرایت کرنیکا عقیدہ رکھنا غلط ہے☆

سوال نمبر 87۔ (الف) چھوت کی بیماری کے بارے میں اسلام کیا فرماتا ہے؟

(ب) چھوت والی بیماری والے آدمی کے ساتھ نہ بیٹھنا، نہ کھانا، نہ ہاتھ ملانا وغیرہ وغیرہ سے گناہ تو نہیں ہوگا۔

جواب: (الف) ایک کی بیماری دوسرے کی طرف سرایت کرتی ہے یا نہیں؟ اس میں احادیث مختلف ہیں۔ بعض حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بیماری دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتی۔ جبکہ دوسری بعض حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض بیماری دوسرے کی طرف سرایت کرتی ہے۔ احادیث کے اس تعارض کو دور کرتے ہوئے محدثین کرامؒ نے ان احادیث کی جو تشریح فرمائی ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

جن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کا عقیدہ رکھنا باطل ہے اور اس کو مؤثر نہیں سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ مؤثر حقیقی اللہ سبحانہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے بیماری بذات خود مؤثر نہیں اور اللہ کے حکم کے بغیر بیماری نہیں لگتی اور جن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض بیماری دوسرے کی طرف سرایت کرتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کمزور دل والوں کو چاہئے کہ اس قسم کے مریض سے ملنے جلنے سے احتیاطاً پرہیز کریں اگرچہ اعتقاداً ایسا نہ سمجھیں۔

جواب: (ب) بطور اعتقاد ایسا کرنا تو گناہ ہے تاہم بطور احتیاط اگر ایسا کرے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ایسا مریض جو کئی برس سے ہوش میں نہ ہو، اس مدت کی نمازوں اور روزوں کی قضاء اس کے ذمہ لازم نہیں☆

سوال نمبر 88: میرے والد صاحب عرصہ تین سال سے صاحب فراش ہیں اور ان کو ہوش بھی نہیں ہے۔ والد صاحب عالم نہیں اور سلسلہ نقشبندیہ کے خلیفہ بھی ہیں۔ اپنی گزشتہ زندگی میں صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اب وہ نماز نہیں پڑھ سکتے کیونکہ ان کو ہوش نہیں ہے۔ کیا ان کی نمازوں کا اور روزوں کا فدیہ دینا پڑیگا۔ فدیہ کی رقم ادا کرنے کی استعداد بھی نہیں ہے۔

جواب: مذکورہ صورت میں آپ کے والد صاحب جب سے بیہوش ہیں اس مدت کی نمازوں اور روزوں کی قضاء ان کے ذمہ لازم نہیں ہے۔ لہٰذا ان ایام کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ بھی ان کے ذمہ لازم نہیں۔ البتہ بیماری کے جتنے ایام میں ان کے ہوش وحواس درست تھے اور بیٹھ کر یا لیٹ کر یا اشارے سے کسی طرح بھی نماز پڑھ سکتے تھے تو اتنے دنوں کی نمازوں اور روزوں کی قضاء نہ کر سکیں تو اس کا فدیہ ادا کیا جا سکتا ہے اور فدیہ میں یہ تفصیل موجود ہے کہ اگر انہوں نے گزشتہ زندگی میں قضاء نمازوں اور روزوں کا فدیہ دینے کی وصیت کی تھی یا ہوش میں آنے کے بعد وصیت کر دی تھی تو ان کی وفات کے بعد ان کے ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے ان کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کیا جائیگا۔ لیکن اگر انہوں نے وصیت نہیں کی یا وصیت کی تھی مگر ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے فدیہ مکمل ادا نہ ہو سکا تو ورثہ پر بقیہ ترکہ سے اس کی ادائیگی ضروری نہیں۔ البتہ اگر کسی وارث نے اپنی طرف سے فدیہ ادا کر دیا یا ورثہ میں سب بالغ ہوں اور ان سب نے اپنی رضا مندی سے کل ترکہ میں سے فدیہ کی ادائیگی کر دی تو یہ بھی جائز ہے۔

فی الدر المختار ص ۴۹۷، ج ۲ طبع بیروت

وان تعذرت الایماء برأسه وکثرت الفوائت بأن زادت علٰی یوم ولیلة سقط القضاء عنه .... لأن مجرّد العقل لا یکفی لتوجّه الخطاب. وفیه ایضاً

ولو اشتبه علٰی مریض أعداد الرکعات والسجدات لنعاس یلحقه لا یلزمه الأداء وفیه ایضاً ص ۱۰۲، ج ۲ طبع ایچ.ایم. سعید

ومن جنّ أو أعمی علیه ولو بفزع من سبع أو آدمیّ یوماً ولیلة قضی

الخمس وان زاد وقت صلاة سادسة لاللحرج ولو أفاق في المدّة .... والله سبحانه وتعالى أعلم.
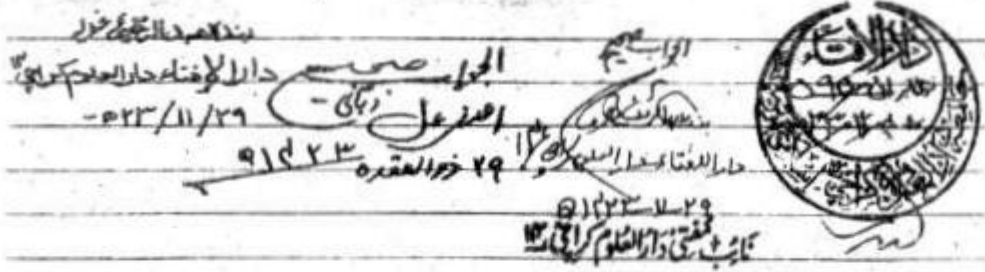
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ حدیث میں ہے کہ ہر بیماری کیلئے دواء ہے، جبکہ بعض امراض کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ لاعلاج ہیں۔ان میں تطبیق کی صورت ☆

سوال نمبر 89۔ بعض امراض کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ لاعلاج ہیں جیسے کینسر کی بعض اقسام ایڈز وغیرہ، حالانکہ حدیث پاک میں آتا ہے، لکل داء دواء (اوکما قال علیہ السلام) اس کی تطبیق کی کیا صورت ہوگی؟

جواب: یہ حدیث بالکل صحیح ہے، لکل داء دواء کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کیلئے دوا رکھی ہے۔ اب تک بظاہر جن بیماریوں کا علاج دریافت نہیں ہوا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے دوا نہیں رکھی، بلکہ ان کی بھی دوا اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے لیکن اب تک یا تو انسانی ذہن کی وہاں تک رسائی نہیں ہوئی یا اگر رسائی ہوئی بھی ہے تو انسان کو ان کے ذریعہ علاج کا طریقہ نہیں ہوسکا ورنہ دوا بہرحال موجود ہے۔

في التكملة: ۴/۳۳۴: قوله لكل داء دواء وربما يستشكل هذا بان كثيراً من المرضى يداوون ولا يبرئون واجاب عنه القاضي عياض رحمه الله بان عدم البرء انما يكون لعدم العلم بحقيقة المداواة لالعدم الدواء وكذالك الامراض التي يقال فيها انها ليس لها علاج فان ذلك لعدم العلم بطرق العلاج لا لان الدواء غير موجود. والله سبحانهٗ اعلم.

خلیل احمد مسلمی عفا اللہ عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی
الجواب صحیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆سرمہ لگانا سنت ہے لیکن اگر سرمہ لگانے سے آنکھ میں سوزش ہونے کا یقین ہو تو منع کیا جاسکتا ہے☆

سوال نمبر 90۔ سرمہ لگانا حضرت محمدؐ کی سنت مبارکہ ہے کیا چھوٹے بچوں کو سرمہ لگانے سے منع کیا جاسکتا ہے کہ ان کی آنکھوں میں سوزش کا خطرہ ہے۔

جواب: اگر سرمہ لگانے سے آنکھ میں سوزش ہو جانے کا یقین یا غالب گمان ہو تو سرمہ لگانے سے منع کیا جاسکتا ہے۔

والسنة نوعان: سنة الهدیٰ وترکها یوجب اسائة وکراهیة کالجماعة والأذان والاقامة ونحوها وسنة الزوائد وترکها لا یوجب ذالک کسیر النبیؐ فی لباسه وقیامه وقعوده رد المحتار ص ۱۰۳ ج ۱.

العبد الیاس زمان رحیم یار خانی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
الجواب صحیح
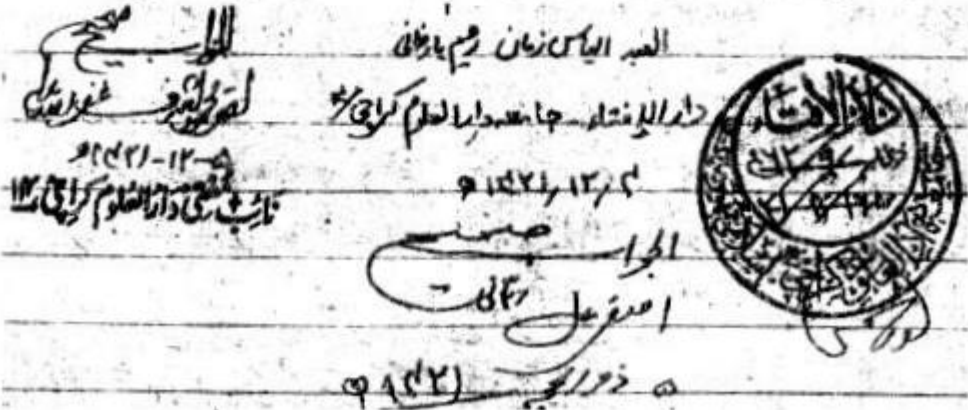
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ناپاک کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ☆

سوال نمبر 91: کیا اگر کسی کپڑے کو برتن میں پانی لے کر اس میں ڈبوئیں مثلاً اگر وہ کپڑا ایک لیٹر میں ڈوب سکتا ہے تو نلکا یا ٹونٹی کھول کر تخمیناً تین لیٹر پانی بہا دینے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔کیا کپڑے کو نچوڑنے کی ضرورت ہیں؟

جواب: ایسی صورت میں اگر ناپاکی ڈھل جانے کا غالب گمان ہو جائے تو کپڑا پاک ہو جائے گا، نچوڑنا ضروری نہیں۔

سوال نمبر 92: بالٹی وغیرہ میں کپڑا ڈال کر پھر اسے نلکا کے نیچے رکھ کر بھریں، بالٹی بھر کر پانی ابل جائے تو کیا وہ کپڑا پاک ہو گیا؟ اندر کا پانی پاک ہو گیا؟ بالٹی پاک ہو گئی؟

جواب: اگر اس قدر پانی بالٹی میں بھر کر بہہ جائے کہ کپڑے کی ناپاکی ڈھل جانے اور اندر کا ناپاک پانی نکل جانے کا غالب گمان ہو جائے تو کپڑا، پانی اور بالٹی پاک ہو جائیگی۔

سوال نمبر 93: واشنگ مشین میں اتنا پانی بھریں کہ کپڑے ڈوب جائیں پھر مشین میں اوپر سے نلکے کے ذریعہ پانی ڈالیں اور مشین سے پانی خارج کرنے کے راستے کو کھول دیں۔کیا تھوڑا سا پانی نکل گیا تو سب کپڑے پاک ہو جائیں گے؟

جواب: تھوڑے سے پانی نکلنے سے کپڑے پاک نہیں ہونگے البتہ اگر اس قدر پانی ڈالا جائے اور مشین سے نکال لیا جائے کہ کپڑے کی ناپاکی ڈھل جانے کا غالب گمان ہو جائے تو اس کے بعد کپڑے پاک ہو جائیں گے۔

۱. فی الدر المختار (۱/ ۳۳۳) اما لو غسل فی غدیر أو صب علیه ماء کثیر أو جری علیه الماء طهر مطلقاء بلا شرط عصر وتجفیف وتکرار غمس هو المختار. وفی الشامیة تحته قد علمت أن المعتبر فی تطهیر النجاسة المرئیة زوال عینها ولو بغسلة واحدة ولو فی اجانة کما مر، فلا یشرط فیها تثلیث غسل ولا عصر، وأن المعتبر غلبة الظن فی تطهیر غیر المرئیة بلا عدد علی المفتی به أومع شرط التثلیث علی ماء ولا شک ان الغسل بالماء الجاری وما فی حکمه من الغدیر أو الصب الکثیر الذی یذهب بالنجاسة اصلاً ویخلفه غیره مرارا بالجریات اقوی من الغسل فی الاجانة التی علی خلاف القیاس .... الخ ۱۵. وفی الشامیه (۱/۱۹۰) تحت قول الدر (ویخرج من آخر) ...... ثم ان کلامهم ظاهره أن

الخروج من اعلاه، فلو كان يخرج من ثقب في اسفل الحوض لا يعد جاريا .... وفي شرح المنية يطهر الحوض بمجرد ما يدخل الماء من الانبوب ويفيض من الحوض هو المختار لعدم تيقن بقاء النجاسه فيه وصيرورته جاريا، وظاهره التعليل الاكتفاء بالخروج ممن الاسفل لكنه خلاف قوله ويفيض، فتأمل وراجع. وفي هامش الشاميه (١/١٩٦) اقول! رأيت بعد كتابتي هذا المحل في حاشية الاشباه والنظائر في آخر الفن الاوّل للعلامة الكفيري التي تلقاها عن شيخنا الشيخ اسماعيل الحائك مفتي دمشق مانصه: اذا كان في الكوز ماء متنجس فصب عليه ماء طاهر حتى جرى الماء من الانبوب بحيث يعد جاريا ولم يتغير الماء فانه يحكم بطهارته اه. ثم المختار طهارة المتنجس بمجرد جريانه (قوله بمجرد جريانه) أي بان يدخل من جانب ويخرج من آخر حال دخوله وان قل الخارج، قال ابن الشحنه: لانه صار جاريا حقيقة، وبخروج بعضه رفع الشک في بقاء النجاسة فلا تبقى مع الشک والصحيح انه يطهر وان لم يخرج مثل ما فيه. وفي الشامية تحته: ومقتضاه انه على القول الصحيح تطهر الاواني ايضا بمجرد الجريان، وقد علل في البدائع هذا القول بانه صار ماء جاريا ولم نستيقن ببقاء النجاسة فيه. وبقي شئ آخر سكتوا عنه، وهو ان دلوا تنجس فافرغ فيه رجل ماء حتى امتلأ وسال من جوانبه هل يطهر بمجرد ذلک أم لا؟ والذي يظهر لِيُ الطهارة اخذا مما ذكرناه هنا، علموا من انه لا يشترط أن يكون الجريان بمدد. اه والله سبحانه وتعالٰى اعلم.

الجواب صحیح محمد عبدالمنان عفی عنہ ۱/۹/۱۴۲۴ نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴	[illegible] دارالافتاء [illegible] [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆زکوٰۃ کی رقم سے ڈسپنسری یا فلاحی ہسپتال کی عمارت تعمیر کرانا جائز نہیں☆

سوال نمبر 94۔ کیا زکوٰۃ کی رقم سے ڈسپنسری یا فلاحی ہسپتال کی عمارت تعمیر کروائی جاسکتی ہے۔

جواب: زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کسی فقیر محتاج کو مالک اور قابض بنا کر دی جائے اور سید بھی نہ ہو اس کے برخلاف زکوٰۃ کی رقم براہ راست ڈسپنسری یا فلاحی ہسپتال کی تعمیر وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں اور اس سے زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

☆زکوٰۃ کی رقم سے فلاحی ہسپتال کی مشینیں خریدنا جائز نہیں☆

سوال نمبر 95۔ کیا زکوٰۃ کی رقم سے ڈسپنسری یا فلاحی ہسپتال کے آلات مثلاً ای سی جی مشین، الٹرا ساؤنڈ مشین وغیرہ خرید سکتے ہیں جبکہ ان آلات سے امیر وغریب سب فائدہ اُٹھائیں گے۔

جواب: براہ راست زکوٰۃ سے مذکورہ چیزیں خریدنا جائز نہیں اور اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

☆زکوٰۃ کی رقم سے ڈسپنسری کے عملہ کی تنخواہ دینا جائز نہیں☆

سوال نمبر 96۔ کیا زکوٰۃ کی رقم سے ڈسپنسری سٹاف اور ڈاکٹر کو تنخواہ دی جاسکتی ہے۔

جواب: زکوٰۃ کی رقم سے براہ راست ڈسپنسری سٹاف اور ڈاکٹروں کی تنخواہ دینا جائز نہیں اور اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

☆زکوٰۃ کی رقم سے ادویات خرید کر مستحق مریضوں کو دینا جائز ہے☆

سوال نمبر 97۔ کیا زکوٰۃ کی رقم سے ڈسپنسری کی ادویات خریدی جاسکتی ہیں جبکہ ڈسپنسری سے امیر غریب سب فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

جواب: زکوٰۃ کی رقم سے ادویہ خرید کر مستحق زکوٰۃ مریضوں کو مالک اور قابض بنا کر دینا جائز ہے، مگر یا ادویات غیر مستحق زکوٰۃ مریضوا کو دینا جائز نہیں اور اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ واللہ سبحانہ اعلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆انہیلر کے استعمال۔ سے روزہ ٹوٹ جائیگا☆

سوال نمبر 98۔ ایک شخص دمہ کا مریض ہے، رمضان المبارک میں روزہ رکھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ایک پمپ جس کا نام انہیلر (Inhaler) ہے جس میں گیس جیسی چیز ہوتی ہے۔ اس منہ میں رکھ کر دباتے ہیں جس سے سانس کی نالیاں کھل جاتی ہیں اور تقریباً چھ گھنٹے تک آرام ہوجاتا ہے۔ کیا اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ نیز اگر ٹوٹ جاتا ہے تو ان روزوں کا فدیہ دیا جاسکتا ہے یا قضاء رکھنا پڑیں گے؟ جبکہ ایسا مریض دائمی ہے۔

جواب: انہیلر پمپ کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔

في الدر المختار او دخل حلقه غبار او ذباب او دخان ولو ذاكراً استحساناً لعدم امكان التحرز عنه وفي رد المختار وهذا يفيد انه اذا وجد بداً من تعاطي ما يدخل غباره في حلقه أفسد لو فعل شرنبلالية. وفي الدر ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أي دخان كان ولو عوداً أو عنبراً لو ذاكراً لا مكان التحرز عنه فليتنبه له كما بسطه الشرنبلالي وفي رد المختار ومفاده أي مفاد قوله دخل أي بنفسه بلا صنع منه قوله أنه لو أدخل حلقه الدخان أي بأيّ صورة كان الادخال حتى لو تبخر ببخورٍ فاواه الى نفسه واشتمه ذاكراً لصومه أفطر لامكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس ولايتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسك لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسك وشبهه وبين جوهر دخان وصل الى جوفه بفعله الخ (ص ١٠٦، ج ٢)

اگر دوسرے ایام میں روزہ رکھ سکے تو قضاء کرے اگر نہ رکھ سکے تو فدیہ دے۔

فان عجز عن الصوم لايرجى برئه أو كبر أطعم أي ملك.

(الدر المختار على رد المختار ص ١٣٢، ج ٢)

(خیر الفتاویٰ جلد ۴، ص 98,99)

الحمدللہ جلد ۳ ختم ہوئی